رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ
للہ الحمد کہ درین زمان بابرکت افادۂ عام مسلمانان مذہب بکافہ اہل ایمان ترجمہ اردو کتاب سنن ترمذی مسمّٰی بہ
جائزۃ الشعوذی
بترجمہ جامع الترمذی
از تالیفات یگانہ زمان علامہ دوران مولوی بدیع الزمان صاحب ابن مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم
در مطبع مرتضوی دہلی باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۞ بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر الی رحمۃ الرحمن **بدیع الزمان** عفا عنہ المنان کہتا ہی کہ چونکہ جناب عالی القاب امیر المومنین ناصر الملۃ والدین امام المحدثین خاتم المفسرین حجۃ اللہ فی الارضین آیۃ من آیات رب العالمین نواب والاجاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر** لازال اتفاخر نے جنکی ہمت عالی باوجود کثرت مشاغل مہمات ریاست ہمہ تن مصروف اماتت بدعت واحیاء سنت رہتی ہی اور ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ علوم دینیہ مین تصنیف و تالیف ہوتی رہتی ہین اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحریراً و تقریراً و لساناً و یداً و نفساً و مالاً و صراحۃً و اشارۃً امداد توحید و سنت جاری ہے بنظر فائدہ عامہ متبعین سنت اور بخیال نصرت خاصہ ارباب ہجرت کہ فقیر کو بھی حقتعالی نے محض اپنے فضل سے اس زمرہ مین داخل کیا ہے اس فقیر اور برادر عزیز مولوی **وحید الزمان** صاحب کو خدمت ترجمۂ اردوی صحاح ستہ مفوض فرمائی اور محل اقامت ہمارا حرمین شریفین کو کہ وہی ہمارا مہاجر ہے مقرر کیا اسواسطے اس فقیر نے اس کام کو موجب سعادت دارین و سبب فلاح نشاتین سمجھکر شروع کیا چنانچہ بالفعل ترجمہ **جامع ترمذی** کا کیا جاتا ہے مرحبا ہے نوابصاحب کی علو ہمت و دانشمندی و دینداری پر کہ کیا عمدہ تجویز فرمائی ہے کہ اُسکے ضمن مین اعانت سنت و نصرت ارباب ہجرت دونون حاصل ہین الحق اس مائۃ تیرہوین صدی مین کہ زمانہ غربت اسلام ہے ذات فیض آیات جناب ممدوح کی ازبس غنیمت ہے حق تعالی نوابصاحب کو صحیح و سالم رکھے اور مطالب دارین سے بہرہ یاب کرے اب علے سبیل الاختصار کچھ حال اس کتاب اور اسکے مولف کا بیان کیا جاتا ہے

مولف اس کتاب کے **محمد بن عیسے** بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی الضریر ابو عیسی الترمذی الحافظ ہین اور وہ اُن ائمہ مین سے ہین جو علم حدیث مین مقتدا ہوئے ہین اتقان مین ضرب المثل ہین اور انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین تورع و زہد و خوف آلہی اسقدر رکھتے تھے کہ ما فوق اُسکے متصور نہین ہے خوف آلہی سے برسون روتے اور اندھے ہو گئے سنہ ۲۰۹ھ مین پیدا ہوئے اور سنہ ۲۷۹ھ مین وفات پائی اور اخذ حدیث بخاری و قتیبہ بن سعید و محمود بن غیلان و محمد بن بشار و احمد بن منیع و محمد بن المثنی و سفیان بن وکیع وغیرہم سے کیا اور اُنسے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی اور طلب علم حدیث مین برسون بصرہ و کوفہ و واسط و رے و خراسان و حجاز مین رہے اُنکی تصانیف بکثرت علم حدیث مین موجود ہین اور یہ کتاب اُن سب سے بہتر ہے بلکہ بعض وجوہ سے جمیع کتب حدیث سے احسن ہے اول ترتیب اس کتاب کی بہت عمدہ ہے اور تکرار سے خالی ہے دوسرے اسمین مذاہب فقہا اور وجوہ استدلال اُنکے مرقوم ہین تیسرے اسمین صحت و حسن و ضعف و غرابت و علت حدیث کا بخوبی بیان ہے چوتھے اسماء رواۃ و القاب و کنیت اُنکی مذکور ہے اسکے آخر مین کتاب العلل ہے اسمین فوائد حسنہ جمع کئے ہین اُسکی قدر واقف پر مخفی نہین ہے اسواسطے کہا گیا ہے کہ یہ کتاب مجتہد و مقلد دونون کے لئے کافی ہے کہا ترمذی نے کہ مین نے اس کتاب کو علماء حجاز و عراق و خراسان پر عرض کیا سب نے اسکو پسند کیا اور جسکے گھر مین یہ کتاب ہو تو گویا نبی اُسکے گھر مین کلام کر رہا ہے حاکم و خطیب نے اس کتاب پر صحت کا اطلاق کیا ہے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ الاکرمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابواب الطہارۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یہ باب ہین طہارت کے بیان مین جو مروی ہو

رسول اللّٰہ سے باب ما جاء لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور باب اس بیان مین کہ قبول نہین ہوتی

عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول وقال ہناد فی حدیثہ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہناد نے

الا بطہور کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب مین اور احسن ہے اور اس باب مین ابی الملیح سے بہی روایت ہے کہ وہ روایت

کرتے ہین اپنے باپ سے اور انس سے بہی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے انکو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہین باب

ما جاء فی فضل الطہور باب بیان مین فضیلت طہارت کے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرجت من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع اخر قطر الماء او نحو ہذا واذا غسل یدیہ خرجت

من یدیہ کل خطیئۃ بطشتہا یداہ مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول

اللہ نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دہوتا ہے اپنا مونہہ نکل جاتی ہین سب خطائین اسکے مونہہ سے کہ دیکہتا تہا انکی طرف

اپنی آنکہون سے پانی کے ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرے کے پانی سے یا فرمایا نا تمام اسکے اور جب دہوتا ہے دونون ہاتہہ نکلجاتے ہین سب خطائین اسکی ہاتہہ سے

جو کئین تہین ہاتہون سے پانی کے ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرے پانی کے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہوکر گناہون سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث

حسن صحیح ہے اور یہ حدیث مالک سے وہ روایت کرتے ہین سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے اور ابو صالح جو راوی حدیث ہین والد ہین سہیل کے

اور نام انکا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ کے نام مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ عبد شمس ہے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی

کہا محمد نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ

ہین جو روایت کرتے ہین ابو بکر صدیق سے اور انکو سماع نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام انکا عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور سفر

کیا انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا تنے مین آپکی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی مین تہے اور روایت کی ہین انہون نے حضرت سے بہت سی حدیثین یعنے

اور صنابح بن الاعسر الاحمسی کے ہین وہ صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو بہی صنابحی کہتے ہین اور انکی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہون

نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ مین تمہاری کثرت کا فخر کرنیوالا ہون اور امتون پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنے آپسکی لڑائی

سے میری امت کی کثرت کا نقصان ہوگا باب ما جاء مفتاح الصلوٰۃ الطہور باب اس بیان مین کہ طہارت کنجی ہے نماز کی

عن علی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ

فرمایا رسول اللہ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی سلام یعنے تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیات نماز حرام اور سلام پہیرنے

ف حدیث مذکور کی اسناد مین ابو صالح کا نام آیا تہا اسلئے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے انکی حدیث وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام مع دوسرے ساتھ کہ مترجم نے واسطے اختصار حذف کر دیا کہ علیہ ایسا ہی ہے ۱۲ منہ

سی یہ سب علل ہوجاتی ہین کہا ابوعیسیٰ نی یہ حدیث صحیح تر ہی اس باب مین اور حسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہ سچی ہین اور کلام کیا ہی بعض علماء محدثین نے انکی حافظہ مین اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی فرماتی تہی کہ احمد بن حنبل و اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتی تہی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سی کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہین اور اس باب مین جابر اور ابی سعید سی بہی روایت ہی

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب پیخانی جاتی وقت کی دعا کا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ أَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی پائخانہ مین فرماتی الٰہی پناہ مین آتا ہون مین تیری کہا شعبہ نی اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کی ناپاکی سی اور ناپاک سی یا کہا ناپاک جنون سی اور ناپاک عورتون سی جنون کی **مترجم** کہتا ہی کہ شعبہ نی کہا عبدالعزیز نی کبہی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ روایت کیا اور کبہی أَعُوذُ بِاللّٰهِ اور یہ بہی شک راوی ہی کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيثِ یا کہا مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ف** اس باب مین علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سی بہی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث انس کی صحیح تر ہی اس باب مین اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد مین اضطراب ہی کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سی اور کہا سعید نی کہ روایت ہی قاسم بن عوف شیبانی سی وہ روایت کرتی ہین زید بن ارقم سی اور کہا ہشام نی روایت ہی قتادہ سی وہ روایت کرتی ہین زید بن ارقم سی اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ اور معمر نی قتادہ سی بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نی روایت ہے زید بن ارقم سی اور کہا معمر نے روایت ہی نضر بن انس سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے **مترجم** کہتا ہی یعنی شعبہ نی بعد قتادہ کی زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نی نضر بن انس کا **کہا** ابوعیسیٰ نے پوچہا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہون نے کہ احتمال ہی کہ قتادہ نی روایت کی ہو دونون سے یعنی زید بن ارقم اور نضر بن انس سے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیخانی جاتی لگتی کہتی اللّٰهُمَّ سی آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری ساتہ ناپاکی سی اور بری کاموں سی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب پیخانی سی نکلنے کے بعد کی دعا کا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پائخانی سی فرماتی غُفْرَانَكَ یعنی یا اللہ بخشش مانگتا ہون مین تیری **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر روایت سے اسرائیل کی وہ روایت کرتی ہین یوسف بن ابی بردہ سے اور ابوبردہ بیٹی ہین ابوموسیٰ کے نام انکا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہی اور اس باب مین سوائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

باب نہی مین استقبال قبلہ کی پیخانی یا پیشاب کے وقت

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پائخانہ مین تو مونہہ نکرو قبلہ کیطرف نہ پیخانی کی وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹہہ کرو اسطرف ولیکن مشرق کیطرف مونہہ کرو یا مغرب کیطرف کہا ابوایوب نے سو گئی ہم شام مین تو دیکہا ہمنی پیخانون کو کہ بنی ہوئی تہی قبلہ کیطرف تو مونہہ پہیر لیتی ہم اُس سے یعنی اُسمین نجاتی اور مغفرت مانگتی ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اُسکی بنانی والی کے لئے **ف** اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سی کہ جنکو معقل بن ابی معقل کہتے ہین اور روایت ہے ابی امامہ سی اور ابوہریرہ اور سہل بن حنیف سی **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث ابی ایوب کی اس باب مین احسن اور صحیح تر ہی اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہی اور زہری کا نام محمد ہی اور وہ بیٹے ہین مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کی اور کنیت انکی ابوبکر ہی کہا ابوالولید مکی نی کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ منہ کرو قبلہ کیطرف پائخانہ یا پیشاب مین اور نہ پیٹہہ کرو اسطرف سو مراد اس سے جنگل ہی مگر بنی ہوئی پیخانون مین مونہہ کرنا قبلہ کیطرف جائز ہی اور ایسا ہی کہا اسحٰق نے اور احمد بن حنبل کہتی ہین کہ اجازت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹہہ کرنیمین پیخانہ ہو یا پیشاب مگر مونہہ کرنا کسیطرح جائز نہین جنگل مین نہ مکان مین

باب ما جاء من

الرخصة في ذلك باب اجازت استقبال و استدبار میں عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل ان يقبض بعام يستقبلها **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہہ کرنیکو قبلے کیطرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا مینے انکی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے انکو **ف** اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کیطرف اور خبر دی ہمکو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ہے انکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اور روایت کی ہمسے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحیی بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک دن چڑھا میں حفصہ کے گھر پر سو دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے ہوئے مونہہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹھہ کئے ہوئے کعبہ کیطرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب النهي عن البول قائما

باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی نہی میں **عن** عائشة قالت من حدثكم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعدا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تمسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے سچ نجانو اسکو نتھے پیشاب کرتے مگر بیٹھہ کر **ف** اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبد الکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہا فرمایا حضرت عمر نے دیکھا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ نے اے عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پھر نہ پیشاب کیا مینے کبھی کھڑے ہوکر بعد اسکے اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبد الکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا انکو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا انمیں اور روایت کیا عبید اللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں پیشاب کیا مینے کبھی کھڑے ہوکر جب سے مسلمان ہوا اور یہہ حدیث بہت صحیح ہے عبد الکریم کی حدیث سے اور حدیث بریدہ کی اس باب میں غیر محفوظ ہے یعنے اسمیں کچھہ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہوکر

باب ما جاء من الرخصة في ذلك

باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی رخصت میں **عن** ابی وائل عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال عليها قائما فاتيته بوضوء فذهبت لاتاخر عنه فدعاني حتى كنت عند عقبيه فتوضأ ومسح على خفيه **ترجمہ** روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے گھورے پر سو پیشاب کیا اسپر کھڑے ہوکر پھر لایا میں آپکے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجکو حضرت نے یہانتک کہ پہنچا میں انکے پیچھے یعنے نزدیک انکے پھر وضو کیا آپنے اور مسح کیا موزوں پر **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی

باب في الاستتار عند الحاجة

باب بیان میں پردہ کرنیکے وقت قضائے حاجت کے **عن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب تک کہ نزدیک نہو جاتے زمین سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انس سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حمانی نے اعمش سے کہا اعمش نے کہا ابن عمر نے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جبتک کہ نہ نزدیک ہو جاتے زمین سے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انس بن مالک سے سماع نہیں اور نہ اور کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے انہوں نے انس بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی انکی نماز کی اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران اور کنیت انکی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولی ہیں بنی کاہل کے کہا اعمش نے باپ میرے چھٹپن میں لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا انکو مسروق نے ++

بَابُ کَرَاهِیَةِ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ باب بنے ہاتھ سے استنجا کرنیکی کراہیت کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چہوئے مرد ذکر اپنا سیدہے ہاتھ سے **ف** اور اس باب مین حضرت عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہین استنجا کرنا سیدہے ہاتھ سے **بَابُ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ** باب ڈہیلوں سے استنجا کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قِیْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَکُمْ نَبِیُّکُمْ کُلَّ شَیْءٍ حَتَّی الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَھَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ اَوْ یَسْتَنْجِیَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق سکہائی تمکو نبی تمہارے نے ہر چیز یہانتک کہ طور ہگنے مین بیٹھنے کا کہا سلمان نے ہان منع کیا ہمکو اس سے کہ قبلے کیطرف منہ کرین ہم ہگنے یا پیشاب کے وقت یا استنجا کرین ہم دہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم مین کا تین ڈہیلون سے کم یا استنجا کرین ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے **ف** اور اس باب مین روایت ہے عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہین اکثر علما صحابہ اور جو بعد انکے تہے تجویز کرتے ہین کہ استنجا پتہرون سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر ہگنے یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابُ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَیْنِ** یہ باب دو پتہرون سے استنجا کرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِیْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ بِحَجَرَیْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَیْنِ وَاَلْقَی الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّھَا رِکْسٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو سو فرمایا آپنے ڈہونڈہ میرے لئے تین ڈہیلے کہا عبداللہ نے لایا مین دو پتہر اور ایک ٹکڑا گوبر کا سو لیلئے آپنے پتہر اور پہینکدیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس ابن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہون نے ابی عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن رزیق نے ابی اسحاق سے انہون نے علقمہ سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن بن اسود سے انہون نے اپنے باپ اسود ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا ابن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور اس روایت مین اضطراب ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے پوچھا مینے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کونسی روایت ان مین ابی اسحاق سے صحیح زیادہ ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہون نے اور پوچھا مینے محمد بخاری سے تو انہون نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہون نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح اور لکہا اسکو اپنی کتاب جامع مین یعنی بخاری مین اور صحیح تر میرے نزدیک حدیث اسرائیل اور قیس کی ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہین ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اسلئے کہ اسرائیل بہت ثبت ہین اور یاد رکہنے والے ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگون کے اور متابعت کی ہے انکی روایت کی قیس بن ربیع نے بہی اور سنا مینے ابا موسیٰ محمد ابن مثنیٰ سے کہتے تہے سنا مینے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتے تہے جو فوت ہوگئے ہین مجہکو حدیثین سفیان کی کہ مروی ہین ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا مینے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تہے انکو پورا پورا **کہا** ابوعیسیٰ نے اور زہیر کی روایت ابی اسحاق سے کچہہ ایسی قوی نہین اسلئے کہ سماع زہیر کا انسے اخیر وقت مین ہے سنا مینے احمد ابن حسن سے کہتے تہے سنا مینے احمد بن حنبل سے کہتے تہے جب سنتے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پروا رکہہ سکی کہ نہ سنتے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق کی اور نام انکا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہین سنا اپنے باپ سے اور نہین معلوم نام انکا روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہون نے محمد ابن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا مینے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچہہ یاد رکہتے ہو تم عبداللہ کی باتین کہا انہون نے نہین **بَابُ کَرَاهِیَةِ مَا یُسْتَنْجٰی بِہٖ** باب بیان مین ان چیزون کے جنسے استنجا کرنا مکروہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّہٗ زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بہائیون کا جنون مین سے **ف** اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل ابن ابراہیم وغیرہ سے وہ

کرتے ہیں داؤد ابن ابی ہندسے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جو جن ہیں اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا

باب الاستنجاء بالماء باب پانی سے استنجا کرنیکے بیان میں **عن** معاذة عن عائشة قالت مرن ازواجكن ان يستطيبوا بالماء فاني استحييهم فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله **ترجمہ** روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں اُنسے اسلئے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **ف** اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھر سے بھی کافی ہے انکے نزدیک اور مستحب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد الحاجة ابعد في المذهب باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاء حاجت کا تو دور جاتے **عن** المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاتى النبي صلى الله عليه وسلم حاجته فابعد في المذهب **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دُور گئے **ف** اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحیٰی بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لئے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنیکو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے

باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسلخانہ میں مکروہ ہے **عن** عبد الله بن مغفل ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يبول الرجل في مستحمه وقال ان عامة الوسواس منه **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسلخانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے **ف** اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں انکو اشعث اعمیٰ اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسلخانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے انہیں میں ابن سیرین اور کہا انسے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں نہیں اُسکے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسلخانہ میں جب بہا دے اُس پر پانی **کہا** ابو عیسٰے نے بیان کی ہمسے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اُسنے حبان سے اُسنے عبداللہ بن مبارک سے

باب ما جاء في السواك باب بیان میں مسواک کے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا میں اُنکو مسواک کرنیکا ہر نماز کے وقت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی ہے محمد ابن اسحاق نے محمد ابن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید ابن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابی ہریرہ سے اور زید ابن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اسواسطے کہ وہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید ابن خالد سے صحیح تر ہے **ف** اور اس باب میں ابوبکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید ابن خالد اور انس اور عبداللہ ابن عمر اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابی ایوب اور تمام ابن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے **عن** ابي سلمة عن زيد بن خالد الجهني قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا ان اشق على امتي لامرتهم بالسواك عند كل صلوة ولاخرت صلوة العشاء الى ثلث الليل قال فكان زيد بن خالد يشهد الصلوة في المسجد وسواكه على اذنه موضع القلم من اذن الكاتب لا يقوم الى الصلوة الا استن ثم رده الى موضعه **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید ابن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ

اگر خیال نہوتا مشقت ڈالنی کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا مین اُنکو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشا کا تہائی رات تک کہا ابو سلمہ نے زید آتی تھی نماز کو
مسجد مین اور مسواک ہوتی اُنکی کان پر جیسے قلم ہوتا ہی کاتب کے کان پر جب کہڑی ہوتی نماز کو مسواک کرتی پہر رکہہ لیتے اسی جگہہ مین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہی بَابُ مَاجَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا
باب اس بیان مین کہ جب جاگی آدمی اپنی نیند سی تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک نہ دہولی اُسکو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاگی کوئی تم مین کا رات کو تو نہ ڈالدے اپنا ہاتہہ برتن مین جبتک نہ ڈال لیوے
اُسپر پانی دو بار یا تین بار اسلئی کہ نہین جانتا اُنکو کہان رہا ہاتہہ اُسکا اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نی یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی کہا شافعی نے دوست رکہتا ہون کہ ہر سونی والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالی اپنا ہاتہہ وضو کی پانی مین جب تک نہ دہولی اُسی پہر اگر ڈالدیا اُسنے دہونی سے
پہلے تو مکروہ ہی مگر نہین نجس ہوگا وہ پانی جبتک کہ نہو اُسکے ہاتہہ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگی کوئی رات کو اور ڈالدی ہاتہہ پانی مین دہونی سی پہلی
تو بہتر ہی میرے نزدیک کہ بہادی پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگی کوئی رات کو یا دنکو تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا پانی مین بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ
باب بسم اللہ کہنی کا وضو کی شروع مین عَنْ رَبَاحِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے رباح بن عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی
دادی سی وہ اپنی باپ سے کہ کہا سُنا مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اُسکا وضو ہی نہین ہوتا جو نام نہ لی اللہ کا وضو کی شروع مین ف اور اس
باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نی اس باب مین کوئی حدیث ایسی نہین پاتا مین کہ
جسکی اسناد عمدہ ہو اور کہا اسحاق نے اگر چہوڑ دیا بسم اللہ کو قصدًا تو پہر وضو کرے اور بہول سی چہوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہی تو مضائقہ نہین کہا محمد بن اسمٰعیل
نی سب سے اچہی اس باب مین حدیث رباح بن عبدالرحمن کی ہے کہا ابو عیسیٰ نی اور رباح بن عبدالرحمن جو روایت کرتی ہین اپنی دادی سی وہ اپنی باپ سے تو باپ اُنکے
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہین اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمن وہ ابوبکر بیٹی حویطب کے ہین بعضے راویون نے روایت کیا اس حدیث
کو سو کہا روایت ہے ابوبکر بن حویطب سے پس منسوب کیا اُنکو اُنکے دادا کی طرف بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ باب کلی
اور ناک مین پانی ڈالنی کے بیان مین عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ
ترجمہ روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کری تو ناک صاف کر اور جب کلوخ لی تو طاق لے اس باب مین روایت ہے عثمان اور
لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وایل بن حجر اور ابو ہریرہ سی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی عالمون
نی اُس شخص مین کہ جو چہوڑ دیوی مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضون نے اگر چہوڑ دی وضو مین بہی اور پڑہ لی نماز تو پہر دوہراوی نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت
مین برابر اور یہی کہتی ہین ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نی استنشاق زیادہ موکد ہی کلی سے کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت
نی اہل علم سی کہ اعادہ کری جنابت مین اور نہ اعادہ کری وضو مین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نی نہ وضو مین اعادہ کری نہ
غسل جنابت مین بلکہ وہ دونون سنت ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو واجب نہین اعادہ جو چہوڑ دی اُسکو وضو مین یا غسل مین اور یہی قول ہی مالک شافعی کا بَابُ
الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ باب اس بیان مین کہ کلی اور ناک مین پانی دینا دونو ایک چلو سی بہی درست ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زید سے
کہا اُنہون نے کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا آپنی ایک ہی چلو سی ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لیکر آدہا مونہہ مین اور آدہا ناک
مین ڈالا ف اور اس باب مین عبداللہ بن عباس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر

اور اکثر لوگون نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے اور نہین ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اسکو ذکر کیا ہے فقط خالد
نے اور خالد ثقہ ہین حافظ ہین اہل حدیث کی نزدیک اور کہا بعض علما نے مضمضہ اور استنشاق ایک چلو سے کافی ہے اور کہا بعضون نے ہماری نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ
پانی لے دونون کیلئے اور کہا شافعی نے اگر دونو ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک **باب فی تخلیل اللحیۃ**
باب داڑھی کے خلال کے بیان مین **عن** حسان ابن بلال قال رأیت عمار ابن یاسر توضأ فخلل لحیتہ فقیل لہ او قال فقلت لہ اتخلل لحیتک
قال وما یمنعنی ولقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلل لحیتہ **ترجمہ** روایت ہے حسان ابن بلال سے کہا کہ دیکھا مین نے عمار بن یاسر کو وضو کیا
اور خلال کیا داڑھی مین پس کہا گیا انسے یا کہا حسان نے کہ مین نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھکو خلال سے اور دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا **روایت** کی ہمسے ابن عمر نے انسے سفیان نے انسے سعید بن ابی عروبہ نے انسے قتادہ نے انسے حسان ابن بلال
انسے عمار نے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی روایت کے اور اس باب مین عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسی نے سنا مین نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا مین نے احمد ابن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہین سنی عبد الکریم نے حدیث خلال کی حسان
ابن بلال سے **روایت** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے انسے عبد الرزاق نے انسے اسرائیل نے انسے عامر بن شقیق نے انسے ابی وائل نے انسے عثمان ابن عفان نے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا محمد ابن اسمعیل بخاری نے سب سے زیادہ صحیح اس باب مین حدیث
عامر بن شقیق کی ہے ابی وائل سے جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے اور قایل ہین اسکے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے تجویز کرتے ہین داڑھی کی خلال کو اور
یہی کہتے ہین شافعی اور کہا احمد نے اگر بھولے سے چھوٹ جاوے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھولے سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اسکو اور جو
قصدا چھوڑ دے تو پھر وضو کرے **باب ما جاء فی مسح الراس انہ یبدأ بمقدم الراس الی مؤخرہ** باب بیان مین مسح سر
کی کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک **عن** عبد اللہ ابن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر
بدأ بمقدم راسہ ثم ذھب بہما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لیگئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پھر پیچھے لیگئے اپنی گدی تک پھر
پلٹا یا ہاتونکو یہانتک کہ لوٹا لائے جہان سے شروع کیا تھا پھر دونو پیر دھوئے **ف** اور اس باب مین معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اس باب مین اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء انہ یبدأ
بمؤخر الراس** باب بیان مین مسح شروع کرنیکے سر کے پیچھے سے **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح براسہ
مرتین بدأ بمؤخر راسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیہما ظہورہما وبطونہما **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونون کانونکا باہر اور اندر انکے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبد اللہ
بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہین مین سے ہین وکیع بن جراح **باب ما جاء ان
مسح الراس مرۃ** باب سر کا مسح ایکبار کرنیکے بیان مین **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ
قالت مسح راسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہ انہون نے دیکھا وضو کرتے
ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت نے سر کا آگے سے اور پیچھے سے اور دونون کنپٹی کا اور کانونکا ایکبار **ف** اور اس باب مین علی اور طلحہ بن مصرف بن
عمرو کی دادا سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندون سے کہ مسح کیا آپنے سر کا ایکبار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابہ
کا اور جو بعد انکے تھے اور یہی کہتے ہین جعفر ابن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایکبار کرے مسح سر کا روایت کیا ہمسے محمد بن منصور
نے کہا سنا مین نے سفیان ابن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا مین نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایکبار تو کہا انہون نے بیشک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی

باب ما جاء انه يأخذ لرأسه ماء جديدا باب اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لیوی عن عبد الله بن زيد انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غير فضل يديه ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن زید سی کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت کو کہ وضو کیا آپنی اور مسح کیا اپنی سر کا سوای اس پانی کی جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ابن لہیعہ نی اسکو حبان بن واسع سی انہوں نی اپنی باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن زید سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سی جو بچا تھا ہاتھوں سی اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہی حبان سے اسلئے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبد اللہ بن زید وغیرہ سی کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی تازہ اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ مسح کری تازہ پانی

باب مسح الاذنين ظاهرهما وباطنهما باب کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنیکے بیان میں عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح برأسه واذنيه ظاهرهما وباطنهما ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سر کا اور کانونکے اوپر اور اندر کا ف اور اس باب میں ربیع سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کری دونوں کانوں کے اوپر اور اندر

باب ما جاء ان الاذنين من الرأس اس باب میں یہ بیان ہے کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں عن ابي امامة قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح برأسه وقال الاذنان من الرأس ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سی کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنی سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں کہا ابو عیسی نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نی ہم نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یا ابی امامہ کا یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے اس حدیث کی اسناد ایسی کچھ مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا کہا بعض اہل علم نے جو سامنی ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کری اگلی کا منہ کے ساتھ اور پچھلی کا سر کے ساتھ

باب في تخليل الاصابع باب انگلیوں کے خلال کے بیان میں عن عاصم ابن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأت فخلل الاصابع ترجمہ روایت ہے عاصم ابن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کری تو خلال کر انگلیونکا ف اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا کری پیرونکی انگلیونکا وضو میں اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کری ہاتھ اور پیر کی انگلیونکا اور ابو ہاشم کا نام اسمعیل بن کثیر ہے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کری تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیونکا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن المستورد بن شداد الفهري قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم اذا توضأ دلك اصابع رجليه بخنصره ترجمہ روایت ہے مستورد بن شداد فہری سی کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی ملتے اپنی پیر کی انگلیاں ہاتھ کی چھنگلیا سی کہا ابو عیسی نی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے

باب ما جاء ويل للاعقاب من النار باب اس بیان میں کہ خرابی ہی ایڑیونکی دوزخ سی یعنی وضو میں احتیاط کرنا چاہئی کہ سوکھی نہ رہی عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل للاعقاب من النار ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خرابی ہی واسطے ایڑیوں کے دوزخ سی ف اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن اور عبد اللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد ابن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید ابن ابی سفیان سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہی ایڑیونکی اور تلوونکی دوزخ سی اور مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جورب

باب ما جاء في الوضوء مرة مرة باب ایک ایک بار اعضا کی وضو دھونیکی بیان میں عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار ف اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح اور روایت کیا رشدین بن سعد وغیرہ نی اس حدیث کو

شماک بن شرحبیل سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہہ روایت کچھہ خوب نہیں اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء ابن یسار سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ باب دو دو بار اعضائے وضو دہونیکے بیان میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ** **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا یعنی ہر ہر عضو کو دو دو بار دہویا **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن الفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا باب تین تین بار وضو کرنیکے بیان میں **عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا** **ترجمہ** روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار **ف** اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑہکر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑیگا وہ جو کہ تین بار سے زیادہ دہوے اور کہا احمد اور اسحق نے تین سے زیادہ وہی ہوویگا جو مبتلا ہے یعنی وسوسہ میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا باب ایکبار اور دو بار اور تین بار وضو کرنیکے بیان میں **عَنْ ثَابِتِ ابْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ** **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تمسے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی وکیع نے یہہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تمسے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہمسے اسکو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہمسے وکیع نے اُنہوں نے ثابت سے اور یہہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اسلیے کہ مروی ہے بہت سندوں سے ثابت سے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں

بَابٌ فِي مَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا باب اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضا دو بار دہوئے اور بعض تین بار **عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ** **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو دہویا اپنا مونہہ تین بار اور دہوئے دونوں ہاتھہ دو دو بار اور مسح کیا سر کا اور دہوئے دونوں پیر **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دہوئے بعض اعضا وضو کے ایکبار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اسکی کہ اسمین کچھہ مضائقہ نہیں کہ دہووے آدمی بعض اعضا تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایکبار

بَابٌ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ باب بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تہا **عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **ترجمہ** روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی کو کہ وضو کیا اُنہوں نے سو دہوئے دونوں ہاتھہ خوب صاف کرکے پہر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار مونہہ دہویا اور دونوں ہاتھہ کہنیوں تک دہوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایکبار پہر دہوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پہر کہڑے ہوے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پہر پیا کہڑے ہوکر پہر فرمایا چاہا میں نے کہ دکہاؤں تمکو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تہا **ف** اور اس باب میں عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے بھی روایت ہے، روایت کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے دونوں نے ابو الاحوص سے اُنہوں نے ابو اسحق سے اُنہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علی کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوے وضو سے لیا ہاتھ

پانی بچا ہوا وضو کا چلو مین اور پی لیا **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی روایت کی ہی ابو اسحق ہمدانی نے ابو حیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگون نے خالد بن علقمہ سے اُنہون نے عبد خیر سے اُنہون نے علی سے حدیث وضو کی بہت لمبی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی اُنکے اور اُنکی باپ کے نام مین سو کہا مالک بن عرفطہ اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے اُنہون نے خالد ابن علقمہ سے اُنہون نے عبد خیر سے اُنہون نے علی سے اور روایت کی گئی ہی ابو عوانہ سے وہ روایت کرتی ہین مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے **بَابُ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب اس بیان مین کہ بعد وضو کی میانی پر پانی چھڑکنا چاہئی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمد جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین نے محمد سی کہتی تھی حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہین اور اس باب مین ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سی روایت ہے اور کہا بعضون نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہی اس حدیث مین **بَابُ فِيْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ** باب وضو پورا کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو اُسکی جس سے مٹاتا ہی اللہ گناہونکو اور بلند کرتا ہی درجون کو عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفون مین اور بار بار جانا مسجدونکی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی جو کی پہرہ ہی جہاد کا **ف** روایت کی ہمسی قتیبہ نے کہا روایت کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُنسے علاء نی مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نی اپنی روایت مین لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار اور اس باب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ سے بہی روایت ہے اور انکو عبیدہ بن عمر کہتے ہین اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عائش اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور علاء ابن عبد الرحمن بیٹی یعقوب جُہنی کے ہین اور ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک **بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب رومال سی بدن پونچھنے کی بیان مین بعد وضو کی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تہے اُس سے بدن اپنا بعد وضو کی **ف** اور اس باب مین معاذ بن جبل سے بہی روایت ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی تو پونچھتے مونہہ اپنا کپڑے کی کنارہ سی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اُسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونون ضعیف ہین حدیث مین **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی بہی کچھ ایسی قوی نہین اور اس باب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہین ہوا اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہین وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علما صحابہ نے اور جو بعد اُنکے تہی رومال کی مین بعد وضو کی یعنی پونچھنی مین رومال سے اور جنہنے مکروہ رکھا پونچھنا تو اسلئے کہ کہا جاتا ہی کہ وضو تولا جاتا ہی اور مروی ہی یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہم سی محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہمسی جریر نے اُنہون نے علی بن مجاہد سی اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہین اُنہون نے ثعلبہ سے اُنہون نے زہری سی کہا زہری نے مکروہ کہتا ہون مین رومال سے پونچھنی کو وضو کی بعد اسلئے کہ وضو تو تولا جاتا ہی **بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب اُن دعاؤنکا جو پڑہی جاتی ہین بعد وضو کی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کری اور اچھی طرح وضو کری پہر کہی اَشْهَدُ سے مُتَطَهِّرِيْنَ تک تو کہول جاتی ہین اُسکے لئی آٹھون دروازی جنت کے جسمین سے چاہی جاوے اور اس دعا کی معنی یہ ہین گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہین اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہین یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجھکو طہارت کرنیوالون مین **ف** اور اس باب

میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں حضرت عمر کی جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے
معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمر رض سے اور مروی ہے ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر
سے انہوں نے عمر سے اور اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو ادریس کو سماع نہیں عمر سے بالکل
مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابو ادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمر سے روایت
کرتے ہیں اور کسی روایت میں ابو ادریس اور حضرت عمر کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے **ف** ترمذی کے اس قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں
میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اسمیں یہ لفظ نہیں ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِیْنَ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اسکی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح
بلوغ المرام میں موجود ہے من شاء فلیرجع الیہ **بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ** باب ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں **عَنْ** سَفِیْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے **ف** اور
اس باب میں عائشہ اور جابر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض
اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اسقدر کفایت
کرتا ہے **بَابُ کَرَاهِیَةِ الْاِسْرَافِ فِی الْوُضُوْءِ** باب اس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہے **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اسکو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن مغفل سے
بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اسلیے کہ ہم کسیکو نہیں جانتے کہ اسنے مسند کیا ہو اسکو سوا خارجہ کے اور
مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف
کہا اسکو ابن مبارک نے **بَابُ الْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ** باب ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَیْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَکَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ کُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انس سے اور تم کیا کرتے تھے کہا انس نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے
ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہے انس سے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز
کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَ
کُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا میں نے انس
بن مالک سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک
ہمکو حدث نہوتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ
تعالیٰ اسکے لیے دس نیکیاں روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا ہے اسکو حسین بن حریث مروزی نے انسے محمد بن یزید واسطی نے انکو افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید القطان نے ذکر کیا گیا ہشام
بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے **مترجم کہتا ہے** یعنی اسکو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ وغیرہ نے بیان کیا
ہے اور انکا اتنا اعتبار نہیں جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ آنحضرت
ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ

صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ ترجمہ روایت ہے سلیمان ابن بریدہ سے روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھی ہر نماز کی لئی پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپنے ایک وضو سے اور مسح کیا آپنے موزوں پر پھر کہا عمر نے آپنے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو علی ابن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اسمیں یہ کہ وضو کیا آپنے ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب ابن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھی ہر نماز کی لئی اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنی باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمن ابن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب ابن دثار سے انہوں نے سلیمان ابن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھے ایک وضو سے جب تک حدث نہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کی لئی مستحب جانکر بہ نیت فضیلت کی اور مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے وہ ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جسنے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اسکی لئی دس نیکیاں اور یہ سند ضعیف ہے یعنی افریقی اسمیں ضعیف ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے

بَابٌ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ باب مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنیکے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا بیان کیا مجھسے میمونہ نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہاویں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام صُبَيَّہ اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو الشعثا کہ نام انکا جابر بن زید ہے ان سب سے روایت ہے

بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ باب کراہیت میں اُس پانی کی جو بچا ہو عورت کی طہارت سے عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ ترجمہ روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار کی کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی سے عورت کی طہارت کے ف اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہا نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اُس سے وضو مکروہ ہے اور اسکی جھوٹی میں کچھ مضائقہ نہیں عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا ترجمہ روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ وضو کرے مرد اُس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اُسکے جھوٹے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور کہا محمد ابن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کی اور نہیں شک کیا اسمیں محمد بن بشار نے یعنی جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ باب اسکی جائز ہونیکے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں جنب تھی فرمایا آپنے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ باب اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کی اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتی تھیں اُسمیں لتے حیض کے اور گوشت کتوں کے اور چیزیں بدبو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اسکو کوئی چیز کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے

جیسا اچھا روایت کیا ابواسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوسعید سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے **بَابٌ مِنْهُ آخَرُ**
باب دوسرا اسی بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ
السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے پوچھتے تھے حکم اس پانی
کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چارپائے تو فرمایا آپ نے جب ہووے پانی دو مشکے تو نہیں نجس ہوتا **ف** کہا محمد بن اسحق نے قلہ کہتے ہیں مشکے کو اور قلہ وہ بھی
ہے جس میں پانی بھر لیجاتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ جب ہووے پانی دو مشکے تو نجس نہیں کرتی اسکو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدلجاوے بو اور
مزہ اسکا اور کہا ہے کہ دو قلہ ہوتی ہیں پانچ مشکوں کے برابر **بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ** باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا رکے ہوے پانی
میں مکروہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھیرے ہوے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت
ہے **بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ اَنَّهُ طَهُوْرٌ** باب بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ
ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق سے کہ تحقیق کہ
مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں خبر دی انکو کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے
ہیں دریاے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کیا کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی
تو ہے کہ اسکا پانی پاک ہے اور مردہ حلال **ف** اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور ابن عباس کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہ نے وضو کرنا دریا کے
پانی سے جیسے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور کہا عبد اللہ بن عمرو نے وہ تو آگ ہے یعنے ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا بحول کا **بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ**
باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ
اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان
دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور یہ دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغلخوری کے **ف** اور اس باب
میں زید بن ثابت اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور عبد الرحمن بن حسنہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اسکو
مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا انمیں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے
تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُطْعَمَ** باب اس بیان میں
کہ لڑکا جب تک کھانا نکھاوے اسکی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہیں محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت دیا اسنے آپ پر پھر منگوایا آپنے پانی اور چھڑک دیا اسپر یعنی بہا دیا **ف** اور اس باب میں علی اور عائشہ اور زینب اور
لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہیں فضل بن عباس بن عبد المطلب کی اور ابو السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو لیلیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول
ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو انکے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہا دیوے لڑکے کی پیشاب پر اور خوب دھویا جاوے لڑکی کا پیشاب جب تک کہ
دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جاوے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ** باب جن جانوروں کا گوشت

کہا یا جاتا ہی اُسکے پیشاب کے بیان میں عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ
وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِیَ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰی اَحَدَهُمْ یَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِیْهِ حَتّٰی مَاتُوْا وَرُبَّمَا
قَالَ حَمَّادٌ یَكْدِمُ الْاَرْضَ بِفِیْهِ حَتّٰی مَاتُوْا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ چند لوگ آئی قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ سلم نے زکوٰۃ کی اونٹوں میں اور فرمایا پیو انکا دودھ اور پیشاب سو مار ڈالا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے چرواہے کو اور ہانک لیگئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے
آئے وہ حضرت کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپنے ہاتھ انکے اور پیر انکی خلاف سے یعنے داہنا ہاتھ بائیاں پیر یا بائیاں ہاتھ داہنا پیر اور سلائیاں پھیریں انکی آنکھوں میں اور ڈال دیا
انکو جلتی زمین میں کہا انس نے سو دیکھا میں ایک ایک کو کہ کھودتے تھے زمین اپنے منہ سے یہانتک کہ مرگئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یَكْدِمُ الْاَرْضَ بجائے یَكُدُّ الْاَرْضَ
کے دونوں کے ایک معنی ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انس سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں جانور
حلال کے پیشاب میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْیُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْیُنَ الرِّعَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے
کہا اُنہوں نے کہ حضرت نے سلائیاں انکی آنکھوں میں پھیریں کہ اُنہوں نے بھی حضرت کی چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم کسیکو سوا اس شیخ کی یعنی یحییٰ بن غیلان کی کہ روایت کی ہو اُسنے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت کا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ کی موافق تھا اور مروی ہے محمد ابن سیرین سے کہا
اُنہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود اترنے کے قبل تھا

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّیْحِ

باب بیان میں وضو کی ریح نکلنے سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں
فرض ہوتا مگر جبتک آواز نہو یا ریح نہ نکلی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ
اَحَدُكُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِیْحًا بَیْنَ اَلْیَتَیْهِ فَلَا یَخْرُجْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے
جب ہووے کوئی تم میں کا مسجد میں اور پاوے کچھ ہوا کا شبہ اپنی سُرین میں تو نہ نکلی جب تک نہ سُنی آواز یا پاوے بُو یعنی جب تک یقین نہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ سلم نے اللہ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہانتک کہ وضو کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن زید اور
علی ابن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علما کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث
سے جبتک آواز نہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اُسپر وضو جبتک یقین نہو ایسا کہ قسم کہا سکے اُسپر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے
قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اُسپر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب وضو فرض ہونیکا نیند سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰی غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا یَجِبُ
اِلَّا عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دیکھا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں
یہانتک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غط کہا یا نفخ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے فرمایا آپنے وضو واجب ہوتا ہے اُسی پر جو سووے
لیٹا ہوا اسلئے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہے اور اس باب میں عائشہ اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ سے
بھی روایت ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُوْنَ ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ فَیُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّئُوْنَ **ترجمہ**
روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو جاتے تھے یعنی بیٹھے بیٹھے پھر اُٹھکر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نکرتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے سُنا میں نے صالح بن عبد اللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جاوے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا اُنہوں نے اُسکا وضو نہیں جاتا کہا او
روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے قول اُنہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابو العالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اُسکو اور اختلاف

علما کا وضو جاتا نہین نیند سی سو کہا اکثر نی وضو واجب نہین ہوتا اگر سو رہی بیٹھے ہوی یا کھڑی ہو جبتک لیٹ کر نہ سووے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اُسکی عقل پر نیند واجب ہے اُسپر وضو اور یہی کہا اسحاق نی اور کہا شافعی نی جب سووے بیٹھ کر پھر دیکھے خواب یا ہٹ جاوے اپنی جگہہ سی نیند کی غلبہ سی تو اُسپر وضو واجب ہے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب وضو واجب ہونین اُس چیز سی کہ پکی ہو آگ مین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّاُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو ٹوٹ جاتا ہی اُس چیز کی کہانی سی جو آگ مین پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو سو کہا اُنسی ابن عباس نے کیا وضو کرین ہم گھی کہانی اور گرم پانی پینی کی بعد سو کہا ابو ہریرہ نی ای بھتیجی میرے جب سُنی تو حدیث رسول اللہ کی تو باتین نہ بنا **ف** اور اس باب مین ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسی سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور تجویز کیا ہی بعض علمانی وضو کرنا اُس چیز سی جو پکی ہو آگ مین یعنی اُسکی استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اکثر علما صحابہ اور تابعین اور جو بعد اُنکی تھی اسی پر ہین کہ وضو نہین ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سی آگ کے

بَابٌ فِیْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب بیان مین وضو نہ ٹوٹنی کے اُس سی جو آگ مین پکی ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین اُنکے ساتھ تھا سو آئی ایک عورت انصار کی پاس پس ذبح کی اُسنی ایک بکری حضرت کے لیی سو کہایا آپنی اور لائی ایک طباق تر کہجور ونکا سو کہایا آپنی پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھری سو لائی وہ کچھہ بچا ہوا گوشت اُسی بکری کا سو کہایا آپنے پھر نماز پڑھی عصر کی اور وضو نہین کیا **ف** اور اس باب مین ابو بکر صدیق سی بھی روایت ہے اور صحیح نہین حدیث ابو بکر کی بسبب ضعف اسناد کی روایت کیا ہی اُسکو حسام بن مصک نے اُنہون نے ابن سیرین سی اُنہون نے ابن عباس سی اُنہون نے ابو بکر صدیق سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہی روایت کیا ہی حافظان حدیث نے اور مروی ہے کئی سندون سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا اسکو عطا ابن یسار اور عکرمہ اور محمد ابن عمرو ابن عطا اور علی ابن عبد اللہ ابن عباس اور اکثر لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بواسطہ ابن عباس کے اور نہین ذکر کیا اُسمین ابو بکر صدیق کا اور یہی صحیح ہے اور اس باب مین ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نی اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو اُنکے بعد تھی مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہتی ہین وضو نہین جاتا آگ کی پکی چیز سی اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہی پہلی حدیث کی جسمین وضو ٹوٹنی کا ذکر ہی آگ کی پکی چیز سی

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

باب اس بیان مین کہ وضو جاتا رہتا ہی اُونٹ کی گوشت کہانی سی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اونٹ کی گوشت کا سو فرمایا آپنے وضو کرو اُس سی اور پوچھا وضو کرنیکو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اُس سے **ف** اور اس باب مین روایت ہے جابر بن سمرہ اور اُسید بن حضیر سی **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کی حجاج ابن ارطاۃ نی یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے اُسید بن حضیر سی اور صحیح حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی کی ہی براء بن عازب سے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا عبیدہ ضبی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے ذی الغرہ سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سی سو خطا کی اُسمین اور کہا عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ عن اُسید بن حضیر اور صحیح یہ ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ رازی نی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے براء بن عازب سے کہا اسحق نی سب سے زیادہ صحیح اس باب مین دو حدیثین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب اس بیان مین کہ وضو ٹوٹ جاتا ہی ذکر کی چہونی سی عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے ہشام
بن عروہ سے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوئے اپنی ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جبتک وضو نہ کرے **ف** اور اس باب
میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ اور اروی بنت انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اسکے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن
عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے
ابواسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث علی ابن حجر نے انہوں نے
عبد الرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کی اور یہی قول ہے کئی صحابہ
اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت
صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء ابن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے
اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اُسنے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب ذکر کی چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ
مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اسکے
بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی ذکر کی چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے **ف** اور اس باب میں ابی امامہ سے
بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کی چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ
حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اسکو ایوب بن عتبہ اور محمد ابن جابر نے قیس ابن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن
جابر اور ایوب بن عتبہ میں اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ
إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ سے کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے میں نے
کہا عائشہ سے وہ کون تھیں مگر تم تو ہنسیں حضرت عائشہ **کہا ابو عیسیٰ نے** کہ مروی ہے اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں
ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم
لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف اسناد کی اور سنا میں نے ابابکر عطار بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن
قطان نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشی کی مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں
عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا انکو اور وضو نکیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم
تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے عائشہ سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب بیان میں وضو ٹوٹنے کی قے اور نکسیر سے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابودرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی میں نے ثوبان سے مسجد
دمشق میں سو ذکر کیا میں نے اُنسے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابودرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی **کہا ابو عیسیٰ نے** اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو
کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا
اور بہت اچھا کیا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے انہیں اور کہا عن

یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ میں **بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ** باب نبیذ سے وضو کرنیکی بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چھاگل میں سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ نے کھجور ہے پاک ہے اور پانی ہے پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابو زید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو زید مرد مجہول ہیں اہل حدیث کی نزدیک ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نکرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی پانی نپاوے تو نبیذ سے وضو کرلے اور تیمم بھی کرلے یہ بہتر ہے میرے نزدیک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں انکا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اسلئے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنے جب تمکو پانی نملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں **بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ** باب دودھ پیکر کلی کرنیکے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اسمیں چکنائی ہوتی ہے **ف** اور اسباب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پیکر کلی کرنا ضروری ہے اور ہماری نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں **بَابٌ فِيْ كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ** باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ نے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور اسباب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشفواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ** باب کتے کی جھوٹے کی بیان میں **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئی جاوے برتن جب مونہہ ڈالدے اسمیں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے ملکر اور جب بلی مونہہ ڈالدے تو ایکبار **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اسمیں ذکر نہیں بلی کے مونہہ ڈالنے کا اور اسباب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ** باب بلی کے جھوٹے کی بیان میں **عَنْ** كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کی سو ابا قتادہ اُن پاس آئے پھر کہا کبشہ نے بھر دیا میں نے انکے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اُسکے آگے برتن کہ خوب پی لیا کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میری بھائی کی کہا میں نے ہاں کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے یا طوافات فرمایا راوی کو شک ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اسباب میں عائشہ اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جھوٹے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی طرح روایت کیا مالک نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا **بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ** باب موزوں پر مسح کرنیکی بیان میں **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عروہ سی کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوئی اپنی ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جبتک وضو نکری **ف** اور اس باب مین ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگون نے مانند اسکے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے بسرہ سی اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگون نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نی مروان سی انہون نے بسرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نی انہون نے ابواسامہ سی اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نی عروہ سی انہون نے بسرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہے یہ حدیث علی ابن حجر نی انہون نے عبدالرحمن بن ابی الزناد سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے عروہ سی انہون نے بسرہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتی ہین اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نی بہت صحیح اس باب مین حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نی حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علا ابن حارث نے مکحول سے انہون نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہون نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نی مکحول کو سماع نہین عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نی ایک مرد سی اسنی عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نی صحیح نہ سمجھا اس روایت کو

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب ذکر کی چھونی سی وضو نہ ٹوٹنی کی بیان مین **عَنْ** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی حنفی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہی اسکے بدنکا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونون کے ایک ہین یعنی ذکر کی چھونی سے وضو نہین ٹوٹتا وہ تو بدنکا ٹکڑا ہی **ف** اور اس باب مین ابی امامہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیون سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہین ٹوٹتا ہی ذکر کی چھونی سی اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب مین روایت کیا اسکو ایوب بن عتبہ اور محمد ابن جابر نی قیس ابن طلق سی انہون نی اپنی باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثون نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ مین اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سی بہت صحیح اور اچھی ہے

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب بوسے سے وضو نہ ٹوٹنی کی بیان مین **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سی وہ روایت کرتی ہین عائشہ سی کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی بی بی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نکیا کہا عروہ نی مین نے کہا عائشہ سی وہ کون تھین مگر تم تو ہنسین حضرت عائشہ **کہا** ابوعیسیٰ نے کہ مروی ہے اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہین ٹوٹتا بوسہ لینی سے اور کہا مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینی سے وضو ٹوٹتا ہی اور یہی قول ہے کئی صحابیون اور تابعین کا اور عمل نہین کیا ہم لوگون نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئی کہ صحیح نہین ہوئی بسبب ضعف اسناد کی اور سنا مین نے ابابکر عطار بصری سی ذکر کرتی تھی کہ کہا علی بن مدینی نی کہ ضعیف کہا یحیی بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشی کی مشابہ ہے یعنی ضعیف ہی اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ ضعیف کہتی تھی اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہین عروہ سی اور مروی ہے ابراہیم تیمی سی وہ روایت کرتی ہین حضرت عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بوسہ لیا انکو اور وضو نکیا اور یہ بھی صحیح نہین ہی اور نہین جانتی ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہون نے عائشہ سی اور بروایت صحیح ثابت نہین اس باب مین کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب بیان مین وضو ٹوٹنی کی قی اور نکسیر سے **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابودرداء سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قی کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی مین نے ثوبان سی مسجد دمشق مین سو ذکر کیا مین نے انسے سو فرمایا انہون نے سچ کہا ابودرداء نے مین نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قی اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضون نے کہ قی اور رعاف سے وضو نہین جاتا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نی اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب مین اور روایت کی معمر نی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سی سو خطا کی ہے معمر نی اور کہا عن

یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ باب نبیذ سے وضو کرنیکی بیان میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چھاگل میں سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ نے کھجور ہے پاک اور پانی ہے پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث مروی ہے ابو زید سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو زید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علما نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علما نے وضو نکرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد و اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی پانی نہ پاوے تو نبیذ سے وضو کر لے اور تیمم بھی کر لے یہ بہتر ہے میرے نزدیک **کہا ابو عیسیٰ نے** اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں انکا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اسلئے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنے جب تمکو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ باب دودھ پیکر کلی کرنیکے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اسمیں چکنائی ہوتی ہے **ف** اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ دودھ پیکر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں

بَابٌ فِيْ كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ نے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبد اللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشفواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْكَلْبِ باب کتے کے جھوٹے کی بیان میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ اَوْ اُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا جاوے برتن جب منہ ڈالدے اسمیں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے ملکر اور جب بلی منہ ڈالدے تو ایکبار **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اسمیں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُؤْرِ الْهِرَّةِ باب بلی کے جھوٹے کی بیان میں عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کی سو ابو قتادہ ان پاس آئے پھر کہا کبشہ نے پھر میں نے انکے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اسکے آگے برتن کہ خوب پی لیا کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابو قتادہ نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے یا طوافات فرمایا راوی کو شک ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول اکثر علما کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جھوٹے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی طرح روایت کیا مالک نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ باب موزوں پر مسح کرنیکی بیان میں عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا گیا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لئے کہ اسلام انکا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تھا **ف** اور اس باب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا شہر بن حوشب نے انسے کچھ اس باب میں سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورۂ مائدہ کی قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے انسے خالد بن زیاد ترمذی نے انسے مقاتل بن حیان نے انسے شہر بن حوشب نے انسے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کی مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر سورۂ مائدہ کی پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کی **مترجم کہتا ہے** کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت نے قبل نزول مائدہ کی مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے انکا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوا ہی مسح حضرت کے موزوں کا بعد نزول بھی تو اب یہ حدیث گویا آیۂ وضو کی مفسر ہے **بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ** باب مسافر اور مقیم کی مدت مسح کی بیان میں **عَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی آپ سے مدت مسح موزوں کی سو فرمایا آپ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن **ف** اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے بھی روایت ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کی سبب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبداللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کی اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابو عبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے فقہا سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین رات تین دن تک اور مروی ہے بعض علما سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ** باب موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنیکے بیان میں **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزوں کے اور نیچے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے نہیں روایت کیا اسکو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور روایت کیا ہے مسلم کی ہیں اور پوچھا میں نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لئے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اسکو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں مغیرہ کا **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا** باب بیان میں مسح کرنیکی موزوں کے اوپر **عَنِ** الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے

ہوئی موزون کے اوپر **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبد الرحمن بن ابی الزناد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ عروہ سی وہ مغیرہ سی اور ہم
نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سی موزون پر مسح کرنیکی باب مین سوا عبد الرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نے کہتی
مالک اشارہ کرتی عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف یعنی انکو ضعیف کہتی تہی **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ** باب جوربین اور نعلین پر
مسح کرنیکی بیان مین **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہت لوگونکا اہل علم سی اور اسی کے قائل ہین سفیان
ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہون جب جوربین ایسی سخت ہون کہ بی باندہی ٹہیری رہین اور اسباب مین ابو موسیٰ
سی بہی روایت ہے۔ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ** باب جوربین اور عمامہ کے مسح کی بیان مین **عَنِ** ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی
کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تو مسح کیا موزون اور عمامی پر **ف** کہا بکر نی سنا مین نے ابن مغیرہ سی اور ذکر کیا محمد بن بشار نی اس حدیث مین دوسری جگہ کہ
مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نی پیشانی اور عمامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے مغیرہ بن شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہین ذکر کیا بعض
ناصیہ کا سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتی تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکہون سے اور اسباب مین عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان
اور ابو امامہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ سی جیسے ابو بکر اور عمر اور انس ہین اور یہی کہتی ہین اوزاعی
اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا سنا مین نے جارود بن معاذ سی کہتی تہے سنا مین نے وکیع بن جراح سی کہتی تہے مسح عمامی کا کافی ہے اس حدیث کی روسی روایت کی
ہمسے قتیبہ بن سعید نی انسے بشر بن مفضل نی انسی عبد الرحمن بن اسحاق نے انسی ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچہا مین نے جابر بن عبد اللہ سے حکم مسح موزونکا تو فرمایا
وہ تو سنت ہے اے بہتیجے میرے اور پوچہا مین نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چہولی بالونکو یعنی کچہ سر کی بالون پر مسح کر لی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائی صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نکری
عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کری سر کا بہی اسکے ساتہ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **عَنْ** بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون اور عمامہ پر **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ
الْجَنَابَةِ** باب غسل جنابت کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ
وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت
کرتی ہین اپنی خالہ میمونہ سی کہا رکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی پانی غسل کا سو نہائی آپ جنابت سے سو جہکایا آپنے بائین ہاتہ سے برتن دہنی ہاتہ پر پہر دہوئی
دونون ہاتہ پہر ہاتہ ڈالا برتن مین اور پانی بہایا اپنی ستر پر پہر ملا اپنا ہاتہ دیوار یا زمین سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور مونہہ اور کلائیان دہوئین اور بہایا سر پر پانی
تین بار پہر بہایا ساری بدن پر پہر جدا ہو کر اس جگہہ سی پیر دہوئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم
اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا
الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کرین جنابت سے شروع کرتی اپنی دونون ہاتہ دہونی سی قبل اسکی کہ ڈالین برتن مین پہر دہوتے ستر اپنا اور وضو کرتی مثل
وضو اپنے کی نماز کی لئی پہر پلاتی اپنی بالونکو پانی پہر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت مین کہ وضو
کری پہلی نماز کا سا پہر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پہر سارے بدن پر پہر پیر دہووے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتی ہین کہ اگر غوطہ مارے جنب پانی مین اور وضو نکری تو بہی کافی
ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابٌ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ** باب اس بیان مین کہ عورت نہاتے وقت

وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا گیا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا اُنہوں نے کیا مانع ہے مجھے اِس کام سے اور مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے کہا راوی نے اور یہ بات اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اِسلیے کہ اسلام اُنکا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تھا **ف** اور اس باب مین عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابوایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ اُنہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا اُنہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا شہر بن حوشب نے اُنسے کچھ اِس باب مین سو جواب دیا اُنہوں نے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورۂ مائدہ کی قبل یا بعد تو کہا اُنہوں نے مین اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے اُنسے خالد بن زیاد ترمذی نے اُنسے مقاتل بن حیان نے اُنسے شہر بن حوشب نے اُنسے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے اُنہوں نے مقاتل بن حیان سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے اُنہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی اِسلیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کی مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر سورۂ مائدہ کی پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت مین کہ اُنہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کی **مترجم کہتا ہے** کہ آیت فرض وضو سورۂ مائدہ مین اُتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت نے قبل نزول مائدہ کی مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے اُنکا مفہوم اور مذہب باطل ہوگیا کہ اُس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت کے موزوں کا بعد نزول بھی تو اب یہ حدیث گویا آیۂ وضو کی مفسر ہے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ

باب مسافر اور مقیم کی مُدّت مسح کی بیان مین **عَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی آپ سے مُدّت مسح موزوں کی سو فرمایا آپ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن **ف** اور ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین علی اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے بھی روایت ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر مین کہ نہ اُتارین موزے اپنے تین دن اور رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اُتارین ہم پیشاب یا پیخانہ یا نیند کی سبب سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے اُنہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہین ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہین سُنا ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ مین تھے ابراہیم تیمی کی اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے اُنہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب مین کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب مین حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد اُنکے تھے فقہا سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین مسح کرتا رہے مقیم ایکدن اور ایک رات اور مسافر تین رات تین دن تک اور مروی ہے بعض علما سے کہ اُنہوں نے کچھ میعاد مقرر نہین کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ

باب موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنیکے بیان مین **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزوں کے اور نیچے بھی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے نہین روایت کیا اسکو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کی اور روچھی مین نے مسلم کی ہین اور پوچھا مین نے ابوزرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہین اِسلیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اسکو ثور سے اُنہوں نے رجا سے کہا اُنہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اُسمین مغیرہ کا

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب بیان مین مسح کرنیکی موزوں کے اوپر **عَنِ** الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے

ہوئی موزون کے اوپر کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبدالرحمن بن ابی الزناد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ عروہ سی وہ مغیرہ سی اور ہم
نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سی موزون پر مسح کرنیکی باب مین سوا عبدالرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نی کہ تہی
مالک اشارہ کرتی عبدالرحمن بن ابی الزناد کی طرف یعنی انکو ضعیف کہتی تہی **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ** باب جوربین اور نعلین پر
مسح کرنیکی بیان مین **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہت لوگونکا اہل علم سی اور اسی کے قایل ہین سفیان
ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہون جب جوربین ایسی سخت ہون کہ بی باندہی ٹہیری رہین اور اس باب مین ابو موسیٰ
سی بہی روایت ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ** باب جوربین اور عمامہ کے مسح کی بیان مین **عَنِ** ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی
کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تو مسح کیا موزون اور عمامی پر **ف** کہا بکر نی سنا مین نے ابن مغیرہ سی اور ذکر کیا محمد بن بشار نی اس حدیث مین دوسری جگہہ کہ
مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نی پیشانی اور عمامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے مغیرہ بن شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہین ذکر کیا بعض
ناصیہ کا سنا مین نے احمد بن حسن کہتی تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکہون سے اور اس باب مین عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان
اور ابو امامہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ سی جیسے ابوبکر اور عمر اور انس ہین اور یہی کہتی ہین اوزاعی
اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا سنا مین نے جارود بن معاذ سی کہتی تہے سنا مین نے وکیع بن جراح سی کہتی تہے مسح عمامی کا کافی ہے بس حدیث کی روسی روایت کی
ہمسے قتیبہ بن سعید نی انسے بشر بن مفضل نی انسی عبدالرحمن بن اسحاق نے انسی ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچہا مین نے جابر بن عبداللہ سے حکم مسح موزونکا تو فرمایا
وہ تو سنت ہے اے بہتیجے میرے اور پوچہا مین نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چہولی بالونکو یعنی کچہہ سر کی بالون پر مسح کر لی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائی صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نکری
عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کری سر کا بہی انکے ساتہ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **عَنْ** بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون اور عمامہ پر **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ
الْجَنَابَةِ** باب غسل جنابت کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ
وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت
کرتی ہین اپنی خالہ میمونہ سی کہا رکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی پانی غسل کا سو نہائی آپ جنابت سے سو جہکایا آپنے بائین ہاتہہ سے برتن دہنی ہاتہہ پر دہوئی
دونون ہاتہہ پہر ہاتہہ ڈالا برتن مین اور پانی بہایا اپنی ستر پر پہر ملا اپنا ہاتہہ دیوار یا زمین سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور مونہہ اور کلائیان دہوئین اور بہایا سر پر پانی
تین بار پہر بہایا ساری بدن پر پہر جدا ہو کر اُس جگہہ سی پیر دہوئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم
اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا
الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کرین جنابت سے شروع کرتی اپنی دونون ہاتہہ دہونی سی قبل اسکی کہ ڈالین برتن مین پہر دہوتے ستر اپنا اور وضو کرتی مثل
وضو اپنے کی نماز کی لئی پہر پلاتی اپنی بالونکو پانی پہر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی علما نی غسل جنابت مین کہ وضو
کری پہلی نماز کا سا پہر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پہر سارے بدن پر پہر پیر دہووے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتی ہین کہ اگر غوطہ ماری جنب پانی مین اور وضو نکری تو بہی کافی
ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابٌ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ** باب اس بیان مین کہ عورت نہاتے وقت

چوٹی کھولی یا نہیں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنی سر کی کیا کھولا کروں اُسکو غسل جنابت کیلئے فرمایا ایسی نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہا دے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہو گئی تو یا فرمایا فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہاوے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی کافی ہے اُسکو سر پر پانی بہانا **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً** باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو **ف** اور اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اُنکی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہی اُنسے کئی ایک اماموں نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں اُنکو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط **بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ** باب بعد غسل وضو کی بیان میں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے **بَابُ مَا جَاءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ** باب اس بیان میں کہ جب ملجاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب ملتے ہیں کہ حشفہ فرج عورت میں داخل ہو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جاوے ختنے کی جگہہ ختنے کی جگہہ سے تو واجب ہو چکا غسل کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جاوے اور مل جاوے مرد کی ختنہ کی جگہہ عورت کے ختنہ کی جگہہ سے تو واجب ہوتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علماء صحابہ کا جیسے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور یہی قول ہے فقہا کا تابعین سے اور جو بعد اُنکے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جب مل جاوے ختنہ کا مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ** باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلی عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا ترجمہ روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ فرمایا اُنہوں نے کہ غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدای اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اِسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدای اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابہ سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا اُسپر غسل اگرچہ انزال نہو روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک سے اُنہوں نے ابی الجحاف سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں پائی ہم نے یہ حدیث مگر شریک کے پاس ہی اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا اُنہوں نے خبر دی ہم کو ابو الجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ **بَابُ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرٰى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا** باب اسکے بیان میں کہ جو نیند سے اُٹھکر اپنی کپڑے میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ یَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو شخص پاوی تری یعنی سونی کی بعد اور یاد نرکہتا ہو خواب فرمایا آپنی وہ نہاوی اور پوچھا جو شخص گمان کہتا ہی کہ مجھکو نہانیکی حاجت ہوئی ہی اور پہر نپاوی اپنی کپڑون مین تری یعنی نشان منی کا فرمایا اُسکو نہانا کچھ ضرور نہین اور کہا ام سلمہ نی یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھی کیا وہ بھی نہاوی آپنی فرمایا ہان عورتین تو مانند مردون کی ہین یعنی احکام شرع مین سب برابر ہین کہا ابو عیسی نی اور روایت کی ہی یہ حدیث عبد اللہ بن عمر نی عبید اللہ بن عمر سی یعنی حدیث حضرت عائشہ کی کہ جب پاوی آدمی تری اور یاد نرکہتا ہو احتلام اور عبید اللہ کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان نی انکی حافظہ کی سبب سے اور یہی قول ہی کتنی ایک علما کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگی اور دیکھی تری تو غسل کری اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علمائی تابعین نی کہ غسل جب واجب ہوتا ہی کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھی خواب اور نہ دیکھی تری تو غسل نہین ضرور اور اسکو تمامی علما کی نزدیک مترجم کہتا ہی یعنی اگر بلل تری نہ دیکھی اور خواب بہی دیکھا ہو تو کسی کی نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہی اور جب تری دیکھی تو بعضون نی کہا ضرور نہانا چاہئی خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہو اور بعضون نی کہا جب یقین ہو کہ منی کی نہین تو نہانا ضرور نہین

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَنِیِّ وَالْمَذْیِ باب بیان مین منی اور مذی کی

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ پوچھا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مذی کا حال تو آپنی فرمایا مذی سے وضو واجب ہوتا ہی اور منی سی غسل ف اور اس باب مین مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بہی روایت ہی کہا ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ حضرت علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی کہ مذی سی وضو اور منی سی غسل واجب ہوتا ہی اور یہی قول ہی تمامی اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق

بَابٌ فِی الْمَذْیِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ باب بیان مین مذی کی جب کپڑی مین لگجاوی

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ ھُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کُنْتُ اَلْقٰی مِنَ الْمَذْیِ شِدَّۃً وَعَنَاءً فَکُنْتُ اُکْثِرُ مِنْہُ الْغُسْلَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُہٗ عَنْہُ فَقَالَ اِنَّمَا یُجْزِئُکَ مِنْ ذٰلِکَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ بِمَا یُصِیْبُ ثَوْبِیْ مِنْہُ قَالَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَاْخُذَ کَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِہٖ ثَوْبَکَ حَیْثُ تَرٰی اَنَّہٗ اَصَابَ مِنْہُ ترجمہ روایت ہی سعید ابن عبید سی کہ وہ بیٹی سباق کی ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ سہل بن حنیف سی کہا کہ پہنچتی تہی مجھکو سختی اور تکلیف مذی سی کہ مین نہاتا تہا اُس سے بار بار سو ذکر کیا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور پوچھا سو فرمایا آپنی کافی ہی تجھکو وضو کرنا یعنی مذی سی وضو ٹوٹتا ہی غسل واجب نہین ہوتا عرض کیا مینی یا رسول اللہ کیا کرون اگر لگجاوی کپڑی مین کہا کافی ہی تجھکو کہ ایک چلو پانی لیکر اُسپر چہڑک دی جہان لگی دیکہی کہا ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین جانتی ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی مین سوای محمد بن اسحاق کی اور اختلاف ہے علما کا مذی مین جب لگے کپڑے پر بعضی کہتی ہین غسل ضرور ہی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا اور بعضون کی نزدیک کافی ہی پانی چہڑکنا اور کہا احمد نی امید ہے مجھکو کہ کافی ہو پانی چہڑکنا

بَابٌ فِی الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ باب بیان مین منی کی جب کپڑی مین لگجاوی

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَۃَ ضَیْفٌ فَاَمَرَتْ لَہٗ بِمِلْحَفَۃٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِیْھَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْیٰی اَنْ یُرْسِلَ اِلَیْھَا وَبِھَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَھَا فِی الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِھَا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَیْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَفْرُکَہٗ بِاَصَابِعِہٖ وَرُبَّمَا فَرَکْتُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِیْ ترجمہ روایت ہے ہمام بن حارث سے کہا کہ ایک مہمان آیا حضرت عائشہ کی پاس سو حکم کیا آپنی اُسکو زرد چادر دینی کا پہر سو یا وہ اور احتلام ہوا اُسکو سو شرمایا کہ بہیجی چادر کو حضرت عائشہ کی پاس اور اُسمین منی بہری ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی مین پہر بہیجدیا تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیون خراب کردی ہماری چادر کافی تہا اُسکو کہرچنا انگلیون سی اور مینی اکثر کہرچی ہے منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سے اپنی انگلیون سے کہا ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی فقہا کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتی ہین منی جب لگی کپڑی مین تو کافی ہی کہرچ ڈالنا دہونا ضرور نہین اور ایسا ہی روایت کیا ہی منصور نی ابراہیم سی انہون نی ہمام بن حارث سے انہون نی حضرت عائشہ سی مثل روایت اعمش کی جو ابہی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سی یہ حدیث روایت کرتی ہین وہ ابراہیم سی وہ اسود سی وہ حضرت عائشہ سی اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہی عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا غَسَلَتْ مَنِیًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ

کہ ملتے تھے دھونی منی کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی منی دھونے کی جنابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مخالف نہین ہے اُس حدیث کی جسمین کُھرچنا ہے اگرچہ کُھرچنا ہی کافی ہے اور ایسا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکہائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس نے کہا
منی بمنزلہ تہوک کی ہے پہینکدے اُسکو اور دُور کر دے اگرچہ لکڑی ہی ہو سکی **بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ** باب جنب کے بیانمین کہ
پہلے نہانے سو رہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سو رہا کرتے تھے جنابت مین اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحاق سے مانند اوپر کی روایت
کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مُسَیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگون سے وہ روایت کرتے ہین اسود سے بواسطہ حضرت عائشہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے
تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری نے اور کتنے لوگون نے اور گمان ہے کہ
اسمین غلطی ہوئی ابی اسحاق سے **بَابٌ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ** باب اس بیانمین کہ جنب جب نیند لگی تو وضو کر لی **عَنْ**
عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے پوچھا اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیا سو رہے کوئی ہم مین کا جنابت مین آپنے فرمایا ہان مگر جب وضو کر لے **ف** اور اس باب مین عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث عمر کی اس باب مین بہت اچھی ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیون اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین جب ارادہ کرے جنب سونیکا
تو وضو کر لے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ** باب جنب سے مصافحہ کرنیکے بیانمین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ملاقات کی اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ جُنُب تھے کہا ابو ہریرہ نے مین آنکھ بچا کر نکل گیا حضرت کے پاس سے اور نہایا اور پھر آیا سو فرمایا
آپنے کہان چلدئے تھے تم یا کہان تھے عرض کیا مینے مین جنب تہا فرمایا آپنے مؤمن کبھی ناپاک نہین ہوتا **ف** اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضون نے اہل علم سے مصافحہ کرنیکی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہین جنب و حائض کے پسینے مین **بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ**
تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ باب اُس عورت کی بیانمین جو خواب مین دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کرنا **عَنْ** أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا
إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ام
سلمہ سے کہ آئین ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اللہ تو شرماتا نہین حق سے سو کیا عورت پر بہی ہے نہانا غسل جب دیکھے خواب مین جیسا دیکھتا ہے مرد تو
فرمایا ہان اُسپر بہی غسل ہے جب دیکھے وہ منی تو نہاوے کہا ام سلمہ نے کہا مینے تونے فضیحت کیا عورتونکو اے ام سلیم **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے
تمامی فقہا کا کہ عورت جب دیکھے خواب مین جو دیکھتا ہے مرد اور انزال سے ہو تو بیشک اُسپر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب مین روایت ہے ام سلیم
اور خولہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس سے **بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ** باب اس بیان مین کہ مرد بعد نہانے کی اپنا بدن
عورت کے بدن سے لگادے گرمی لینے کو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَ
لَمْ أَغْتَسِلْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو مین چمٹا لیتی انکو اپنی ساتھ اور
مین نہائی نہین ہوتی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد مین کچھ مضائقہ نہین ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگون کا صحابہ اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے
اپنی جورو کے بدن سے اور سو رہے اُسکے ساتھ اُسکے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ**
باب جنب کے تیمم مین جب نپاوے پانی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ
سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک طہور ہے مسلمان کی اگرچہ پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگاوے اپنی بدن پر یہ بہتر ہے اُسکو اور کہا محمود نے
اپنی روایت میں ان الصعید الطیب وضوء المسلم اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے
کہا ابو عیسیٰ نے ایسی ہی روایت کی کتنی راویوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عمرو بن بجدان سے اُنہوں نے ابی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ
سے اُنہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں اُنہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اُس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہا کا کہ جنب اور حائض جبتک
نہ پاویں پانی تیمم کرتی رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جایز نہیں جانتے جنب کے لئے اگرچہ نہ پاوے پانی اور مروی ہے کہ اُنہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور
کہنے لگے جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرلے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک و شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ** باب

مستحاضہ کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ
فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي
قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں حضرت فاطمہ بیٹی
ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں
نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آویں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتی رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ
نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اُسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے جب جاچکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لئے یہانتک کہ پھر آوے وہی وقت یعنے
دن حیض کے جب تک نہ آویں ہر نماز کے لئے وضو تازہ کر لیا کر **ف** اور اس باب میں اُم سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے
کتنے علمائے صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے ہر نماز کے لئے **بَابُ**
مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کے لئے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
وَتَصُومُ وَتُصَلِّي **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ
دیوے نماز جن دنوں میں اُسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے **ف** روایت کی ہم سے
علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال
اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی ابن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے اُنکے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام اُنکا اور ذکر کیا میں نے
قول یحییٰ بن معین کا اُنسے کہ نام اُنکے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اُسکا بخاری نے اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی
بات ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشا اور ایک میں
صبح **بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے
پڑھ لیا کرے **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً
شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ
هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ
عَنْكِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ
قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلٰثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا

تحیض النساء وکما یطہرن لمیقات حیضہن وطہرہن فان قویت علی ان تؤخری الظہر وتعجلی العصر ثم تغتسلین حین تطہرین وتصلین الظہر والعصر جمیعا ثم تؤخرین المغرب وتعجلین العشاء ثم تغتسلین وتجمعین بین الصلوتین فافعلی وتغتسلین مع الصبح وتصلین وکذلک فافعلی وصومی ان قویت علی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اعجب الامرین الی **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا عمران ابن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ بنت جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فتوی پوچھنے اور خبر دینی کو سو پایا میں نے انکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہے مجھکو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھکو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ نے بیان کرتا ہوں میں تجھسے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہی فرمایا آپ نے لنگوٹ باندھ عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کی مانند عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھکو دو حکم جسپر چلے تو کافی ہو تجھکو پس اگر قابو پاوے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کی جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گذر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض کے ہوں یا نماز پڑھتی رہ تئیس رات اور دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھکو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسی حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھسے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہاوے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشا میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونو نمازیں اور ایک غسل کر لے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھکو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبید اللہ ابن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ ابن محمد بن عقیل سے انہوں نے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سے انہوں نے اپنی چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر ابن طلحہ اور صحیح عمران ابن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد ابن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانتی ہو اپنی حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اسکے زرد تو حکم اسکا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کی موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کی ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگی اور پہلی سے اسکے دن بھی مقرر نہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکی تو اسکا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کی موافق ہے اور کہا شافعی نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگی اور قبل اسکے حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک اگر پاک ہو گئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اسکے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضا کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے **کہا** ابو عیسی نے اختلاف ہے علما کا مدت حیض میں بعضوں نے کہا ہے کہ اقل مدت تین رات دن ہے اور اکثر دس رات دن اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اسی پر فتوی ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے انسے اسکی خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطا ابن ابی رباح کا اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا

باب ماجاء فی المستحاضۃ انہا تغتسل عند کل صلوۃ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کی وقت

عن عائشۃ انہا قالت استفتت ام حبیبۃ ابنۃ جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال لا انما ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی فکانت تغتسل لکل صلوۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھکو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں نماز آپنے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کی لیئے **ف** کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا غسل کرنیکا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنی اجتہاد سے کیا **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتی ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ نے

نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ** باب اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے **عَنْ** مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ **ترجمہ** روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ نے کیا تو حروریہ ہے ہم میں سے ہر ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ قضا نہ کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہا کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ** باب اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ **ف** اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسمٰعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے کچھ مگر ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی **کہا** ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ اسمٰعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسمٰعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں ہی نے روایت کی ہو اور کہا اسمٰعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسمٰعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ باب بوس و کنار میں حائض کے ساتھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِي **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمد باندھنے کا پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا** باب جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور انکے جھوٹے کے بیان میں **عَنْ** حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا **ترجمہ** روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبد اللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا کھانا حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے کھانا کھا اسکے ساتھ **ف** اور اس باب میں حضرت عائشہ اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہے اسکے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ** باب اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لیلے **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ **ترجمہ** روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لے بوریا مسجد سے کہا عائشہ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لیلے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہکر **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ** باب حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اسکی پیچھے میں یا آوے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بیشک منکر ہوا اسکا جو اترا محمد پر یعنے

قرآن کا **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابوہریرہ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علما کے نزدیک بطور سختی
اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف
کہا محمد نے اس حدیث کو از روی سند کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **باب ما جاء فی الکفارۃ فی ذلک** باب اُسکی کفارہ کے بیان میں **عن**
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یقع علی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بنصف دینار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو آدمی جماع کر بیٹھے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر
فدینار وان کان دما اصفر فنصف دینار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے خون اُس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا
ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے موقوف ہے یعنی اُنہیں کا کلام اور مرفوع
بھی یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اُس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے
مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم **باب ما جاء فی غسل دم الحیض من الثوب** باب کپڑے سے خون حیض دھونے
کے بیان میں **عن** اسماء ابنۃ ابی بکر الصدیق ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب یصیبہ الدم من الحیضۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم رشیہ وصلی فیہ روایت ہے اسماء ابی بکر صدیق کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس کپڑے کا جس میں خون
حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اُسکو پھر مل پانی ڈالکر انگلیوں سے پھر پانی بہادے اُس پر پھر نماز پڑھ اُس کپڑے سے **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے بھی
روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اُس کپڑے سے سو کہا بعض علما نے اگر مقدار درہم سے کم ہے
دھونیکی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھی بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضروری ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور
یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور
کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اُسکا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں **باب ما جاء فی کم تمکث النفساء** باب اس بیان میں کہ عورتیں
نفاس میں کب تک رہیں **عن** ام سلمۃ قالت کانت النفساء تجلس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوما وکنا نطلی وجوھنا بالورس
من الکلف **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتی تھیں اپنے مونہہ پر اُبٹنا جھائیوں کے سبب سے
کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابو سہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مُسّہ ازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن
اسمعیل نے علی بن عبد الاعلی ثقہ ہیں اور ابو سہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علما اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے کہ نفسا نماز
چھوڑ دیں چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر
فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطا بن ابی رباح اور شعبی سے کہ
ساٹھ دن تک اگر خون بند نہو **باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائہ بغسل واحد** باب اس بیان میں کہ مرد کئی بی بیوں سے صحبت
کر کے اخیر میں ایک غسل کرے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے **ف** اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور یہی قول
ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی وہ روایت کرتے ہیں
سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے **باب ما جاء اذا اراد ان یعود**
توضأ باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنیکا وضو کر لے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم
اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوءا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے

اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے اُن دونوں کے بیچ میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب
کا اور بہت علما کا کہتے ہیں کہ جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کرے اُس سے پہلے اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ باب اس بیان میں کہ جب اقامت ہو
نماز کی اور حاجت ہو پاخانہ کی تو پہلے پاخانے چلا جاوے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّ
وَكَانَ إِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ہشام
ابن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبد اللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اُسکو اور عبد اللہ امام تھے
قوم کے اور کہا عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پاخانے کی تو پہلے پاخانے جاوے **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ
اور ثوبان اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک ابن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث
نے ہشام ابن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام ابن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ایک مرد سے اُنہوں نے عبد اللہ
ابن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے یا پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد و اسحاق اگر شروع کر چکا
نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتے ہو جب تک
تقاضا شدید نہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَوْطِئِ باب گزر راہ دھونے کے بیان میں **عَنْ** أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ
لِأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن
بن عوف کی ام ولد سے کہا اُنہوں نے کہا میں نے اُم سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پاک کر دیتا ہے اُسکو اُسکے بعد کا رستہ **ف** اور روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک ابن انس سے اُنہوں نے محمد ابن عمارہ سے اُنہوں نے محمد ابن ابراہیم
سے اُنہوں نے ہود بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُنہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم ابن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت
کرتی ہیں ام سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو **کہا** ابو عیسیٰ
نے اور یہی قول ہے کئی عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اُسکو پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ باب تیمم کے بیان
میں **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اُنکو تیمم کا
منہ اور ہتھیلیوں پر **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُنہی کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے
علما صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطا اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمم ایک دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور
کہا بعض اہل علم نے انہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم میں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہ بات عمار سے تیمم میں کہ کہا اُنہوں نے تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا اُنہوں نے تیمم
کیا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علما نے حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمم کے باب میں
اسی واسطے کہ روایت کی ہے انہیں نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحق ابن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور
ہے کہ تیمم کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیے کہ اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنے کا بلکہ یہ اُنکا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات پر یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا تو اس سے یہی معلوم ہوا کہ پہلے اُنہوں نے شانوں تک تیمم کیا ہوگا بعد اسکے جب حضرت نے اُنکا حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے
اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنہوں نے سعید بن سلیمان سے اُنہوں نے ہشیم سے اُنہوں نے محمد بن خالد قرشی سے اُنہوں نے داؤد بن حصین سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ

مُتَلَفِّعَاتٍ یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر عالموں نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے ابوبکر اور عمر نے اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور اسکے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اسمیں بہت بڑا ثواب ہے **ف** اور اس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو محمد ابن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اسمیں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ آخیر وقت پڑھے نماز

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

باب ظہر کی جلد شروع کرنیکا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنیوالا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے **ف** اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسکو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد انکے تھے کہا علی نے کہا یحیٰی بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم ابن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کی جو بیان کی انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اسکے یہ ہیں مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ الْحَدِيثَ یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اسکے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اسکو آخر حدیث تک کہا یحیٰی نے اور روایت کی ہے انسے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحیٰی نے انکی روایت میں کچھ مضائقہ کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا روایت کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے کہا خبر دی معمر نے انکو زہری نے کہا خبر دی ہمکو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب یہ حدیث صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب اسکا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اسی نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کی جوش سے ہے **ف** اور اس باب میں ابو سعید اور ابوذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں **مترجم** کہتا ہے یعنی یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر نماز ظہر کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک کا اور احمد اور اسحق کا ہے اور کہا شافعی نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہے اکیلا یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اسکو کہ تاخیر نکرے گرمی کے دنوں میں بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کی طرف شدت گرمی میں تابعداری کے لئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی کا کہ رخصت اس شخص کو جو دور سے آتا ہو مسجد میں اسلئے ہے کہ مشقت نہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال ٹھنڈا ہونے دو اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے **مترجم** کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنیوالوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابوذر کی حدیث کے مخالف ہے اسلئے کہ ابوذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دور سے آنیوالا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے **عَنْ**

أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال بھی [illegible] تھے ساتھ ارادہ کیا بلال نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کو کہا راوی نے یہانتک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدۃ گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن [illegible] ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

باب عصر جلدی شروع کرنیکا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب انکی انگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ انکی آنگن سے اوپر **ف** اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسیکو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں عمر اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ کہا اسکی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق ٭

عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُومُوا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا **ترجمہ** روایت ہے علاء بن عبدالرحمن سے کہ وہ گئے انس بن مالک کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر انکا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑے ہو عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھا کرے سورج کو جب ہو جاوے شیطان کے دو سنگوں کے بیچ میں تو اٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اسمیں مگر تھوڑا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب نماز عصر کی تاخیر میں **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم انسے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں **کہا** ابو عیسے نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اسکی

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب مغرب کے وقت کا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوب جاتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں **ف** اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفا بھی انسے مروی ہے اور یہی صحیح ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد انکے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا انکی تاخیر کو یہانتک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمیں مذکور ہے امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب عشا کی وقت کا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت نماز عشا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشا اتنی رات گئے کہ غروب ہو جاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں **ف** روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے سنی عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابی عوانہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے **کہا** ابو عیسی نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہ ذکر کیا اس روایت میں ہشیم نے نام بشیر ابن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ یزید ابن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے روایت ابی بشر

شن روایت ابی جوانہ کی **باب ما جاء فی تاخیر العشاء الآخرة** باب بیان میں تاخیر عشا کی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتا یہ خیال کہ گران گزریگا میری امت پر تو حکم کرتا میں تاخیر کرنیکا عشا میں تہائی یا آدھی رات تک **ف** اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشا میں اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحق **باب ما جاء فی کراهیة النوم قبل العشاء والسمر بعدها** باب اس بیان میں کہ نماز عشا کے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اسکے عن ابی برزة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یکره النوم قبل العشاء والحدیث بعدها **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اسکے **ف** اور اس باب میں عائشہ اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشا کے پہلے اور جائز کہا بعضوں نے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضوں نے سونیکے قبل عشا کی رمضان میں **باب ما جاء فی الرخصة فی السمر بعد العشاء** باب رخصت میں باتیں کرنیکی عشا کی بعد عن عمر بن الخطاب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر من امر المسلمین وانا معهما **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابوبکر کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی انکے ساتھ تھا **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عمر کی حسن ہے اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اسکا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے باتیں کرنے میں عشا کی بعد سو بعضوں نے مکروہ کہا اور رخصت دی بعضوں نے علم کی باتوں میں ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے باتیں نکرنا چاہیئے مگر جو منتظر ہو نماز کا یا مسافر ہو **باب ما جاء فی الوقت الاول من الفضل** باب اول وقت کی فضیلت میں عن القاسم بن غنام عن عمته ام فروة وکانت ممن بایع النبی صلی الله علیه وسلم قالت سئل النبی صلی الله علیه وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوة لاول وقتها **ترجمہ** روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑھنا عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوقت الاول من الصلوة رضوان الله والوقت الآخر عفو الله **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے عن علی ابن ابی طالب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا علی ثلث لا تؤخرها الصلوة اذا اتت والجنازة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہیں جایز ہے نماز میں جب وقت آجاوے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کی نکاح میں جب اسکی ذات والا ملے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہے مگر روایت سے عبد اللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسے قوی نہیں ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں عن ابی عمرو الشیبانی ان رجلا قال لابن مسعود ای العمل افضل قال سألت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الصلوة علی مواقیتها قلت وماذا یا رسول الله قال وبر الوالدین قلت وماذا قال الجهاد فی سبیل الله **ترجمہ** روایت ہے ابی عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود سے کونسا عمل افضل ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی نے اور اکثر لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو عن عائشة قالت ما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة لوقتها الآخر مرتین حتی قبضه الله **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں دو بار یہاں تک کہ وفات پائی **کہا** ابو عیسی نے

بیہقی نے غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں اور کہا شافعی نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اُسکی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر و عمر کا اول وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اوّل وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اُنسے شافعی سے **باب** مَاجَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ باب بیان میں بھول جانیکی نماز عصر کو **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اُسکا اور مال اُسکا **ف** اور اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَاجَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ باب بیان میں جلد نماز پڑھ لینے کی جب تاخیر کرتا ہو امام **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہونگے بعد میرے کہ مار ڈالینگے نماز کو یعنی اخیر وقت پڑھینگے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنی وقت پر تو امام کی ساتھ کی نماز ہو جاویگی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کی ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کی ساتھ اور پہلی فرض ہو جاویگی اکثر اہل علم کی نزدیک اور ابو عمران جونی نام اُنکا عبدالملک ابن حبیب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ باب سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر **عن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سو جانیکی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لے اُسکو جب یاد کرے **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران ابن حصین اور جبیر ابن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن اُمیہ ضمری اور ذی مخبر سے بھی روایت ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے **کہا** ابو عیسی نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقتوں میں کہ نماز اُسوقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت کراہت اور یہی قول ہے احمد و اسحق و شافعی و مالک کا اور بعضوں نے کہا کہ نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہو یا ڈوب نجاوے **باب** مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ باب بیان میں جو بھول جاوے نماز **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے **ف** اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ اُنہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہانتک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی کے قول کو کہ پڑھ لیوے وقت ہو یا نہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے **باب** مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ باب اس بیان میں کہ جسکی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبیدہ ابن عبداللہ ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہانتک کہ گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپنے بلال کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی اور پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشا **ف** اور اس باب میں ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سُنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں میں کہ تکبیر کہتا جاوے ہر نماز کیلئے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہی تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی کا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے گالیاں دیتے تھے کفار قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اسکے مغرب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ باب بیان میں نماز وسطی کی کہ وہ عصر ہے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی عصر کی نماز ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا ہے انہوں نے سمرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃ وسطی کی باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے نماز وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطی صبح کی نماز ہے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اُنہوں نے قریش ابن انس سے سنی حبیب ابن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس سے سنی حدیث عقیقہ کی اور پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھکو محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اُنہوں نے روایت کی علی ابن عبداللہ سے اُنہوں نے قریش ابن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی **مترجم** کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کو سمرہ بن جندب سے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوع تک مکروہ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہیں میں سے عمر بن الخطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں سب سے کہا عمر بن خطاب نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جبتک آفتاب نکلے اور نماز سے بعد عصر کے جبتک آفتاب ڈوبے **ف** اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا صحابیوں سے اور جو بعد انکے تھے کہ مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کی آفتاب نکلنے تک اور عصر کی بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر نماز قضا میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کی اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیٰی بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کی آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس ابن متی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ باب بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کی اسلئے کہ آگیا اُنکے پاس کچھ مال سو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی انکی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ نے نماز سے عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبے اور حدیث ابن عباس کی بہت صحیح ہے اسلئے کہ کہا اُنہوں نے لَمْ يَعُدْ لَهُمَا یعنی پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور مروی ہے زید بن ثابت سے بھی مثل روایت ابن عباس کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُن پاس عصر کی بعد مگر پڑہیں دو رکعتیں اور مروی ہے انہی سے بواسطۂ اُم سلمہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبی اور صبح کی بعد جبتک نہ نکلی اور اسی
پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کی بعد غروب آفتاب تک اور صبح کی بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کی غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے
بعد جو نماز پڑہی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اسکی اور قائل ہیں اسکی علماء صحابہ کے اور جو بعد انکے تہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور مکروہ کہا
ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد انکے تہے مکہ کی نماز کو بہی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ
قَبْلَ الْمَغْرِبِ باب بیان میں نماز پڑہنے کے قبل مغرب کے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے
عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑہے **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس نماز کو اور روایت ہے کئی اکثر صحابیوں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ پڑہتے تہے نماز مغرب کی پہلی دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد و اسحق نے اگر پڑہے تو بہتر ہے اور یہ انکی نزدیک مستحب ہے **باب**
مَاجَاءَ فِيْمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ باب بیان میں اسکی جو پاوے ایک رکعت عصر کی پہلے آفتاب ڈوبنے سے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ
اَدْرَكَ الْعَصْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پالی اُسنے نماز صبح کی اور جسنے پڑہ لی عصر کی ایک
رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو پالی اوسنے نماز عصر کی **ف** اور اس باب میں عائشہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارے لوگوں
شافعی کا اور احمد اور اسحق کا اور معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ مراد اُس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بہول گیا ہو نماز کو اور جاگی یا یاد کری آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے تو پڑہ لے اُسی وقت
باب مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ باب بیان میں دو نماز ایکوقت پڑہنے کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ
بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا
اُنہوں نے ملا کر پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا ابن عباس سے کیوں ایسا کیا آپ نے فرمایا چاہا حضرت نے کہ تکلیف
نہو امت پر **ف** اور اس باب میں ابو ہریرہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبد اللہ
بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے خلاف بہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ
مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے ملا کر پڑہیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل
ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حنش یہ وہی ابو علی رحبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا انکو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث
پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑہے دو نمازیں ایکوقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکہا بعضے اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑہنا دو نمازیں بیمار کی لئے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور
کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑہے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور نہیں جائز رکہا شافعی نے بیمار کو ملا کر پڑہنا دو نمازیں **باب** مَاجَاءَ فِي بَدْءِ
الْاَذَانِ باب ابتداء اذان کی بیان میں **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا
فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهُ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِا
الصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ قَالَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس پہر خبر دی انکو اس خواب کی سو فرمایا آپ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کہڑے ہو بلال کے کہ وہ بڑے بلند آواز ہیں تم سے سو سکہاؤ انہیں جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ کہا راوی نے
جب سنی عمر بن خطاب نے آواز بلال کی نماز کی لئے نکل کر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے پاس اپنی چادر کہینچتے ہوئی اور کہتے تہے اے رسول اللہ کی قسم ہے اسکی جسنے بہیجا تمکو سچا دین دیکر
میں نے بہی ایسا ہی خواب دیکہا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحٰق سے اور وہ پوری [illegible] اس روایت سے اور بڑی ہے اور بیان کیا انہوں نے قصہ اذان کے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار بولنے کا اور عبداللہ ابن زید وہ بیٹے ہیں عبدربہ کے اور کہا جاتا ہے انکو بیٹے عبدربہ کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہی ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی انکی بہت حدیثیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ چچا ہیں عباد بن تمیم کے **عن** ابن عمرؓ قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ ولیس ینادی بہا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضہم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ وقال بعضہم اتخذوا قرنا مثل قرن الیہود قال فقال عمرؓ اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقت کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لئے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمرؓ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لئے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال کھڑے ہو اور پکارو نماز کے لئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے **باب** ما جاء فی الترجیع فی الاذان باب بیان میں ترجیع کی اذان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کی دو بار کہنے کو ایک بار آواز بلند اور دوسری بار ہلکی سے **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقعدہ والقٰی علیہ الاذان حرفا حرفا قال ابراہیم مثل اذاننا قال بشر فقلت لہ اعد علی فوصف الاذان بالترجیع **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سے کہ بٹھلایا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سکھائی انکو اذان ایک ایک حرف کہا ابراہیم نے جیسی ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکہاؤ سمجھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی کا **عن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سے کہ سکھائی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے ابو محذورہ سے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر **باب** ما جاء فی افراد الاقامۃ باب تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کے بیان میں **عن** انس بن مالکؓ قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سے کہا کہ حکم ہوا بلال کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو **ف** اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ کا اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد و اسحٰق **باب** ما جاء ان الاقامۃ مثنی مثنی + باب اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہیے **عن** عبداللہ ابن زید قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامۃ **ترجمہ** روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جاوے اذان بھی اور اقامت بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہمسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی الترسل فی الاذان باب اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھیر ٹھیر کر کہے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانک واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی **ترجمہ** روایت کرتے ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھیر ٹھیر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھیرو کہ فارغ ہو جاوے کھانیوالا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ پھرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت کو اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو **ف** روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انہوں نے یونس بن محمد سے انہوں نے عبدالمنعم سے سند روایت مذکور کی **کہا** ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت ہے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے **باب** ما جاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان باب اس بیان میں کہ کانمیں انگلی ڈالنا چاہیے اذان کے وقت **عن** عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال رأیت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاہ ھھنا وھھنا واصبعاہ فی اذنیہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ لہ حمراء اراہ قال من

اَدَم فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَکَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلّٰی اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ
اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْهِ قَالَ سُفْیَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً **ترجمہ** روایت ہے عون بن ابی جُحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے
تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں انکی دونو کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے
بلال آگے نیزہ لیکر اور گاڑ دیا اسکو میدان میں پھر نماز پڑھی اسطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتی پھرتی تھی آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپکے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں
دیکھ رہا ہوں چمک انکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے گمان کرتا ہوں میں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے
ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علما نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھے کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے **باب** مَا جَاءَ فِی
التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا
تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے وہ روایت کرتے ہیں بلال سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں **ف** اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے بلال کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی
کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے اُنہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا
اسمعیل بن ابی اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسے قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اختلاف کیا علما نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے صبح کی اذان میں اور یہی
قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنے اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے موذن اور دیر لگاویں لوگ آنے
میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحق نے کہ تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اسکو بعد نبی کی اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ
تثویب یہ ہے اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اُسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علما نے اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے بھی کہ کہتے
تھے نماز فجر میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اور مروی ہے مجاہد سے کہا گیا میں عبد اللہ بن عمر کی ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اسمیں اور ہم نماز پڑھا چاہتے تھے اسمیں سو تثویب کی
موذن نے سو نکلے عبد اللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور نماز نہ پڑھی اور مکروہ کہا عبد اللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ علیہ وسلم کی یعنی غیر
صبح میں **باب** مَا جَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ باب اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے **عن** زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ
اَذَّنَ فَهُوَ یُقِیْمُ **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر کا
سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں
پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اُسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا
میں نے محمد بن اسمعیل کو کہ انکو قوی کرتے تھے اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَذَانِ بِغَیْرِ
وُضُوْءٍ باب اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دے مگر جسکا وضو ہو **ف** روایت کی ہم سے یحیی بن موسی نے اُنسے عبد اللہ بن وہب نے اُنسے یونس نے اُنسے ابن شہاب نے کہا کہ کہا ابو ہریرہ نے
نہ اذان دیوے مگر جسکا وضو ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ کو اور یہی صحیح تر ہے۔ روایت ہے ولید بن مسلم کی اور زہری
کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے جیسے سفیان اور ابن مبارک اور
احمد نے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنے جب وہ حاضر ہو تب کہی جاوے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ یَقُوْلُ
کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُمْهِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ۔ روایت
جابر بن سمرہ سے کہا کہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب آپکو دیکھ لیتا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر

بن عمرو کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا ہے بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا **باب** مَا جَاءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ باب سحری اذان دینے کی بیان میں **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی تَسْمَعُوْا تَاْذِیْنَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ابن ام مکتوم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دیدے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ بلال نے اذان دی رات سے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر کی مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت انسے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کو اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کی اور زہری نے بواسطہ سالم کی ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اگر ہووے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہونگے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کی لئے کہ فرمایا بلال اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کی ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اسمیں حماد بن سلمہ نے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ باب اس بیان میں کہ بعد اذان کی مسجد سے نکلنا مکروہ ہے **عَنْ** اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کی بعد سو کہا ابوہریرہ نے اس شخص نے تو بیشک نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کی بغیر عذر کے یعنی وضو نہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تلک تکبیر شروع نہو **کہا** ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث بن ابی الشعثاء کی اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے **باب** مَا جَاءَ فِی الْاَذَانِ فِی السَّفَرِ باب سفر کی اذان کے بیان میں **عَنْ** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا **ترجمہ** روایت ہے مالک ابن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا ہمسے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بے اذان تو اسکے لئے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی بہرحال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا **باب** مَا جَاءَ فِی فَضْلِ الْاَذَانِ باب اذان کی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لے لکھی جاویگی اسکے لئے نجات دوزخ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد ابن میمون ہے اور جابر ابن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی انکی روایت یحیی بن سعید اور عبد الرحمن ابن مہدی نے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کی رہجاتے اہل کوفہ اور اگر نہوتے حماد تو بغیر فقہ کی رہجاتے اہل کوفہ **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ باب اس بیان میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ

اور سیام کی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور سہل ابن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص ابن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھ کو ابی صالح سے انکو ابی ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا نافع ابن سلیمان نے محمد ابن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہ سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی ابن مدینی سے کہ انکے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں

باب مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ باب بیان میں اس چیز کی کہ کہے جو وہ جب اذان دیوے مؤذن **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اسکے جیسا کہتا ہے مؤذن **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبد الرحمن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے **عَنْ** عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ اٰخِرَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے آخر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھکو یہ تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کہ جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لئے اذان دیوے

باب مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ باب ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جب سنے اذان کو مؤذن کی جب اذان دیتا ہو وانا اشہد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہیں اور بھیجے ہوئے اسکے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدا تعالیٰ گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم ابن عبد اللہ بن قیس سے

باب مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جب سنے اذان اَللّٰهُمَّ سے وَعَدْتَّهٗ تک تو واجب ہو جاتی ہے اسکے لئے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اسکو مقام محمود میں جسکا وعدہ کیا تو نے انسے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد ابن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اسکو منکدر سے مگر شعیب ابن ابی حمزہ نے

باب مَا جَاءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ باب اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابو اسحق ہمدانی نے برید ابن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے

باب ما جاء کم فرض اللہ تعالیٰ علی عبادہ من الصلوات باب اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں پر **عن** انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ الصلوٰۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی و ان لک بہذہ الخمس خمسین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہانتک کہ پانچ رہگئیں پھر آواز دیگئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تمکو اس پانچ کا ثواب پچاس کی برابر ہے **ف** اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** فی فضل الصلوات الخمس باب فضیلت میں نماز پنجگانہ کی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینہن ما لم یغش الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کی گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے اور جمعہ بھی **ف** اور اس باب میں روایت ہے جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے +

باب ما جاء فی فضل الجماعۃ باب فضیلت میں جماعت کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلی مرد کی نماز سے ستائیس درجے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کی اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی کہا ہے پچیس درجے ہیں مگر ابن عمر کہ انہوں نے روایت کی ستائیس درجے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوتہ وحدہ بخمس وعشرین جزءا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اوپر اکیلی نماز اسکی کی پچیس درجے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فیمن سمع النداء فلا یجیب باب اسکی برائی میں جو اذان سنے اور حاضر نہو جماعت میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ہممت ان امر فتیتی ان یجمعوا حزم الحطب ثم امر بالصلوٰۃ فتقام ثم احرق علی اقوام لا یشہدون الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنی جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھ لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جاوے پھر جلا دوں گہر انکے جو حاضر نہیں ہوتے نماز میں **ف** اور اس باب میں ابن مسعود سے اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے اور جماعت میں نہ آوے اسکی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہے بعضوں نے یہ بر سبیل تغلیظ اور ڈرانیکی ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترک جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا ابن عباس سے کہ شخص دنکو روزے رکہتا ہے اور رات بھر نماز پڑہتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس کی ہناد نے انسے محاربی نے انسے لیث نے انسے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھکر اور سستی کر کے اسکے لئے یہ وعید ہے

باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ باب اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑہ چکا اور پھر پاوے جماعت **عن** جابر بن یزید بن الاسود عن ابیہ قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوتہ انحرف فاذا ہو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معہ فقال علی بہما فجیء بہما ترعد فرائصہما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معہم فانہا لکما نافلۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن یزید سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج میں سو پڑہی میں نے آپکے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھری ہماری طرف آنحضرت سو ناگاہ دیکہا دو آدمیوں کو قوم کی پیچھے کہ نماز نہ پڑہی تہی انہوں نے آپکے ساتھ سو فرمایا آپ نے انکو میری پاس لاؤ سو لائی وہ حضرت کی پاس اور پھڑک رہی تہیں انکی گردنکی رگیں خوف سے سو فرمایا آپ نے کس نے روکا تمکو ہماری ساتھ نماز پڑہنی سے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑہ چکی تہی اپنی منزلوں میں آپنے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑہ ہی چکی ہو تم اپنی

منزلوں میں اور پہر آ کر مسجد جماعت میں سو پڑہ لیا کرو جماعت کے ساتہ کہ وہ نفل ہو جاویگی تمہاری لئی **ف** اور اس باب میں روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سے **کہا** ابو عیسے نی حدیث یزید بن اسود کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا علما سے اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑہ چکا ہو اکیلا اور پہر پاوی جماعت دوبارہ پڑہ لیوی اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑہ چکا ہی اور پہر پایا جماعت سی تو ملالی اُسمیں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوی اور جو نماز اُسنی اکیلی پڑہی وہی فرض ہی اُنکی نزدیک ؛

باب مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً باب دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑہ چکے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہی اُس شخص کے ساتہ یعنی اسکے ساتہ شریک ہو جاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں سو کہڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑہ لی اُسکے ساتہ **ف** اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسی اور حکم بن عمیر سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو سعید کی حسن ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا اصحاب سے اور جو اُنکے بعد تہی تابعین سے کہتی ہیں کچہ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنیمیں اُس مسجد میں جسمیں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور بعضی علما کہتی ہیں جب الجماعت ہو چکی تو پہر جدا جدا پڑہ لیں اور یہی قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہی اُنکے نزدیک کہ پہر جماعت نکریں اور الگ الگ پڑہ لیں

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ باب بیان میں فضیلت عشا اور فجر کی جماعت کے **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو حاضر ہوا عشا کی جماعت میں اُسکو ثواب ہے آدہی رات جاگنی کا اور جسنی نماز پڑہی عشا اور فجر کی جماعت میں اُسکو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنی کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور انس اور عمارہ ابن ابی رُویبہ اور جندب اور ابی ابن کعب اور ابی موسی اور بُریدہ سی ہی روایت ہے **عن** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن سفیان سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پڑہی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عثمان کی حسن ہی صحیح ہی روایت کیا اس حدیثکو عبدالرحمن بن ابی عمرہ سی وہ روایت کرتی ہیں عثمان سی موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندونسی بواسطہ عثمان مرفوعاً بہی **عن** بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دو چلنی والوں کو اندہیریوں میں مسجدونکی طرف پوری نور کی قیامت کے دنمیں **ف** یہہ حدیث غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ باب پہلی صف کی فضیلت کے بیانمیں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب سے بہتر مردونکی صفونمیں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتونکی صفونمیں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف **ف** اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور اُبی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ مغفرت مانگتے تہی صف اول کے لئی تین بار اور دوسری صف کے لئی ایکبار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر آدمی جانتی جو ثواب ہے اذانمیں اور صف اول میں پہر نہ پا سکتی اُسکو بغیر اسکی کہ قرعہ ڈالیں تو بیشک قرعہ ڈالتے روایت کی ہمسی یہ حدیث اسحق ابن موسی الانصاری نے اُنسے معن نے اُنسے مالک نے اور روایت کی ہمسی قتیبہ نی اُنہوں نے بہی روایت کی مالک سے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے

باب مَا جَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوفِ باب صفوں کے سیدہا کرنیکے بیانمیں **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے نعمان ابن بشیر سی فرماتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی ہماری صفونکو سو نکلی ایکدن تو دیکہا ایک مرد کو آگی بڑہا ہوا ہی سینہ اُسکا قوم سی سو فرمایا آپنی برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پہوٹ ڈالدیگا اللہ تمہاری دلونمیں **ف** اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابی ہریرہ اور عائشہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث نعمان ابن بشیر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی نماز کے پورا کرنی میں داخل ہے سیدہا کرنا صفونکا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سی کہ وہ مقرر کرتی تہی ایک آدمی صفونکے سیدہا کرنیکے لئے اور تکبیر اولی نہ کہتی جبتک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدہی ہو گئیں اور روایت ہے

علی اور عثمان ہی ابوہ دونون یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہوجاؤ اور علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑہا ای فلانی پیچھے ہٹ ای فلانی **باب** مَا جَاءَ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ
وَالنُّهَى باب اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے قریب رہا کریں مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِّي
مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ سلم نے قریب رہا کریں مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو انکے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو انسے قریب ہون اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑجائیگی تمہاری دلونمیں
اور بچو تم بک بک سے بازارونکی **مترجم** کہتا ہی یعنی عقلمند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکہیں اور وقت ضرورت کی نماز میں خلیفہ ہوسکیں اور آگے پیچھے
ہو یعنی صفونکو برابر کہو نہیں تو دلونکا اختلاف دلکو مختلف کردیتا ہی اور بازار کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نکرو **ف** اور اسباب میں ابی ابن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور
انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ دوست رکہتے تھے آپ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ
مسائل یاد رکہیں آپ سے اور خالد حذاء وہ خالد ابن مہران ہیں کنیت انکی ابو المنازل ہے سنا میں نے بخاری سے فرماتے تہے کہ خالد حذاء نے کبہی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹہا کرتے تہے
ایک جوتی بنانیوالیکے پاس سو منسوب ہوگئے انکی طرف اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانیوالیکو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ
بَيْنَ السَّوَارِي باب اس بیان میں کہ صف باندہنا درونمیں مکروہ ہی **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا
بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد الحمید بن محمود سے کہا نماز
پڑہی ہمنے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں میں سے سو مجبور کیا ہمکو لوگوں نے تو نماز پڑہی ہمنے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑہ چکے فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے درونمیں نماز پڑہنے سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے وقت میں **ف** اور اسباب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ رکہا ہی ایک قوم
علما نے صف باندہنا درونمیں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور جائز رکہا ہی ایک قوم نے علما سے **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ باب صف کے
پیچھے اکیلا کہڑا ہونیکے بیان میں **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ
مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُعِيدَ الصَّلَاةَ **ترجمہ** روایت ہے ہلال ابن یساف سے کہا پکڑا زیاد ابن ابی الجعد نے ہاتہہ میرا اور ہم رقہ میں تہا کہ نام ایک مقام کا ہی لیگئے مجہکو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تہے انکو وابصہ
بن معبد اور تہے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھسے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑہی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تہے سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے کہ پہر پڑہے
نماز **ف** اور اسباب میں علی ابن شیبان اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے اکیلی نماز پڑہنا پیچھے صف کے اور
بولے دوبارہ پڑہے جسنے پڑہی ہو صف کے پیچھے اکیلے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اسکو اگر پڑہ لی اسنے اکیلی صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جسنے اکیلی پڑہی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں ہی حماد
بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلی اور وکیع اور روایت کی ہی حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد ابن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ
اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہی کہ ہلال نے پایا ہی وابصہ کو پس اختلاف کیا ہی اہل حدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال ابن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد
سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہی اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد ابن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہی
کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہی روایت سے عمرو بن مرہ کی اسواسطے کہ مروی ہی بہت سندوں میں ہلال ابن یساف سے وہ زیاد ابن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے روایت
کی ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انسے عمرو بن مرہ نے انسے زیاد بن ابی الجعد نے انسے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے
انسے شعبہ نے انسے عمرو بن مرہ نے انسے ہلال بن یساف نے انسے عمرو بن راشد نے انسے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑہی صف کے پیچھے اکیلی سو حکم کیا آنحضرت نے اسکو دوبارہ پڑہنے کا
کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تہے سنا میں نے وکیع سے کہتے تہے جب کوئی نماز پڑہے صف کے پیچھے اکیلا تو پہر دوبارہ نماز پڑہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَ
مَعَهُ رَجُلٌ باب اسکے بیان میں جو نماز پڑہے اور ایک آدمی اسکے ساتھ ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا اُنہوں نے نماز پڑھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکرات سو کہڑا ہوا مین اُنکی بائین طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کہینچ لیا مجھکو داہنی طرف **ف** اور اسباب مین انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور جو اُنکی بعد تہی کہتی ہین جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کہڑا ہو **باب** مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ باب اسکی بیان مین جو دو شخصونکی امامت کری **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوں ہم تین شخص تو آگی بڑہجاوے ایک ہم مین کا **ف** اور اسباب مین ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کہڑے ہوں امام کے اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کہڑا کیا ایک کو داہنی اور دوسری کو بائین اور روایت کیا اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمٰعیل ابن مسلم مین کہ اُنکا حافظہ اچھا نہین **باب** مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَہٗ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ باب بیان مین اُسکے کہ امامت کری بہت مردون اور عورتونکی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَآءَہٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ اُنکی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کہانیکی کہ پکایا تہا سو کہایا آپنی پہر فرمایا کہڑی ہو نماز پڑہین ہم تمہاری ساتھ کہا انس نے کہ کہڑا ہوا مین ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تہا بہت رہنی سے دہویا مین نے اسکو پانی سے سو کہڑی ہوے اُسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندہی اُسپر مین نے اور یتیم نے حضرت کے پیچھے اور بڑہی بی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑہی دو رکعت پہر پہرے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہتی ہین جب ہو امام کی ساتھ ایک مرد ایک عورت کہڑا ہووے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونون کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگون نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کی پیچھے تو نماز اُسکی جائز ہی اور کہتی ہین کہ وہ لڑکا جو انس کے ساتھ تہا اُسکی نماز کچھ حساب مین نہین تو انس گویا اکیلی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے اور یہ کچھ بات نہین اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہڑا کیا یتیم کو انس کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتی تو انس کو اپنی داہنی طرف کہڑا کرتے اور مروی ہی موسیٰ بن انس سے کہ اُنکے باپ نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو کہڑا کیا آپنے اُنکو اپنی داہنی طرف اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے گہر مین پڑہی نفل تہی کہ برکت کی لئے پڑہی آپنے **مترجم** کہتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل مین بہی جائز ہی اور خصوصیت رمضان کی بہی نہین کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہی اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ مین بہی ایسا ہی لکہا ہی **باب** مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ باب اس بیان مین کہ امامت کا مستحق کون شخص ہی اور امامت کسکی بہتر ہی **عَنْ** اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَکْبَرُھُمْ سِنًّا وَّلَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ **ترجمہ** روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا مین نے ابا مسعود انصاری سے کہتی تہی وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کری قوم کی جو سب سے زیادہ پڑہا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرأت مین برابر ہون تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث کو اور اگر سنت مین برابر ہوں تو جسنی پہلی ہجرت کی ہو پہر اگر ہجرت مین برابر ہو تو جسکا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوی ہو اپنی حکومت کی جگہہ مین یعنی جو شخص کہین حکومت رکہتا ہو یا اپنی گہر مین ہو تو دوسرا شخص اُسکی امامت نہ کری اور نہ بیٹہی کوئی کسیکی مسند اور عزت کی جگہہ مین اُسکے گہر مین مگر اُسکے حکم سے **ف** اور محمود نے اپنی روایت مین کہا ہی کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمہم سناً کہا اور مطلب دونونکا ایک ہے اور اسباب مین ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک ابن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا کہتی ہین کہ مستحق امامت کا وہی ہی جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتی ہین صاحب خانہ مستحق ہی امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دیوے صاحب خانہ دوسرے کو امامت کی تو کچھ مضائقہ نہین اور بعضون نے مکروہ کہا ہی اور کہا ہی کہ سنت یہی ہی کہ صاحب خانہ امامت کری اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوی کوئی آدمی اپنی گہر مین اور نہ بیٹہی کوئی شخص اُسکی مسند پر اُسکی گہر مین مگر اُسکی اجازت سے

یقین رکہتا ہون کہ جب اجازت دی اُسنی تو جائز ہوگی یعنی دونون باتین یعنی امامت اور پڑہنا کسی مین مضایقہ نہین **باب** ماجاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف باب
اس بیان مین کہ جب امامت کری کوئی تم مین کا تو تخفیف کری قراءت مین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان
فیہم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحدہ فلیصل کیف شاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب امامت کری کوئی
تم مین کا آدمیونکی تو تخفیف کری قراءت مین کہ اُنمین چہوٹا بہی ہے اور بوڑہا بہی ہی اور ضعیف اور بیمار بہی اور جب پڑہی اکیلا تو جیسی چاہی پڑہی **ف** اور اسباب مین عدی ابن حاتم اور
انس اور جابر بن سمرہ اور مالک ابن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی ہریرہ کی
حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اختیار کیا ہے انہون نی کہ دراز نکری امام نماز کو خوف مشقت سی بنظر ضعیف اور بڈہی اور مریض کی اور ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہی اور اعرج عبدالرحمن
بن ہرمز مدنی ہین کنیت انکی ابوداود ہے۔ **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخف الناس صلوٰۃ فی تمام **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگونسی زیادہ ہلکی نماز پڑہنی والی تہی اور ہر بات پوری یعنی حالت امامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قراءت تہوڑی کرتی تہی اور رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا **ف**
اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلہا باب بیان مین تحریم نماز اور تحلیل اُسکی کے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم ولا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بالحمد وسورۃ فی فریضۃ او غیرہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اُسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پہیرنا ہی اور اُسکی تو نماز ہی نہین جو نہ پڑہی الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اُسکی **ف** اور اسباب
مین علی اور عائشہ سی بہی روایت ہے اور حدیث علی ابن ابی طالب کی بہت عمدہ ہی اسناد کی رو سی اور زیادہ صحیح ہی ابی سعید کی حدیث سی اور لکہہ چکی ہم اس حدیث کو کتاب الوضوء
اور اسی پر عمل ہی صحابہ کا اور جو اُنکی بعد تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہی اور آدمی داخل نہین ہوتا نماز مین مگر تکبیر
سی **کہا** ابو عیسی نی سنا مین نی ابوبکر محمد بن ابان سی فرماتی تہی سنا مین نی عبدالرحمن بن مہدی سی فرماتی تہی اگر شروع کری آدمی ننانوی نامونسی اللہ کی نماز کو اور تکبیر نکہی تو جائز نہوگی اور اگر
حدث کری سلام سی پہلی تو حکم کرتا ہون مین کہ وضو کری پہر اپنی مکان کی طرف اور سلام پہیرے اور نماز اُسکی اپنی حال پر ہی یعنی اُسمین کچہہ خلل نہین آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن
قطعہ ہی **ترجمہ** کہنا ہی تکبیر اولی کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اُس سی کہانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتی ہین اور تحریم کی معنی ہین حرام کرنا کسی چیز کا سلام کو تحلیل فرمایا کہ اُس سے
وہ سب کام حلال ہو جاتی ہین اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہی **باب** فی نشر الاصابع عند التکبیر باب بیان مین انگلیان کہلی رکہنی کی تکبیر اولی کی وقت **عن**
ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ نشر اصابعہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی
نماز کی خوب کہلی رکہتی انگلیان اپنی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے کئی لوگون نی ابن ابی ذئب سی اُنہون نی سعید بن سمعان سی اُنہون نی ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہنی لگتی بلند کرتی دونو ہاتہہ خوب کہینچکر اور یہہ روایت زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی روایت سی اور خطا کی ابن یمان نی اُس روایت مین
عن سعید بن سمعان قال سمعت اباہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ مدا **ترجمہ** روایت ہے سعید
ابن سمعان سے کہا سنا مین نی اباہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی نماز کو اُٹہاتی دونو ہاتہ خوب کہولکر **کہا** ابو عیسی نی کہا عبداللہ نی اور یہ زیادہ صحیح ہی یحیی
بن یمان کی حدیث سے اور یحیی بن یمان کی حدیث مین خطا ہی **باب** فی فضل التکبیرۃ الاولی باب تکبیر اولی کی فضیلت مین **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براءتان براءۃ من النار وبراءۃ من
النفاق **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی نماز پڑہی چالیس دن جماعت سی خالص اللہ تعالی کی واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولی لکہی جاوینگی اُسکی
کیطرف سے دو نجاتین ایک نجات دوزخ سی دوسری نفاق سی **کہا** ابو عیسی نی مروی ہی یہ حدیث انس سی موقوفا ہی اور ہم نہین جانتی کہ کسینی اُسی مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا
سلم بن قتیبہ نی طعمہ بن عمرو سی اور مروی ہی حبیب بن ابی حبیب بجلی سی وہ روایت کرتی ہین انس بن مالک سی اُنہین کا قول روایت کیا اسکو ہمسی ہناد نی اُنہون نی وکیع سی اُنہون نی
خالد طہمان سے اُنہون نی حبیب بن ابی حبیب بجلی سی اُنہون نی انس بن مالک سی قول انس بن مالک کا اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نی اس حدیث کو
عمارۃ بن غزیہ سی اُنہون نی انس بن مالک سے اُنہون نی عمر بن خطاب سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اسکی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور مرسل ہے یعنی بیچ مین ایک راوی چہوٹ گیا ہے

کو عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک کو **باب** مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ باب افتتاح نماز کی دعاؤں کا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر
کہتے پھر کہتے سُبْحَانَكَ سے غَيْرُكَ تک اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے
اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان رانده ہوئے سے اسکے وسواس اور تکبر اور سحر سے **ف** اور
اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی زیادہ مشہور ہے سب باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم
سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ
اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابو سعید کے اور
بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک
سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھکو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں
جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے حارثہ کی حافظہ میں اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ باب بسم اللہ الرحمن
الرحیم کے ترک جہر میں **عَنْ** ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ أَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ
وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے
سے کہا سنا مجھے باپ نے مجھکو نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبد اللہ نے میں نے کسیکو نہیں دیکھا اصحاب
نئی بات نکالنی کا اسلام میں انسے زیادہ اصحاب رسول میں اور کہا انکے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے انمیں سے
کسیکو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرات کو الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے
اکثر علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں
کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لیوے اپنے دل میں **باب** مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ باب بسم اللہ کے جہر میں **عَنْ** ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز
کو یعنی قرات کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے نہیں اسناد اسکی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اسکے کئی علما صحابہ کے انہیں ہیں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر
اور جو بعد انکے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسمعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں
باب فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ باب قرات شروع کرنے کا الحمد للہ رب العالمین سے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سب شروع کرتے قرات
الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قرات کو الحمد للہ رب العالمین سے کہا شافعی
نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان شروع کرتے تھے قرات الحمد للہ رب العالمین سے اسطرح ہے کہ قرات سورہ فاتحہ کی اور سورتوں سے پہلے ہوتی تھی
نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے نہ پڑھتے ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرات **باب**
مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحۃ الکتاب کے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ **ف** اور اس باب میں
روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر
بن عبد اللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد و اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِي
التَّأْمِينِ باب بیچ بیان میں **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ وَقَالَ آمِينَ وَمَدَّ
بِهَا صَوْتَهُ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے اپنی آواز
ف اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث وائل ابن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا علمائے صحابہ اور تابعین سے اور جو انکے بعد تھے
تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکی سے نہ کہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے
حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پھر کہا آمین اور چپکی سے کہا آمین کو
کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے ایک تو کہا عن حجر ابی العنبس
اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت انکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اسمیں عن علقمۃ بن وائل اور نہیں ہے اسمیں عن علقمہ وہ تو حجر بن عنبس ہے وائل بن حجر سے اور کہا وخفض
بِهَا صَوْتَهُ اور وہاں ہے مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ یعنی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور کہا روایت کی علاء بن صالح اسدی نے
سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے
انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ
باب آمین کی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جسکی آمین برابر ہو جاوے ملائکہ کی آمین سے بخشے
جاویں گے اگلے گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ باب بیان میں سکتوں کے یعنی دو بار چپ رہنے کے **عَنْ** سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلَى
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ
ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهُ **ترجمہ** روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے
ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اسپر عمران بن حصین نے اور کہا ہمنے تو یاد کیا ہے ایک
ہی سکتہ سو لکھا ہمنے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہمنے قتادہ سے کہ کب ہوتے تھے وہ سکتے کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولے
کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اسکے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا انکو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا
یہاں تک کہ ٹھیر جاوے سانس **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام
کو سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق اور ہمارے اصحاب کا **باب** مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز میں
سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں **عَنْ** قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ **ترجمہ**
روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے **ف** اور اس
باب میں روایت ہے وائل ابن حجر اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سعد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین
اور جو بعد انکے تھے [illegible] ہاتھ بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے
[illegible] **باب** مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اور اٹھنے کی وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف**
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسی اور عمران بن حصین اور وائل ابن حجر اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مسعود کی
حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم ہیں اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور عامۂ فقہا اور علما سے **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع
و سجدے کیطرف **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں + +

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ
وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں
ہاتھ یہانتک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے
کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے فضل ابن صباح بغدادی نے انھوں نے سفیان ابن عیینہ نے انھوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن ابی عمر کی اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر
اور مالک ابن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسی اشعری اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علمائی صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہم
اور تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید ابن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا عبد اللہ
ابن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انھوں نے اپنی باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولی کی وقت روایت کی ہم سے یہ بات احمد ابن عبدۃ آملی نے انھوں نے وہب بن زمعہ سے انھوں نے سفیان بن عبد الملک نے
انھوں نے عبد اللہ بن مبارک نے **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ
اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں
ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کی وقت **ف** اور اس باب میں روایت ہے براء ابن عازب سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں کئی اہل علم صحابہ اور تابعین
سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے
عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لَكُمْ فَخُذُوْا بِالرُّكَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا انہوں نے کہا
ہمکو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد
ابن مسلمہ اور ابی مسعود سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے
اور بعض انکی اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے اہل علم کی نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے یہ منع ہوا ہمکو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوں پر روایت
کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو **مترجم** کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونو ہاتھ جوڑ کر
زانوں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اسکے بعد منسوخ ہوئی اب رکوع میں حکم ہے کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي
الرُّكُوْعِ باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں رکوع کی وقت **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئی ابو حمید

ہوتی ہیں تمام مہرہ نمیں پس گندی کچھ سوار سو کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی نماز پڑہتے تھے اور میں نظر کرتا تھا اُنکی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا جیسا کہ ملی **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اُسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوای اس حدیث کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابی کہ انکی ایک ہی حدیث ہے اور عبداللہ ابن ارقم زہری کاتب ہیں ابو بکر صدیق کے اور عبداللہ ابن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ باب سجدے میں اعتدال کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرے کوئی تم میں کا تو اعتدال کرے اور نہ بچھاوے اپنی باہیں کتے کی طرح **ف** اور اس باب میں عبدالرحمن ابن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بچھانا باہیں کتے یا درندے کی مانند **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس کو کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھاوے کوئی تم میں کا اپنی باہیں نماز میں کتے کی طرح **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ باب اس بیان میں کہ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رکھنا چاہیے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پاؤں کھڑے رکھنے کا **ف** کہا عبداللہ نے کہا معلی نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں [illegible] اس میں عامر بن سعد کے باپ کا **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور قدم کھڑے رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور اسی پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب نزدیک **باب** مَا جَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ باب بیان میں پیٹھ سیدھا کرنے کے جب سر اٹھاوے سجدے اور رکوع سے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ سب میں حضرت برابر ٹھہرتے **ف** اور اس باب میں روایت ہے انس سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُبَادِرَ الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب اس بیان میں کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اٹھاتے حضرت اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تلک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتے ہم **ف** اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابوہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ جو مقتدی ہو امام کا تابعداری کرے امام کی ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے اور نہ اٹھاوے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہمکو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ باب کراہیت اقعاء کی دونوں سجدوں کے بیچ میں اور اقعاء کی معنی آگے آتی ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنی لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنی لیے اقعاء

اور دونوں سجدوں کی بیچ میں کہا ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو کہ روایت کی ہو علی سے مگر ابو اسحٰق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعا کو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابو ہریرہ سے **مترجم** کہتا ہے کہ اقعا اسی کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے **باب** فِی الرُّخصَةِ فِی الاِقعَاءِ باب رخصت اقعا کی بیان میں **عن** ابنِ جُرَیجٍ قَالَ اَخبَرَنِی اَبُو الزُّبَیرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤسًا یَقُولُ قُلنَا لِابنِ عَبَّاسٍ فِی الاِقعَاءِ عَلَی القَدَمَینِ قَالَ هِیَ السُّنَّةُ فَقُلنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَل هِیَ سُنَّةُ نَبِیِّکُم **ترجمہ** روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہا ہم نے ابن عباس سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعا کرنے میں دونو قدموں پر کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباس نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعضے اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعا میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علما اور فقہای اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعا کو درمیان دونوں سجدوں کے **مترجم** کہتا ہے یہاں اقعا سے مراد دونوں پنجوں کو سیدھے کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسہ میں **باب** مَا یَقُولُ بَینَ السَّجدَتَینِ باب دونو سجدوں کی بیچ کی دعا کا **عن** ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ بَینَ السَّجدَتَینِ اَللّٰهُمَّ اغفِر لِی وَارحَمنِی وَاجبُرنِی وَاهدِنِی وَارزُقنِی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دونو سجدوں کے بیچ میں اللہم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور پورا کر میری نقصان کو اور ہدایت کر مجھکو اور رزق دے مجھکو **ف** روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انسے یزید بن ہارون نے انسے زید بن حباب نے انسے کامل ابو العلاء نے اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسی ہی مروی ہے علی سے اور یہی لیتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً **باب** مَا جَاءَ فِی الاِعتِمَادِ فِی السُّجُودِ باب ٹیکا کرنیکا سجدہ میں **عن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ اشتَکیٰ اَصحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَیهِم اِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ استَعِینُوا بِالرُّکَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا کرتے ہیں عضا یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنے کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابی العجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت انکی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے **باب** کَیفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اٹھنا چاہیے **عن** مَالِکِ بنِ الحُوَیرِثِ اللَّیثِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فَکَانَ اِذَا کَانَ فِی وِترٍ مِن صَلٰوتِهٖ لَم یَنهَض حَتّٰی یَستَوِیَ جَالِسًا **ترجمہ** روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تلک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے **باب** مِنهُ اَیضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَنهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُورِ قَدَمَیهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدم کی سروں پر یعنی پیر کی انگلیوں پر زور دیکر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کی بیٹھتے نہ تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اٹھ کھڑا ہو پنجوں پر زور دیکر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن ایاس ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور انکو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولی التوأمہ وہ صالح بیٹے ہیں ابی صالح کے اور ابو صالح کا نام نبہان مدنی ہے **باب** مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ باب تشہد کے بیان میں **عن** عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدنَا فِی الرَّکعَتَینِ اَن نَقُولَ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد تو کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبانی اللہ کیواسطے ہیں اور عبادتیں بدنی اور مالی بھی سلام ہے تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہیں اسکے اور رسول اسکے ہیں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ نے

حدیث ابن مسعود کی مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ
اور جو اُنکے بعد تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہمکو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں سب عبادتیں بابرکت والیاں سب عبادتیں
بدنی پاکیزہ اللہ کی لیے ہیں سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور سب نیک بندوں پر اللہ کی گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کی
گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کی ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الز
مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد میں **باب** مَا
اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ باب چپکے ہی تشہد پڑھنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سنت
چپکے سے تشہد پڑھنا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ باب تشہد کی بیٹھنے کی ترکیب میں
عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ
يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب
بیٹھے تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان
اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ
سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ
عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول
علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کیطرف
ہتھیلی سیدھی زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی قول
اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا **باب** مَا جَاءَ فِي
باب تشہد میں اشارہ کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ
الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے
اور اُٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے پاس ہے دعا کرتے اُس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اُسکی زانو پر **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ
اور وائل بن حجر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا
تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں **عَنْ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی و
ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا
اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام
پھیرتے نماز میں مونہہ کے سامنے پھر جھکتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع
نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منا کیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید
کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ انکا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کی اور صحیح زیادہ
روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا
شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو **باب** مَا جَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ لَا تَمُدَّهٗ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی نہ کھینچ تو اسمیں **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کے آخر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور نقل
کاتب ہے اوزاعی کی **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ
لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اسقدر کہ کہتے اللّٰهم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بڑی برکت ہے الٰہی تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہے
ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
ف اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسیکا ہے تعریف
جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالے کی تیرے آگے
اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے
جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
ف روایت ہے ثوبان سے جو مولی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک
اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ
باب نماز سے پھر نکلے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ
جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف
اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ
جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف
تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف **باب** مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

حدیث ابن مسعود کی مروی ہیں انسے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علمای صحابہ اور جو انکے بعد تھے تابعین سے انمیں یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا

باب منہ ایضاً دوسرا باب اسی بیان میں

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہمکو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں سب عبادتیں زبانی برکت والیاں سب عبادتیں بدنی پاکیزہ اللہ کی لئے ہیں سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اسکی اور برکتیں اوسکی سلام ہے ہمپر اور سب نیک بندوں پر اللہ کی گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اسکی ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد میں

باب ماجاء انہ یخفی التشہد باب چپکے ہی تشہد پڑھنے کے بیان میں

عن ابن مسعود قال من السنۃ ان یخفی التشہد **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

باب کیف الجلوس فی التشہد باب تشہد کی بیٹھنے کی ترکیب میں

عن وائل بن حجر قال قدمت المدینۃ قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشہد افترش رجلہ الیسرٰی ووضع یدہ الیسرٰی یعنی علی فخذہ الیسرٰی ونصب رجلہ الیمنٰی **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب بیٹھے آپ تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا

باب منہ ایضاً دوسرا باب اسی بیان میں

عن عباس بن سہل الساعدی قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل ابن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشہد فافترش رجلہ الیسرٰی واقبل بصدر الیمنٰی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنٰی علی رکبتہ الیمنٰی وکفہ الیسرٰی علی رکبتہ الیسرٰی واشار باصبعہ یعنی السبابۃ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کیطرف اور رکھتے سیدھی ہتیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلی تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا

باب ماجاء فی الاشارۃ باب تشہد میں اشارہ کرنیکے بیان میں

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع یدہ الیمنٰی علی رکبتہ ورفع اصبعہ التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسرٰی علی رکبتہ باسطہا علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے پاس ہے دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اسکی زانو پر **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا

باب ماجاء فی التسلیم فی الصلوۃ باب نماز میں سلام پھیرنیکے بیان میں

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا صحابہ اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا

باب منہ ایضاً دوسرا باب اسی بیان میں **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں مونہہ کے سامنے پھر پھرتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منکر روایتیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ انکا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور صحیح تر روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو

باب مَا جَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ لَا تَمُدُّهٗ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی نہ کھینچ تو اسمیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کو اخیر میں نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے

باب مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسی کا ہے تعریف جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ باب نماز سے پھر نکلنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف

باب مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث ابن مسعود کی مروی ہی کئی سندونسی اور یہ سب حدیثون سی زیادہ صحیح ہی جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تشہد کی بابمین اور اسی پر عمل ہی اکثر علما ی صحابہ کا
اور جو انکے بعد تہی تابعین سے [illegible] قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکہاتی تہی تشہد جیسا سکہاتی تہی ہمکو قرآن اور فرماتی تہی یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین سب عبادتین بابرکت والیان سب عبادتین
بدنکی پاکیزہ اللہ کی لیئی ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کی اور
گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے
مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سی انہون نے جابر سی اور وہ غیر محفوظ ہی اور شافعی گئی ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** مَاجَاءَ
اَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ باب چپکی ہی تشہد پڑہنی کے بیان مین **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا سنت ہے
چپکی سی تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علما کا **باب** كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ باب تشہد کی بیٹہنی کی ترکیب مین +
عن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى
وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سی کہا آیا مین مدینی مین کہ دیکھون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر جب بیٹہی آپ
یعنے تشہد مین بچہایا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور یہی قول ہی سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ
وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى
عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولی مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتی یعنی تشہد مین بچہاتی بایان پیر اور رکہتی سیدہی پیر کی انگلیان قبلی کیطرف
ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتی اپنی سبابہ یعنی کلمی کی انگلی سی **کہا** ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض علما کا اور یہی قول ہی شافعی
اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین بیٹہی اخیر تشہد مین سرین پر اور سند لائی ابی حمید کی حدیث کو اور کہتی ہین بیٹہی پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکہی داہنا **باب** مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ
باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ
الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی نماز مین رکہتی سیدہا ہاتہ سیدہی زانو پر
اور اٹہاتی وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتی اس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اسکی زانو پر **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید
اور وائل بن حجر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہین جانتی ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سی مگر اسی سند سی اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ
اور تابعین سے کہ اختیار کرتی ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہی ہمارے اصحاب کا **باب** مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین سلام پہیرنیکے بیان مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہے سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور
ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے
اور جو بعد انکے تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اس بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پہیرتے نماز مین مونہہ کے سامنے پہر پہرتے اپنی طرف تہوڑا سا **ف** اور اس باب میں سہل بن سعد سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منکر حدیثین روایت کرتے ہین اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئی وہ یہ نہین ہین جنسے اہل عراق روایت کرتے ہین شاید کہ وہ دوسرے شخص ہین کہ انکا نام بدلدیا ہے اور قایل ہوے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پہیرنے کے اور صحیح تر روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پہیرنے کی ہے اور اسی پر ہین اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تہے اور بعضے لوگون نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض مین اور کہا شافعی نے چاہے ایک سلام پہیرے چاہے دو

باب مَا جَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان مین کہ حذف سلام سنت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ لَا تَمُدُّهٗ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی دراز نہ کرو اسمین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہین علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہون نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونون کی اخیر مین مد نکینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تہے اوزاعی کی

باب مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ باب اس بیان مین کہ سلام کی بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے تو نہ بیٹہتے مگر اسقدر کہ کہتے اللہم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجہی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کی ہین اور ابو معاویہ سے انہون نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمین کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ف** اور اس باب مین روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کی فرماتے تہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اکیلا ہے وہ شریک نہین اسکا ملک اسیکا ہے تعریف جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہین جو تو دے اور کوئی دینے والا نہین جو تو نہ دے اور کوشش کچہ کام نہین آتی کوشش کرنیوالی کی تیرے آگے اور یہ بہی پڑہتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اسکے یہ ہین پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہین اور سلام ہے پیغمبرون پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالمونکا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پہرنیکا مغفرت مانگتے تین بار پہر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اسکے اسی باب مین گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ باب نماز سے پہرنیکے بیان مین داہنی طرف خواہ بائین طرف **عن** قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پہر کر بیٹہتے دونون طرف کبہی داہنی طرف اور کبہی بائین طرف **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جس طرف چاہے پہر کر بیٹہے بائین طرف یا داہنی طرف اور دونو امر صحیح ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہین کچہ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پہر بیٹہتے اور اگر حاجت ہوتی بائین طرف تو بائین طرف

باب مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب مین **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث ابن مسعود کی مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی بابمین اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ
اور جو انکے بعد تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہمکو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین سب عبادتین مالی برکت والیان سب عبادتین
بدنی پاکیزہ اللہ کی لئے ہین سلام ہے تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے اور
گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے
مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** مَا جَاءَ
اَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ باب چپکے ہی تشہد پڑہنے کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنت ہے
چپکے سے تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ باب تشہد کی بیٹھنے کی ترکیب مین
عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى
يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے کہا آیا مین مدینے مین کہ دیکھون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب بیٹھے آپ
یعنی تشہد مین بچھایا بایان پیر اور رکھا بایان ہاتھ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکھا داہنا پیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا یہی قول ہے سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى
عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولے مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹھتے یعنی تشہد مین بچھاتے بایان پیر اور رکہتے سیدھے پیر کی انگلیان قبلے کیطرف [illegible]
ہتیلی سیدھی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین بیٹھے اخیر تشہد مین سُرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہین بیٹھے پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکھے داہنا **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِشَارَةِ
باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ
الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز مین رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھی زانو پر
اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے پاس ہے دعا کرتے اُس سے اور بایان ہاتھ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اسکی زانو پر **ف** اور باب مین عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید
اور وائل بن حجر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ
اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین سلام پھیرنیکے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور باب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور
ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے
اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام
پھیرتے نماز میں مونہہ کے سامنے پھر پھرتے اپنی طرف تھوڑا سا **ف** اور باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع
نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید
کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ انکا نام بدل دیا ہے اور قایل ہوے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کی اور صحیح زیادہ
روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علماے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا
شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو **باب** مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لَا تَمُدُّهُ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مت کر تو اسمیں **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کی آخیر میں مد نکھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل
کاتب نے اوزاعی کے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ
لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسے
ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
ف اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسیکا ہے تعریف
جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالی کی تیرے آگے
اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے
جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
ف روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے أَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک
اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْانْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ
باب نماز سے پھر نکلے بائیں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ
جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف
اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ
جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف
تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف **باب** مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث ابن مسعود کی مروی ہی انسے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہی جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی باب مین اور اسی پر عمل ہی اکثر علماے صحابہ کا اور جو انکے بعد تہے تابعین سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** منه ایضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشهد کما یعلمنا القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکہاتی تہی تشہد جیسا سکہاتی تہی ہمکو قرآن اور فرماتی تہی یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین سب عبادتین بانکی برکت والیان سب عبادتین بدنکی پاکیزہ اللہ کی لئی ہین سلام ہے تیرے اپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہی اور شافعی گئی ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** ما جاء انه یخفی التشهد باب چپکی سی تشہد پڑہنی کے بیان مین **عن** ابن مسعود قال من السنة ان یخفی التشهد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سنت ہے چپکی سی تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علما کا **باب** کیف الجلوس فی التشهد باب تشہد کی بیٹہنی کی ترکیب مین +

عن وائل بن حجر قال قدمت المدینة قلت لانظرن الی صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشهد افترش رجله ال… یده الیسری یعنی علی فخذه الیسری ونصب رجله الیمنی **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سے کہا آیا مین مدینے مین کہ دیکہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہی آپ یعنی تشہد مین بچہایا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما کا یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** منه ایضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عباس بن سهل الساعدی قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسهل ابن سعد ومحمد بن مسلمة فذکروا صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشهد فافترش رجله الیسری واقبل بصدر الیمنی علی قبلته ووضع کفه الیمنی علی رکبته الیمنی وکفه الیسری علی رکبته الیسری واشار باصبعه یعنی السبابة **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولی مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتی یعنی تشہد مین بچہاتی بایان پیر اور رکہتی سیدہی پیر کی انگلیان قبلی کیطرف اور رکہتی ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتی اپنی سبابہ یعنی کلمی کی انگلی سی **کہا** ابو عیسی نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض علما کا اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین بیٹہی اخیر تشہد مین سرین پر اور سند لائی ابی حمید کی حدیث کو اور کہتی ہین بیٹہی پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکہی داہنا **باب** ما جاء فی الاشارة باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوة وضع یده الیمنی علی رکبته ورفع اصبعه التی تلی الابهام یدعو بها ویده الیسری علی رکبته باسطها علیه **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی نماز مین رکہتی سیدہا ہاتہ سیدہی زانو پر اور اٹہاتی وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتی اوس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اوسکی زانو پر **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہین جانتی ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ و تابعین سے کہ اختیار کرتی ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہی ہمارے اصحاب کا **باب** ما جاء فی التسلیم فی الصلوة باب نماز مین سلام پہیرنیکی بیان مین **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یسلم عن یمینه وعن یساره السلام علیکم ورحمة اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہے سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمة اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** منه ایضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ الَی الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام
پھیرتے نماز میں مونہہ کے سامنے پھر پھرتے داہنی طرف تھوڑا سا ف اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع
نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید
کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ انکا نام بدل دیا ہے اور قایل ہوے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کی اور صحیح زیادہ
روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام سے پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا
شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو **باب** مَا جَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ
قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِیْ لَا يَمُدُّهٗ مَدًّا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مد نہ کرے اسمیں **کہا**
ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کی اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل
کاتب تھے اوزاعی کے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ
لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللہم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا ف روایت کی ہم سے
ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے کہ انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
ف اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسی کا ہے تعریف
جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالے کی تیرے آگے
اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے
جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
ف روایت ہے ثوبان سے جو مولی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک
اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ
باب نماز سے پھرنیکے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ
جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ ترجمہ روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف
اور کبھی بائیں طرف ف اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ
جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف
تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف **باب** مَا جَاءَ فِیْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِیِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث ابن مسعود کی مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی بابت میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ
اور جو انکے بعد تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب منہ ایضاً** دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہمکو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں سب عبادتیں زبانی برکت والیاں سب عبادتیں
بدنی پاکیزہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کی گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور
گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے
مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد میں **باب ما جاء
انہ یخفی التشہد** باب چپکے ہی تشہد پڑھنے کے بیان میں **عن** ابن مسعود قال من السنۃ ان یخفی التشہد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سنت ہے
چپکے ہی تشہد پڑھنا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب کیف الجلوس فی التشہد** باب تشہد کی بیٹھنے کی ترکیب میں +
عن وائل بن حجر قال قدمت المدینۃ قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشہد افترش رجلہ
الیسریٰ ووضع یدہ الیسریٰ یعنی علی فخذہ الیسریٰ ونصب رجلہ الیمنیٰ **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھے آپ
یعنے تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا یہی قول ہے سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب منہ ایضاً** دوسرا باب اسی بیان میں **عن** عباس بن سہل الساعدی قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل ابن سعد
ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشہد فافترش رجلہ الیسریٰ واقبل بصدر الیمنیٰ علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وکفہ الیسریٰ
علی رکبتہ الیسریٰ واشار باصبعہ یعنی السبابۃ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کیطرف اور رکھتے
ہتھیلی سیدھی زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلی تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا **باب ما جاء فی الاشارۃ**
باب تشہد میں اشارہ کرنیکے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدہ الیمنیٰ علی رکبتہ ورفع اصبعہ
التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسریٰ علی رکبتہ باسطہا علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر
اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے پاس ہے دعا کرتے اُس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اسکی زانو پر **ف** اور باب میں عبد اللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید
اور وائل بن حجر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ
تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب ما جاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ** باب نماز میں سلام پھیرنیکے بیان میں **عن** عبد اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی **ف** اور باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور
ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبد اللہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے
اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا **باب منہ ایضاً** دوسرا باب اسی بیان میں **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلٰى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پہیرتی نماز مین مونہہ کے سامنی پہر پہرتی داہنی طرف تہوڑا سا **ف** اور باب مین سہل بن سعد سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتی مگر اسی سند سی کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نی اہل شام زہیر بن محمد سی منا کیر حدیثین روایت کرتی ہین اور روایت اہل عراق کی اُنسی اشبہ ہے کہا محمد نی اور کہا احمد بن حنبل نی شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئی وہ یہ نہین ہین جنسی اہل عراق روایت کرتی ہین شاید کہ وہ دوسری شخص ہین کہ اُنکا نام بدلدیا ہی اور قایل ہوی اسکی بعضی اہل علم یعنی ایک سلام پہیرنیکی اور صحیح زیادہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دو سلام پہیرنیکی ہی اور اسی پر ہین اکثر علمائی صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکی تہی اور بعضی لوگون نی صحابہ اور تابعین وغیرہ سی ایک سلام کہا ہی فرض مین اور کہا شافعی نی چاہی ایک سلام پہیری چاہی دو **باب** مَا جَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان مین کہ حذف سلام سنت ہی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِيْ لَا تَمُدَّهٗ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہی کہا علی ابن حجر نی اور کہا ابن مبارک نی یعنی نہ کہنچ تو اسمین **کہا** ابو عیسیٰ نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی کو مستحب جانتی ہین علما اور مروی ہی ابراہیم نخعی سی کہ اُنہون نی کہا تکبیر جزم ہی اور سلام جزم ہی یعنی دونو کی اخیر مین مد نکہینچی بلکہ وقف کری اور یہ قول کا تب ہے اوزاعی کی **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ باب اس بیان مین کہ سلام کی بعد کیا کہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتی تو نہ بیٹہتی مگر اتنا کہ کہتی اللّٰہم سی آخر تک اور معنی اُسکی یہ ہین یا اللہ توہی ہی سلام اور تجہی سی ہی سلامتی بڑی برکت والا ہی تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسی ہناد نی اُنہون نی مروان سی جو بیٹی معاویہ کی ہین اور ابو معاویہ سی اُنہون نی عاصم الاحول سی اسی اسناد سی مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمین کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ف** اور اس باب مین روایت ہی ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سی **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ بعد سلام کی فرماتی تہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اکیلا ہی وہ شریک نہین اُسکا ملک اُسیکا ہی تعریف جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی یا اللہ کوئی روکنی والا نہین جو تو دی اور کوئی دینی والا نہین جو تو نہ دی اور کوشش کچہہ کام نہین آتی کوشش کرنیوالی کی تیری آگے اور یہ بہی پڑہتی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اُسکی یہ ہین پاک ہے رب تیرا عزت والا اُس چیز سے جو وہ بتاتی ہین اور سلام ہی پیغمبرون پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہی عالمونکا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ف روایت ہے ثوبان سی جو مولی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی نماز سی پہرنیکا مغفرت مانگتی تین بار پہر کہتی اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اُسکی اسی باب مین گزری **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ باب نماز سی پہرنیکی بیان مین داہنی طرف خواہ بائین طرف **عن** قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتی تو پہر کر بیٹہتی دونون طرف کبہی داہنی طرف اور کبہی بائین طرف **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ہلب کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ جس طرف چاہی پہر کر بیٹہی بائین طرف یا داہنی طرف اور دونو امر صحیح ہوئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مروی ہی حضرت علی سی کہ اگر اُنہین کچہہ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پہر بیٹہتی اور اگر حاجت ہوتی بائین طرف تو بائین طرف **باب** مَا جَاءَ فِيْ وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب مین **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث ابن مسعود کی مروی ہے انسے کئی سندون سے اور یہ سب حدیثون سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی باب مین اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ
اور جو انکے بعد تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْہُ اَیْضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکہاتے تہے تشہد جیسا سکہاتے تہے ہمکو قرآن اور فرماتے تہے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین سب عبادتین زبانکی برکت والیان سب عبادتین
بدنکی پاکیزہ اللہ کی لئے ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کی اور
گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے
مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** مَا جَاءَ
اَنَّہٗ یُخْفِی التَّشَہُّدَ باب چپکی سے تشہد پڑہنے کے بیان مین **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یُّخْفِیَ التَّشَہُّدَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنت ہے
چپکی سے تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** کَیْفَ الْجُلُوْسُ فِی التَّشَہُّدِ باب تشہد کی بیٹہنے کی ترکیب مین +
عن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَہُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی
یَدَہُ الْیُسْرٰی یَعْنِیْ عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سے کہا آیا مین مدینہ مین کہ دیکھون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو جب بیٹہے آپ
یعنی تشہد مین بچہایا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْہُ اَیْضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عَبَّاسِ بْنِ سَہْلٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَّسَہْلُ ابْنُ سَعْدٍ
وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ یَعْنِیْ لِلتَّشَہُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَکَفَّہُ الْیُسْرٰی
عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولے مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتے یعنی تشہد مین بچہاتے بایان پیر اور رکہتے سیدہے پیر کی انگلیان قبلے کیطرف اور رکہتے
ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسے نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین بیٹہے اخیر تشہد مین سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہین بیٹہے پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکہے داہنا **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِشَارَۃِ
باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ
الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ یَدْعُوْ بِہَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطُہَا عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے نماز مین رکہتے سیدہا ہاتہ سیدہی زانو پر
اور اٹہاتے وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتے اوس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوئی انگلیان اوسکی زانو پر **ف** اور اس باب مین عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید
اور وائل بن حجر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ و
تابعین سے کہ اختیار کرتے ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا **باب** مَا جَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ باب نماز مین سلام پہیرنیکے بیان مین **عن** عبداللہ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تہے سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور
ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے
اور جو بعد انکے تہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحق کا **باب** مِنْہُ اَیْضاً دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھرتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل [illegible] سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی اُن سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت [illegible] کرتے شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ اُن کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور صحیح تر روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو

باب مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لَا تَمُدُّهُ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی نہ کھینچ تو اسمیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کے آخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے

باب مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے کہ انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کو ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اُس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ باب نماز سے پھر بیٹھنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف

باب مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ إِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کو حضرت سے سماع نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد
اور اسحق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریے پر کہا ابو عیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹی بوریے کو کہتے ہیں **بَاب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ باب بوریے
بوریے پر نماز پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریے پر **ف**
اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علما نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر
بَاب مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ باب بچھونوں پر نماز پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا
حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَّا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَّنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی
کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور نام ابو التیاح کا
یزید بن حمید ہے **بَاب** مَا جَآءَ فِي الْحِيْطَانِ باب باغوں میں نماز پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ
الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں کہا ابو داؤد نے
یعنی باغوں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور
ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے **بَاب** مَا جَآءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ باب سترہ مصلی کے بیان میں **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَّرَّ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ
ترجمہ روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑی کرے کوئی تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر
تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جاوے اسکے آگے سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی **بَاب** مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ
الْمُصَلِّيْ باب مصلی کی سامنے سے گزرنے کی کراہیت میں **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ
لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے
بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابو جہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکے حق میں جو چلا جاوے نمازی کے آگے سے سو کہا ابو جہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اُسپر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اسکو چالیس تک بہتر ہو چلے جانے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **ف** اور اس باب میں ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے کوئی سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی کی کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں
کہتے کہ اس سے نماز جاتی رہتی ہے **بَاب** مَا جَآءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ باب اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز ٹوٹتی نہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ
رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ
صَلٰوتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ میں ایک گدھی پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف
میں سو پھرنے لگی گدھی انکے آگے اور نہ توڑی اُسنے نماز انکی **ف** اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی
حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی **بَاب** مَا جَآءَ
اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے چلے جانے سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہو اُسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطۃ الرحل تو توڑ دیتا ہے اُسکی نماز کالا کتا اور عورت اور گدہا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذر سے کالی اور سفید کی کیا قید ہے کہا ابوذر نے پوچھا تمنے مجھ سے جو پوچھا تہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کالا کتا شیطان ہے **ف** اور اس باب میں ابی سعید اور حکم غفاری اور ابوہریرہ اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدہے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اسمین شک نہین کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو اور گدہے اور عورت مین مجہے کچہ کلام ہے کہا اسحاق نے نہین ٹوٹتی نماز مگر کالے کتے سے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ باب ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کی بیان مین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ دیکہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ام سلمہ کی گہر مین ایک کپڑے مین لپٹے ہوے **ف** اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے **کہا** ابوعیسے نے حدیث عمر ابن ابی سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ اور تابعین وغیرہ کا کہ کچہ مضائقہ نہین ہے ایک کپڑے سے نماز پڑھنے مین اور کہا بعض علما نے دو کپڑون سے نماز پڑہنا چاہیے

باب مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ باب ابتداء قبلے کی بیان مین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین نماز پڑہی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکہتے تہے منہ کرنا کعبہ کیطرف سو اُتارا اللہ نے یہ حکم ہم دیکہتے ہین تیرا منہ پہیرنا آسمان کی طرف سو پہیر دینگے ہم تجہکو اُس قبلہ کیطرف جسے تو چاہتا ہے پہیر اپنا منہ مسجد حرام کیطرف اور یہی چاہتے تہے حضرت سو نماز پڑہی ایک شخص نے حضرت کی ساتہ عصر کی پہر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع مین تہے عصر کی نماز کی بیت المقدس کی طرف سو کہا اُسنے وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اُسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور آپنے منہ کیا کعبہ کیطرف کہا راوی نے تہے پہری وہ رکوع ہی مین **ف** اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہین ابن اسحاق سے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تہے لوگ رکوع مین نماز صبح کی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث صحیح ہے

باب مَا جَاءَ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ باب اس بیان مین کہ مشرق اور مغرب کے بیچمین سب قبلہ ہے اور یہ ان ملکون مین ہے جو واقع ہین قبلے کی اُتر یا دکہن کی جانب مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کی بیچمین سب قبلہ ہے **ف** روایت کی ہمسے یحیی بن موسی نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی حدیث کی **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی مروی ہے اُنسے کئی سندونسے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابی معشر مین اُنکی حافظہ کیطرف سے اور نام اُنکا نجیح ہے اور وہ مولی ہین بنی ہاشم کی کہا محمد نے نہین روایت کرتا مین اُنسے کچہ اور روایت کرتے ہین اُنسے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کے عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہین وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سے قوی تر ہے اور صحیح زیادہ ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہمسے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مشرق اور مغرب کے بیچمین قبلہ ہے اور کہا ایک یہ عبداللہ بن جعفر المخرمی اسلئے کہ وہ اولاد مین ہین مسور بن مخرمہ کی **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابہ سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے اُنہین مین ہین عمر بن خطاب اور علی بن ابیطالب اور

اور یہی ابن عباس اور کہا ابن عمر نے جب تو کرے مغرب کو داہنی طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اسکے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کیطرف مونہہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہونا اہل مشرق کے لئے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لئے کہ وہ ایک شہر ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ باب اسکے بیان میں جو اندھیری میں غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھ لے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے مونہہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اوتری یہ آیت کہ جدھر مونہہ کرو تم ادھر مونہہ ہے اللہ کا **کہا** ابو عیسی نے اس حدیث کی اسناد کچھہ خوب نہیں اور ہم نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو الربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب نماز پڑھے کوئی سوا قبلہ کیطرف اندھیری میں اور بعد معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف نہ تھا تو نماز اسکی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلَّى إِلَيْهِ وَفِيهِ باب بیان میں اس چیز کے کہ جسکی طرف یا جسمیں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں گھورے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسلخانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی **ف** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داود بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی ہم معنی اور مانند اسکی اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی از روی اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں انکے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روی حافظہ کے انہیں سے ہیں یحیی بن سعید قطان **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ باب بیان میں نماز پڑھنے کی بکریوں اور اونٹوں کی رہنے کی جگہہ میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب نے انہوں نے یحیی بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی اور مانند اسکے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے **کہا** ابو عیسی نے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اسکو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفًا اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ باب چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر جا رہی **عن** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کیطرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے **ف** اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اسمیں اختلاف انکے درمیان میں کہ کچھہ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل کی جانور پر اور وہ پھر رہا ہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف **باب** فِي الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ باب سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ

حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اپنی اونٹ کیطرف یا کہا راحلہ کی اور منہ اُسکی اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑہتی تہی اپنی سواری کی اوپر
سی جدہر ہو منہ پہیرتی تہا اُسکا لیکر **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا کہ کچہہ مضائقہ نہین اونٹ کیطرف نماز پڑہنی مین اُسکو سترہ بنا کر **باب**
مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ باب اس بیان مین کہ جب کہانا آ چکی اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانی سی فارغ ہولی **عَنْ** أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سی وہ پہنچاتی ہین اس حدیث کو حضرت تک کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آ لگی آ جاوی کہانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانا کہالو **ف** اور اس باب مین عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث
انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی ابو بکر اور عمر اور ابن عمر ہین اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق بہی دونون کہتی ہین کہ پہلی
کہانا کہالی اگرچہ فوت ہو جاوی جماعت سُنا مین نی جارود سی کہتی تہی سُنا مین نی وکیع سی کہتی تہی معنی اس حدیث کی یہ ہین کہ جب ڈرتا ہو اُسکی بگڑنی سی تو پہلی کہالی اور جسطرف گئی ہین
بعض صحابہ وغیرہ اُنکی پیروی خوب ہے اور مقصود اُنکا یہی ہے کہ نماز مین قلب مصلی کا کسیطرف مشغول نہو اور مروی ہے ابن عباس سی کہ کہتی تہی ہم کہڑی نہوتی تہی نماز کو جبتک دل
ہمارا لگا ہوتا تہا کسی چیز مین اور مروی ہی ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آ لگی آوی کہانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانا کہالو کہا راوی نی کہ کہانا کہایا ابن عمر نی شام
کا اور سُنتی تہی آواز امام کی قرآن پڑہتی کی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نی اُنہون نے عبدہ سی اُنہون نے عبید اللہ سی اُنہون نی نافع سی اُنہون نی ابن عمر سی **باب** مَا جَاءَ
فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ باب اونگہتی وقت نماز پڑہنی کی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَ
هُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ فَلَعَلَّهُ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا
سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اونگہنے لگی کوئی تم مین کا اور وہ نماز پڑہتا ہو تو سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی نیند اسلئے کہ ایک تم مین کا جب نماز پڑہنی لگی در آنحالیکہ
وہ اونگہتا ہی پس گمان ہے کہ وہ قصد کری استغفار کا اور گالیان دینی لگی اپنی جانکو **ف** اور اس باب مین روایت ہے انس اور ابو ہریرہ سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہے
صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ باب اس بیان مین کہ جو ملاقات کو جاوی کسی قوم کی تو اُنکی امامت نکری **عَنْ** بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ
عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى
أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بدیل ابن میسرہ
عقیلی سی وہ روایت کرتی ہین ابی عطیہ عقیلی سے کہا اُنہون نی کہ تہی مالک ابن حویرث آتی تہی ہماری نماز کی جگہہ مین حدیث بولنی کو پس آگیا وقت نماز کا ایکدن سو کہا ہمنے اُنکو آگی
کرو کہا امامت کری کوئی تم مین کا تاکہ بیان کرون کیون نہین امامت کرتا سُنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو ملاقات کو جاوی کسی قوم کی تو امامت
نکری اُنکی بلکہ امامت کری اُسی قوم کا کوئی آدمی **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سی کہتی ہین صاحبخانہ مستحق ہے امامت کا
بہ نسبت ملاقاتیونکی اور کہا بعض علما نی جب اجازت دی صاحبخانہ تو مضائقہ نہین امامت مین اور کہا اسحق نی میرا عمل مالک ابن حویرث کی حدیث پر ہی اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت
نکری صاحبخانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بہی دی اور ایسا ہی حکم ہی مسجد کا کہ نہ امامت کری مسجد مین کسی قوم کی جب اُنکی ملنی جاوی بلکہ مسجد والونمین سے کوئی امامت کری **باب**
مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ باب اس بیان مین کہ مکروہ ہے امام کو نری اپنی ہی لئی دعا کرنا **عَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ
وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال نہین کسیکو کہ جہانکی کسیکی گہر مین جبتک اذن نلی لی پس اگر نظر کی اُسنی تو داخل
ہو چکا یعنی جیسا داخل ہونا بی اذن حرام ہی ویسا ہی نظر کرنا بہی حرام ہی اور نہ امامت کری کوئی کسی قوم کی پہر خاص کری اپنی ہی لئی دعا کو اُنہین چہوڑ کر جسنی ایسا کیا اُسنی خیانت کی
اُن لوگونکی اور نہ کہڑا ہو نماز مین پاخانی پیشاب کو روک کر **ف** اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی امامہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ثوبان کی حسن ہی اور مروی ہے یہ حدیث
معاویہ ابن صالح سی وہ روایت کرتی ہین سفر بن نسیر سی وہ یزید بن شریح سی وہ ابی امامہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث یزید بن شریح سی وہ روایت
کرتی ہین ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان سی بواسطہ ابی حی مؤذن کے اُسکی اسناد بہت اچہی ہی اور بہت مشہور **باب**

مَا جَآءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ باب اُس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا سُنا میں نے انس بن مالک سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اُس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اُس سے بیزار ہوں دوسری اُس عورت پر کہ رات کاٹی اور خاوند اسکا اُس پر غصہ ہو تیسرے اُس مرد پر جو سنے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور جماعت میں حاضر نہو **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی اُمامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں اسواسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا **کہا** ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ہے انکو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اُس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اُسی پر ہے جو اُس سے بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جبتلک بیزار نہو اکثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال ابن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے شوہر کی دوسرا امام کہ لوگ اُس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہمنے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لئے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سُنّت کو تو گناہ اُسی پر ہے جو اُس سے بیزار ہو **عَنْ** اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابو غالب سے کہا سُنا میں نے ابا اُمامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز اُنکے کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جبتک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹی اور خاوند اسکا اُس پر غصہ ہو تیسرے امام کہ مقتدی اُس سے بیزار ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے **بَاب** مَا جَآءَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا باب اِس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہمکو بیٹھکر سو پڑھی ہمنے ساتھ اُنکے بیٹھکر پھر فراغت ہوئی اور فرمایا امام اسی لئے ہے یا فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ یعنی امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اُسکی سو جب اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اُٹھے تم بھی اُٹھو اور جب کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ تم کہو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو **ف** اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں میں ہیں جابر بن عبد اللہ اور اُسید بن حضیر اور ابو ہریرہ وغیرہم اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علما نے جب نماز پڑھے امام بیٹھکر نہ پڑھیں اُسکے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھکر پڑھینگے تو درست نہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **بَاب** مِنْهُ دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابی بکر کے بیٹھکر اُس مرض میں کہ وفات ہوئی اُسمیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھکر تو تم بھی پڑھو بیٹھکر اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابو بکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپنے ابو بکر کے پہلو میں اور آدمی اقتدا کرتے تھے ابو بکر کی اور ابو بکر اقتدا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابی بکر کے بیٹھکر اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکر کے پیچھے بیٹھکر روایت کی ہمسے یہ حدیث عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنسے شبابہ بن سوار نے اُنسے محمد بن طلحہ نے اُنسے حمید نے اُنسے ثابت نے اُنسے انس نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کے پیچھے بیٹھکر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں ثابت کا اور جنہوں نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ صحیح زیادہ ہے **بَاب** مَا جَآءَ فِی الْاِمَامِ

يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا باب دو رکعت کی بعد امام کے سہواً کھڑے ہوجانیکی بیانمین عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو اٹھہ کھڑے ہوے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کی سو تسبیح کی قوم نے اور تسبیح کی اُنہون نے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کی بیٹھے ہوے پھر بیان کیا اُنسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا تہا جیسا اُنہون نے کیا **ف** اور اس باب مین روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبد اللہ بن بحینہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابن ابی لیلی مین اُنکی حافظہ کیطرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہین حدیث ابن ابی لیلی کی اور کہا محمد بن اسمعیل نے ابن ابی لیلی تو صدوق یعنی سچے ہین اور مین روایت نہین کرتا ہون اُنسے اسلیے کہ اُنکی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہین پڑتی ہے اور جو ایسا ہو اُس سے مین روایت نہین لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے اُنہون نے مغیرہ بن شبیل سے اُنہون نے قیس بن ابی حازم سے اُنہون نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چہوڑ دیا اُس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بہولے سے اُٹھہ کھڑا ہو کوئی دو رکعت مین تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضون نے کہا ہے کہ بعد سلام کی کرے اور بعضون نے کہا قبل سلام کی اور جنہی کہا ہے قبل سلام کے اُنکی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے عبد الرحمن اعرج سے اُنہون نے عبد اللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے مسعودی سے اُنہون نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑہ چکے دو رکعت کھڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیون نے سو اشارہ کیا اُنکی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کی اور سلام پھیرا اور کہا اسیطرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ باب مقدار مین قعدہ اولی کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تہے دو رکعتونکے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھرون پر یعنی بہت جلد اُٹھتے کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھہ کہکر یعنی حضرت کچھہ پڑہتے تہے کہا شعبہ نے مین کہتا جب تک کہ اُٹھتے وہ کہتے جب تک کہ اُٹھتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہین اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہین کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولی مین اور قعدہ اولی مین تشہد سے زیادہ کچھہ نہ پڑہے اور کہتے ہین اگر زیادہ کیا اُسنے تشہد سے کچھہ بہی تو اُسپر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے

باب مَا جَاءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین اشارہ کرنیکی بیانمین

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِشَارَةً بِاِصْبَعِهٖ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا گذرا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑہتے تہے سو سلام کیا مین نے اُنکو اور جواب دیا مجھکو اشارہ سے کہا راوی نے نہین جانتا مین مگر شاید صہیب نے یہی کہا ہو گا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کرکے **ف** اور اس باب مین روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا مین نے بلال سے کیونکر جواب دیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تہے اصحاب اُنکو اور وہ نماز مین ہوتے تہے کہا بلال نے اشارہ کرتے تہے اپنے ہاتہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہین پہچانتے ہم اُسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہین بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم سے اُنہون نے ابن عمر سے کہ کہا مین نے بلال سے کیونکر جواب دیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تہے اُنپر مسجد بنی عمرو بن عوف مین کہا بلال نے اشارہ کرتے تہے ہاتہ سے اور دونو حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اسلیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال کا اور اور اگر ابن عمر نے اُن دونونسے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونون سے سُنا ہو

باب مَا جَاءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَاءِ باب اس بیان مین کہ جب امام بہولے تو مردونکو سبحان اللہ کہنا اور عورتونکو تصفیق چاہیے اور تصفیق سیدھے ہاتہ کی پشت بائین ہتیلی پر مارنا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردونکو ہے اور تصفیق عورتونکو **ف** اور اس باب مین علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بہی روایت ہے اور کہا حضرت علی نے کہ جب مین اذن مانگتا حضرت سے اندر آنیکا اور آپ نماز پڑہتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے **کہا** ابو عیسیٰ نے

حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی کراہیۃ التثاؤب فی الصلوۃ باب اس بیان میں کہ جماہی لینا نماز میں مکروہ ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب فی الصلوۃ من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جماہی آوے تو روکے اور مونہہ بند کرے جہانتک ہو سکے **ف** اور باب میں ابی سعید خدری اور عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جماہی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جماہی کو پھیر دیتا ہوں گنگھار سے +

باب ما جاء ان صلوۃ القاعد علی النصف من صلوۃ القائم باب اس بیان میں کہ بیٹھکر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے + **عن** عمران بن حصین قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلاھا قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلاھا نائما فلہ نصف اجر القاعد **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسکو کھڑے پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسکو بیٹھنے والے کا آدھا ثواب ہے **ف** اور باب میں عبداللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی سند سے مگر وہ کہتے ہیں اس روایت میں عمران بن حصین نے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو کروٹ پر لیٹ کر روایت کی ہے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے **کہا** ابو عیسی نے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کے مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسی بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھکر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھکر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنی کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کیطرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھکر پڑھے اسکو آدھا اجر ہے تندرست کے لئے اور جسکو کچھ عذر نہ ہو اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑھے تو اسکو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی اور بعض حدیثوں میں یہ مضمون آیا ہے یعنی مثل قول سفیان ثوری کے

باب فیمن یتطوع جالسا باب اسکے بیان میں جو بیٹھکر نماز نفل پڑھے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا حتی کان قبل وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعام فانہ کان یصلی فی سبحتہ قاعدا ویقرأ بالسورۃ ویرتلھا حتی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** روایت ہے حفصہ ام المومنین سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھکر یہانتک جب رہ گیا آپ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ نفل بیٹھکر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اسقدر ترتیل کرتے یعنے ٹھہر ٹھہر کر اس لیے کر پڑھتے کہ وہ بہت ہی لمبی ہو جاتی **ف** اور باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے اسکو بیٹھے بیٹھے پھر جب باقی رہتی قرارت تیس یا چالیس آیتوں کی موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھکر پھر جب قرارت کرتے کھڑے کھڑے رکوع و سجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قرارت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع و سجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا انکے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھکر نماز پڑھتے تو قرارت بھی بیٹھکر کرتے پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سألتھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت بہت رات تک کھڑے کھڑے اور بہت رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھکر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے بیٹھ کر **کہا** ابو عیسی نے

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ باب اس بیان میں کہ فرمایا حضرت نے جب سنتا ہوں میں لڑکے کی رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جاوے اسکی ماں **ف** اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ باب اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر **ف** اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اسکا کھلا ہو اور کہا ہے شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پاؤں کی کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں **ف** اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کی اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے نماز میں اور کہا انہوں نے یہود کا فعل ہے اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کرتا ہے کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں **مترجم** کہتا ہے سدل کی دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور بانہیں اسکی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ کرتے کے اندر ہوں اور اسی حال میں رکوع سجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کے دونوں کنارے اسکے داہنی بائیں لٹکا دینا اور انکو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لئے کہ رحمت اسکے سامنے ہے **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّۃً وَّاحِدَۃً **ترجمہ** روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھکو تو ایکبار ہٹا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب سے اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ کہا آپ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایکبار ہٹا دے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت نے اور اسی پر عمل ہے علما کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اسکو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ نے اے افلح خاک آلودہ ہونے دے اپنے منہ کو **ف** کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا اگر پھونکے تو نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولا تھا ہمارا اور نام اسکا رباح تھا روایت ہے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا کہ اسکو رباح کہتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علما نے اور اختلاف ہے علما کا نماز میں پھونکنے میں سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اور اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹتی نہیں نماز اسکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کو کمر پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر [illegible]

حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی کراہیۃ التثاؤب فی الصلوٰۃ باب ہے بیان میں کہ جماہی لینا
نماز میں مکروہ ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب فی الصلوٰۃ من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسیکو جماہی آوے تو روکے اور منہہ بند کرے جہانتک ہوسکے **ف** اور باب میں ابی
سعید خدری سے اور عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جماہی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جماہی کو پھیر دیتا
ہوں کھنکار سے **باب** ما جاء ان صلوٰۃ القاعد علی النصف من صلوٰۃ القائم باب ہے بیان میں کہ بیٹھکر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہوکر پڑھنے سے +
عن عمران بن حصین قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلاھا
قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلاھا نائما فلہ نصف اجر القاعد **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز
کا حال تو فرمایا آپنے جو کھڑے ہوکر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھکر پڑھے تو اسکو کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسکو بیٹھنے والے کا آدھا ثواب ہے **ف** اور
باب میں عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ
کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہوکر پڑھے اگر نہ ہوسکے تو بیٹھکر پڑھے اگر نہ ہوسکے تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھے روایت
کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان
کی روایت کے مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے
انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہوکر پڑھے چاہے بیٹھکر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز
میں جو بیٹھکر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنی کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کیطرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کی معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھکر پڑھے تو اسکو
آدھا اجر ہے تندرست کیلئے اور جسکو کچھہ عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑھے تو اسکو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی اور بعض حدیثوں میں یہ مضمون آیا ہے یعنی مثل قول سفیان ثوری کے
باب فیمن یتطوع جالسا باب اسکی بیان میں جو بیٹھکر نماز نفل پڑھے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا حتی کان قبل وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعام فانہ کان یصلی فی سبحتہ قاعدا ویقرأ بالسورۃ
ویرتلھا حتی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** روایت ہے حفصہ ام المومنین سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھکر یہانتک کہ
جب رہگیا آپ کی وفات میں ایک سال تو پڑھنے لگے آپ نفل بیٹھکر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اسقدر ترتیل کرتے یعنے ٹھیر ٹھیر کر مزے لیکر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی **ف** اور باب میں
ام سلمہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ نماز پڑھتے تھے بیٹھکر پھر جب باقی رہتی
قراءت تیس یا چالیس آیتوں کی موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھکر پھر جب قراءت کرتے کھڑے کھڑے
رکوع وسجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع وسجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا انکے نزدیک دونوں حدیثیں
معمول بہا اور صحیح ہیں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین
او اربعین آیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بیٹھکر نماز پڑھتے تو قراءت بھی بیٹھکر کرتے پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہوکر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **کہا** ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سألتھا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان
یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **ترجمہ**
روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور
بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قراءت کرتے کھڑے ہوکر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قراءت کرتے بیٹھکر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے بیٹھکر **کہا** ابو عیسیٰ نے

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاسمع بکاء الصبی فی الصلوٰۃ فاخفف باب اس بیان میں کہ فرمایا حضرت نے جب
سنتا ہوں میں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ انی لاسمع بکاء الصبی وانا فی الصلوٰۃ
فاخفف مخافۃ ان تفتتن امہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس
خیال سے کہ گھبرا نہ جاوے اسکی ماں **ف** اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء لا تقبل صلوٰۃ
الحائض الا بخمار باب اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ الحائض
الا بخمار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر **ف** اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بھی
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی
بدن اسکا کھلا ہو اور کہا ہے شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ السدل فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں
کہ سدل مکروہ ہے نماز میں **عن** ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں **ف** اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ سے مرفوعاً مگر
اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے نماز میں اور کہا یہ فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا
کرتی پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں **مترجم** کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور باہیں اسکی نہ پہننا اور
ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جاویں اور اسی طرح رکوع سجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کے دونوں کنارے اسکی داہنی بائیں لٹکا دینا اور انکو کندھوں پر نہ ڈالنا
یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتی پر کرے تو مضائقہ نہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ مسح الحصٰی فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں
مکروہ ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لئے کہ رحمت اسکے سامنے ہے **عن** معیقیب قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن مسح الحصی فی الصلوٰۃ فقال ان کنت لابد فاعلا فمرۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانا
کو نماز میں تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھکو تو ایک بار ہٹا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبد اللہ اور معیقیب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ کہا آپ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹا دے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی ہے حضرت نے
اور اسی پر عمل ہے علماء کا **باب** ما جاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے **عن** ام سلمۃ قالت رأی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
لڑکے کو کہ ہم اسکو افلح کہتی تھیں جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا اپنی ناک آلودہ ہونے دے اپنی منہ کو **ف** کہا احمد بن منیع نے کہ مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا اگر پھونکے تو
اسکی نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولا تھا ہمارا رباح اسکا نام تھا روایت کی
ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اسکی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا کہ جسکو رباح کہتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسناد حدیث
ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اور اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹتی نہیں نماز اسکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی النھی
عن الاختصار فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یصلی الرجل
مختصرا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کو نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنی ہاتھ کو کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضَفِرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اُسکو ابو رافع نے تو دیکھا حضرت حسن نے انکی طرف غصے سے تو کہا اُنہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نکرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا **ف** اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور عبداللہ بن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قرشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ** باب نماز میں عاجزی کرنے کی بیان میں

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کی بعد اور ڈرنا ہے اللہ عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی میں ... اور ... دونوں ہاتھ کہتا ہے یعنی بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کی سامنے کہ ہتیلیاں ہوں تیری منہ کی طرف اور کہے یارب یارب اور جو ایسا نکرے وہ ایسا ہی ایسا ہے ... **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابن ... کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نکرے وہ ناقص ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن ابی انس سے اور وہ عمران بن ابی انس ہیں ... اور ... عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ ... ہی اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ** باب اس بیان میں کہ پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے نماز میں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نکرے یعنی انگلیوں میں انگلی کہ وہ تو نماز میں ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ** باب نماز میں دیر تک قیام کرنے کی بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی نماز افضل ہے فرمایا جسمیں قیام دراز ہو **ف** اس باب میں عبداللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ** باب رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کی بیان میں **عَنِ** الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً **ترجمہ** روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھسے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھسے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پوچھا میں نے اُنسے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھکو اُس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدہ بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اسلئے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کیواسطے بلند کرتا ہے اللہ اُسکا ایک درجہ

اور گھٹاتا ہی ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابو درداسی سو پوچھا میں نے اُن سے جو پوچھا تھا ثوبان سی تو انہوں نی بھی کہا کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تھی جو
بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کو واسطے بلند کرتا ہی اللہ اُسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہی ایک گناہ **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور
ابو درداء کی کثرت رکوع اور سجود کی باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ بعضے کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنی سی اور کہا بعضوں نے کثرت
رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کی دراز کرنی سی اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اُسمیں کسیکو اور کہا اسحق نے دنکو کثرت رکوع
اور سجود اور راتکو طول قیام بہتر ہی مگر ہو وی کسی آدمی کا کچھ قرآن مقرر کہ وہ روز پڑھتا ہو اُسکو راتکو تو اُسمیں کثرت رکوع او سجود کی بہت بہتر ہی کہ قرآن تو اپنی وظیفی کی موافق
خواہ مخواہ پڑھیگا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملیگا **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ اسحق اسلیے قایل ہوا اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ طول قیام مروی ہے رات میں
اور دنمیں مروی نہیں کہ آپ نے قیام دراز کیا ہو **باب** مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلوٰةِ باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلوٰةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی دو کالی چیزوں کی مارنیکا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے
اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علما نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو ایسی مشغولی ہی اور
پہلا قول زیادہ صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ باب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرنیکے بیان میں **عن** عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيْفِ
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلوٰةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلوٰتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ
جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سی جو ہم قسم تھی بنی عبد المطلب کے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور انکو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولی میں پھر جب پوری کر چکی نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدہ میں قبل سلام کی اور لوگوں نے بھی سجدے
کیے آپکے ساتھ بدلے میں قعدہ اولی کے جو بھول گئے تھے **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے بھی روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی انہوں نے عبد الاعلی اور ابو داود سی کہا دونوں نے
خبر دی ہمکو ہشام نے انکو یحیی بن ابی کثیر نی وہ روایت کرتی ہیں محمد بن ابراہیم سی کہ ابا ہریرہ اور سائب قاری دونوں سجدہ کرتی تھی سہو کی قبل سلام کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے
اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کرے ہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہی اور حدیثوں کا اور ذکر کرتے ہیں کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا
اور کہا احمد اور اسحق نے جب کھڑا ہو جاوے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کری قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبد اللہ ابن بحینہ وہ بیٹے ہیں مالک کے اور بحینہ انکی ماں ہیں ایسا ہی خبر دی ہمکو
اسحق بن منصور نے علی ابن مدینی سی اور کہتی ہیں انکو عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علما کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کی ہے
اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء مدینہ کا مثل یحیی بن سعید اور ربیعہ وغیرہ کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا
بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جاوے نماز میں تو سجدہ بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کی اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا احمد نے جس صورتمیں جسطرح پر سجدہ
سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہے اس صورتمیں اسیطرح سجدہ کرنا چاہیے یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل سلام کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے
بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کری قبل سلام کی ابن بحینہ کی حدیث کی موافق اور اگر پڑھ لے ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کری سلام کی بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں
میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کری بعد سلام کے اسیطرح جس جس صورتمیں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جسمیں کوئی فعل رسول اللہ سے مروی نہیں تو اُسمیں
سجدہ کری قبل سلام کی اور اسحق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ جس صورتمیں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اُسمیں اگر زیادتی ہو نماز میں
تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کی **باب** مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنیکی بیان
میں **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ أَزِيْدَ فِي الصَّلوٰةِ أَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
بَعْدَ مَا سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھ گئی نماز یا آپ بھول گئے پس دو سجدے کیے آپنے بعد سلام کے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی صلی

اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہی تو کوکہہ رہا تہہ کہ کے چلتا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ باب بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ابی رافع سی کی وہ گزری حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑہتی تہے اور باندھا انہون نے جوڑا اپنا گدی پر سو کہول دیا اُس کو ابو رافع نی تو دیکہا حضرت حسن نے انکی طرف غصی ہو کر کہا انہون نی اپنی نماز پڑہتی رہو اور غصہ نکرو کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ وہ حصہ ہے شیطان کا **ف** اور اس باب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبد اللہ بن عباس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہین بالونکو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قرشی مکی ہین اور وہ بہائی ہین ایوب ابن موسیٰ کے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین عاجزی کرنیکی بیان مین **عن** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کی بعد اور ڈرنا ہی اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی مین اور اٹہانا دونون ہاتہہ کہتا ہی راوی کہ بلند کری تو دونون ہاتہونکو پروردگار کی سامنی کہ ہتیلیان ہون تیری منہ کیطرف اور کہی یارب یارب اور جو ایسا نکری وہ ایسا ایسا ہی یعنی ناقص ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگون نے اس حدیث مین یہ کہا ہی مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نکری وہ ناقص ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا مین نے محمد ابن اسمٰعیل سے کہتی تہی روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سی اور خطا کی کئی مقام مین ایک تو کہا روایت ہے انس بن ابی انس سی اور وہ عمران بن ابی انس ہین دوسری کہا روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت مین عبد اللہ بن نافع بن العمیا ہین کہ وہ روایت کرتی ہین ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتی ہین عبد اللہ بن حارث سے وہ مطلب سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حقیقت مین روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے وہ روایت کرتی ہین فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث ابن سعد کی بہت صحیح ہی شعبہ کی حدیث سے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ باب بیان مین کہ پنجہ مین پنجہ ڈالنا نماز مین مکروہ ہے **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کیا کسی نے اچہی طرح سی پہر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نکری یعنی انگلیون مین انگلی کہ وہ تو نماز مین ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہی کئی لوگون نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسی حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہی **باب** مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین دیر تک قیام کرنیکی بیان مین **عن** جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسی نماز افضل ہی فرمایا جسمین قیام دراز ہو **ف** اس باب مین عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے جابر بن عبد اللہ سے **باب** مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ باب رکوع اور سجدہ زیادہ کرنیکی بیان مین **عن** الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً **ترجمہ** روایت ہے اوزاعی سی کہا روایت کی مجہسی ولید بن ہشام معیطی نی کہا روایت کی مجہسے معدان بن طلحہ یعمری نی کہا ملاقات کی مین نے ثوبان سی جو مولے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو پوچہا مین نے انسے خبر دو مجہی ایسی کام کی کہ نفع دی اللہ مجہکو اُس سے اور داخل کری جنت مین پس چپ رہی وہ دیر تک پہر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑہا کر اسلئے کہ سنا ہی مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو بندہ ایک سجدہ کری اللہ کیواسطے بلند کرتا ہی اللہ اُسکا ایک درجہ

اور گھٹاتا ہے ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابو درداء سے سو پوچھا میں نے اُن سے جو پوچھا تھا ثوبان سے تو انہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اُس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ثوبان کی اور ابو درداء کی کثرت رکوع اور سجود کی باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہ بعضے کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور کہا بعضوں نے کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کی درازی کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اُس میں کسی کو اور کہا اسحٰق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود اور رات کو طول قیام بہتر ہے مگر ہووے کسی آدمی کا کچھ قرآن مقرر کہ وہ روز پڑھتا ہو اس کو رات کو تو اس میں کثرت رکوع و سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کی موافق خواہ مخواہ پڑھیگا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملیگا **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ اسحٰق اسلئے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ نے قیام دراز کیا ہو

باب مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ہے بعض علما نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے کہ نماز تو میں مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ باب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم تھے بنی عبد المطلب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدۂ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کئے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدہ میں قبل سلام کے اور لوگوں نے بھی سجدے کئے آپ کے ساتھ بدلے میں قعدۂ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الاعلیٰ اور ابو داؤد سے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے انکو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ ابو ہریرہ اور سائب قاری دونوں سجدہ کرتے تھے سہو کا قبل سلام کے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کرے ہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کا اور ذکر کرتے ہیں کہ آخر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحٰق نے جب کھڑا ہو جاوے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبد اللہ ابن بحینہ وہ بیٹے ہیں مالک کے اور بحینہ ان کی ماں ہیں ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحٰق بن منصور نے علی ابن مدینی سے اور کہتے ہیں انکو عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ **کہا ابو عیسیٰ** نے اختلاف ہے علما کا سجدۂ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعضوں نے جب بھول سے کچھ زیادتی ہو جاوے نماز میں تو سجدہ بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا احمد نے جن صورتوں میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس صورت میں اسی طرح سجدہ کرنا چاہیے یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل سلام کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کی موافق اور اگر پڑھے ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر و عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسیطرح جن جن صورتوں میں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحٰق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے

باب مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ أَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بھول گئے پھر دو سجدے کئے آپ نے بعد سلام کے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی

علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے ف اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا
بَعْدَ السَّلَامِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کیے سہو کے بعد سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے
اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اسکی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ نہ بیٹھا ہو قعدۂ اخیر
میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھی اور قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اسکی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور بعض کوفیوں کا باب مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ باب سجدۂ سہو میں تشہد پڑھنے کی بیان میں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور
دو سجدے کیے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کی اور روایت
کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے
اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں
عصر کی پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اسکو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہیں کو کہتے ہیں الخ اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے اور اختلاف ہے علما کو سجدۂ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے
کہ تشہد پڑھے اُسمیں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدۂ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدے کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل
سلام کے تو تشہد نہ پڑھے باب فِیْمَنْ یَشُكُّ فِی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنے کے بیان میں عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِیَاضِ
بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ اَحَدُنَا یُصَلِّیْ فَلَا یَدْرِیْ کَیْفَ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ کَیْفَ
صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا
ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر ف اس باب میں روایت
ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھیرا وے اسکو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھیرا وے اسکو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور
اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیَلْبِسُ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی ہے سو جب پاوے یہ کوئی تم میں سے تو
چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَهَا
اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَبْنِ عَلٰی وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَوْ ثَلَاثًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثِنْتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی
اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب بھول جاوے
کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو
سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اسکو زہری نے عبیداللہ
بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب اسکے بیان میں جو سلام پھیر دے دو رکعت ظہر یا عصر میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ
ذُو الْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا اُنسے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنے بحکم خدا یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ سو پوچھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی پھر سلام کیا پھر تکبیر کہی پھر سجدہ
کیا مانند پہلی سجدوں کے یا اُس سے لنبا پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدہ کی برابر یا اُس سے لنبا **ف** اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے بھی روایت
ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضے کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسیطرح ہو نماز
دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اسکے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہوا اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اُسکے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اُس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق میں کہ قضا کرے اگر بھولے سے کہا لیوے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اُسکو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصداً کہانے میں اور بھول جانے
میں ابی ہریرہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اُسکو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اسکے
معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کر لے اور نماز اُسکی فاسد نہیں اور جسنے کلام کیا مقتدیوں میں سے اور اُسکو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرایض
گھٹتے بڑھتے رہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسیکے لئے جائز نہیں ہو سکتی جیسے ذوالیدین
کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے احمد کا قول کچھ اسیکے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کی **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ باب جوتیاں
پہنکر نماز پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ
نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت اُنکی ابی سلمہ ہے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں
پہنکر تو کہا انس نے ہاں **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ
اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب** مَا جَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ باب
نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں **عَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے
براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں **ف** اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ
غفاری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول
ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحٰق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اُترے پھر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے ساتھ دعا کرے **باب**
فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ باب ترک قنوت کے بیان میں **عَنْ** اَحْمَدَ بْنِ مَنِيْعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ
قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ
قَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ **ترجمہ** روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہ ابو مالک اشجعی نے کہا اپنی باپ سے اے میرے باپ تُنے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علی کے ساتھ تو یہیں کوفہ میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا اُنکے باپ نے اے میرے بیٹے یہ تو
نئی بات نکلی ہوئی ہے **ف** روایت کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے اُنہوں نے ابو عوانہ سے اُنہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر
عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو عیسیٰ نے ابو مالک
اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ باب اُسکے بیان میں جو چھینکے نماز میں **عَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا
الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ
مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

علیہ وسلم نے سہو کی دو سجدے کئے بعد کلام کے ف اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کئے سہو کے بعد سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اُسکی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ نہ بیٹھا ہو قعدۂ اخیر میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھی اور قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اُسکی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا

باب مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ باب سجدۂ سہو میں تشہد پڑھنے کی بیان میں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کی اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذا سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی المہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذا سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اُسکو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی اُنہیں کو کہتے ہیں الخ اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے اور اختلاف ہے علما کو سجدۂ سہو کے تشہد میں سو کہا بعض نے کہ تشہد پڑھے اُسمیں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدۂ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدے کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے

باب فِيْمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنیکی بیان میں عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھکر ف اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جب شبہ پڑے کسیکو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھیرا دے اُسکو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھیرا دے اُسکو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علما نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اُسپر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پاوے کوئی تم میں سے یہ تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب سہو کرجاوے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک تو ایک رکعت قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اسکو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب اسکی بیان میں جو سلام پھیر دے دو رکعت ظہر یا عصر میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اَطْوَلَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر بیٹھے دو رکعت پڑہکر سو کہا اُنسے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنے بحکم خدا یا آپ بہول گئے یا رسول اللہ سو پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگون نے ہان یعنی نماز کم ہوئی سو کہڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین پچہلی پہر سلام کیا پہر تکبیر کہی پہر سجدہ کیا مانند پہلے سجدون کے یا اُس سے لنبا پہر تکبیر کہی اور سر اُٹہایا پہر سجدہ کیا پہلے سجدہ کی برابر یا اُس سے لنبا **ف** اس باب مین عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث مین بعضے کوفی کہتے ہین کہ جب کلام کرے نماز مین بہولکر یا انجان ہو کر کسیطرح ہو نماز دوبارہ پڑہے اور تاویل کرتے ہین کہ یہ واقعہ قبل اسکے تہا کہ نماز مین کلام حرام ہوا اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اُسکے قایل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اُس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق مین کہ قضا کرے اگر بہولکر کہا لیوے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اُسکو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصدًا کہانے مین اور بہول جانے مین ابی ہریرہ کی حدیث کی روسے روزہ دار کے حق مین اور کہا احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث مین اگر کلام کیا امام نے نماز مین اور اُسکو گمان تہا کہ مین نماز پوری کر چکا ہون اور بعد اُسکے معلوم ہوا کہ کچہہ باقی ہے تو پوری کر لے اور نماز اُسکی فاسد نہین اور جسنے کلام کیا مقتدیون مین سے اور اُسکو معلوم ہے کہ نماز کچہہ باقی ہے تو وہ پہر سے پڑہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرایض گہٹتے بڑہتے رہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہو گئی اور آج کی دن یہ بات کسیکے لئے جائز نہین ہو سکتی جیسے ذوالیدین کو ہو گئی کہ آج کل فرض کم و بیش نہین ہوتے احمد کا قول کچہہ اسکے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب مین موافق ہین احمد کی **باب** ما جاء في الصلوٰة في النعال باب جوتیان پہنکر نماز پڑہنے کے بیان مین **عن** سعيد بن يزيد أبي سلمة قال قلت لأنس بن مالك أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في نعليه قال نعم **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت اُنکی ابی سلمہ ہے کہا اُنہون نے پوچہا مین نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان پہنکر تو کہا انس نے ہان **ف** اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن ابی حبیبہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطاء سے کہ ایک مرد ہین بنی شیبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب** ما جاء في القنوت في صلوٰة الفجر باب نماز صبح مین قنوت پڑہنے کی بیان مین **عن** البراء بن عازب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في صلوٰة الصبح والمغرب **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہتے تہے صبح مین اور مغرب مین **ف** اس باب مین روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت مین سو بعضون نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑہنا فجر کی نماز مین اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد و اسحٰق نے قنوت نہ پڑہے مگر جب مسلمانون پر کوئی مصیبت اُترے پہر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے ساتہہ دعا کرے **باب** في ترك القنوت باب ترک قنوت کے بیان مین **عن** احمد بن منيع قال اخبرنا يزيد بن هارون عن ابي مالك الاشجعي قال قلت لابي يا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان وعلي بن ابي طالب ههنا بالكوفة نحوا من خمس سنين اكانوا يقنتون قال اي بني محدث **ترجمہ** روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہ ابو مالک اشجعی نے کہا اپنی باپ سے ای میرے باپ تمنے تو نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچہے اور حضرت علی کے ساتہ تو یہین کوفہ مین قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑہتے تہے کہا اُنکے باپ نے ای میرے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہوئی ہے **ف** روایت کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے اُنہون نے ابو عوانہ سے اُنہون نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑہا فجر مین تو بہی اچہا ہے اور نہ پڑہا تو بہی اچہا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑہنا اور ابن مبارک بہی نہین تجویز کرتے قنوت فجر مین کہا ابو عیسیٰ نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے **باب** ما جاء في الرجل يعطس في الصلوٰة باب اُسکے بیان مین جو چہینکے نماز مین **عن** رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فقال من المتكلم في الصلوٰة فلم يتكلم احد ثم قالها الثانية من المتكلم في الصلوٰة فلم يتكلم احد ثم قالها الثالثة من المتكلم في الصلوٰة فقال رفاعة بن رافع بن عفراء انا يا رسول الله قال كيف قلت قال قلت الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكا ايهم يصعد بها

روایت ہے رفاعہ بن رافع سی کہا انہون نی نماز پڑہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھکو سو کہا مین نی الحمد للہ سے یرضی تک اور معنی اسکی یہ ہین سب تعریف
اللہ کے لئے ہی بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اسکی اندر اور اوپر جیسی دوست رکہتا ہی ہمارا رب اور پسند کرتا ہی پہر جب نماز پڑہ چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات
کرنیوالا تہا نماز مین سو نہ بولا کوئی پہر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین پہر بہی کوئی نہ بولا پہر فرمایا سہ بارہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نی
مین تہا یا رسول اللہ فرمایا کیونکر کہا تہا تمنی کہا مین نی کہا تہا الحمد للہ سی آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اسکی کہ میری جان جسکی ہاتہ مین ہے کہ دوڑی تہین تیس اوپر کئی فرشتی کہ کون
چڑہ جاتا ہی اس کلمہ کو لیکر یعنی آسمان کیطرف **ف** اس باب مین روایت ہے انس اور وائل بن حجر سی اور عامر بن ربیعہ سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض علما
کی نزدیک یہہ واقعہ نماز نفل مین تہا اسلئے کہ کتنے تابعین کہتے ہین کہ جب چھینکے آدمی نماز فرض مین تو حمد کری اللہ تعالی کی اپنی دل مین اس سی زیادہ اجازت نہ دی **باب** فی
نسخ الکلام فی الصلوۃ باب نماز مین کلام منسوخ ہونیکی بیان مین **عن** زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوۃ یکلم الرجل منا صاحبہ الی جنبہ حتی نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم
سی کہا انہون نے باتین کرتی تہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے نماز مین بولتا تہا آدمی اپنی ساتھی سی جو بازو پر ہوتا تہا یہانتک کہ اتری یہ آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم
ہوا ہمکو چپ رہنی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر
عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کری نماز مین عمدا یا سہوا تو دوبارہ پڑہی نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کری قصدا تو دوبارہ
پڑہی نماز اور اگر کلام کرے بہول سی یا مسئلہ نجانتا ہو کافی ہی اسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ باب توبہ کی نماز کے
بیان مین **عن** اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ
منہ بما شاء ان ینفعنی بہ واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ
ہذہ الایۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** روایت ہی اسماء بن الحکم فزاری سی کہا سنا مینی حضرت علی سی کہ فرماتے
تہی مین جب سنتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی حدیث تو نفع دیتی تہی اللہ کی حکم سی مجھکو جتنا وہ چاہتا تہا اور جب سنتا تہا مین کوئی حدیث کسی اور صحابی سی تو قسم
لیتا تہا مین اس سے پہر جب قسم کہاتا تہا وہ سچا جانتا تہا مین اسکو اور بیان کیا مجہہ سے ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہ سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
کوئی آدمی نہین کہ کچہہ گناہ کری پہر کہڑا ہو اور طہارت کری پہر نماز پڑہی پہر مغفرت مانگی اللہ سی مگر بخشدیتا ہی اللہ اسکے گناہ کو پہر پڑہی حضرت نی اپنی قول کی تائید
کی لئی یہ آیت والذین الایۃ یعنی متقی وہ ہین کہ جب ہوجاتی ہی انسی کچہہ بیحیائی یا ظلم کرتی ہین اپنی جان پر تو یاد کرتی ہین اللہ کو آخر آیت تک **ف** اس باب مین روایت ہے
ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث علی کی حسن ہی نہین جانتی
ہم اسی مگر سند سی عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی انسی شعبہ اور کئی لوگون نی سو مرفوع کیا انہون نی مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نی یہ حدیث
موقوفا اور مرفوع نکیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعا بہی **باب** ما جاء متی یومر الصبی بالصلوۃ باب اس بیان مین کہ
لڑکی کو کب سے حکم کرین نماز کا **عن** سبرۃ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوۃ ابن سبع سنین واضربوہ
علیہا ابن عشر **ترجمہ** روایت ہے سبرہ جہنی سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سکہلاؤ لڑکونکو جب سات برس کے ہون اور مارو انکو نماز کی لئی جب دس برس
کی ہون **ف** اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی بہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے قائل
ہین احمد اور اسحاق اور کہتے ہین جو نماز چہوڑ دیوی لڑکا بعد دس برس کی اسکی قضا پڑہے **کہا** ابو عیسے نی سبرہ بیٹی ہین معبد جہنی کے اور انکو ابن عوسجہ بہی کہتی ہین +
باب ما جاء فی الرجل یحدث بعد التشہد باب اسکے بیان مین جو حدث کری بعد تشہد کی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا احدث یعنی الرجل وقد جلس فی اخر صلوتہ قبل ان یسلم فقد جازت صلوتہ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی

لہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کی اور بیٹھہ چکا اپنی نماز کی آخر مین یعنی قعدۂ اخیرہ مین تو جائز ہوگئی نماز اُسکی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث
از روی اسناد کی قوی نہین ہے اور اضطراب ہے اُسکی اسناد مین اور بعضی لوگ قایل ہین اسکی کہ جب بیٹھہ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز مین اور حدث کیا قبل سلام کی تو نماز اُسکی پوری
ہوگئی اور بعضون نے کہا جب حدث کری قبل تشہد یا قبل سلام کی تو اعادہ کری نماز کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑہی اور سلام پہیر دی تو نماز اسکی
جایز ہی کہ فرمایا حضرت نے وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہی اور تشہد کچہہ ایسا فرض نہین کہ اُسکے ترک سی نماز درست نہو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دو رکعت کے بعد کہڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑہا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جبکہ تشہد پڑہ لیا اگر سلام نہ پہیری تو بہی نماز جائز ہی اور سند پکڑی اُس حدیث سی کہ سکہایا ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اُسکی اخیر مین فرمایا فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنے جب فارغ ہوچکا تو تشہد سی تو ادا کر دیا جو تجہپر لازم تہا
کہا ابو عیسے نے عبد الرحمن بن زیاد وہ افریقی ہین کہ بعض اہل حدیث نے اُنکو ضعیف کہا ہی اُنہی مین سی ہین یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل **بَابُ** مَا جَاءَ إِذَا كَانَ
الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ باب اس بیان مین کہ جب مینہہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزل مین پڑہ لینا درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا
مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا تہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین اور برسا مینہہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہی نماز
پڑہ لی اپنی فرودگاہ مین **ف** اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سی بہی **کہا** ابو
عیسے نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت مین حاضر نہونی کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق کہا سنا مین نے
ابا زرعہ سی کہتے تہی روایت کی عفان بن مسلم نے عمر بن علی سی ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ نے نہین دیکہا مین نے بصرہ مین کوئی حافظ تین شخصون سے بڑہکر علی ابن مدینی
اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی اور ابو الملیح کا نام عامر ہی بیٹا ابن اسامہ ہین اور کہتی ہین اُنہین زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ
باب نماز کی بعد کی تسبیح کی بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّوْنَ
كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّ
ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَاللهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیے یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم نماز پڑہتے ہین اور روزہ رکہتی ہین جیسی ہم روزہ رکہتے
ہین اور سوا اُسکے اُنکے پاس مال ہین کہ اُس سے غلام آزاد کرتے ہین اور صدقہ دیتی ہین تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑہ چکا کرو تو کہو سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
۳۳ تینتیس بار اور اَللهُ أَكْبَرُ ۳۴ چونتیس بار اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دس بار سو تم پالوگی اسکی برکت سے درجی اُنکی جو تمسے آگے بڑہ گئی ہونگی اور نہ آگی بڑہ سکیگا کوئی تمسی جو پیچہی تمہاری ہے
ف اس باب مین روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی
غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے دو خصلتین ہین کہ نہین بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہی جنت مین اول یہ کہ تسبیح کری یعنی سُبْحَانَ اللهِ کہی ہر نماز
کی بعد ۳۳ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی تینتیس بار اور اَللهُ أَكْبَرُ کہی ۳۴ چونتیس بار دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللهِ کہی سوتی وقت دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور اَللهُ أَكْبَرُ دس بار **بَابُ**
مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ باب سواری پر نماز پڑہنے کی بیان مین کیچڑ اور پانی کی وقت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوْا وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ
الْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ إِيْمَاءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ
مِنَ الرُّكُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سی وہ اپنی دادا سی کہ وہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سفر مین سو پہونچی ایک تنگ جگہہ مین
اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سی مینہہ برسا اور نیچی کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پہر آگے بڑہی اپنی سواری پر اور امامت کی
اُنکی اشارہ کرتی تہی اور جہکتے تہی سجدہ مین رکوع سی زیادہ **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمر بن رماح بلخی نے اسکو روایت کیا ہی اور کسیکی روایت سے معلوم نہین ہو
اور روایت کی ہی اُنسی کئی عالمون نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ اُنہون نے نماز پڑہی کیچڑ پانی مین سواری پر اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھکو سو کہا میں نے الحمد للہ سے یرضیٰ تک اور معنی اُسکی یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لئے ہی بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اُسکی ابتدا اور انتہا میں جیسی دوست رکھتا ہی ہمارا رب اور پسند کرتا ہی پھر جب نماز پڑھ چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنیوالا تہا نماز میں سو نہ بولا کوئی پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنیوالا تہا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بارہ کون بات کرنیوالا تہا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تہا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیونکر کہا تہا تمنے کہا میں نے کہا تہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُسکی کہ میری جان جسکی ہاتہ میں ہے کہ دوڑے تیس اُوپر کئی فرشتے کہ کون چڑہ جاتا ہی اُس کلمہ کو لیکر یعنی آسمان کیطرف **ف** اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے **کہا ابو عیسےٰ** نے حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض علما کی نزدیک یہہ واقعہ نماز نفل میں تہا اسلئے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نماز فرض میں تو حمد کری اللہ تعالیٰ کی اپنی دل میں اس سی زیادہ اجازت نہ دی

باب فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز میں کلام منسوخ ہونیکی بیان میں **عن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهُ إِلٰى جَنْبِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتی تہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے نماز میں بولتا تہا آدمی اپنی ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تہا یہانتک کہ اُتری یہ آیت وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ سو حکم ہوا ہمکو چپکے رہنی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے **کہا ابو عیسےٰ** نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کری نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑہے نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کری قصداً تو دوبارہ پڑہے نماز اور اگر کلام کرے بہول سے یا مسئلہ نجانتا ہو کافی ہی اُسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ باب توبہ کی نماز کے بیان میں **عن** أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ **ترجمہ** روایت ہی اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی سے کہ فرماتے تہے میں جب سنتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تہی اللہ کی حکم سی مجہکو جتنا وہ چاہتا تہا اور جب سنتا تہا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تہا میں اُس سے پہر جب قسم کہا جاتا تہا وہ سچا جانتا تہا میں اُسکو اور بیان کیا مجہہ سے ابو بکر نے اور سچ کہا ابو بکر نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کوئی آدمی نہیں کہ کچہہ گناہ کری پہر کہڑا ہو اور طہارت کری پہر نماز پڑہے پہر مغفرت مانگی اللہ سے مگر بخشدیتا ہی اللہ اُسکے گناہ کو پہر پڑہی حضرت نے اپنی قول کی تائید کی لئے یہ آیت وَالَّذِينَ الآیۃ یعنے متقی وہ ہیں کہ جب ہو جاتی ہی اُنسے کچہہ بیحیائی یا ظلم کرتی ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتی ہیں اللہ کو آخر آیت تک **ف** اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہی **کہا ابو عیسےٰ** نے حدیث علی کی حسن ہی نہیں جانتے ہم اُسی مگر سند سی عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی اُنسی شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نکیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بہی

باب مَا جَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ لڑکی کو کب سے حکم کریں نماز کا **عن** سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ **ترجمہ** روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھلاؤ لڑکو کو جب سات برس کے ہوں اور مارو اُنکو نماز کی لئے جب دس برس کی ہوں **ف** اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بہی **کہا ابو عیسےٰ** نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چہوڑدیوے لڑکا بعد دس برس کی اُسکی قضا پڑہے **کہا ابو عیسےٰ** نے سبرہ بیٹی ہیں معبد جہنی کے اور اُنکو ابن عوسجہ بہی کہتی ہیں +

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ باب اُسکے بیان میں جو حدث کری بعد تشہد کی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کی اور بیٹھ چکا اپنی نماز کی آخر میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں تو جائز ہو گئی نماز اسکی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
ازروئے اسناد کی قوی نہیں اور اضطراب ہے اسکی اسناد میں اور بعضے لوگ قایل ہیں اسکی کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کی تو نماز اسکی پوری
ہو گئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کری قبل تشہد یا قبل سلام کی تو اعادہ کری نماز کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اسکی
جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ یعنے تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اسکے ترک سے نماز درست نہو اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اسکی اخیر میں فرمایا فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنے جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھپر لازم تھا
کہا ابو عیسیٰ نے عبد الرحمن بن زیاد وہ افریقی ہیں کہ بعض اہل حدیث نے انکو ضعیف کہا ہے انہیں میں سے ہیں یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل **بَابُ** مَا جَاءَ إِذَا كَانَ
الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ باب اس بیان میں کہ جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزل میں پڑھ لینا درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا
مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز
پڑھ لے اپنی فرودگاہ میں **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی **کہا** ابو
عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے
ابا زرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ نے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھکر علی ابن مدینی
اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی اور ابو الملیح کا نام عامر ہے بیٹے ابن اسامہ میں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہزلی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ
باب نماز کی بعد کی تسبیح کی بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ
كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتِقُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیے یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے
ہیں اور سوا اسکے انکے پاس مال ہیں کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سُبْحَانَ اللهِ تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
تینتیس ۳۳ بار اور اَللهُ اَكْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دس بار سو تم پا لوگے اسکی برکت سے درجے انکے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہونگے اور نہ آگے بڑھ سکیگا کوئی تم سے جو پیچھے تمہارے ہے
ف اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے
غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجا لاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سُبْحَانَ اللهِ کہے ہر نماز
کی بعد تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تینتیس بار اور اَللهُ اَكْبَرُ کہے چونتیس ۳۴ بار دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللهِ کہے سوتے وقت دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور اَللهُ اَكْبَرُ دس بار **بَابُ**
مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ باب سواری پر نماز پڑھنے کی بیان میں کیچڑ اور پانی کی وقت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ
الْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يُومِي إِيمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ
مِنَ الرُّكُوعِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں
اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہو گئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری پر اور امامت کی
انکی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمر بن رماح بلخی نے اسکو روایت کیا ہے اور کسیکی روایت سے معلوم نہیں ہوتے
اور روایت کی ہے انسے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق

باب ما جاء في الاجتهاد في الصلوٰة ۔ باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے کی بیان میں **عن** المغيرة ابن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه
حتى انتفخت قدماه فقيل له أتتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ
نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پاؤں مبارک آپکے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بخش دیے آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ نے کیا نہوں میں
بندہ شکرگزار **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان اول ما يحاسب به
العبد يوم القيمة الصلوٰة ۔ باب اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جسکی پرسش ہوگی وہ نماز ہے **عن** حريث بن قبيصة قال قدمت المدينة
فقلت اللهم يسر لي جليسا صالحا قال فجلست الى ابي هريرة فقلت اني سألت الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله
صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من
تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك **ترجمہ** روایت ہے حریث ابن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب کر
مجھکو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھکو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
شاید اللہ فائدہ دے مجھکو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جسکا حساب ہوگا بندہ سے قیامت کے دن اسکے عملوں سے نماز ہے پس اگر
درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا اور نقصان پایا پس اگر گھٹ گئے کچھ فرض تو فرماویگا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے
کی تو پوری ہونگی اس سے نقصان فرضوں کی پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کئے جاوینگے **ف** اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ ابن ذویب سے سوای
اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **باب** ما جاء فيمن صلى في
يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة ما له من الفضل ۔ باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اسکو کیا ثواب ہے **عن** عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثابر على ثنتي عشرة ركعة من السنة بنى الله له بيتا في الجنة اربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعدها
وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ
رکعت سنت بنا دے اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اسکی اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل
فجر کی **ف** اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے
میں مغیرہ بن زیاد کے **عن** ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة اربعا
قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر صلوٰة الغداة **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اسکے لیے ایک گھر جنت میں چار قبل ظہر کے اور دو بعد اسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل
فجر کی جو نماز ہے اول روز کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہی کی سندوں سے **باب** ما جاء في ركعتي الفجر
من الفضل ۔ باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور
ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث **باب** ما جاء في تخفيف ركعتي
الفجر والقراءة فيهما ۔ باب تخفیف سنت فجر اور قراءت میں **عن** ابن عمر قال رمقت النبي صلى الله عليه وسلم شهرا فكان يقرأ في الركعتين قبل
الفجر بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ف** اسباب مین ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث
ابن عمر کی حسن ہی اور نہین جانتی ہم روایت ثوری کی کہ وہ روایت کرتی ہون ابی اسحق سی مگر سند سی ابی احمد کی اور مشہور لوگون کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہی ابی اسحق سی اور یہی
حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کی بہی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہین حافظ ہین کہا سنا مین نے بندار سی کہتے تہی کسیکا حافظہ مین نے ایسا نہین دیکہا جیسا ابی احمد زبیری کا تہا اور
نام اُنکا محمد بن عبد اللہ بن زبیر اسدی کوفی ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب باتین کرنیکے بیان مین صبح کی سُنت کی بعد **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَىَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سُنتین پڑہ چکتی فجر کی تو اگر مجہہ سے کچہہ کام ہوتا آپکو تو باتین کرتی اور نہین تو تشریف لیجاتی نماز کو **کہا** ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مکروہ کہا بعض
علمائے صحابہ وغیرہم نی کلام بعد طلوع فجر کی جبتک نماز نہ پڑہ لی مگر جو ذکر آلہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا **باب** مَا جَآءَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ
اِلَّا رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان مین کہ بعد طلوع فجر کی سوا دو سُنتون کی اور نماز نہ پڑہنا چاہی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ
بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز نہین ہے بعد طلوع فجر کی سوائے دو رکعت سنتون کے **ف** اور اسباب مین عبد اللہ
بن عمرو اور حفصہ سے روایت ہی **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر قدامہ بن موسی کی روایت سے کہ روایت کی ہی اُنسی کئی لوگون نی اور اسپر اجماع ہی علما
کا کہ مکروہ ہی نماز پڑہنا بعد طلوع فجر کی سوای دو رکعت سنت کی اور معنی اس حدیث کی یہی ہین کہ نماز نہ پڑہنا چاہئی بعد طلوع فجر کی مگر دو رکعت فجر کی **باب** مَا جَآءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ
بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب صبح کی سُنت کی بعد لیٹنی کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پڑہ چکی ایک تم مین کا سُنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدہی کروٹ پر **ف**
اسباب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی ہریرۃ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اس سند سی اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ نبی
صلے اللہ علیہ سلم جب پڑہ چکتی سُنت فجر کی اپنی گہر مین لیٹ جاتے سیدہی کروٹ پر اور کہا ہی بعض علما نی کہ ایسا کرنا ہی مستحب جانکر **باب** مَا جَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ باب اس بیان مین کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑہنا چاہی سوا فرض کے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تکبیر ہو جاوے نماز فرض کی تو اور
نماز نہ پڑہی سوائے اسی فرض کے **ف** اسباب مین ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی
حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نی عمرو بن دینار سی اُنہون نے عطاء بن یسار سی اُنہون نی ابی ہریرہ سے
اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی اور روایت کیا حماد بن زید نی اور سفیان بن عُیینہ نی عمرو بن دینار سی اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور حدیث مرفوع صحیح زیادہ ہی ہمارے نزدیک اور
مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کئی سندون سی روایت کیا اُسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سی اُنہون نے ابی ہریرہ سی اُنہون نی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سی اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو سوائی فرض کی اور کچہہ نہ پڑہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَآءَ فِيْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ باب اس بیان مین کہ جب فوت ہو جاوے سُنت صبح کی تو بعد فرض
کی پڑہی **عن** مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا
اِذَنْ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابراہیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنے دادا سی کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑہی مین نے صبح کی نماز اُنکی ساتہ پہر پہری آنحضرت
اور پایا مجہکو نماز پڑہتے سو فرمایا ٹہیر جا ای قیس کیا دو نمازین ایک ساتہ پڑہتا ہی عرض کیا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پڑہ مین تہی مین نے دو سُنتین فجر کی فرمایا آپ نے
اس صورت مین کچہہ مضائقہ نہین **کہا** ابو عیسے نی محمد ابن ابراہیم کی حدیث نہین جانتی ہم مثل اسکی مگر روایت ہے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سُنا ہی عطاء بن ابی
رباح نی سعد ابن سعید سی اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مُرسلًا اور کہا ہی ایک قوم نی اہل مکہ سی موافق اس حدیث کی کہ کچہہ مضائقہ نہین اگر پڑہ لیوی دو سُنتین بعد فرض کی

باب ما جاء في الاجتهاد في الصلوة۔ باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے کے بیان میں **عن** المغيرة بن شعبة قال صلى رسول الله صلى الله عليه
حتى انتفخت قدماه فقيل له أتتكلف هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ
نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پانوں مبارک آپ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیے گئے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ نے کیا نہ ہوں میں
بندہ شکرگزار **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان اول ما يحاسب به
العبد يوم القيمة الصلوة۔ باب اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جسکی پرسش ہوگی وہ نماز ہے **عن** حريث بن قبيصة قال قدمت المدينة
فقلت اللهم يسر لي جليسا صالحا قال فجلست الى ابي هريرة فقلت اني سألت الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله
صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من
تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك **ترجمہ** روایت ہے حریث ابن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب کر
مجھکو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھکو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
شاید اللہ فائدہ دے مجھکو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلی جسکا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اسکی عملوں سے نماز ہے پس اگر
درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا اور نقصان پایا پس اگر گھٹ گئے کچھ فرض تو فرماویگا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے
کی تو پوری ہونگی اس سے نقصان فرضوں کی پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جاوینگے **ف** اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ ابن حریث سے سوائے
اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **باب** ما جاء فيمن صلى في
يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة ما له من الفضل۔ باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اسکو کیا ثواب ہے **عن** عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثابر على ثنتي عشرة ركعة من السنة بنى الله له بيتا في الجنة اربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعدها
وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ
رکعت سنت بنا دے اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل
فجر کی **ف** اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علما نے کلام کیا ہے حافظے
میں مغیرہ بن زیاد کی **عن** ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة اربعا
قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر صلوة الغداة **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھیں رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اسکے لیے ایک گھر جنت میں چار قبل ظہر کے اور دو بعد اسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل
فجر کی جو نماز ہے اول روز کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہی کی سندوں سے **باب** ما جاء في ركعتي الفجر
من الفضل۔ باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور
ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح ابن عبد اللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث **باب** ما جاء في تخفيف ركعتي
الفجر والقراءة فيهما۔ باب تخفیف سنت فجر اور قرأت میں **عن** ابن عمر قال رمقت النبي صلى الله عليه وسلم شهرا فكان يقرأ في الركعتين قبل
الفجر بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ **ف** اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی اور نہین جانتی ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتی ہون ابی اسحق سی مگر سند سی ابی احمد کی اور مشہور لوگون کی نزدیک حدیث اسرائیل کی ہی ابی اسحق سی اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کی بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہین حافظ ہین کہا سنا مین نے بندار سی کہتے تھی کسی کا حافظہ مین نے ایسا نہین دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تہا اور نام انکا محمد بن عبد اللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب باتین کرنیکے بیان مین صبح کی سُنت کی بعد **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سُنتین پڑھ چکتی فجر کی تو اگر مجھہ سے کچھہ کام ہوتا آپکو تو باتین کرتی اور نہین تو تشریف لیجاتی نماز کو **کہا** ابو عیسیٰ نی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نی کلام بعد طلوع فجر کی جبتک نماز نہ پڑھ لی مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا

باب مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان مین کہ بعد طلوع فجر کی سوا دو سُنتون کی اور نماز نہ پڑہنا چاہیی **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز نہین ہے بعد طلوع فجر کی سوائے دو رکعت سنتون کے **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور حفصہ سے روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قدامہ بن موسی کی روایت سے کہ روایت کی ہی اُنسی کئی لوگون نی اور اسپر اجماع ہی علماء کا کہ مکروہ ہی نماز پڑہنا بعد طلوع فجر کی سوای دو رکعت سنت کی اور معنی اس حدیث کی یہی ہین کہ نماز نہ پڑہنا چاہیی بعد طلوع فجر کی مگر دو رکعت فجر کی

باب مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب صبح کی سُنت کی بعد لیٹنی کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پڑھ چکی ایک تم مین کا سُنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھی کروٹ پر **ف** اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اس سند سی اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتی سُنت فجر کی اپنی گہر مین لیٹ جاتے سیدھی کروٹ پر اور کہا ہی بعض علماء نی کہ ایسا کرنا ہی مستحب جانکر

باب مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ باب اس بیان مین کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑہنا چاہیی سوا فرض کے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تکبیر ہو جاوے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑہی سوائے اسی فرض کے **ف** اس باب مین ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نی عمرو بن دینار سی اُنہون نے عطا بن یسار سی اُنہون نی ابی ہریرہ سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا حماد بن زید نی اور سُفیان بن عُیینہ نی عمرو بن دینار سی اور مرفوع نہین کیا اسکو اور حدیث مرفوع صحیح زیادہ ہی ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سی اُنہون نے ابی ہریرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو سوائے فرض کی اور کچھہ نہ پڑہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ باب اس بیان مین کہ جب فوت ہو جاوے سُنت صبح کی تو بعد فرض کی پڑھ لی **عن** مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابراہیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنے دادا سی کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑہی مین نے صبح کی نماز اُنکی ساتھ پھر پھری آنحضرت اور پایا مجھکو نماز پڑہتی سو فرمایا ٹہیر جا اے قیس کیا دو نمازین ایک ساتھ پڑہتا ہی عرض کیا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پڑہین تہین مینے دو سُنتین فجر کی فرمایا آپ نے اس صورت مین کچھہ مضائقہ نہین **کہا** ابو عیسیٰ نی محمد ابن ابراہیم کی حدیث نہین جانتی ہم مثل اسکی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سُنا ہی عطا بن ابی رباح نی سعد ابن سعید سی اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مُرسلاً اور کہا ہی ایک قوم نی اہل مکہ سی موافق اس حدیث کی کہ کچھ مضائقہ نہین اگر پڑھ لیوی دو سُنتین بعد فرض کے

قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں انکو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو یعنے نماز پڑھتے تھا آخر حدیث تک **باب** مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس سے یہی فعل انکا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس سند سے مانند اس حدیث کی مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر ابن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی **باب** مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ باب ظہر کی قبل چار رکعت سنت کی بیان میں

عن عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبد اللہ نے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے کہ ہم پہچانتے تھے عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کی چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا اور کہا بعض علما نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کی بیان میں

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پڑھی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد ظہر کی **ف** اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **باب آخر** دوسرا باب

عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کی تو پڑھ لیتے انکو بعد ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن مبارک کے اسی سند سے اور روایت کیا اسکو قیس ابن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اسکی اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوا قیس ابن ربیع کی اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

عن أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکی چار رکعت سنت حرام کریگا اسکو اللہ دوزخ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی

عن عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کی اور چار بعد ظہر کی حرام کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر یعنی دوزخ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے عبد الرحمن کے ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے **باب** مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ باب عصر کی قبل چار سنتوں کی بیان میں

عن عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلی چار رکعت فرق کرتے تھے یعنی دو دو دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع انکی تھے مسلمانوں اور مومنوں سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل

مگر یہ چار رکعت سنت میں عصر کی یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اسی حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور
احمد صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى یعنے نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں فصل کرے اُنمیں یعنی دو سلام میں پڑھے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس آدمی پر جو پڑھے عصر کے
قبل چار رکعت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا باب مغرب کے بعد دو رکعتیں اور انکی قرأت کے
بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی
غریب ہے روایت سے ابن مسعود کی نہیں جانتے ہم کسی روایت کی مگر انکی کہ عبد الملک بن معدان کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے **باب** مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِي
الْبَيْتِ باب مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهٖ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت کے گھر میں **ف** اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب
بن عجرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ
كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ
اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں
دو قبل ظہر کی اور دو بعد اسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ نے کہ پڑھتے تھے حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی نے انہوں نے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر نے انہوں نے زہری نے انہوں نے سالم نے انہوں نے ابن عمر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی
حدیث کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ
بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت اور بری بات نہ کرے بیچ میں برابر ہوگا اسکا ثواب
بارہ برس کی عبادت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنادیگا اللہ اُسکے لئے ایک
گھر جنت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے
محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا انکو **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ باب عشا کے
بعد دو رکعت سنت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ
قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی
اور قبل فجر کے دو **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے **باب**
مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ
مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلات کی دو دو رکعت
پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو وتر کر اُسکو ایک رکعت سے اور کر آخر نماز اپنی کو وتر **ف** اس باب میں عمرو بن عبسہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی
حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب**

قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسےٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں انکو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک **باب** ماجاء فی اعادتھا بعد طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسےٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی فعل انکا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابو عیسےٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کی مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی **باب** ماجاء فی الاربع قبل الظہر باب ظہر کی قبل چار سنت کی بیان میں

عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظہر اربعا وبعدھا رکعتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے کہ ہم پہچانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کی چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا اور کہا بعض علما نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پڑھی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد ظہر کی **ف** اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **باب آخر** دوسرا باب

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظہر صلاھن بعدھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کی تو پڑھ لیتے انکو بعد ظہر کی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن مبارک کے اسی سند سے اور روایت کیا اسکو قیس ابن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اسکی اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوا قیس ابن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

عن ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل الظہر اربعا وبعدھا اربعا حرمہ اللہ تعالیٰ علی النار **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکی چار رکعت سنت حرام کریگا اسکو اللہ دوزخ پر کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی

عن عنبسۃ بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار **ترجمہ** روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو محافظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کی اور چار بعد ظہر کی حرام کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر دوزخ کی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے عبدالرحمن کے ہیں انکی کنیت ابو عبدالرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے **باب** ماجاء فی الاربع قبل العصر باب عصر کی قبل چار سنتوں کی بیان میں

عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین ومن تبعھم من المسلمین والمؤمنین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کرتے تھے یعنی دو دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابعدار انکے تھے مسلمانوں اور مومنوں سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل

نکری چار رکعت سنت میں عصر کی یعنی ایک سلام سی پڑھے اور سند یہی حدیث ہے اور کہا کہ معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور
احمد صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی یعنے نمازیں رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں فصل کریں اُنمیں یعنی دو سلام میں پڑھیں عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءًا صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس آدمی پر جو پڑھے عصر کے
قبل چار رکعت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَۃِ فِیْھِمَا باب مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اُنکی قرأت کے
بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ
قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اس باب میں ابن عمر سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی
غریب ہے روایت سے ابن مسعود کی نہیں جانتے ہم کسی کی روایت کی مگر عبد الملک بن معدان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے **باب** مَا جَاءَ اَنَّہٗ یُصَلِّیْھِمَا فِی
الْبَیْتِ باب مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے پڑھی ہیں میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حضرت کے گھر میں **ف** اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب
بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَکَعَاتٍ
کَانَ یُصَلِّیْھَا بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِیْ حَفْصَۃُ
اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا اُنہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں
دو قبل ظہر کی اور دو بعد اُسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ نے کہ پڑھتے تھے حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے اُنسے عبد الرزاق نے اُنسے معمر نے اُنسے زہری نے اُنسے سالم نے اُنسے ابن عمر نے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی
حدیث کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکَعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَہٗ
بِعِبَادَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بُری بات نکرے بیچ میں برابر ہوگا اُسکا ثواب
بارہ برس کی عبادت کے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنادیگا اللہ اُسکے لئے ایک
گھر جنت میں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے
محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا اُنکو **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ باب عشا کے
بعد دو رکعت سنت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ
قَبْلَ الظُّھْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَیْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا اُنہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اُسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی دو
اور قبل فجر کے دو **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے **باب**
مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ
مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِکَ وِتْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی نمازیں دو دو رکعت
پڑھنا چاہئیں پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو وتر کر اُسکو ایک رکعت سی اور کر آخر نماز اپنی کو وتر **ف** اس باب میں عمرو بن عبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی
حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نمازیں رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہئیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب**

باب ما جاء فی فضل صلوٰۃ اللیل باب نماز شب کے ثواب کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شھر رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینا ہے اللہ کا اور سب سے افضل بعد فرض کے نماز رات کی ہے **ف** اس باب میں جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابو بشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے **باب** ما جاء فی وصف صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں **عن** ابی سلمۃ انہ اخبرہ انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلاثا فقالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی **ترجمہ** روایت ہے ابو سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بڑھاتے ہوں رمضان میں یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر کچھ پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھو تو انکے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھو انکے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ نے اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منھا بواحدۃ فاذا فرغ منھا اضطجع علی شقہ الایمن **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھی کروٹ پر **ف** روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب منہ** دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب منہ** باب دوسرا اسی بیان میں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل تسع رکعات **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کی مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے کہا ابو عیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم یصل من اللیل منعہ من ذلک النوم او غلبتہ عیناہ صلی من النھار ثنتی عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا انکو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے عبدالعظیم عنبری کے ہیں کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفیٰ قاضی تھے بصرے کی اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر یعنے جب پھونکا جاوے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا انکے اٹھانیوالوں میں انکے گھر تک کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** فی نزول الرب تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ اس باب میں یہ بیان ہے کہ پروردگار تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ حین یمضی ثلث اللیل الاول فیقول انا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجیب لہ من ذا الذی یسألنی فاعطیہ من ذا الذی یستغفرنی فاغفر لہ

فَلَا یَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَضِیْءَ الْفَجْرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات مین جب گذر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے مین ہون بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھکو کہ مین جواب دون اور قبول کرون اُسکی حاجت کو کون ہے کہ سوال کرے مجھسے کہ مین دون اُسکو جو مانگے کون ہے کہ مغفرت مانگے مجھسے کہ بخش دون گناہ اُسکے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر ف اور اسباب مین علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدردا اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اُترتا ہے اللہ تبارک وتعالی بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتون سے یعنی جنمین آخر شب مذکور ہے **باب** مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَۃِ بِاللَّیْلِ باب رات کو قرآن پڑھنے کی بیا نمین **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِکَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِیْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَکَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِیْلًا ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بکر سے مین گذرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے سے سو عرض کیا ابو بکر نے مین سُناتا تھا اُسکو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو فرمایا آپنے بلند کرو تھوڑی آواز اور فرمایا حضرت عمر سے مین گذرا تم پر اور تم قرآن پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا اُنہون نے مین جگاتا ہون سوتون کو اور بھگاتا ہون شیطان کو فرمایا آپنے ذرا چپکے سے پڑھو ف اسباب مین عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَۃِ وَرُبَّمَا جَہَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسی تھی قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سے قرأت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے کہا مین نے سب تعریف ہے اُس اللہ کو جس نے دین کے کام مین وسعت رکھی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اسکا یحیی بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویون نے روایت کیا ہے اسکو ثابت سے اُنہون نے عبد اللہ بن رباح سے مرسلا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ باب نفل گھر مین پڑھنے کی فضیلت کی بیا نمین **عَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل نماز تمہاری وہ ہے جو گھر مین پڑھی جاوے مگر فرض یعنی اُسکا جماعت سے اور مسجد ہی مین پڑھنا افضل ہے ف اسباب مین عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کئی ہین روایت مین اس حدیث کی سو روایت کیا اُسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعا اور موقوف کیا اُسکو بعض نے اور روایت کیا اُسکو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہین کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْہَا قُبُوْرًا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے گھرون مین اور نہ بناؤ اُسکو قبرین یعنی قبرستان کی طرح گھرونکو نماز سے خالی نرکھو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اَبْوَابُ الْوِتْرِ یہ سب باب وتر کی بیا نمین ہین

باب مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ باب بیا نمین فضیلت وتر کی **عَنْ** خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ اَنَّہٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ ہِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ ترجمہ روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے مدد کی ہے تمہاری ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لئے سُرخ اونٹون سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اسکو اللہ تعالی نے تمہارے لئے نماز عشا کی بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اُسکا وقت ہے ف اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث مین اور کہا عبد اللہ بن راشد زرقی اور یہ وہم ہے یعنی حقیقت مین لفظ زرقی ہے **باب** مَاجَاءَ اَنَّ

الوتر لیس بحتم باب اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے عن علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبۃ ولکن سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اھل القرآن ترجمہ روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے ولیکن سنت ٹھیرایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو ف اسباب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے کہا
ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا حضرت علی نے وتر ایسا ضروری نہیں
جیسا نماز فرض ہو ولیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ
صحیح ہے ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے باب ما جاء فی کراھیۃ النوم قبل الوتر باب
اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے عن ابی ھریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوتر قبل ان انام ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے ف کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے
تھے اور اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب ابن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک
قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے یہ کہ نہ سووے آدمی جبتک وتر نہ پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکیگا آخر شب میں تو
وتر پڑھ لے اول شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کی تو وتر پڑھے آخر شب میں اسلئے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی
ہے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب ما جاء
فی الوتر من اول اللیل واخرہ باب اس بیان میں کہ وتر اول شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے عن مسروق انہ سال عائشۃ عن وتر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اولہ واوسطہ واخرہ فانتھی وترہ حین مات فی وجہ السحر ترجمہ روایت ہے مسروق سے کہ انہوں نے
پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہ نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب میں اور اوسط شب
اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا حضرت کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصہ میں آخر شب کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور
اسباب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض
اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں باب ما جاء فی الوتر بسبع باب وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں عن ام سلمۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلث عشرۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا وتر پڑھنے
لگے سات رکعت ف اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور
نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے
شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور تہجد اور وتر کو ملا دینے نے وتر کہا اور روایت کی اسباب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند لائے اسکو جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اوتروا یا اھل القرآن یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی
وتر کہتے ہیں اسلئے آپنے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا باب ما جاء فی الوتر بخمس باب پانچ رکعت وتر کی بیان میں عن عائشۃ قالت کانت صلوۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شئی منھن الا فی اخرھن فاذا اذن المؤذن قام فصلی
رکعتین خفیفتین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ ۱۳ رکعت رات میں وتر پڑھتے اسمیں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے
اسمیں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قراءت اسمیں کم ہوتی ف اسباب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ بھی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اسمیں مگر اخیر میں باب ما جاء فی الوتر
بثلث باب وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل

يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے انمیں نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر انکی قل ہو اللہ احد ہوتی ف اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ایوب اور عبدالرحمن بن ابزی سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابزی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعضوں نے ابی بن کعب کا اور بعضوں نے کہا عبدالرحمن بن ابزی روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابو عیسیٰ نے گئی ہیں ایک قوم علما صحابہ وغیرہم سے اسطرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ بھی اور تین بھی اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر

باب مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ باب وتر کی ایک رکعت کے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ ترجمہ روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے کیا دراز کروں میں قرات کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اسوقت کہ اذان کی آواز انکے کانمیں آتی یعنی قرات نہایت کم ہوتی ف اس باب میں عائشہ اور جابر اور فضل ابن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کردے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا

باب مَا جَاءَ مَا يُقْرَاُ فِي الْوِتْرِ باب قرات کا وتر میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں ف اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد انکے تھے پڑھنا سبح اسم ربک الاعلیٰ کا پہلی رکعت میں اور قل یا ایہا الکافرون دوسرے میں اور قل ہو اللہ احد تیسری میں **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطا کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ باب وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ترجمہ روایت ہے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علی نے سکھائے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں وتر میں اللہم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ ہدایت کر مجھکو انمیں جنکو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھکو انمیں جنکو عافیت دی تو نے اور رضا میں مجھ کو اپنی انمیں جنکی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھکو اسمیں جو دیا تو نے مجھکو اور بچا اسکے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو تو ہی اصلی کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھپر کوئی حکم نہیں کرسکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جسکا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا ف اس باب میں حضرت علی سے بھی ہے

روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو اس سند سے مگر روایت سے ابی الحوراء سعدی کی اور نام انکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علما کا قنوت وتر میں سو عبد اللہ بن مسعود نے تو کہا ہی قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور
یہی قول ہے بعض اہل العلم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں
رمضان کے بعد رکوع کے اور بعضے اہل علم سے اسطرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسٰى باب اُسکی بیان میں جو
سو جاوے اور وتر پڑھے یا بھول جاوے **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَ
اِذَا اسْتَيْقَظَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھی ہوں یا بھول جاوے تو پڑھ لے جب یاد آوے یا نیند سے بیدار ہو **عن**
زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ **ترجمہ** روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور بے
پڑھے یا وہ وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے **ف** اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابو داؤد سجزی سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد
بن حنبل سے حال عبد الرحمن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی انکا عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو کہ ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف
کہتے تھے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کیطرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد
طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ باب اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھ لیا کرو صبح سے پہلے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ
اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی
سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے کہا ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کی بیان کرنے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
یعنی وتر نہیں ہے نماز صبح کی بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل العلم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کی بعد **باب** مَا جَاءَ
لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ باب اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا
وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں
ایک رات میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض نے علماء صحابہ سے اور جو انکے
بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اسمیں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لیوے آخر میں نماز کی اسلیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا
بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کو ایک رکعت
ملانیکے حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں کہ آپنے نماز
پڑھی ہے بعد وتر کی بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضرور ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے بعد وتر کی دو رکعت **ف** اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہ اور عائشہ اور کتنے لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا **باب** مَا جَاءَ
فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ باب سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **عن** سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ
اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سے
کہا تھا میں سفر میں عبد اللہ بن عمر کی ساتھ سو پیچھے رہ گیا میں اُنسے پوچھا کہاں تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبد اللہ بن عمر نے کیا نہیں ہے تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں پیروی اچھی میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح

اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لیوے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضے کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اتر پڑے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی صلوٰۃ الضحیٰ باب نماز چاشت کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذھب **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے چاشت کی بارہ رکعت بنا دیگا اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک محل جنت میں سونے کا **ف** اس باب میں ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد سلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ما اخبرنی احد انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی الا ام ھانی فانھا حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتھا یوم فتح مکۃ فاغتسل فسبح ثمان رکعات ما رایتہ صلی صلوٰۃ قط اخف منھا غیر انہ کان یتم الرکوع والسجود **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھکو کہ اسنے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اسمیں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اسمیں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہمکو اسکی عبد بن حمید نے انہوں نے ابی نعیم سے **عن** ابی ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک و تعالی انہ قال ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النھار اکفک آخرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کرونگا تیرے کاموں کو آخر دن تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے کہ حدیث کے اماموں میں سے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے **عن** نھاس بن قھم عن شداد ابی عمار عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحی غفر لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحی کی بخشی جاوینگی گناہ اسکے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ اور ریت کے برابر **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی حتی نقول لا یدعھا ویدعھا حتی نقول لا یصلی **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ضحی کی یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب کبھی نہ چھوڑینگے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما جاء فی الصلوٰۃ عند الزوال باب زوال کے وقت کی نماز میں **عن** عبد اللہ بن السائب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر فقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء واحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اسوقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے عمل نیک **ف** اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اسمیں مگر اخیر میں

باب ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ باب نماز حاجت کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کی بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ
کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جنسے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر
بخش دے تو اسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اسکو یعنی دور کر دے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھکو مگر پورا کر دے تو اسکو اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے فائد بن عبد الرحمن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابو الورقاء ہیں **بابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الاِسْتِخَارَةِ**
باب نماز استخارہ کی بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاِسْتِخَارَةَ فِي الاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ
اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ **ترجمہ** روایت ہے
جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہمکو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کا تو چاہیے
پڑھے دو رکعت سوا فرض کی پھر کہے اَللّٰهُمَّ سے ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھسے تیرے علم کی ساتھ اور طلب قدرت کرتا ہوں تیری قدرت
کی ساتھ اور مانگتا ہوں تجھسے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا
یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ اور معنی اسکے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھپر یہ کام پھر برکت دے مجھکو
اسمیں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ اور معنی اسکے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اسکو مجھسے اور دور کر
مجھکو اس سے اور قدرت دے مجھکو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھکو اسکے ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہہ پر جیسے نکاح سفر وغیرہ جو کام ہو **وف**
اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد الرحمن بن ابی الموالی کے اور
وہ ایک شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں روایت کی انسے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبد الرحمن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کو **بابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ** باب
صلوٰۃ تسبیح کی بیان میں **عن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَاِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ
عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ اَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا
عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ
رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ اِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَّمْ
تَسْتَطِعْ اَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ سلوک کروں میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تمکو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تمکو کہا حضرت عباس نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ
نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعتیں اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جاوے قرأت تو کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ پندرہ بار قبل رکوع کی پھر رکوع
کرو اور کہو یہی کلمہ دس بار پھر اٹھاؤ اپنا سر کہو دس بار پھر سجدہ کرو اور کہو دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا اور کہو دس بار پھر سجدہ کرو دوسرا اور کہو دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا اور کہو دس بار قبل کھڑے
رہنے کی یعنی جلسۂ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہونگی گناہ تیرے مثل ریگ [illegible] کی تب بھی بخشیگا اسکو اللہ تعالیٰ کہا حضرت
عباس نے یا رسول اللہ کون کہہ سکتا ہے اسکو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز میں تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یونہی فرماتے

رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیانتک کہ فرمایا ہر سالمین ایکبار کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُولُ
نَعَمْ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ام سلیم حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس صبحکو اور عرض کیا سکھلائیے مجھکو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں سو فرمایا
اللّٰہ اکبر کہہ دس بار اور سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہان ہان یعنی قبول کرتا ہی تیری دعا کو **ف** اسباب میں
ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں
صلوٰۃ التسبیح کی باب میں ولیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں اور روایت کیا ہی ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اسکی روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ نے
کہا بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کیجاتی ہی اسمیں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے غَيْرُكَ تک پھر کہے
پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر أَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھکر فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھے پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے
اور پڑھے یہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر اٹھاوے سر اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پڑھے اسیطرح چار رکعت
سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں غرض ہر رکعت میں پچھتر ہوئیں پہلے قرأت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیرے ہر دو دو
رکعت پر اور اگر دنکو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھکو عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہ کہا عبد اللہ نے رکوع میں پہلے سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى تین تین بار کہہ لے بعد اسکی یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھسے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھکو
عبد العزیز نے اور وہ بیٹے ہیں ابی رزمہ کی کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدۂ سہو میں بھی دس دس
بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب درود بھیجنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عن
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ
وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے
عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجا کریں آپ پر فرمایا آپ نے کہو تم اَللّٰهُمَّ سے دوسرے حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تک +
اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہی اور برکت بھیج اوپر محمد کی اور آل محمد کی جیسی برکت
بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہی کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھکو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ سے کہا عبد الرحمن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ **ف** اسباب میں علی اور ابی حمید اور
ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے
اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہی اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب درود کی فضیلت
میں عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً ترجمہ روایت ہے
عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جسنے بہت درود بھیجا مجھ پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جسنے پڑھا ایکبار مجھ پر درود بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ اسپر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اسکے لئے دس نیکیاں عن أَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو درود بھیجے مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس بار **ف** اسباب میں عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا
ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ٹھہرتے تھے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ کی اپنے منہ **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی
اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کی اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے لوگوں کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے تھے
بھلا دیتے ہیں یا ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں یا مدلس اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور
اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہا ابو عیسیٰ نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت نہیں **بَابُ** فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ
يَخْطُبُ باب اس بیان میں کہ جب آدمی آوے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز پڑھی تو نے یعنی تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ عرض کیا اس نے نہیں فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي
فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے مسجد میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے پس آئے
چوکیدار کہ بٹھا دیویں انکو پس نماز انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم انکے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ لوگ ہی پڑتے تھے تمہارے اوپر سو
فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑونگا اس چیز کو جسکو دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کی دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے
تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے **ف** کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ
پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اسکا اور تھے ابو عبد الرحمن مقری وہ بھی ایسا ہی کہتے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں اور امین ہیں
حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے
ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے جب آوے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جاوے اور نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے
روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھیں دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر اتباع اس حدیث
کی اور انہیں نے روایت کی جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ باب اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ
پڑھتا ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارے سے **ف** اس باب میں
ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کی وقت
اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اسکو اشارے سے چپ کرے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں سو بعض علما نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کی وقت
میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علما تابعین وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی کا **بَابُ** فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب
اس بیان میں کہ جمعہ کی دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن بنایا جاویگا پل جہنم کا یعنی اسکے اوپر سے چڑھ کر لوگ جہنم سے عبور کرینگے **ف** اس باب میں جابر سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے رشدین بن سعد کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں
پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اسکو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے انکو بسبب کمی حافظہ کی **بَابُ** مَا جَاءَ

فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ باب کراہیت احتبا میں خطبے کے وقت عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ترجمہ روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے انہیں سے ہیں عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتبا کیا تو مضائقہ نہیں مترجم کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھکر دونوں گھٹنے کھڑے کر رکھے اور پھر حلقہ کرلے یا کسی کپڑے کو پیچھے سے الٹ کر لاوے اور ملاکر حلقہ کرلے اور اسمیں اکثر نیند آجاتی ہے اس لئے مکروہ ہے اور اسکو احتبا بھی کہتے ہیں باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِي عَلَى الْمِنْبَرِ باب اس بیان میں کہ منبر پر دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ عَلٰى اَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے ہشیم نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے حصین نے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اسوقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھاے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھ نکموں چھوٹوں کو بیشک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی اذان کے بیان میں عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی مع تکبیر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُولِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ باب کلام کرنیکے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ضرورت کی جب اترتے منبر سے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر باتیں کرتے رہے آپ اُس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جبتک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جبتک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُولِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کی باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ باب نماز جمعے کی قرات کے بیان میں عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَاُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا ترجمہ روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہمکو ابوہریرہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبیداللہ نے پھر ملا میں ابوہریرہ سے اور کہا میں نے پڑھیں تم نے وہ دو سورتیں کہ حضرت علی پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا ابوہریرہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں

پڑھتی ہوئی **ف** اسباب مین روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سی کہا ابو عیسےٰ نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑھتی تہی جمعہ مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ **باب** مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اس بیان مین کہ جمعہ کے دن نماز صبح مین کیا پڑھنا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تہی جمعہ کے دن نماز صبح مین تنزیل سجدہ اور هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ **ف** اور اس باب مین سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری اور کتنی لوگون نی مخول سی **باب** فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا باب جمعہ کے قبل اور بعد کی نماز کی بیان مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تہی جمعہ کے بعد دو رکعتین **ف** اسباب مین روایت ہے جابر سی کہا ابو عیسےٰ نی حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سی بواسطہ نافع کی بہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے نافع سی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سی کہ تہی ابن عمر جب پڑہ چکتے جمعہ اور پہرتی تو دو رکعت پڑھتی اپنے گہر مین پہر کہتی کہ اسیطرح کرتے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چاہی تم مین سی نماز پڑھنا بعد جمعہ کے تو پڑہی چار رکعت **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہمسی حسن بن علی نی کہا خبر دی ہمکو علی ابن مدینی نی اُنہون نی سفیان ابن عیینہ سی کہا جانتے تہی ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث مین کہا ابو عیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ وہ پڑھتی تہی چار رکعت قبل جمعہ کے اور چار بعد جمعہ کے اور مروی ہے علی ابن ابی طالب سے کہ اُنہون نے حکم کیا بعد جمعہ کے دو رکعت کا پہر اسکی بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کی قول کی طرف گئی ہین کہا اسحاق نی اگر پڑہی مسجد مین جمعہ کے دن تو پڑہی چار رکعت اور اگر پڑہی گہر مین تو پڑہی دو رکعت اور دلیل لائی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہے بعد جمعہ کے دو رکعتین گہر مین اور فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہنی والا ہو تم مین سے بعد جمعہ کے تو پڑہی چار رکعت کہا ابو عیسےٰ نی اور ابن عمر ہی نی روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ پڑہتی تہی بعد جمعہ کے دو رکعتین گہر مین اور پہر انہی نی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہین مسجد مین بعد جمعہ کی دو رکعت اور دو رکعت کی بعد چار رکعت روایت کی ہم سی یہ بات ابن ابی عمر نی اُنسے سفیان نے اُنسی ابن جریج نی اُنسی عطا نی کہا دیکہا مین نے ابن عمر کو پڑہتی ہوی بعد جمعہ کے دو رکعتین اور اُسکی بعد چار رکعت روایت کی ہمسی سعید ابن عبد الرحمن مخزومی نی سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو ابن دینار سی کہا عمرو نی مین نے نہ دیکہا کسیکو اچہا بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سی اور نہ دیکہا کسیکو کہ روپئی پیسے ذلیل ہون اُسکے سامنی جیسا دیکہا زہری کو بیشک اُسکی سامنی روپیہ ایسا ذلیل تہا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابو عیسےٰ نی سُنا مین نے ابن عمر کو کہتی تہے سُنا مین نے سفیان بن عیینہ کو کہتی تہی عمرو بن دینار بڑی تہی زہری سی **باب** فِي مَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً باب اُسکی بیان مین جو جمعہ کی ایک رکعت پاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پائی ایک رکعت نماز سی اُسنی پائی وہ نماز کہا ابو عیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما صحابہ وغیرہم کا کہتی ہین جسنی پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑہی دوسری اور جو ملی امام سی قعدہ مین وہ چار رکعت ظہر کی پڑہ لی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک و شافعی اور احمد اور اسحق **باب** فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب قیلولہ کی بیان مین جمعہ کے دن **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** روایت ہی سہل بن سعد سے کہا نہ ہم صبح کا کہانا کہاتی تہی زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قیلولہ کرتی تہی مگر بعد جمعہ کی **ف** اسباب مین انس بن مالک سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہی صحیح ہی **باب** فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ باب اس بیان مین کہ جو اونگہی جمعہ مین وہ اپنی جگہہ سی ہٹ بیٹھی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اونگہنی لگی کوئی تم مین سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھی اپنی جگہہ سی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی دن سفر کرنی کی بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کی ساتہہ اور اتفاق سی وہ دن جمعی کا تہا پس صبحکو روانہ ہوگئی رفیق عبداللہ کی اور کہا عبداللہ نی پیچھی رہتا ہون میں اور نماز پڑہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ پہر ملجاتا ہون رفیقون سے پہر جب پڑہ چکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ دیکہا آپنی اُنکو اور فرمایا کسنی باز رکہا تجھکو صبح کی جانسی رفیقونکی ساتہہ عرض کیا اُنہون نی چاہا مین نی کہ نماز پڑہ لون آپکی ساتہہ پہر ملجاونگا اُنسی سو فرمایا آپنی اگر خرچ کری تو ساری چیزین زمین کی نہ پاویگا تو اُنکی سویرے چلنی کی ثواب کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہین پہچانتی ہم مگر اسی سند سی کہا علی ابن مدینی نی کہا یحییٰ بن سعید نی کہا شعبہ نے نہین سُنی حکم نی مقسم سے مگر پانچ حدیثین اور گنا اُنکو شعبہ نی اور نہین ہی یہ حدیث اُن پانچون سے اور ہی یہ حدیث ایسی کہ نہین سُنی حکم نی مقسم سی اور اختلاف کیا ہی علما نی جمعی کے دن سفر کرنی مین سو بعضون نے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے روانگی مین جمعی کے دن جبتک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضون نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعے کی تو نہ نکلی جبتک نماز پڑھ نہ لے

بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب جمعی کے دن مسواک کرنی اور خوشبو لگانی کی بیان مین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانونکو کہ نہاوین جمعی کے دن اور لگاوی ہر ایک تم مین سے خوشبو اپنی گھر کی پہر اگر نہ پاوی تو پانی اُسکے لئی خوشبو ہی **ف** اس باب مین ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سی روایت ہے کہا روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی اُنسی ہشیم نی اُنسی یزید بن ابی زیاد نی مانند اوپر کی حدیث کی معنی مین **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہی اور روایت ہشیم کی اچھی ہی اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سی اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہین حدیث مین

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

یہہ باب عیدین کی بیانمین ہی **بَابٌ** فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ باب عیدونمین جانیکی بیانمین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ **ترجمہ** روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نی سُنت ہی پیدل نکلنا عید کو اور کچھہ کہا لینا قبل نکلنی کے یعنی عید فطر مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہین کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہو بی عذر کی **بَابٌ** فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ باب اس بیانمین کہ نماز عیدین قبل خطبی کے پڑہنا چاہیی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُونَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑہتی عیدونکی قبل خطبی کے پہر خطبہ پڑہتی **ف** اس باب مین جابر اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی کہ نماز عیدونکی قبل خطبی کے پڑہنا چاہیی اور کہتی ہین پہلی جسنی خطبہ پڑہا نماز سی پیشتر مروان بن حکم ہی +

بَابٌ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ باب اس بیانمین کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا پڑہی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ نمازین عیدونکی ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے **ف** اس باب مین جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما صحابہ وغیرہم کا اذان نہ کہی جاوی نماز عیدین کے لئی اور نہ کسی نفل کے واسطے **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ باب نماز عیدین کی قراءت کے بیانمین **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی عیدون اور جمعی مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ اور کبہی ایک ہی دن ہوتی جمعہ اور عید تو پڑہتی آپ یہی سورتین دونو مین **ف** اس باب مین ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نی ابراہیم بن محمد بن منتشر سی مثل حدیث ابی عوانہ کی اور اختلاف کیا ہی ابن عیینہ کی شاگردونے کہ کسی نی روایت کی ابن عیینہ سی اُنہون نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے حبیب ابن سالم سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی نعمان بن بشیر سی اور حبیب ابن سالم کی کوئی روایت

اپنی باپ سے معلوم نہین ہوتی او حبیب ابن سالم مولی ہین نعمان بن بشیر کی اور روایت کی ہی انہون نے نعمان سے بہت حدیثین اور مروی ہی ابن عیینہ سی وہ روایت کرتی ہین ابراہیم
بن محمد بن منتشر سی مانند روایت ان لوگون کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ پڑھتی تھی نماز عیدین مین سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتی ہین شافعی **عَنْ**
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى
قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سی کہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نی پوچھا ابو واقد
لیثی سی کیا پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید اضحی مین تو کہا ابو واقد نی پڑھتی تھی قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **کہا**
ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح **روایت** کی ہمسی ہناد نی انہون نے ابن عیینہ نی انہون نی ضمرہ بن سعید نی اسی اسناد سی مانند اوپر کی حدیث کے **کہا** ابو عیسی نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف
ہی **بَابٌ** فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب تکبیرات عیدین کی بیان مین **عَنْ** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ
فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ **ترجمہ** روایت ہے کثیر ابن عبداللہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ کثیر کی دادا سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکبیرین کہین عیدونکی نماز مین پہلی رکعت مین سات قرات سے پہلی اور دوسری رکعت مین پانچ قرات سے پہلے **ف** اس باب مین عائشہ اور ابن عمر اور عبداللہ
عمرو سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث کثیر کی دادا کی حسن ہی اور اس باب مین سب روایتون ہی اچھی ہی اور نام کثیر کی دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی اور ایسا ہی مروی ہے ابی ہریرہ سی کہ انہون نی امامت کی مدینی مین اسیطرح اور یہی قول ہی اہل مدینی کا اور یہی کہتی ہین مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور
اسحق اور مروی ہے ابن مسعود سی کہ انہون نے عیدین مین نو تکبیرین کہین پہلی رکعت مین پانچ قبل قرات کے اور دوسری مین چار بعد قرات کی مع تکبیر رکوع کی اور مروی ہے کئی صحابیون سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفی کا اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری **بَابٌ** لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا باب اس بیان مین کہ عیدین کی قبل
اور بعد کوئی نماز نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا **ترجمہ**
روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر مین اور پڑھین دو رکعتین یعنی عید کی اور پہلی اسکی اور بعد اسکی کوئی نماز نہ پڑھی **ف** اس باب مین عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید
سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا ہی ایک گروہ نی صحابہ وغیرہم
نماز پڑھنی کو بعد صلوۃ عیدین کی اور قبل اسکی اور قول اول زیادہ صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ وہ نکلی عید مین اور نماز نہ پڑھی عید کی قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بھی ایسا ہی کیا تھا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن
ہی صحیح ہی **بَابٌ** فِي خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب عیدین مین عورتون کی نکلنی کی بیان مین **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا **ترجمہ** روایت ہی ام عطیہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تھی کواری لڑکیونکو اور جوانون کو اور پردہ
نشینون کو اور حیض والیون کو عیدین کی نماز مین مگر حیض والی عورتین کنارے رہتی تھین نماز سی اور حاضر رہتی تھین دعا مین مسلمانونکی عرض کیا ایک نی ان مین سی یا رسول اللہ اگر نہو
کسیکے پاس چادر فرمایا آپنی مانگی دیوی اسکو بہن اسکی اپنی چادر **ف** روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی انہون نی ہشیم سے انہون نے ہشام بن حسان سی انہون نی حفصہ بنت سیرین سی
انہون نے ام عطیہ سے مانند اسکی اور اس باب مین روایت ہے ابن عباس اور جابر سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ام عطیہ کی حسن ہی صحیح ہی اور گئی ہین بعض علما اس حدیث کیطرف اور رخصت
دی ہے عورتون کو عیدین مین نکلنی کی اور مکروہ کہا ہی اسکو بعضون نے اور مروی ہے ابن مبارک سی کہ کہا انہون نے کہ مکروہ جانتا ہون مین آجکے دن نکلنا عورتونکا عیدین مین پس اگر نہ مانے
عورت تو اذن دیوے خاوند اسکا میلی کپڑون مین نکلنی کا اور زینت نکری اور اگر زینت کری تو شوہر کو جایز ہی کہ منع کری اسکو نکلنی سی اور مروی ہے حضرت عائشہ سی کہ فرمایا انہون
نے اگر دیکھتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزونکو جو نئی نکالی ہین عورتون نے تو منع کرتی مسجد مین آنی سی جیسی منع کی گئی ہین عورتین بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری
سی کہ انہون نے بھی برا کہا آجکی دن عورتون کی نکلنی کو عید مین **بَابٌ** مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ فِي طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ
مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ باب اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستی سی جاتی اور دوسرے سے آتی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِیْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِیْ غَيْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی عید کو تو جاتی ایک راستہ سی اور لوٹتی دوسرے سے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس ابن محمد نی یہ حدیث فلیح ابن سلیمان سے انہون نے سعید ابن حارث سے انہون نی جابر بن عبد اللہ سی اور مستحب کہا ہی بعض علما نی امام کو کہ جب نکلی ایک راہ سی تو لوٹی دوسری راہ سی بنظر اسی حدیث کی اور یہی قول ہی شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہی **بَابٌ** فِی الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ باب اس بیان مین کہ عید فطر مین کچھ کہا کر جانا چاہئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّیَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتی تہی عید فطر مین جبتک کچھ کہا نہ لیتی تہی اور نہ کہاتی تہی عید اضحی مین جب تک نماز نہ پڑھ لیتی **ف** اسباب مین علی اور انس سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نی نہین پہچانتا مین ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اسکی اور مستحب کہا ہی ایک قوم نی علما سی کہ نہ نکلی عید فطر مین بی کچھ کہائی اور مستحب کہا ہی کہ افطار کری کہجور پر اور عید اضحی مین کچھ نہ کہاوی جبتک نہ پڑہی نماز پڑھ کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تہی دن فطر کی کئی کہجورون سے قبل عیدگاہ جانیکی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے

اَبْوَابُ السَّفَرِ یہہ سب باب ہین سفر کی بیان مین

بَابٌ التَّقْصِيْرِ فِی السَّفَرِ باب نماز کی قصر مین سفر کی درمیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا **ترجمہ** روایت ہے کہ کہا ابن عمر نے سفر کیا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتی تہی اور کچھ نہین پڑھتی تہی قبل اسکی اور نہ بعد اسکی یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبد اللہ بن عمر نی اگر مجھی پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اسکی تو فرض ہی کو تمام کرتا **ف** اسباب مین عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہین جانتی ہم کسیکی روایت ہے سوا روایت یحیی بن سلیم کی مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسمعیل نی اور مروی ہی یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سی وہ روایت کرتی ہین ایک مرد سی جو اولاد مین ہی سراقہ کی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سی **کہا** ابو عیسی نی اور مروی ہے عطیہ عوفی سی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑہتی تہی سفر مین نماز سی قبل اور بعد اور صحیح طرح ثابت ہوا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتی تہی نماز مین سفر کی اور ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی اپنی شروع خلافت مین اور عمل اسی پر ہی اکثر علما اصحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ سی کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑہتی تہین سفر مین اور عمل اُسی پر ہی جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتی ہین قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑہی تو بھی کافی ہی **عَنْ** اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی نضرہ سی کہ سوال کیا عمران بن حصین سی مسافر کی نماز کا تو کہا انہون نے حج کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تو پڑہی حضرت نے دو رکعتین یعنی چار کی دو پڑہین اور حج کیا مین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑہین دو رکعتین اور حج کیا مین نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑہین دو رکعتین اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھہ برس تک انکی خلافت مین یا آٹھہ برس تک تو پڑہین دو رکعتین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِی الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے پڑہی ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ مین اور عصر کی دو رکعت ذی الحلیفہ مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی مدینہ سی مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع مین کسی سے ڈرتی نہ تہی مگر پروردگار سی عالمون کے سو پڑہین دو رکعتین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح ہی **بَابٌ** مَا جَاءَ فِیْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ باب اس بیان مین کہ کتنی مدت تک قصر کیا جاوے نماز مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا نکلی ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے سی مکہ کو تو پڑہین دو رکعتین کہا راوی نی پوچھا مین نے انس سی کتنی دن ٹھیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین کہا دس دن **ف** اسباب مین ابن عباس اور

جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے رہے بعضی سفرون مین انیس [19] دن تک پڑہتے رہے دو رکعتین کہا ابن عباس نے سو ہم جب ٹہیرتے ہین انیس دن یا اُسکی اندر پڑہتے ہین دو رکعتین اور اگر اس سے زیادہ رہین تو پوری کرتے ہین نماز کو اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اُنہون نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ جو ٹہیرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے اُنسے بارہ دن بہی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ اُنہون نے کہا جب چار دن ٹہیرے تو چار پڑہے اور روایت کیا اسبات کو اُنسے قتادہ اور عطا خراسانی نے اور روایت کیا اُنسے داود بن ابی ہند نے اسکی خلاف اور اختلاف کیا علما نے بعد اسکی اس امر مین تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت سفر کیا پندرہ دن کو اور کہا جب نیت کرلے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑہے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کے اقامت کی تو پوری پڑہے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑہے اور اسحاق نے کہا اس باب مین سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس کی ہے کہ ایک تو اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے عمل کیا اُسپر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کرے انیس [19] دن تو پوری نماز پڑہے اور اسپر اجماع ہے تمام علما کا کہ پوری پڑہنا جب ہی کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہو تو پوری نہ پڑہے اگرچہ برسون گزر جاوین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑہی انیس [19] دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباس نے ہم بہی پڑہتے ہین انیس [19] دن تک دو رکعت پہر جب اس سے زیادہ ٹہیر جاتے تو چار پڑہتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ باب سفر مین نفل پڑہنے کے بیان مین

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ **ترجمہ** روایت ہے براء ابن عازب سے کہا ساتھ رہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ سفرون مین سو کبہی نہ دیکہا مین نے کہ چہوڑی ہون آپنے دو رکعتین جب ڈہلتا ہے آفتاب قبل ظہر کی **ف** اس باب مین ابن عمر سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچہا مین نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو پہچانا اُسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور پہچانا نام ابو بسرہ غفاری کا اور گمان کیا اُنکو اچہا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑہتے تہے سفر مین قبل فرض کے بہی اور بعد فرض کے بہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑہتے تہے سفر مین سو مختلف ہوے علما بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو کہا بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل پڑہے آدمی سفر مین اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحٰق اور بعضون نے کہا نفل نہ پڑہے بعد فرض کے اور نہ قبل اُسکی اور جسنے نہین پڑہے اُسنے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اُسپر اور جسنے پڑہی اُسکو پڑہی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے اُنکی نزدیک پڑہنا نفلون کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فرض ظہر کی دو رکعت اور بعد اُسکی دو رکعت یعنی سنت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہی حدیث ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے **عَنْ** ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہین عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر سے کہا نماز پڑہی مین نے آنحضرت کے ساتھ حضر مین اور سفر مین تو پڑہی حضر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور پڑہی سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی کچہہ نہ پڑہی نماز اور مغرب حضر اور سفر مین برابر تین رکعت ہے کچہہ کم نہین ہوتی نہ سفر مین نہ حضر مین اور یہ وتر ہین دنکی اور بعد اُسکی پڑہین دو رکعتین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سُنا مین نے محمد بخاری کو کہتے تہے نہین روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ باب دو نمازونکی جمع کرنیکی بیان مین

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَآءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَآءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتے قبل

ف اگر نیت اقامت کی نہو تو برسون تک مسافر ہے پہر بہی پوری نہ پڑہے

ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہانتک کہ ملا کر پڑھتے عصر کی ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کیطرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہانتک کہ پڑھتے عشا کی ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشا میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا انکے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کی نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو روایت کیا اسکو قرۃ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث کی قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازونکو ایک نماز کی وقت جمع کرنیمیں سفر میں **عن** نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به السير **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا انکو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشا کو پھر خبر دی انکو یعنی رفیقونکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا انکو جلدی چلنا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی صلوٰۃ الاستسقاء باب نماز استسقا کی بیان میں

عن عباد بن تميم عن عمه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج بالناس يستسقي فصلى بهم ركعتين جهر بالقراءة فيهما وحول رداءه ورفع يديه واستسقى واستقبل القبلة **ترجمہ** روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے کو تو پڑھیں انکی ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اسمیں قرات اور پھیر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھونکو اور پانی مانگا اور مونہہ کیا قبلے کیطرف **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور آبی اللحم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کی چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **عن** ابی اللحم انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احجار الزيت يستسقي وهو مقنع بكفيه يدعو **ترجمہ** روایت ہے آبی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کی نزدیک پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائی ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں آبی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم آبی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولی ابی اللحم کی ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکو صحبت تھی آنحضرت کی **عن** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام ابن اسحق وهو ابن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال ارسلني الوليد بن عقبة وهو امير المدينة الى ابن عباس اساله عن استسقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلي في العيد **ترجمہ** روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں حاتم بن اسمعیل سے وہ ہشام ابن اسحق سے وہ ابن عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنی باپ سے کہا بھیجا مجھکو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کی ابن عباس کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استسقی کی سو آیا میں انکے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہانتک کہ آئے نماز کی جگہہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہاری خطبوں میں سے ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھیں دو رکعت جیسی پڑھتے تھے عید میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنی باپ سے سوذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کی اور زیادہ کیا اسمیں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتی ہوئی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقی کی عید کی نماز کی مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور دلیل لائے ابن عباس کی حدیث کو کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نکہے صلوٰۃ استسقا میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عیدین میں

باب فی صلوٰۃ الکسوف باب سورج گہن کے نماز کے بیان میں

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف فقرا ثم ركع ثم قرا ثم ركع ثم قرا ثم ركع ثم سجد سجدتين والاخرى مثلها **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسوف لی سو قرات کی پہر رکوع کیا پہ قرات کی پہر رکوع کیا پہر دو سجدے کئی اور اسیطرح دوسری رکعت پڑہی **ف** اسباب مین علی اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسما بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسی اور عبد الرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عباس کے نماز کسوف مین چار رکوع دو رکعتون مین اور یہی کہتے ہین شافعی اور احمد اور اسحاق کہا اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرات مین نماز کسوف کے سو بعضون نے کہا کہ چپکے سے پڑہے قرات دنکو اور کہا بعض نے جیسا جہر کرتے ہین عیدین مین یا جمعہ مین اور یہی کہتے ہین مالک اور احمد اور اسحق کہ جہر کرے اسمین اور کہا شافعی نے جہر نکرے اور صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون روایتین ایک یہ کہ کئی آپنے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپنے چہ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علما کی نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑہے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چہ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرات مین یہ بہی جائز ہے اور ہمارے لوگون کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونون مین نماز جماعت سے پڑہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین سو نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کی ساتہ اور لنبا کیا قرات کو پہر رکوع کیا اور بہت لنبا کیا رکوع کو پہر اُٹہایا سر اپنا پہر دراز کی قرات کو اور یہ قرات کم تہی پہلی قرات سے پہر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلی رکوع سے کم تہا پہر اُٹہایا آپنے سر اپنا اور سجدہ کیا پہر کیا دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث کی قایل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت مین چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدے ہوتے ہین کہتے ہین شافعی کہ پڑہے پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے برابر قرات کرے چپکی چپکی اگر دنکو پڑہتا ہے یعنی سورج گہن مین پہر رکوع کرے بہت دراز قرات کے برابر پہر اللہ اکبر کہکے سر اُٹہاوے اور سیدہا کہڑا ہو اور پہر سورۂ فاتحہ پڑہکر آل عمران کے برابر قرات کرے پہر رکوع کرے اسی قرات کے برابر پہر اُٹہاوے سر اور کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پہر دو سجدہ کرے اچہی طرح اور ٹہیرے ہر ایک سجدہ مین جتنا ٹہیرا تہا رکوع مین پہر کہڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑہے اور سورۂ نسا کی برابر قرات کرے پہر اسیقدر رکوع مین ٹہیرے پہر اللہ اکبر کہکے سر اُٹہاوے اور سیدہا کہڑا ہو کر پہر قرات کرے سورۂ مائدہ کی برابر یعنی بعد فاتحہ کے پہر رکوع کرے اسیقدر پہر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہکر سر اُٹہاوے اور دو سجدہ کرے پہر التحیات پڑہکر سلام پہیرے

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ باب صلوٰۃ کسوف کی قرات کی بیان مین

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتہ کسوف کی اور ہم نہین سنتے تہی انکی کچہہ آواز **ف** اسباب مین عائشہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضی لوگون نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرات سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرات مین **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابو اسحٰق فزاری نے سفیان بن حسین سے اسی کے مانند اور اسی حدیث کے قایل ہین مالک اور احمد اور اسحٰق

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ باب خوف کے وقت نماز پڑہنے کے بیان مین

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِي مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کی ساتہ اور دوسرا گروہ سامنے تہا دشمن کے پہر گیا یہ گروہ یعنی جسنے ایک رکعت پڑہی تہی اور کہڑا ہوا انکی جگہہ یعنے دشمن کے مقابلہ مین اور آیا وہ گروہ اور پڑہی آپنے انکی ساتہ ایک رکعت پہر سلام پہیر دیا حضرت نے انپر اور کہڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑہ لی اپنی ایک رکعت اور کہڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑہ لی اُنہون نے بہی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتہ ہوئی اور ایک جدا **ف** اسباب مین جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سے بہی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور گئے ہین مالک بن انس صلوٰۃ خوف مین سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہین جانتا مین اس باب مین

صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہی اور ایسا ہی کہا اسحق بن ابراہیم نی کہ نماز خوف مین بہت روایتین ثابت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم سی اور تجویز کیا انہون نی
کہ جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سب طرح جایز ہی اور یہ خوف کے موافق ہی یعنی جیسا موقع ہو ویسا بجالاوے اور کہا اسحاق نی ہم فضیلت نہین دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث
کو اور حدیثون پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا ہی موسیٰ بن عقبہ نی نافع سی انہون نے ابن عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی **عَنْ**
سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ
اِلَى الْعَدُوِّ فَیَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَیَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَیَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَیْنِ فِیْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ یَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَیَجِیْءُ اُولٰئِكَ
فَیَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَیَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَیْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ یَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ یَحْیَى
بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ لِیْ اُكْتُبْهُ اِلٰى جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِیْثَ وَلٰكِنَّهٗ مِثْلُ حَدِیْثِ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ
الْاَنْصَارِیِّ **ترجمہ** روایت ہے کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نی کہ کہڑا ہووے امام سامنی قبلی کی نماز خوف مین اور ایک جماعت کہڑی ہو اُسکی ساتہ اور دوسری جماعت دشمن کیطرف رہی
کہ مُنہہ اُنکی دشمن کیطرف ہوا ور پڑہی امام ایک رکعت جماعت کے ساتہ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑہ لی اور دو سجدے بہی کر لین اُسی جگہہ مین پہر جاوین اس جماعت کی جگہہ
مین اور آوین وہ لوگ اور پڑہی امام اُنکے ساتہ ایک رکعت اور دو سجدے کری تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پہر پڑہ لین یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لین کہا محمد
بن بشار نی پوچہا مین نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی انہون نے شعبہ سی انہون نے عبد الرحمن بن قاسم سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے صالح ابن خوات سی انہون نی سہل
بن ابی حثمہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یحیی بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجہسے یحیی بن سعید نے لکہہ دو اس حدیث کو اُسکے بازو مین اور مین خوب یاد نہین
رکہتا ہون اس حدیث کو ولیکن وہ مثل حدیث یحیی بن سعید انصاری کے ہی **کہا** ابو عیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین مرفوع کیا اُسکو یحیی بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد
کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اُسکو یحیی بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع لیا اُسکو شعبہ نی عبد الرحمن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک ابن انس
نی یزید ابن رومان سے انہون نے صالح بن خوات سی انہون نے ایک شخص سی کہ نماز خوف پڑہ چکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور مروی ہے کئی لوگون سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کی ساتہ تو ہوئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین اور اُنکی ایک ایک رکعت **بَابُ** مَاجَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب قرآن کے سجدونکی بیان مین **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُّ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِّنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدردا سی کہا گیارہ سجدے کئی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساتہ کہ سورہ نجم کا سجدہ بہی اسی مین تہا **ف** اس باب مین علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور عمرو بن العاص سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ
نی حدیث ابی درداء کی غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر روایت سے سعید ابن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتی ہین عمر دمشقی سی **روایت** کی ہمسی عبد اللہ ابن عبد الرحمن نی اُنسی عبد اللہ
بن صالح نی اُنسی لیث ابن سعد نی اُنسی خالد ابن یزید نی اُنسی سعید بن ابی ہلال نی اُنسی عمر نی اُنسی ابن حیان دمشقی نی کہا ابن حیان دمشقی نی سُنا مین نے ایک خبر دینی والی سے
کہ خبر دی اُسنی مجہکو ام درداء سی کہ کہا ابو الدرداء نی گیارہ سجدے کئی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اسی مین تہا وہ جو سورہ نجم مین ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی سفیان ابن
وکیع کی روایت سے جو مروی ہی عبد اللہ ابن وہب سے **بَابُ** فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ باب عورتون کی مسجد وںمین جانیکی بیان مین **عَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّیْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ یَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ
اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ **ترجمہ** روایت ہی مجاہد سی کہا ہم تہی ابن عمر کی پاس کہ کہا انہون نی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اجازت دو عورتونکو رات کے وقت مسجدونمین جانیکی سو کہا عبد اللہ بن عمر کی بیٹی نی قسم ہی اللہ کی ہم اجازت نہ دینگی اُنکو حیلہ بناوینگی وہ فساد کا یعنی مسجد مین
جانی کو فساد کا بہانہ ٹہیراوینگی تو کہا عبد اللہ بن عمر نی ایسا کری اللہ تجہکو اور ویسا یعنی بد دعا دی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی مین اجازت نہ دونگا
ف اس باب مین ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہی جو بیوی ہین عبد اللہ بن مسعود کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** فِیْ كَرَاهِیَةِ

البزاق في المسجد باب مسجد میں تھوکنے کی برائی کی بیان میں **عن** طارق بن عبد الله المحاربي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنت في الصلوة فلا تبزق عن يمينك ولكن خلفك او تلقاء شمالك او تحت قدمك اليسرى **ترجمہ** روایت ہے طارق بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں پیر کی **ف** اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث طارق حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبد الرحمن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفی میں منصور بن معتمر تھے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب في السجدة في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذي خلق باب اذا السماء انشقت اور سورہ اقرأ کی سجدوں کی بیان میں **عن** ابي هريرة قال سجدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اقرأ باسم ربك الذي خلق واذا السماء انشقت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ اقرأ اور اذا السماء انشقت میں **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقرأ میں

باب ما جاء في السجدة في النجم باب النجم کی سجدہ کی بیان میں **عن** ابن عباس قال سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها يعني والنجم والمسلمون والمشركون والجن والانس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں یعنی سورۂ والنجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیے سورۂ والنجم میں اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ما جاء في من لم يسجد فيه باب اسکی بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے **عن** زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم النجم فلم يسجد فيها **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ نے اسمیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی ہے بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اسو سطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۂ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اسلئے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر واجب نہیں اور بعضوں نے کہا ہے سجدہ واجب ہے اسپر جو سنے اور نہیں رخصت دیتے ہیں اسکی ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اسکو وضو نہیں تو جب وضو کرے جب سجدہ کر لے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اسکی لئے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے یہ حدیث کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت نہ چھوڑتے زید کو بلکہ سجدہ کرواتے اور سند لاتے ہیں اس حدیث کو کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمر نے یہ سجدہ فرض نہیں ہمپر مگر ہم جب چاہیں تو کر لیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

باب ما جاء في السجدة في ص باب سورۂ صاد کی سجدے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في ص قال ابن عباس وليست من عزائم السجود **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ صاد پڑھکر کہا ابن عباس نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے بیچ صحابہ وغیرہم کا اسمیں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ

باب في السجدة في الحج باب سورۂ حج کی سجدہ کی بیان میں **عن** عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله فضلت سورة الحج بان فيها سجدتين قال نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت دی گئی سورۂ حج اور سورتوں پر اسلئے کہ اسمیں دو سجدے ہیں فرمایا

آتی ہیں اور جسکو سجدہ نکرنا ہو وہ اُسکو نہ پڑھے کہا ابو عیسےٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور اختلاف ہے علما کا اسمین اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب اور اُنکے بیٹے سے کہ کہا فضیلت
دی گئی ہے سورہ حج اسلئے کہ اُسمین دو سجدے ہین اور یہی کہتے ہین ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضون نے اسمین ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک
اور اہل کوفہ کا **بَابُ** مَاجَآءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ باب اُن دعاؤن کے بیان مین جو سجدہ قرآن مین پڑھی جاتی ہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي
فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ
دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا اُسنے یا رسول اللہ مین نے اپنے تئین خواب مین دیکھا
اور مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھ رہا ہون ایک درخت کے پیچھے سو مین نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا مین نے وہ کہتا ہے اَللّٰهُمَّ سے عَبْدِكَ دَاوُدَ تک
اور معنی اس دعا کے یہ ہین یا اللہ لکھ میرے لئے اس سجدہ کا ثواب اور گھٹا دے اسکے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لئے ذخیرہ اور قبول کر مجھسے جیسا قبول کیا تو نے اپنے
غلام داؤد علیہ السلام سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھسے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباس نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی پھر سجدہ کیا اور سنا مین نے کہ کہتے
تھے اُسکی مثل جو خبر دی تھی اُس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی **ف** اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے ابن عباس کی روایت سے اور انکی روایت سے ہم نہین جانتے مگر اسی سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ
الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
قرآن کے سجدہ مین رات کو یہ دعا سَجَدَ وَجْهِي سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ سجدہ کیا میرے منھ نے اُسکو جسنے پیدا کیا منھ کو اور چیرا کان اُسکا اور آنکھ اُسکی سجدہ کیا اُسکی قوت اور توفیق سے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ باب اس بیان مین کہ جسکا وظیفہ رات کا قضا ہو جاوے تو دن کو
پڑھ لے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ اَوْ عَنْ
شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہا انہون نے سنا مین نے عمر
بن خطاب سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا اپنا یا کچھ اسمین سے باقی رکھا پھر پڑھ لیا اُسکو صبح اور ظہر کے بیچ مین تو لکھا جاویگا اُسکے لئے کہ
گویا رات ہی کو پڑھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی اُنسے حمیدی نے اور بڑے لوگون نے **بَابُ** مَا جَآءَ مِنَ
التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ باب اُسکی برائی مین جو امام سے پہلے سر اٹھا لے یعنی رکوع یا سجدہ مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہین وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع مین یا سجدے مین اس بات سے کہ کر دیوے اللہ تعالیٰ اسکے سر
کو گدھے کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھسے محمد بن زیاد نے کہ ابی ہریرہ نے کہا لفظ اَمَا يَخْشٰى کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہین اور ثقہ ہین اور
کنیت انکی ابو الحارث ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ باب اُسکے بیان مین جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگون
کی بعد اسکے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ
روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ معاذ بن جبل مغرب پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے لوگون کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہین جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اُس سے پہلے تو جو اُسکے پیچھے پڑھتے ہین اُنکی نماز
جائز ہے اور سند لائے ہین اسی حدیث کو جابر کی جسمین قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند سے انہین جابر سے اور مروی ہے ابی الدردا سے کہ پوچھا انسے
کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد مین اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اُسنے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت مین تو کہا ابی الدردا نے نماز اُسکی جائز ہے **مترجم** کہتا ہے یہ قول جیسا آن سے

تم انکی ... (حاشیہ، ناخوانا)

لائی ہین کہ جب اس صورتین جو ابوالدرداء سی مذکور ہوئی نماز جائز ہی حالانکہ اسمین امام اور مقتدی کی نماز مین اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہی اور امام عصر تو پہلی صورتین بدرجہ اولی
جائز ہونگی کہ اسمین مقتدی اور امام کی نماز ایک قسم ہی اگرچہ امام ایکبار پڑھ چکا تو کیا ہوا **انتہی** اور کہا ہی ایک قوم نی اہل کوفہ سی جب اقتدا کری قوم ایسی امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور
قوم گمان کری کہ ظہر پڑھتا ہی تو نماز انکی جائز نہین اسلئی کہ اختلاف ہے امام و مقتدی کی نماز مین **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ باب
اس بیان مین کہ گرمی اور جاڑی کی سبب سے کپڑی پر سجدہ جائز ہی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا
عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہا انہون نے جب ہم نماز پڑھتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھی دوپہر کی وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتی تھی اپنی کپڑون پر گرمی سے
بچنی کو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سی بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نی بھی خالد بن عبدالرحمن سی **باب**
مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ باب اس بیان مین کہ بعد نماز صبح کی مسجد مین طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے **عن**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز پڑھ چکتی صبح کی تو بیٹھی رہتی اپنی نماز کی جگہہ مین طلوع آفتاب تک **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھی صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہی اللہ کا یہانتک کہ نکلی آفتاب پھر پڑھی دو
رکعت ہو گا اسکو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرہ کی کہا ابو ہریرہ نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا پورا پورا ثواب **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اور
پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سی حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہین یعنی انکی حدیثین صحت کی قریب ہین کہا محمد نی اور نام انکا ہلال ہی **باب** مَا ذُكِرَ فِي
الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین انکھیون سی دیکھنی کی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِينًا وَ
شِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکھتے تھی نماز مین داہنی اور بائین اور نہین پھیرتے تھے گردن اپنی
پیٹھ کی پیچھی **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا وکیع نی فضل بن موسی کا اس روایت مین **روایت** کی ہمسی محمود ابن غیلان نے کہا روایت کی ہمسی وکیع نی انہون
عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نی انہون نی بعض اصحاب عکرمہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکھتے تھی نماز مین پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب مین انس اور عائشہ
سی بھی روایت ہے **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ
فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای میری بیٹی بچ تو گوشہ چشم سی دیکھنی سے نماز مین اسواسطے کہ
گوشہ چشم سی دیکھنا نماز مین ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل مین نہ فرض مین **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے
پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر ادہر دیکھنی کو نماز مین فرمایا آپنی یہ تو ایک اچک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی شیطان آدمی کی نماز سی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن
غریب ہے **باب** مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ باب اس بیان مین کہ جو شخص امام کو دیکھی سجدے مین تو کیا کری **عن** عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو
بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ
كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ **ترجمہ** روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سی وہ روایت کرتی ہین ابن ابی لیلی سی وہ معاذ بن جبل سے کہا علی و معاذ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی
کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہووے کسی حال مین تو کری جو کرتا ہی امام یعنی امام جس رکن مین ہو اسی رکن مین شامل ہو جاوے **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم کسیکو کہ مرفوع کیا
ہو اسکو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب آوی آدمی اور امام سجدے مین ہو تو سجدہ کری اور نہین ملی اسکو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن
مبارک نے کہ سجدہ کری امام کی ساتھ اور مروی ہے بعضون سے کہ کہا انہون نے شاید کہ بخش دیا جاوے آدمی اس سی پہلی کہ اٹھاوے اس سجدے سی **باب** كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ
وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ باب اس بیان مین کہ مکروہ ہی کھڑی انتظار کرنا لوگونکا امام کی لئی نماز کی شروع مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ ابن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھکو کہ میں نکلا **ف** سا باب میں انس سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لئے اور کہا ہے بعضوں نے جب ہو وے امام مسجد میں اور تکبیر ہووے نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ باب اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجنا چاہیے قبل دعا کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑہتا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ابو بکر اور عمر پھر جب بیٹہا میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جاویگا سوال کر دیا جاویگا یعنی دعا قبول ہوگی تیری **ف** اس باب میں فضالہ ابن عبید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کی ساتھ **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ باب مسجدوں میں خوشبو کرنے کی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانیکا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جاویں اور خوشبو دیجاویں **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دوُر میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى باب اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اسکو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبد اللہ عمری سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑہتے تہے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑہنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کی یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا **بَابُ** كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ باب اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑہتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا ہم نے حضرت علی سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن میں تو فرمایا آپ نے تم طاقت نہیں رکہ سکتے اسکی کہا ہم نے بہلا اگر کوئی طاقت رکہے ہم میں سے تو فرمایا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑہتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کی وقت تو پڑہتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑہتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسے اول روز میں چاشت پڑہتے اور پڑہتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اسکی دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کرتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تہے انکی مومنین اور مسلمین سے **روایت**

ہے محمد بن مثنی نے کہا روایت کی ہمسی محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہمسی شعبہ نے انہون نے ابی اسحاق سے انہون نے عاصم بن ضمرہ سی انہون نے علی رضی اللہ عنہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتون سے اچھی ہی جو آئی ہی وتر کی نفلو نمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سی کہ وہ ضعیف کہتی تھی اس روایت کو اور ضعفا اسکا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسا مروی نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر اسی سند سی واللہ اعلم یعنے روایت سی عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہین بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتی تھی عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے **بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي لُحُفِ النِّسَاءِ** باب اس بیان مین کہ عورتون کی چادرونمین نماز پڑھنا مکروہ ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہین پڑہتی تھی اپنی بیبیون کی چادرونمین **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اجازت **بَابُ** مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ باب اس عمل اور چلنی کے بیانمین جو نماز نفل مین جائز ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ آئی مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تھی گھر مین اور دروازہ بند تہا اندر سی سو چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ کھولدیا آپنی دروازہ میرے لیے پھر چلی گئی اپنی جگہہ مین یعنی جہان نماز پڑہتی تھی اور بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی کہ دروازہ قبلی کی طرف تہا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ باب ایک رکعت مین دو سورتین پڑہنی کے بیانمین **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرِ اٰسِنٍ اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے اعمش سے کہا سنا مین نے ابو وائل سے کہتی تھی پوچھا ایک شخص نے عبد اللہ بن مسعود سی یہ لفظ کہ غیر آسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اسکی سوا کہا اُسنی ہان کہا عبد اللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑہتی ہین قرآن کو جہاڑتی ہین جیسا کوئی جہاڑتا ہو خراب کھجور کو نہین آگی بڑہتا انکی گلی سی مین جانتا ہون وہ دو سورتون مشابہ کو کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑہتی تھی کہا راوی نی حکم کیا ہمنی علقمہ کو کہ پوچھی عبد اللہ سی تو کہا عبد اللہ نی وہ بیس سورتین ہین مفصل سی یعنی آخر قرآن سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑہتی تھی دو سورتین ایک ایک رکعت مین **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ باب مسجد مین جانیکی ثواب مین اور جو لکھا جاتا ہی ثواب اُسکی قدمونمین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهٗ اَوْ قَالَ لَا يُنْهِزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کری آدمی اور اچھی طرح وضو کری پہر نکلی نماز کو نہ نکالتی ہو اسکو یا فرمایا نہ اٹھاتی ہو اسکو مگر نماز تو نہ رکھیگا کوئی قدم مگر بلند کریگا اللہ تعالیٰ اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیگا ایک گناہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ باب اس بیان مین کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر مین پڑھنا افضل ہی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سی کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مسجد مین قبیلہ بنی عبد اشہل کے مغرب کی سو کھڑی ہوئے کچھ لوگ نفل پڑہنی کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم جانو اس نماز کی گھر مین پڑہنی کو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہی جو مروی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا پڑہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر مین اور مروی ہے حذیفہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی مغرب پہر نماز پڑہتی رہی عشا تک **مترجم** کہتا ہی اس حدیث سی ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین دو رکعت بعد مغرب کے بہی مسجد مین **بَابٌ** فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ باب نہانیکا جب آدمی مسلمان ہو **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن عاصم سی کہ وہ جب اسلام لائی تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہانیکا پانی اور بیری کی پتون سی **ف** اس باب مین ابو ہریرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر اسی سند سی اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتی ہین کہ جب آدمی اسلام لاوی تو نہاوی اور اپنی کپڑے دہووے

باب ما ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ باب اس بیان میں کہ پاخانے جاتی وقت بسم اللہ کہنا چاہیے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو پاخانے میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی روایت سے اور اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں اور مروی ہے انس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ ایسا **باب** ما ذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ باب اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوگی چمکتی پیشانی سجدہ سے اور چمکتی ہاتھ پیر وضو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن بسر کی **باب** ما يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ باب اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو

عن عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنا اپنی طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتے پہننے میں جب پہنتے **ف** ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ باب اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانِ مِنَ الْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو میں دو رطل پانی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو اس لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے **باب** ما ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ باب اس بیان میں کہ دودھ پیتے لڑکے کی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کی پیشاب میں اور دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جاوے پیشاب دونوں کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور مرفوع نہ کیا **باب** ما ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ باب اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب وضو کر لے **عن** عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کر لے وضو نماز کا سا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ باب نماز کی فضیلت کے بیان میں **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ

ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھکو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہونگے بعد میرے سو جو گیا انکے دروازہ پر اور سچا کہا انکے جھوٹ کو اور مدد کی انکی ظلم پر سو وہ میرا نہیں اور میں اسکا نہیں اور کبھی نہ آسکیگا میرے حوض پر اور جو آیا انکے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا انکے جھوٹ کو اور مدد نہ کی انکے ظلم میں بس وہ میرا ہے اور میں اسکا اور قریب ہے کہ آئیگا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل صحیح ہے ایمان کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اسکی حق میں لائق تر ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اسکو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے

ابن حمید نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے **باب** منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابی امامة یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجة
الوداع فقال اتقوا اللہ ربکم وصلوا خمسکم وادوا زکوة اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنة ربکم قال قلت لابی امامة منذ کم سمعت ھذا الحدیث
قال سمعت وانا ابن ثلثین سنة **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجة الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے
تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰة اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے
کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **آخر ابواب الصلوٰة** آخری ابواب صلوٰة کا

ابواب الزکوٰة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ باب ہیں زکوٰة کی جو وارد ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع الزکوة من التشدید یہ باب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰة نہ دینے کی جو برائیاں وارد
ہوئی ہیں اسکے بیان میں **عن** ابی ذر قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبة قال فرآنی مقبلا فقال ھم الاخسرون ورب
الکعبة یوم القیمة قال فقلت مالی لعله انزل فی شیء قال قلت من ھم فداك ابی وامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم الاکثرون الا من قال
ھکذا وھکذا وھکذا فحثی بین یدیه وعن یمینه وعن شماله ثم قال والذی نفسی بیده لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتھا الا جاءته یوم
القیمة اعظم ما کانت واسمنه تطاؤه باخفافھا وتنطحه بقرونھا کلما نفدت اخراھا عادت علیه اولھا حتی یقضی بین الناس **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر
سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپنے مجھکو سامنے آتے ہوئے سو فرمایا وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن
کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھکو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وے میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر
جسنے دیا ادھر ادھر اور ادھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپنے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان جسکے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی
کہ چھوڑ جاتا ہو اونٹ یا گائے کہ ادا نکی ہو زکوٰة اسکی مگر وہ جانور آویگا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اسکو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گذر جائے
اسپر سے پچھلا جانور لوٹیگا پہلا جانور اور اسکی یہی عذاب ہوتا رہیگا جب تک فیصلہ ہو لوگوں میں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے روایت ہے اسکی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں
نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰة کا اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے
صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم
سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دینار **باب** ما جاء اذا ادیت الزکوة فقد قضیت ما علیك باب اس بیان میں کہ
جب زکوٰة دے چکا تو ادا کر چکا جو تجھپر ضرور تھا **عن** ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوة مالك فقد قضیت ما علیك
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰة اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھپر لازم تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپنے ذکر کیا زکوٰة کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپنے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو اور ابن حجیرہ وہ عبد الرحمن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں **عن**
انس قال کنا نتمنی ان یبتدئ الاعرابی العاقل فیسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عنده فبینا نحن کذلك اذ اتاه اعرابی فجثی بین یدی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان رسولك اتانا فزعم لنا انك تزعم ان اللہ ارسلك فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی
رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال آللہ ارسلك فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علینا خمس
صلوات فی الیوم واللیلة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلك آللہ امرك بھذا قال نعم قال فان رسولك زعم لنا انك تزعم ان
علینا صوم شھر فی السنة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلك آللہ امرك بھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال
فان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلك آللہ امرك بھذا قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال ان رسولك زعم لنا انك تزعم ان علینا الحج الی بیت اللہ من استطاع الیه سبیلا فقال النبی صلی اللہ علیه

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ آللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْھُنَّ شَیْئًا وَّلَا اُجَاوِزُھُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجاوے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بیٹھے پاس تھے ہم بس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمد آپکے قاصد نے کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُس خدا کی جسنے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہے کہ ہمپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دنمیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جسنے بھیجا ہے آپکو کیا اللہ نے حکم کیا ہے آپکو اسکا فرمایا آپنے ہاں کہا اعرابی نے اور تمہارے قاصد نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمپر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جسنے بھیجا آپکو کیا اللہ تعالی نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپکے قاصد نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمپر ہمارے مالونکی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جسنے بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جسکو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جسنے بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا آپنے ہاں پہر کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جسنے بھیجا آپکو حق کے ساتھ نہ چھوڑونگا میں اسمیں سے کچھ اور نہ زیادہ کرونگا پہر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے غیر اس سند سے انس کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور اُستاد کا سُننا مثل سماع کی جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپنے اقرار کیا **مترجم** کہتا ہے یہاں سے مقصد شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ استاد پڑھتا جاوے اور شاگرد چپکے سنتے جاویں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولینا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری اُنکی زبان مبارک سے قریب لاکھ آدمیونکی سن چکے ہیں اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنے معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں اُستاد کو سُناوے اور اُستاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اسمیں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جابجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے

باب مَا جَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ اس باب میں سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن صدقۃ الخیل والرقیق فھاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درھما درھم لیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھکو ایک سو نوے درہم میں کچھ بھی پہر جب ہو جاویں دو سو تو اسمیں پانچ درہم ہیں **ف** اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیق اور عمرو بن حزم سے بھی **کہا** ابو عیسے نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہما نے ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے **کہا** ابو عیسے نے پوچھا میں نے محمد ابن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں جو مروی ہیں ابی اسحق سے احتمال ہے کہ ابی اسحق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے

باب مَا جَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ باب اونٹ اور بکریونکی زکوٰۃ کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب کتاب الصدقۃ فلم یخرجہ الی عمالہ حتی قبض فقرنہ بسیفہ فلما قبض عمل بہ ابوبکر حتی قبض وعمر حتی قبض وکان فیہ فی خمس من الابل شاۃ وفی عشر شاتان وفی خمس عشرۃ ثلث شیاہ وفی عشرین اربع شیاہ وفی خمس وعشرین بنت مخاض الی خمس وثلثین فاذا زادت ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا زادت ففیھا حقۃ الی ستین فاذا زادت ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا زادت ففیھا ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت ففیھا حقتان الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین ابنۃ لبون وفی الشاء فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت فشاتان الی مائتین فاذا زادت فثلث شیاہ الی ثلث مائۃ شاۃ فاذا زادت علی ثلث مائۃ شاۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ ثم لیس فیھا شیء حتی تبلغ مائۃ ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع مخافۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ ولا یؤخذ فی

الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّآءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَّثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ
الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ ترجمہ روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے
اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ نے اور رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہئے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں
میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سالکی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے تو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو
اس میں ایک حقہ یعنی تین سالکی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سالکی اونٹنی پچھتر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہو تو اس میں دو سالکی دو اونٹنیاں نوے اونٹ
تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سالکی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سالکی اور ہر چالیس میں دو سالکی
اور بکریوں میں چالیس بکری میں ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو
بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سیکڑہ میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہے تا جب تک پورا سیکڑا نہ ہو اور جمع نہ کیجاویں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں
یا اونٹ اور جدا جدا نہ کیجاویں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کی خوف سے اور جو ہوویں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیویں برابر برابر اور زکوۃ میں لیجاوے
بڈھی اور نہ عیب والی اور کہا زہری نے جب آوے زکوۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوۃ تحصیل کرنے والا
بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا **ف** اس باب میں ابی بکر صدیق اور ابی ذر اور انس اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ
اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع
نہیں کیا اسکو اور مرفوع کیا اسکو سفیان بن حسین نے **مترجم** کہتا ہے جمع نہ کیجاویں متفرق مثلاً ایک شخص کی دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں
ایک بکری لیوے یہ زکوۃ تحصیلنے والی کو جائز نہیں اور جدا نہ کیجاویں ملی ہوئیں یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اسلئے کہ چالیس سے ایک سو بیس
تک ایک ہی بکری واجب ہے تو زکوۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اسکے دو حصے کر کے دو بکریاں لیوے **بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ** باب گائے بیل کی زکوۃ کے بیان میں **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَّفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایوں میں ایک سالکی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے **ف** اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت
کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے
اور ابو عبیدہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ
بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَّمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ مَعَافِرَ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ
لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایک سالکی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اسکی کپڑے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں
نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی
ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابا عبیدہ کو
عبداللہ سے سماع نہیں **بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ** باب اس بیان میں کہ زکوۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا
لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ
مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ ترجمہ روایت ہے
ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا تو گزریگا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا انکو پھر گواہی کی طرف کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں

اسکو تو خبر دے انکو فرض کیا ہے اللہ نے پانچ نمازیں انکو دن اور رات میں پھر اگر قبول کریں وہ اسکو تو خبر دے انکو کہ اللہ نے فرض کی ہے اُنپر زکوٰۃ انکے مالونکی کہ لیجاوے انکے امیروں سے اور دی
جاوے انکے فقیرونکو پھر اگر وہ قبول کریں اسکو تو پرہیز کر انکے عمدہ مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اسلیے کہ اُسمیں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے جلد
جلد قبول ہوتی ہے **ف** اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد مولیٰ ہیں ابن عباس کے اور نام انکا نافذ ہے **باب**
ما جاء فی صدقة الزرع والتمر والحبوب باب بیان میں کھیت اور پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کی **عن** ابی سعید الخدری قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس فیما دون خمسة ذود صدقة ولیس فیما دون خمس اواق صدقة ولیس فیما دون خمسة اوسق صدقة **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اُوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گونی یا نوکری سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلہ یا ثمر میں **ف**
اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **روایت** کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک ابن انس
سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی جو روایت کی عبد العزیز نے عمرو ابن یحییٰ سے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گونی یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا
ہوتا ہے اور پانچ وسق کے تین سو صاع ہوئے اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ
اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ وقیوں کے دوسو درہم ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوویں پچیس اونٹ تو اُسمیں ایک سال کی ایک
اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری **باب** ما جاء لیس فی الخیل والرقیق صدقة باب اس بیان میں کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں **عن**
ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المسلم فی فرسه ولا عبده صدقة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اُسکے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ **ف** اس باب میں عبد اللہ ابن عمرو اور علی سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل
ہے علما کا کہ ملے ہوے گھوڑونپر یعنی جنکو دانہ گھاس باندھکر کھلاتے ہیں اُنمیں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کیلیے ہوں اُنمیں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کیلیے ہوں تو دونوں کی
قیمتوں سے زکوٰۃ لیجاوے جبکہ ایکسال گذر جاوے **باب** ما جاء فی زکوٰۃ العسل باب شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی العسل فی کل عشرة ازق زق **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سیارہ
المتعی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کے اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر
علما کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور کہا بعض علما نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں **باب** ما جاء لا زکوٰۃ علی المال المستفاد حتی یحول علیه الحول باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں
مال مستفاد میں جبتک گذرے اُسپر سال **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوٰۃ علیه حتی یحول علیه الحول **ترجمہ** روایت
ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مال مستفاد پایا تو اُسپر زکوٰۃ نہیں جبتک سال نگذرے **ف** اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہمسے
محمد ابن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے جسنے پایا مال مستفاد اُسپر زکوٰۃ نہیں جبتک سال نگذرے اُسکے مالک کے نزدیک
اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اُسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور
عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل اور علی ابن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جبتک سال نگذرے اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق اور کہا بعض علما نے اگر اُسکے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ
واجب ہوتی ہے اُسپر زکوٰۃ تو اُس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اُسکے پاس سوا مال مستفاد کے کوئی مال ایسا نہیں کہ جسمیں واجب ہو زکوٰۃ تو مال مستفاد میں بھی زکوٰۃ واجب
نہیں جبتک سال نگذرے سو اگر پایا اُسنے مال مستفاد قبل گذرنے سال کے تو اُسکو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دیوے پہلے مال کی جسکی زکوٰۃ ہمیشہ دیا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور
اہل کوفہ کا **مترجم** کہتا ہے مال مستفاد اُس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آوے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہو تو بعضے کہتے ہیں کہ جس دن وہ
مال ہاتھ لگا ہے اُس دن سے جب پورا سال ہو تو اُسکی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمہ اللہ کا اور امام اعظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اُسکی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گذرنا اُسپر

شرط نہین **باب ما جاء لیس علی المسلمین جزیۃ** باب اس بیان مین کہ مسلمانون پر جزیہ نہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلح قبلتان فی ارض واحدۃ ولیس علی المسلمین جزیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہے دو قبلے کا ہونا ایک زمین مین یعنی اہل کتاب اور مسلمانون کا دونو کا رہنا جزیرۂ عرب مین لائق نہین اور نہین ہے مسلمانون پر جزیہ **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے جریر سے انہون نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کی اور اس باب مین سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کی دادا سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علما کا کہ نصرانی جب اسلام لاوے تو معاف کر دیا جاوے جزیہ اسکی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانون پر جزیہ نہین اس سے جزیہ عشری مراد ہی جو کافرون سے تحصیلا جاتا ہی اور ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہی اور دوسری حدیث مین اسکی تفسیر آئی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشور یہود و نصاری پر ہی اور مسلمانون پر عشور نہین **باب ما جاء فی زکوۃ الحلی** باب زیور کی زکوۃ کی بیان مین **عن** زینب امرأۃ عبد اللہ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر اھل جہنم یوم القیامۃ **ترجمہ** روایت ہے زینب سے جو بیوی ہین عبد اللہ کی کہا انہون نے خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ ہووے تمہارے زیور ہی سے اسلئے کہ تم مین اکثر اہل جہنم ہین قیامت کے دن **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے ابو داود سے انہون نے شعبہ سے انہون نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا مین نے ابو وائل سے کہ روایت کرتی تھی عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہین زینب کے اور زینب بیوی ہین عبد اللہ کی وہ روایت کرتی ہین زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابو معاویہ نے وہم کیا ہی اپنی حدیث مین سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یون ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہی اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجویز کی آپنے زیور مین زکوۃ دینا اور اسکی اسناد مین کچھ گفتگو ہی اور اختلاف ہے علما کا اسمین سو کہا بعض علمائی صحابہ و تابعین نے کہ زیور مین زکوۃ ہی جو سونے یا چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہین کہ زیور مین زکوۃ نہین اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائی تابعین سے اور یہی کہتے ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیہما سواران من ذھب فقال لہما اتؤدیان زکوتہ فقالتا لا فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوتہ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتین آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکی ہاتھون مین دو کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپنے کیا ادا کرتی ہو تم زکوۃ اسکی تو کہا انہون نے نہین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمکو چاہتی ہو تم کہ اللہ پہناوے تمکو دو کنگن آگ کے کہا انہون نے نہین فرمایا آپنے تو ادا کرتی رہو زکوۃ اسکی **کہا** ابو عیسی نے اس حدیث کو روایت کیا ہی مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور اس باب مین کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین **باب ما جاء فی زکوۃ الخضروات** باب سبزی اور ترکاری کی زکوۃ کی بیان مین **عن** معاذ انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئلہ عن الخضراوات وھی البقول فقال لیس فیہا شیء **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہ انہون نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پوچھا حال خضراوات یعنی ساگ پات کی زکوۃ کا سو فرمایا آپنے اسمین کچھ زکوۃ نہین **کہا** ابو عیسی نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہین ہی اور اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح ثابت نہین اور یہ روایت مروی ہے موسی بن طلحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ساگ پات مین کچھ صدقہ نہین **کہا** ابو عیسی نے حسن بیٹے ہین عمارہ کے اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا انکو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا انسے روایت لینا عبد اللہ بن مبارک نے **باب ما جاء فی الصدقۃ فیما یسقی بالانہار وغیرہا** باب اسکی زکوۃ کی بیان مین جسمین پانی دین نہر وغیرہ سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السماء والعیون العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو پانی دیوے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیدا ہو یا پانی دیوین نہرین اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جسمین پانی دیا جاوے کھینچکر یعنی اونٹنی یا بیل سے تو اسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہی **ف** اس باب مین انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے وہ سب روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہی اور صحیح ہوئی ہی حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا **عن** سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ

سنّ فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کہ پانی دیوے اس کو آسمان یا نہریں یا ندی میں عشر ہے دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جاوے کھینچ کر یعنی ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے زمین عثری وہ ہے کہ جس میں نہ تو سینچ کر پانی دیا جاوے اور نہ تو چھوٹی نہر سے بلکہ جس سے بقول اس کھجور وغیرہ سینچی جاویں یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہے جس میں پانی دینے کی ضرورت نہو

باب ما جاء فی زکوٰۃ مال الیتیم باب زکوٰۃ مال یتیم کے بیان میں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما له مال فلیتجر فیه ولا یترکه حتی تاکله الصدقة **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اسکے مال ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور نہ رہنے دے یہاں تک کہ کھا جائے اسکو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہی حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعضوں نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے انہیں میں ہیں عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنی ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہے اور جس کسی نے انکی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اسی لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے تھے اپنے دادا کی کتاب دیکھکر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں انکی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اسکو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما

باب ما جاء ان العجماء جرحها جبار وفی الرکاز الخمس باب بے زبان جانور کے زخم کا بدلا نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے [illegible] **عن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارنے کا بدلا نہیں اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جاوے تو اسکا بدلا نہیں اور کان کھودنے میں کوئی مر جاوے تو اسکا بدلا نہیں اور کافروں کے گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ ہے **ف** اس باب میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی الخرص باب غلہ وغیرہ کو اٹکل اور اندازہ کرنے کے بیان میں **عن** خبیب بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن مسعود بن نیار یقول جاء سهل بن ابی حثمة الی مجلسنا فحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع **ترجمہ** روایت ہے خبیب بن عبد الرحمن سے کہا انہوں نے سنا میں نے عبد الرحمن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوتو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی باقی حصہ کی عشر وغیرہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دو یعنی مسافر محتاج آنے جانے والے کے لیے **ف** اس باب میں عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل تیار ہونے کے قریب ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جنکی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھکر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہونگے یا اتنی رطب اور اسکا عشر مقرر کر کے ان مالکوں پر پابندہ دیتا ہے کہ اتنا بوقت پھل ٹوٹنے کی دینا اسے خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اسکے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالموں کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

عن عتاب بن اسید ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یبعث علی الناس من یخرص علیهم کرومهم وثمارهم وبهذا الاسناد ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی زکوة الکروم انها تخرص کما یخرص النخل ثم تؤدی زکوته زبیبا کما تؤدی زکوة النخل تمرا **ترجمہ** روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے اسکو جو اندازہ کرے لوگوں کے انگوروں اور میووں کا اور اسی سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کی زکوٰۃ کے باب میں کہ وہ بھی اٹکل کیا جاوے جیسا کہ کھجور کا کیا جاتا ہے پھر زکوٰۃ میں دیا جاوے انگور خشک جیسا کہ زکوٰۃ میں کھجور سوکھی دی جاتی ہے سوکھی کھجور **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو روایت ہے عتاب بن اسید سے صحیح زیادہ ہے

باب ما جاء فی العامل علی الصدقة بالحق باب حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیل کرنے والے کے ثواب کے بیان میں **عن** رافع

ابن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوۃ کا تحصیلنے والا انصاف سے یعنے جو زیادتی نکرے اور زکوۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنی والا اللہ تعالی کی راہ میں جب تک لوٹ آوے اپنے گھر کہا ابو عیسی نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحاق کی زیادہ صحیح ہے

باب فی المعتدی فی الصدقۃ باب بیان میں جو زیادتی کرے زکوۃ تحصیلنے میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوۃ تحصیلنے میں ایسا ہی ہے جیسا زکوۃ نہ دینی والا **ف** اسباب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے کہا ابو عیسی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنیوالا زکوۃ دینے میں [illegible] نہ دینی والے [illegible] تو مطلب [illegible]

باب ما جاء فی رضی المصدق باب مصدق کے راضی رکھنے کے بیان میں **عن** جریر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاکم المصدق فلا یفارقنکم الا عن رضی ترجمہ روایت ہے جریر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس زکوۃ تحصیلنے والا تو اسکو پھیرو [illegible] خوش [illegible] **روایت** کی ہمسے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے داود سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کہا ابو عیسی نے حدیث داود کی [illegible] صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں

باب ما جاء ان الصدقۃ تؤخذ من الاغنیاء فترد علی الفقراء باب اس بیان میں کہ زکوۃ لیجاوے امیرون سے دیجاوے فقیرونکو **عن** عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال قدم علینا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الصدقۃ من اغنیائنا فجعلها فی فقرائنا وکنت غلاما یتیما فاعطانی منها قلوصا ترجمہ روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ہمارے پاس زکوۃ تحصیلنے والا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلا زکوۃ کو ہمارے امیرون سے اور دیا ہمارے فقیرونکو اور میں ایک لڑکا یتیم تھا سو مجھکو بھی ایک اونٹنی دی اسمین سے **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے

باب من تحل لہ الزکوۃ باب اس بیان میں کہ زکوۃ لینا کسکو جائز ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیامۃ ومسئلتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ قال خمسون درہما او قیمتہا من الذہب ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے آدمیون سے اور اسکے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آوے گا اور اسکی سوال کے سبب سے اسکا مونہ چھلا ہوگا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ کتنا مال کفایت کرتا ہے جسکے ہونے سے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہ حدیث سو کہا سفیان سے عبد اللہ بن عثمان نے جو شاگرد ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اُس سے شعبہ کہا عبد اللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید سے کہ وہ روایت کرتے تھے محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہمارے لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں تو زکوۃ لینا اسکو درست نہیں اور بعضے لوگ اہل علم سے حکیم بن جبیر کی حدیث کیطرف نہیں گئے اور گنجایش سمجھی اسمیں اور کہا جب ہوں آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ اور پھر حاجت ہو اسکو تو زکوۃ لیوے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اور اہل علم ہیں

باب ما جاء من لا تحل لہ الصدقۃ باب اسکے بیان میں جسکو زکوۃ لینا درست نہیں **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اسکی پاس

کچھ نہ ہو اور کوئی اسکو زکوٰۃ دیدے تو زکوٰۃ اسکی ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کی نزدیک یہی ہے کہ اسکو سوال جایز نہیں **عن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ
فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ
مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ
ترجمہ روایت ہے حُبشی بن جنادہ سلولی سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین کہ آپ کھڑی تھے عرفات مین اور آیا ایک اعرابی او پکڑ لیا آپکی چادر کا کونا پھر سوال
کیا آپ سے پھر دیا آپنے اور چلا گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سوال جایز نہیں امیر کو اور نہ تو بی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت
حاجت والی کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اسلیے کہ بڑہاوی اپنا مال ہوگا مونہہ اسکا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے پھنا ہوا جہنم سی کہ کھاتا ہی سو اسکو پھر چاہے کم کرے چاہے
زیادہ کرے **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحیی بن آدم سی انہوں نے عبد الرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اس سند سے

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ باب اسکی بیان مین جسکو زکوٰۃ لینا جایز ہی قرضداروں وغیرہ سی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ
رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ
النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے مین پھلونمین جو خریدی تھے اور بہت قرضدار ہو گیا وہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسکو پھر
صدقہ دیا لوگون نے اسکو سو نہ پورا ہوا اسکا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قرضخواہون سے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اسکی سوا **ف** اس باب مین عائشہ
اور جویریہ اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ باب اس بیان مین کہ زکوٰۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکی اہلبیت اور غلامونکو لینا درست نہیں **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ أَصَدَقَةٌ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ **ترجمہ** روایت ہے
بہز ابن حکیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ بہز کی دادا سی کہا انکی دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ کہ یہ صدقہ ہی یا ہدیہ ہی پھر اگر کہتی صدقہ ہے
تو آپ نہ کھاتی اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتی **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور سلمان اور انس اور حسن ابن علی اور ابی عُمیرہ معرّف بن واصل کے دادا سی روایت ہے اور نام انکا رشید بن مالک ہے
اور میمون اور مہران اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی رافع اور عبد الرحمن بن علقمہ سی بہی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن علقمہ سے وہ روایت کرتی ہین عبد الرحمن
بن ابی عقیل سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور بہز ابن حکیم کی دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے بہز ابن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی رافع
سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایکمرد کو بنی مخزوم سی زکوٰۃ تحصیلنے کو تو اسنی کہا ابو رافع سی تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دونمین تمکو بھی اسمین سے سو کہا ابو رافع نے نہین جبتک نہ جاؤنمین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچھ لون انسی اور گئی آنحضرت کے پاس اور پوچھا او فرمایا حضرت نے صدقہ نہیں حلال ہے ہمکو اور موالی یعنی غلام قوم کی انہین مین داخل ہین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن
ہی صحیح ہی اور ابو رافع جو غلام آزاد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکا نام اسلم ہی اور ابن رافع عبید اللہ بن ابی رافع ہین اور وہ کاتب ہین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ باب اقرباؤن کو زکوٰۃ دینے کے بیان مین **عن** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ
عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمان
بن عامر سی پہنچاتی ہین اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے جب کوئی روزہ کہولی تو کہولی کہجور پر اسلیے کہ اسمین برکت ہے اگر کہجور نہ پاوی تو پانی سے روزہ پاک کرنیوالا
ہی اور فرمایا آپنی کہ صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناتے والونکو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا **ف** اس باب مین

اور زینب سے روایت ہے اور یہ صحیح ہے عبداللہ بن مسعود کی۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور اصحاب ام رباب کی اور مثل میں حکم کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری
نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے
حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ
بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے **باب** ما جاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ باب اس بیان میں کہ مال سے سوائے زکوٰۃ کی اور بھی کچھ دینا چاہیے

عن فاطمۃ ابنۃ قیس قالت سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلی ہذہ الآیۃ التی فی البقرۃ
لیس البر ان تولوا وجوہکم الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے
زکوٰۃ کی یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورہ بقر کی لیس البر سے آخر تک **عن** عامر عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے
اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب**
ما جاء فی فضل الصدقۃ باب صدقہ کی ثواب کے بیان میں

عن سعید بن یسار انہ سمع اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تصدق
احد بصدقۃ من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب الا اخذہا الرحمن بیمینہ وان کانت تمرۃ فتربو فی کف الرحمن حتی تکون اعظم من الجبل کما
یربی احدکم فلوہ او فصیلہ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال
سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتیلی میں رحمن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی
بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کو **وف** اس باب میں عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمن بن
عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

عن انس قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصوم افضل بعد رمضان
قال شعبان لتعظیم رمضان قال فای الصدقۃ افضل قال صدقۃ فی رمضان **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا روزہ افضل ہے
بعد رمضان کے فرمایا روزہ شعبان کا رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں
اہل حدیث کے نزدیک

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب وتدفع میتۃ السوء **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنے کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے

عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل الصدقۃ ویاخذہا بیمینہ فیربیہا لاحدکم کما یربی
احدکم مہرہ حتی ان اللقمۃ لتصیر مثل احد وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عزوجل وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات
ویمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں
پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اسکو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کی بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اسکی تصدیق اللہ تعالیٰ
کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وہو الذی یقبل التوبۃ آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں بیشک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں کی اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ
سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں
اسکی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف کہ ثابت ہیں روایتیں اس میں اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں
دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہیں کہ کیفیت اسکی ایسی ہے اور مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت
یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اسکے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علماء اہل سنت و جماعت کا پر جہمیہ (نام ہے ایک فرقہ کا) انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اسکی علماء کی خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام

اپنی ہاتہ سی اور کہتی ہین جہمیہ مراد ہاتہ سی قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نی کہا کہ قایل ہونا اسکا اللہ تعالی کے ہاتہ ہین اسمین کچہہ تشبیہ لازم نہین آتی تشبیہ جب لازم آویگی یہہ کہی یَدٌ کَیَدٍ اَوْ مِثْلُ یَدٍ یعنی اللہ تعالی کا ہاتہ اس ہاتہ کی مثل ہے یا اس ہاتہ کا سا ہے یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پہر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالی کی ہاتہ ہین اور سمع اور بصر اور یہہ نہ کہی کہ کیسے ہین اور کیا کیفیت ہے انکی اور یہہ بہی نہ کہی کہ اللہ کی سمع مثل اس سمع کی ہے یا اسکی سی ہے تو یہہ تشبیہ نہو گی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس مین لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے نہین ہے مانند اسکی کوئی چیز اور وہ سنتا ہے دیکہتا ہے **مترجم** کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالی کی سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اسکا آسمان اول کیطرف اسپر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کے سپرد کرنا اور کیفیت مین بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹہیرا اہل سنت وجماعت کا اور اسمین کچہہ تشبیہ لازم نہین آتی اسلئے کہ جب کہا اللہ تعالی کی سمع اور بصر ہے مثل ید کی مانند ہین اور اسکی مشابہ کوئی چیز نہین تو اسمین تشبیہ کیون لازم آویگی تو اس اعتقاد مین انکار بہی ان صفات الہی کا نہین ہوتا اور تشبیہ بہی لازم نہین آتی اور یہہ مذہب متوسط ٹہیرا افراط و تفریط سی دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسیطرح استواء علی العرش کو بہی سمجہنا چاہئے کہ وہ بہی ایک صفت باری تعالی کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اسپر بہی ایمان لانا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا انکار کرنا مذہب اہلسنت وجماعت ہے اور بخوف تشبیہ اسکا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ السَّآئِلِ باب سائل کے حق کی بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْنَہٗ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُّحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن بجید سے وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سے جو ماں ہین بجید کی اور وہ انمین تہین جنہون نی بیعت کی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فقیر آن کہڑا ہوتا ہے میرے دروازہ پر اور مین کچہہ نہین پاتی کہ اسکو دون سو فرمایا انسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر کچہہ نہ پاؤ تم اسکی دینی کو مگر ایک کہر جلا ہوا سو وہی کہہ دو اسکے ہاتہ مین **ف** اس باب مین علی اور حسین بن علی اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بہی روایت ہے **کہا ابو عیسے** نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ باب جنکا دل رجہانا منظور ہے انکی دینی کی بیان مین **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَمَا زَالَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن امیہ سی کہا دیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ مین سے کچہہ اور وہ ساری خلق سی برے تہے میرے نزدیک پہر ہمیشہ مجہے دیتے رہے یہانتک کہ ہوگئی وہ ساری خلق سی زیادہ میرے پیارے **کہا ابو عیسے** نے روایت کی ہمسی حسن بن علی نی اسیطرح یا مشابہ اسکی اور اس باب مین ابی سعید سی بہی روایت ہے **کہا ابو عیسے** نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نی زہری سے انہون نی سعید بن مسیب سے کہ صفوان ابن امیہ نی کہا کہ دیا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اور گویا کہ یہہ حدیث صحیح زیادہ ہے اور اشبہ اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا اور حدیث اور اختلاف ہے ان لوگون کے دینی مین جنکا دل ریجہنی کے توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نی کچہہ ضرور نہین انکا دینا اور کہا یہ قوم تہی خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین کہ حضرت تالیف قلوب کرتی تہی انکی مسلمان ہونیکے لئی یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگئی اور اب جائز نہین اسطور پر دینا کسیکو زکوٰۃ کا مال کہ اسکی مسلمان ہونیکی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور کہا ہے بعضون نے کہ اب بہی اگر کچہہ لوگ ایسی ہون اور امام انکی تالیف قلوب مسلمان ہونیکی لئے مناسب دیکہے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَہٗ باب اسکی بیان مین جسکو وراثۃ پہونچی وہ مال جو زکوٰۃ مین دیا تہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَّاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے کہ مین بیٹہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اسنی یا رسول اللہ مینے صدقہ دی تہی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مر گئی فرمایا آپنے ثابت ہوچکا تیرا ثواب اور پہیر دیا میراث نی اسکو تیری طرف یعنی اب تو اسکی مالک ہے پہر کہا اس عورت نی یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تہی ایک مہینے کی کیا مین رکہون اسکی طرف سے فرمایا آپنی روزے رکہہ اسکی طرف سے پہر عرض کیا اسنی یا رسول اللہ اسنی کبہی حج نہین کیا تہا کیا مین حج کرون اسکی طرف سے آپنی فرمایا ہان تو حج کر اسکی طرف سے **کہا ابو عیسے** نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطا ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پہر ورثہ مین آئی اسکی تو حلال ہے اسکو اور کہا بعضون نے

صدقہ اسیکی تہے ہی کہ خاص اردیا ہی اسکو اللہ تعالی کی واسطی پہر جب ثابت ہوا اسکا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کردی اسی راہ خدا مین اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبد اللہ

بن طاؤس سی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ باب خیرات دیکر پہر لینے کی برائی کی بیان مین **عَنْ** عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ

أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سی کہ انہون نے کسیکو دیا تہا ایک گہوڑا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین پہر دیکہا اسکو

بکتا ہوا پس ارادہ کیا اسکا خرید لیا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پہیر اپنے صدقے کی چیز کو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ

عَنِ الْمَيِّتِ باب میت کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي

مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہی کیا فائدہ دیگا اسکو اگر مین صدقہ دون اسکی طرف سے

تو فرمایا آپنے ہان سو عرض کیا اسنی کہ میرا ایک باغ ہی سو مین گواہ کرتا ہون آپکو کہ مین نے صدقہ دیا اسکی طرف سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور یہی کہتے ہین علما کہ کوئی چیز میت کو

نہین پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن دینار سی انہون نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور معنی مخرف کے باغ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ

فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا باب اس بیان مین کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گہر سے جائز ہی یا نہین **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ

أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی اپنی خطبے مین حجۃ الوداع کی سال کہ نہ خرچ کری کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنی شوہر

کی عرض کیا یا رسول اللہ اور کہانا بہی کسیکو نہ دی آپنی فرمایا وہ تو ہماری سب مالون سے بہتر ہی **ف** اس باب مین سعد بن وقاص اور اسما بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے

بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ

أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات کری عورت اپنی شوہر کی گہر سی تو ہوتا ہی اسکو بہی اجر اور اسکی خاوند کو بہی اسکی برابر اور مالکی رکہنی والیکو بہی اسکی برابر اور ایک

کی اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچہ گہٹتا نہین شوہر کو کمانی کا اجر ہی اور عورت کو خرچ کرنیکا اجر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات دیتی ہی کوئی عورت اپنی شوہر کے گہر سی دلکی خوشی سی نہ فساد کی نیت سے تو اسکو ثواب ہے مرد کی ثواب کے برابر اور اسکو اپنی نیک

نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اسکے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ زیادہ صحیح ہی عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل سی اور عمرو بن مرہ نہین ذکر کرتی اپنی روایت

مین مسروق کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ باب صدقہ فطر کے بیان مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ

الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا

أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتی تہی جب ہم مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلے ہی یا ایک صاع جو سی یا ایک

صاع کہجور سی یا ایک صاع انگور خشک سی یا ایک صاع اقط سی پہر ہم ایسی ہی ہم صدقہ فطر دیتی تہی یہانتک کہ معاویہ آئی مدینے مین اور وعظ بیان کیا پس تہا انہین جو بیان کیا تہا

آدمیون سے کہ کہا انہون نی مین گمان کرتا ہون کہ دو مد گیہون شام کی برابر ہین قیمت مین ایک صاع تمر کے کہا راوی نے پہر لوگون نے اسی کو اختیار کرلیا یعنی دو مد گیہون دینی لگی کہا

ابو سعید نے مین تو ہمیشہ وہی دیتا ہون جو پہلے دیتا تہا **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہین ہر چیز سی ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی

اور احمد اور اسحق کا اور کہا ہی بعض علمائی صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سی ایک صاع دینا چاہی مگر گیہون سے کہ اسمین نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور

اہل کوفہ کا کہ آدہا صاع دینا چاہیئی گیہون سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ

الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین

اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو مکہ کی راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد
گیہوں سے یا سوا اسکے ایک صاع کسی غلہ سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الذکر والانثی
والحر والمملوک صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
فطر مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع تمر سے یا ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمر نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید
اور ابن عباس اور حارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے **کہا** ابو عیسٰی نے ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو مالک نے
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں
من المسلمین کا اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے انکی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ
فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا **باب** ما جاء فی تقدیمہا قبل الصلوٰۃ باب صدقہ فطر نماز عید کے قبل دینے کی بیان میں

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر باخراج الزکوٰۃ قبل الغدو للصلوٰۃ یوم الفطر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ دیوے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر

باب ما جاء فی تعجیل الزکوٰۃ باب قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں **عن** علی ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان
تحل فرخص لہ فی ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ پوچھا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دینے کو قبل وقت آنے کی پس اجازت دی
حضرت نے اسبات کی **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زکوٰۃ العباس عام الاول للعام **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباس کی اس سال کی سال گذشتہ میں **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت اسرائیل کے کہ روی ہو حجاج سے مگر اسی
سند سے اور حدیث اسمعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسلا اور اختلاف ہے علما کا زکوٰۃ پیشگے دینے میں قبل وقت کے سو ایک گروہ نے علما کے کہا ہے کہ پیشگے نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر
علما نے اگر پیشگے دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے **باب** ما جاء فی النہی عن المسئلۃ باب بیان میں کہ سوال منع ہے **عن** ابی ہریرۃ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لان یغدو احدکم فیحتطب علی ظہرہ فیتصدق منہ ویستغنی بہ عن الناس خیر لہ من ان یسئل
رجلا اعطاہ او منعہ ذلک فان الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر
سویرے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اسکی قیمت سے اور بے پروا ہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھاوے پیوے کسی سے سوال نکرے تو بہتر ہے اسکو کہ سوال کرے کسی سے
شخص سے کہ دے اسکو یا نہ دے اسلئے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کی اور پہلے خرچ کر انپر جنکو تو روٹی کپڑا دیتا ہے **ف** اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر
ابن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود ابن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد ابن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے
بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے جانی جاتی ہے روایت سے بیان کی وہ روایت کرتے ہیں قیس سے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان المسئلۃ کد یکد بہا الرجل وجہہ الا ان یسئل الرجل سلطانا او فی امر لابد منہ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق کہ سوال کرنا ایک خراش ہے کہ خراش کرتا ہے آدمی اس سے اپنی آبرو کو مانند زخم کے کہ زخمی کرتا ہے پس ہے آدمی اپنے منہ کو مگر سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے

ابواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ہیں بیان میں روزوں کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی فضل شہر رمضان باب رمضان کی فضیلت کے بیان میں

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران فلم یفتح منھا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے سو کھلا نہیں رہتا اس میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے **ف** اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور تراویح پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کی ابوبکر ابن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم روایت سے ابی بکر ابن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ ابی ہریرہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کی اور پوچھا میں نے محمد ابن اسمٰعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے انکو ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول ہے مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر ابن عیاش کی روایت سے

باب ما جاء لا تقدموا الشھر بصوم باب اس بیان میں کہ رمضان کی استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصوم احدکم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلثین ثم افطروا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رکھو روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاویں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جاوے تو پوری تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو **ف** اس باب میں بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے انکو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رکھنا پہلے رمضان کے تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزہ رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آجاوے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں انکے نزدیک **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا شھر رمضان بصیام قبلہ بیوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ ہو کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی کراھیۃ صوم یوم الشک باب اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

عن صلۃ بن زفر قال کنا عند عمار بن یاسر فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال کلوا فتنحی بعض القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی شک فیہ فقد عصی ابا القاسم **ترجمہ** روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائی گئی بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کی یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرت کی کنیت ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا ہی پھر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا

باب ما جاء فی احصاء ھلال شعبان لرمضان باب اس بیان میں کہ رمضان کے لئے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ھلال شعبان لرمضان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتی رکھو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن رکھ

پیشتر

اور ایسا ہی مروی ہے یحیی ابن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے محمد بن عمرو لیثی کی حدیث کے انتہا **باب** ما جاء ان الصوم لرؤیة الہلال والافطار لہ باب
اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا
لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیابة فاکملوا ثلثین یوما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو
چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جاوے چاند پر بدلی تو پوری کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے **کہا**
ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہیں کی سند سے کئی **باب** ما جاء ان الشہر یکون تسعا وعشرین باب اس بیان میں کہ مہینا کبھی انتیس ۲۹ کا بھی ہوتا
عن ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نے روزے رکھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس ۲۹ اکثر تیس سے رکھے یعنے انتیس ۲۹ کا اتفاق کم ہوا **ف** اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر
اور ام سلمہ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے **عن** انس انہ قال آلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ
شہرا فاقام فی مشربة تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول اللہ انک آلیت شہرا فقال الشہر تسع وعشرون **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھے رہے ایک جھروکے میں انتیس ۲۹ دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی
تو فرمایا آپ نے مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصوم بالشہادة باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابن عباس
قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الہلال فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا
بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تو گواہی دیتا ہے
اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد پیغام لانے والے ہیں اللہ کے کہا اس اعرابی نے ہاں فرمایا آپ نے اے بلال پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں **روایت** کی ہم سے
ابو کریب نے انہیں حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کی **کہا** ابو عیسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان
ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی اکثر اصحاب سماک نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور
اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور
اختلاف علما کا اس میں نہیں ہے کہ قبول کیجاوے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی **باب** ما جاء شہرا عید لا ینقصان باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں **عن** عبد
الرحمن بن ابی بکرة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجة **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذو الحجہ **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن
ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذو الحجہ دونوں انتیس ۲۹ انتیس ۲۹ کے نہیں ہوتے
بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس ۳۰ کا اور اسحق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنے اگر انتیس ۲۹ کے بھی ہوں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنے ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے
ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس ۲۹ کے ہوں **باب** ما جاء لکل اہل بلد رؤیتہم باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے انہیں کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے **حدثنا**
علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا محمد بن ابی حرملة اخبرنی کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثتہ الی معاویة بالشام قال فقدمت الشام
فقضیت حاجتہا واستہل علی ہلال رمضان وانا بالشام فرأینا الہلال لیلة الجمعة ثم قدمت المدینة فی اخر الشہر فسألنی ابن عباس ثم ذکر الہلال
فقال متی رأیتم الہلال فقلت رأیناہ لیلة الجمعة فقال انت رأیتہ لیلة الجمعة فقلت رآہ الناس وصاموا وصام معاویة فقال لکن رأیناہ
لیلة السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلثین یوما او نراہ فقلت الا تکتفی برؤیة معاویة وصیامہ قال لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** روایت کی ہم سے علی ابن حجر نے انہیں اسمعیل ابن جعفر نے انہیں محمد بن ابی حرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہیں حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی
طرف شام میں کہا کریب نے پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لئے بھیجا تھا اور دکھائی دیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے

مین آخر رمضان مین اور پوچھا مجھے ابن عباس نے حال وہانکا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تمنے چاند کو تو کہا مین نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس نے کیا تمہی نے دیکھا تہا جمعے کی شب
کو تو مین نے کہا سبنے لوگونے دیکھا اور روزہ رکہی اور معاویہ یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہی روزہ رکہا تو کہا ابن عباس نے ہمنے تو چاند دیکہا ہفتے کی شب کو پہر ہم روزہ رکہی جاوینگی جبتک پوری ہوان
تیس روزی یا چاند دیکھائی دیوی سو کہا مین نے کیا تمکو کفایت نہین کرتی معاویہ یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکہنے کا اور انکے روزہ رکہنے کو کہا ابن عباس نے نہین ایسا ہی حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی انکا دیکھنا ہمکو کفایت نہین کرتا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ہر شہر والونکا چاند دیکہنا انہی کے حق مین معتبر ہے **باب**
مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ باب اس بیان مین کہ کس چیز سی روزہ کہولنا مستحب ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ
تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَّا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پاوے کہجور تو اسی سے روزہ کہولی اور جو نپاوے
تو پانی سی کہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف** اس باب مین سلمان بن عامر سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث کو ہم نہین جانتی مگر کسی نے روایت کیا ہو شعبہ سی اس طرح سوا سعید بن
عامر کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور نہین جانتی ہم اسکو ہرگز عبد العزیز بن صہیب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین انس سی اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نی شعبہ سی انہون نے عاصم
احول سی انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ روایت زیادہ صحیح ہی سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت
کیا شعبہ سی انہون نے عاصم سی انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے سلمان بن عامر سے اور نہین ذکر کیا اسمین شعبہ نے رباب کا اور صحیح وہ ہے جو روایت کی سفیان ثوری نے اور ابن عیینہ اور
کئی لوگون نے عاصم احول سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سی اور ابن عون کہتی ہین روایت ہے ام الرائح بنت صُلَیع سی سلمان بن عامر سی اور رباب
ام الرائح کا نام ہی **عَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ
طَهُوْرٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تمین کوئی روزہ کھولے تو کہولی کہجور سے اگر نپاوی تو پانی سی کہ وہ بہی پاک کرنیوالا ہی کہا ابو عیسیٰ نی یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ
لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تہی نماز کی پہلی کئی تر کہجورون پر پہر اگر نہوتے تر کہجورین تو
خشک کہجورین پہر اگر نہوتی وہ بہی تو پیتی کئی چلو پانی کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** **مَا جَاءَ اَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ** باب اس
بیان مین کہ عید فطر اور اضحی جب ہی ہی کہ سب ملکر عید کرین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ
وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ رمضان اُسی دن ہی کہ جسدن تم سب روزہ رکہو اور عید فطر اُسی دن ہی کہ جسدن تم سب عید کرو اور
عید اضحی اُسی دن ہے کہ جسدن تم سب عید اضحی کرو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور تفسیر کی بعض علما کی نے کہ یہ معنی ہین کہ روزہ اور عید مین جماعت شرط ہے اور سب لوگون کا اہتمام اسمین ضرور ہے **باب**
مَا جَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ باب اس بیان مین کہ جب رات سامنے آوی اور دن گزری تو افطار کرنا چاہیی یعنی تاخیر درست نہین **عَنْ** عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سامنی آوی یعنی رات کی شرق سے اور پیٹھ موڑی دن اور غروب ہو جاوی آفتاب تو تجہکو روزہ کہولنا چاہیی **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید
سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** **مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ** باب جلد روزہ کہولنے کے بیان مین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ لوگ خیر سی رہینگی جبتک جلد روزہ
کہولا کرینگے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نی سہل ابن سعد کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیکو اختیار کیا ہی علما نے صحابہ
وغیرہم نی کہ مستحب کہتے ہین جلد روزہ کہولنی کو اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ
عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ارشاد فرمایا اللہ عز و جل نے میری سب بندون مین پیارا میرا وہی بندہ ہی جو بہت جلد
روزہ کہولتا ہو **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے انہون نے ابو عاصم اور ابو المغیرہ سی انہون نے اوزاعی سی مانند حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ

وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى **ترجمہ** روایت ہے ابی عطیہ سی کہا آئی ہم اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس سو کہا ہمنے ای مومنونکی ماں دو مرد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونمین ایک تو جلدی روزہ کہولتا ہی اور نماز بہی اول وقت پڑہتا ہی اور دوسرا تاخیر کرتا ہی افطار اور نماز مین پوچھا حضرت عائشہ نے کون روزہ جلدی کہولتا ہی اور اول وقت نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود فرمایا حضرت عائشہ نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتی تہی اور دوسرے جو تاخیر کرتی ہین وہ ابو موسی ہین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عطیہ کا نام مالک ابن ابی عامر ہمدانی ہی اور مالک بن عامر ہمدانی بہی کہتے ہین اور صحیح یہی ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ باب اس بیانمین کہ سحری آخر وقت کہانا مستحب ہے **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** روایت ہے زید ابن ثابت سی کہا سحری کہائی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پہر کہڑی ہو گئی صبح کی نماز پر پوچہا راوی نی کہ کتنی دیر گزری کہانی اور نماز کے بیچمین کہا پچاس آیتون کے برابر **روایت** کی ہمسے ہناد نی انسے وکیع نی انہون نے ہشام سی مانند حدیث مذکور کی مگر اسمین کہا راوی نے قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً یعنے قرأت کا لفظ زیادہ ہی اور مطلب وہی ہے اس باب مین حذیفہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث زید ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہی اور شافعی اور احمد اور اسحق بہی یہی کہتی ہین کہ تاخیر کرنا سحری مین مستحب ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ باب صبح صادق کی تحقیق کے بیانمین **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی سی کہا انہون نے روایت کی مجہسے میری باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہاتی پیتے رہو یعنی شب رمضان مین اور نہ ڈہا دی تمکو کہانی پینے سی چمکتی اور چڑہتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزی کی سیدہی سفیدی آسمان پر چڑہتی ہی وہ صبح کاذب ہے اسکو دیکہکر کہانا نہ چہوڑو اور کہاتی پیتے رہو یہانتک کہ سامنے آوی تمہاری چوڑی روشنی صبح کی کہ جسمین سرخی ہوتی ہے **ف** اس باب مین عدی ابن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے طلق ابن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام نہین روزہ دار پر کہانا پینا جبتک ظاہر ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنے جو کنارونمین مشرق کے پہیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتی ہین تمامی علما **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنَّ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سحری سی نہ روکی تمکو بلال کی اذان اور نہ لنبی فجر یعنے صبح کاذب ولیکن باز رکہے تمکو کہانی سے کنارونمین پہیلنی ہوئی فجر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّائِمِ باب جو روزہ دار غیبت کری اسکی برائی کے بیانمین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزی مین بہتان کرنا اور جہوٹی واہی تباہی باتین اور برے عمل نہ چہوڑے تو اللہ کو کچہہ پروا نہین اسکے کہانا پینا چہوڑنی کی **ف** اس باب مین انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ السُّحُوْرِ باب سحر کہانیکی فضیلت کے بیانمین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سحر کہاؤ اسلئی کہ سحر کہانی مین برکت ہے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض ابن ساریہ اور عتبہ بن عبد اللہ اور ابی الدرداء سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزونمین فقط سحر کہانی کا فرق ہے روایت کی ہمسی یہ حدیث قتیبہ نی انسے لیث نے انہون نے موسی بن علی سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولی ہین انہون نے عمرو بن عاص سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مصر کی لوگ کہتی ہین کہ موسی بن علی یا دی کا نام ہے اور عراق والی کہتے ہین موسی بن عُلَی اور موسی بیٹی ہین علی بن رباح لخمی کے **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ باب اس بیانمین کہ سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلی مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پہر آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ پہونچی کراع غمیم مین کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینی کی بیچ مین اور روزی رکہی لوگون نے بہی آپکے ساتہ سو

سے اللہ علیہ وسلم کو روزہ نفل کا بہ سبب قے کے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضی روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علما کے نزدیک ابی ہریرہ کی حدیث پر
عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود بخود قے آ جاوے تو اسپر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی و سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَأْكُلُ وَ
يَشْرَبُ نَاسِيًا باب اُس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ
فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھا لے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو روزہ نہ توڑے اسلئے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ
کا دیا **ف** اس باب میں روایت کی ہے ابو سعید نے اُنسے ابو اسامہ نے اُنہوں نے عوف سے اُنہوں نے ابن سیرین اور خلاس سے اِن دونوں نے ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس حدیث کی یا مانند
اُسکے اور اس باب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی
اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھا لے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا
باب اسکے بیان میں جو رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ
وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان کا بے
عذر اور سوا بیماری کے تو اُسکے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو المطوس
کا نام یزید بن المطوس ہے اور اُنکی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے **باب** مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ باب رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے میں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً
قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا
آپنے فرمایا کیسے ہلاک کیا تجھکو عرض کیا اُسنے صحبت کی میں نے اپنی عورت سے رمضان میں آپنے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے اُسنے کہا نہیں فرمایا کیا دو مہینے روزے پے در پے
رکھ سکتا ہے کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہا نہیں آپنے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹوکرا کھجور کا کہ اُسکو عرب میں عرق
کہتے ہیں سو فرمایا آپنے صدقہ دے اسکو تو اُسنے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالی پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئے کچلیاں مبارک آپکی اور فرمایا آپنے لیجا اِن کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو **ف** اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت
ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اُس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اُسمیں
علما کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اُسپر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور اُنکے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے
کہا اُسپر قضا ہے کفارہ نہیں اسواسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت سے مروی نہیں اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ
مشابہت نہیں اور اِن دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد سے جسنے روزہ کھول ڈالا تھا اِن
کھجوروں کو لیجا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اسمیں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اُسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب یہ ٹوکرا حضرت
نے اُسکو دیا اور اُسنے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت نے یہی فرمایا کہ لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اسلئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت
رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اُسپر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے **باب** مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ باب روزے میں مسواک کرنیکے بیان میں
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے بے گنتی دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے **ف** اس باب میں حضرت
عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعضے علما نے روزہ دار کو تر لکڑی کے

مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اُس میں لکڑی کا مزہ چوستا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روزہ میں نہ آخر روزہ میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روزہ میں مکروہ ہے **بَاب مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ** روزہ میں سرمہ لگانے کا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزہ میں آپ نے فرمایا ہاں **ف** اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں ہے اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علما کا روزہ میں سرمہ لگانے میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا **بَاب مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ** باب روزہ میں بوسہ لینے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں **ف** اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزہ کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بیقرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لٹانا اور بوس و کنار تو انکے نزدیک بہت برا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے ثواب روزہ کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور انکے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بیقرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھیگا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہو تو نہ لینا چاہیے تا کہ جولی خالطت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **بَاب مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ** باب روزہ میں بوس و کنار کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے بیبیوں کی اور ساتھ لیٹتے تھے روزہ میں اور تم سب سے زیادہ قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لاربہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو **بَاب مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ** باب اس بیان میں کہ اسکا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے رات سے **عَنْ** حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق کے پہلے سے تو اسکا روزہ ہی نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اسکا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کی نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ انہیں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کی بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا **بَاب مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ** باب نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائی کوئی چیز پینے کی پس آپ نے پی پھر دی مجھکو اور پی لی میں نے سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگئے میرے لیے سو فرمایا حضرت نے کیا گناہ کیا تھی تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپ نے کیا روزہ قضا کا تھا کہا میں نے نہیں فرمایا آپ نے تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** اس باب میں ابی سعید اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اُس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھ لے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحق اور شافعی کا **حَدَّثَنَا** مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيتُ أَنَا أَفْضَلَهُمَا وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا أَخْبَرَنَا أَبُو

واَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِي ترجمہ روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہون نے ابوداؤد نے انسے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا مینے سماک ابن حرب سے کہتے تہے روایت کی مجہے اُم ہانی کی اولاد مین سے ایک شخص نے پہر ملا مین اُس سے جو سب سے بہتر تہا اُنکی اولاد مین اور نام اُنکا جعدہ تہا اور اُم ہانی اُنکی دادی تہین سو روایت کی اُنہون نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی پاس آئے اور کچہہ پینے کو پہر پیا آپنے اور دیا اُنکو سو پی لیا اُم ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ مین روزہ سے تہی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکہنے والا امانت دار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکہے چاہے افطار کرے جیسا مقصود ہو کہا شعبہ نے کہا مینے سماک ابن حرب سے کیا تمنے سنا ہے اُم ہانی سے کہا اُنہون نے نہین بلکہ خبر دی مجہکو ابوصالح نے اور ہمارے گہر والون نے اُم ہانی سے **ف** اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہہ حدیث سماک سے سو کہا اُنہون نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہین اُم ہانی کے اُنہون نے روایت کی اُم ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچہی ہے اس سے اور اسی طرح روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے ابوداؤد سے اور کہا اَمِیْنُ نَفْسِهٖ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگون نے روایت کی ابوداؤد سے اور کہا اسمین اَمِیْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِیْنُ نَفْسِهٖ یعنے اُنکو شک ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندون سے شعبہ سے کہ حضرت نے اَمِیْرُ نَفْسِهٖ فرمایا یا اَمِیْنُ نَفْسِهٖ راوی کو شک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جو مان ہین سب مسلمانون کی کہا اُنہون نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کچہہ کہانا ہے تمہارے پاس کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا مینے نہین فرمایا آپنے مین روزے سے ہون **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِیْ یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِیَتْ لَنَا هَدِیَّةٌ قَالَ وَمَا هِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّیْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَکَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جو مان ہین مسلمانون کی فرمایا اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے میرے پاس دن نکلے اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچہہ کہانا ہے اور کہتی مین کہ نہین تو آپ فرماتے کہ مین روزے سے ہون کہا حضرت عائشہ نے سو ایکدن آئے حضرت میرے پاس اور پوچہا اسیطرح سو عرض کیا مینے یا رسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کہانے کا سو فرمایا آپنے کیا چیز ہے عرض کیا مینے حیس ہے فرمایا آپنے صبح کی تہی مینے نیت کی تہی روزے کی کہا حضرت عائشہ نے پہر کہایا آپنے اُسکو **کہا** ابوعیسی نے یہہ حدیث حسن ہے **مترجم** کہتا ہے حیس عرب مین ایک کہانا ہوتا ہے کہ کہجور اور اقط اور کہی ملا کر پکاتی ہین

باب مَا جَآءَ فِیْ اِیْجَابِ الْقَضَآءِ عَلَیْهِ
باب اس بیان مین کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اُسپر قضا واجب ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَیْنَاهُ فَاَکَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِیْ اِلَیْهِ حَفْصَةُ وَکَانَتِ ابْنَةَ اَبِیْهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَیْنَاهُ فَاَکَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا اُنہون نے مین اور حفصہ دونون روزے سے تہین اور آیا ہمارے یہان کچہہ کہانا کہ جی چاہا ہمارا اور کہا لیا ہمنے اُسمین سے پہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجہہ سے پہلے کہہ بیٹہین حفصہ کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تہین یعنے جیسے اُنکے باپ حضرت عمر خطاب ہوشیار اور تیز تہے ویسی ہی یہہ بہی ہوشیار تہین کہ مجہہ سے پہلی حضرت سے پوچہنے لگین اور کہا یا رسول اللہ ہم دونون روزے سے تہے اور سامنے آگیا ہمارے کہانا کہ جی چاہنے لگا اُسکو پس کہا لیا ہمنے اُسمین سے سو فرمایا آپنے روزہ رکہو اُسکے عوض مین اکدن **کہا** ابوعیسی نے روایت کی صالح ابن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہہ حدیث زہری سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ سے اسیکے مثل اور روایت کی مالک ابن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زیاد ابن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سے اُنہون نے حضرت عائشہ سے مرسلاً اور ذکر نکیا اُسمین عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچہا مینے زہری سے کیا روایت کی ہے تمسے عروہ نے حضرت عائشہ سے کہا اُنہون نے نہین سنا مینے عروہ سے اسمین کچہہ ولیکن سنی ہے مینے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت مین کئی لوگون سے جو روایت کرتے ہین ایسون سے جنہون نے پوچہی تہی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہمسے یہ حدیث علی بن عیسی بن یزید نے جو بغداد کے ہین اُنسے روح بن عبادہ نے اُنسے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علمائے صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کیطرف اور کہتے ہین روزہ نفل جو توڑ ڈالے اُسپر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا

باب مَا جَآءَ فِیْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
باب شعبان مین لگاتے روزے رکہنے کے بیان مین کہ رمضان سے ملجاوے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ **ترجمہ** روایت ہے اُم سلمہ سے کہا اُنہون نے نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پے درپے دو مہینے کے روزے رکہتے ہون مگر شعبان اور رمضان مین یعنی شعبان مین بہت روزے رکہتے تہے **ف** اسباب مین حضرت عائشہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے اُم سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہہ حدیث ابی سلمہ سے بہی وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے کہ کہا اُنہون نے نہ دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے مین

انہوں نے عائشہ سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے نقل کی ہناد نے روایت کی ہے مہینے بلکہ پورے تھوڑے دن شعبان میں کہتی ہمیشہ روزے رکھتے زیادہ شعبان سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور روایت کی سالم ابو النضر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے محمد بن عمرو کی سی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے
اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کی روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کی روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلانے شخص نے ساری رات نماز پڑھی
حالانکہ اُسنے کھانا بھی کھایا اور بھی کام کئے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے تھے یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اسکا یہی ہے کہ شعبان کی اکثر
دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینا روزے رکھیں **باب** ما جاء في كراهية الصوم في النصف الباقي من شعبان لحال رمضان باب اس بیان میں کہ
نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بقي نصف من شعبان
فلا تصوموا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جاوے آدھا مہینا شعبان کا تو روزہ نہ رکھو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور اسکو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینا تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان
کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مشابہ ہے اُنکے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تقدموا شهر رمضان
بصيام إلا أن يوافق ذلك صوما كان يصومه أحدكم یعنے نہ استقبال کرو کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھکر مگر یہ کہ اتفاق ہو اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی
تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جاوے **باب** ما جاء في ليلة النصف من شعبان باب شعبان کی پندرھویں شب کے بیان میں
عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فخرجت فإذا هو بالبقيع فقال أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله
قلت يا رسول الله إني ظننت أنك أتيت بعض نسائك فقال إن الله تبارك وتعالى ينزل ليلة النصف من شعبان إلى سماء الدنيا فيغفر لأكثر
من عدد شعر غنم كلب **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شب گم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرت کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا کیا
تو ڈرتی تھی کہ ظلم کریں اللہ اور رسول اُسکا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی پاس سو فرمایا اللہ تبارک و تعالی اُترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے
آسمان کی طرف سو بخشتا ہے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ **ف** اس باب میں ابی بکر صدیق سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے
مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحیی بن ابی کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری نے حجاج کو بھی سماع نہیں یحیی بن کثیر سے
باب ما جاء في صوم المحرم باب محرم میں روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الصيام بعد صيام
رمضان شهر الله المحرم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینا ہے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **عن** النعمان بن سعد عن علي قال سأله رجل أي شهر تأمرني أن أصوم بعد شهر رمضان فقال له ما سمعت
أحدا يسأل عن هذا إلا رجلا سمعته يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا قاعد عنده فقال يا رسول الله أي شهر تأمرني أن أصوم
بعد شهر رمضان قال إن كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فإنه شهر الله فيه يوم تاب الله فيه على قوم ويتوب فيه على قوم آخرين **ترجمہ**
روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علی سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی نے میں نے نہیں دیکھا
کسیکو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں انکے پاس بیٹھا تھا سو کہا اُسنے یا رسول اللہ کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ بعد رمضان
کے یعنے بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھکو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہی ہے تو روزے رکھ محرم میں اسلئے کہ وہ مہینا اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے
رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوویگا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے **باب** ما جاء في صوم يوم الجمعة باب جمعے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من
غرة كل شهر ثلاثة أيام وقلما كان يفطر يوم الجمعة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخیں اور ایسا کم
ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ روزے سے نہ ہوں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء کے

جمعہ کے دن روزہ رکہنا اور مکروہ ہی فقط جمعے کے دن روزہ رکہنا کہ نہ اُسکے ایکدن پیشتر اور نہ ایکدن بعد روزہ رکہے کہا ابو عیسٰے نے اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع
نہیں کی باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الجمعۃ وحدہ باب اس بیان میں کہ فقط جمعے کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکہے فقط
جمعہ کے دن بلکہ ملا لیوے ایکدن اُسکے پہلے یا ایکدن پیچہے ف اس باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابوہریرہ کی حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکہنے کو جبتک کہ ایکدن پہلا یا پچہلا اُسکے ساتہ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق باب
ماجاء فی صوم یوم السبت باب ہفتے کے دن روزہ رکہنے کے بیان میں عن عبد اللہ بن بسر عن اختہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا
یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی بہن سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکہو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تمپر پہر اگر نہ پاوے کوئی شخص کچہہ کہانے کو مگر چہال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اُسکو چبا لیوے
یعنی کچہہ ہو تو کہا لے اور روزہ نہ رکہے کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہی ہے کہ خاص مقرر کرلیوے ہفتے کے دن روزہ رکہنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے
کے دن کی باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس باب دوشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکہنے کے بیان میں عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم یتحری صوم الاثنین والخمیس ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکہتے تہے دوشنبے اور پنجشنبے کو ف اس باب میں حفصہ اور ابی قتادہ
اور اسامہ بن زید سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حضرت عائشہ کی حدیث حسن ہے اور اس سند سے غریب ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم من الشھر السبت والاحد والاثنین ومن الشھر الاخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزے رکہتے ہفتے اور یکشنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینے میں سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبد الرحمن بن
مہدی نے یہہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب
ان یعرض عملی وانا صائم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش ہوتی ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دوشنبے اور پنجشنبے کے دن سو دوست
رکہتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں کہا ابو عیسٰے نے ابوہریرہ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس
باب چہارشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکہنے کے بیان میں عن عبید اللہ المسلم القرشی عن ابیہ قال سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا ثم قال صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر وافطرت ترجمہ روایت ہے
عبید اللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے میں نے پوچہا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صوم دہر یعنی تمام سال روزہ رکہنے کو سو فرمایا آپنے تیرے گہر کی
لوگوں کا بہی حق ہے تجہپر یعنے ہمیشہ روزہ رکہنے سے بسبب ضعف کی اُنکا حق ادا نہو سکیگا پہر فرمایا روزہ رکہہ رمضان کا اور جو اُسکی نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکہہ ہر چہارشنبے
اور پنجشنبے کو تو گویا تو نے روزہ رکہا تمام سال اور افطار بہی کیا یعنے ثواب پوری سال کے روزوں کا ملا اور افطار بہی ہوا ف اس باب میں عائشہ سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے مسلم قرشی
کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون ابن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے باب ماجاء فی فضل الصوم یوم عرفۃ باب عرفے کے
دن روزہ رکہنے کے ثواب کے بیان میں عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی
قبلہ والسنۃ التی بعدہ ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکہے تو مجہے اُمید ہے اللہ سے کہ بخشدیوے گناہ اُسکے ایک سال پہلے
کے اور ایکسال بعد کے ف اس باب میں ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علمانے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب
نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم عرفۃ بعرفۃ باب اس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ مکروہ ہے جب عرفات میں ہووے
عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر بعرفۃ وارسلت الیہ ام الفضل بلبن فشرب ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ
نہیں رکہا عرفات میں کہ عرفے کا دن تہا اور بہیجا اُنکے پاس ام فضل نے دودہ تو پی لیا ف اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ام فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابن عباس کی

حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا اُنہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکر کے ساتھ تو اُنہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر کے ساتھ تو اُنہوں نے بھی نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تا کہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علما نے روزہ رکھا ہے عرفات میں **عن** ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمر سے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا اُنہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہوں نے اور حضرت عمر کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہوں نے اور حضرت عثمان کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا اُنہوں نے اور میں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اُس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے اُنہوں نے ابن عمر سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ ابن عمر سے

باب مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ باب عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کا **عن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورے کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا **ف** اس باب میں علی اور محمد ابن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسما اور ابن عباس اور رُبیع بنت مُعوذ بن عفرا اور عبد الرحمن بن سلمہ خزاعی سے روایت ہے اور عبد الرحمن بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی **کہا** ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ عاشورے کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق

باب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ باب اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آنحضرت بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اُس روز کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو وہی فرض ہیں اور عاشورے کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور قیس ابن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی حدیث پر حضرت عائشہ کی عمل ہے علما کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اُس کی مذکور ہو چکی

باب مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ باب اس بیان میں کہ عاشورا کونسا دن ہے **عن** الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں کس دن سو فرمایا اُنہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گنتا رہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اُنہوں نے ہاں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورا دسویں تاریخ ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعضوں نے دسویں اور مروی ہے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق

باب مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ باب ذی الحجہ کی عشرہ اول میں روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اُنہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتے ہوئے پہلی دہی میں ذی الحجہ کی کبھی **کہا** ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے اسود سے اُنہوں نے عائشہ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اور

نہیں ذکر کیا اُسمین اسود کا اور اختلاف کیا ہی منصور کی روایت مین اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہی اور متصل الاسناد کہا یعنے ابو عیسیٰ نے سنا مین نے ابا بکر محمد ابن ابان سی کہتی تہی سنا مین نے وکیع سی کہتی تہی اعمش منصور سی زیادہ یاد رکہنی والی ہین ابراہیم کی روایت کو **باب** ماجاء فی العمل فی الایام العشر باب نیک عملون کے بیان مین جو عشرہ ذی الحجہ مین ہوں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر فقالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں مین نیک عمل اللہ کو ایسی پیاری نہین جیسے ذی الحجہ کی عشرہ اول مین پیارے ہین سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بہی اللہ کے راہ مین یعنے اگر جہاد بہی اور دنوں مین کریں تو ایسا پیارا نہو گا جیسے عشرہ ذی الحجہ کی عمل پیارے ہین تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بہی نہین مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچہہ لیکر نہ پہرے یعنے سب اللہ کی راہ مین خرچ کر دی **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے صحیح **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں مین سے پیارا نہین ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کیجاوے اُسکی اُسمین عشرہ ذی الحجہ سی زیادہ برابر ہوتا ہی روزہ ہر دن کا اُسکے دنوں سے ساتہ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت سے مسعود بن واصل کے کہ وہ روایت کرتی ہین نہاس سے اور پوچہا مین نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ پہچانا اُسکو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ سی وہ روایت کرتے ہین سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا کچہہ اسمین کا مضمون **باب** ماجاء فی صیام ستۃ ایام من شوال باب شوال کے چہہ روزون کے بیان مین **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فذلک صیام الدھر **ترجمہ** روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزے رکہے رمضان کے پہر بعد اُسکے چہہ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے روزے ہین یعنی باعتبار ثواب کے **ف** اس باب مین جابر اور ابوہریرہ اور ثوبان سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ایوب کی حسن ہی صحیح ہی اور مستحب کہا ہی ایک گروہ نے ان چہہ روزونکو شوال کی اسی حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے مین تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضے روایتوں مین کہ ان روزونکو رمضان سے ملا کر رکہے یعنی عید کے بعد پے در پے رکہہ لیوی اور اختیار کیا ہی ابن مبارک نے کہ چہہ روزے مہینے کے شروع مین ہوں اور یہی مروی ہے انسے کہ اگر اس مہینے مین متفرق رکہہ لے تو بہی جائز ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبد العزیز بن محمد نے انہون نے صفوان بن سلیم سی اور سعد بن سعید سی انہون نے عمر بن ثابت سے انہون نے ابو ایوب سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی شعبہ نے اور ورقا بن عمر سی انہون نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بہائی ہین یحیی بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید مین گفتگو کی ہے انکی قلت حافظہ کے سبب سے **باب** ماجاء فی صوم ثلثۃ من کل شہر باب ہر مہینے مین تین روزے رکہنے کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ان لا انام الا علی وتر وصوم ثلثۃ ایام من کل شہر وان اصلی الضحی **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہا انہون نے اقرار لیا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتونکا ایک یہ کہ نہ سوؤن مین بغیر وتر پڑہے دوسرے روزے رکہون ہر مہینے مین تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑہا کرون چاشت کی **عن** موسی بن طلحۃ قال سمعت ابا ذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ **ترجمہ** روایت ہے موسی بن طلحہ سی کہا انہون نے سنا مین نے ابا ذر سی کہتی تہی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابوذر جب روزہ رکہی تو مہینے مین تین دن تو روزہ رکہہ تیرہوین چودہوین اور پندرہوین تاریخ مین **ف** اس باب مین ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ جسنی تین روزی رکہی ہر مہینے مین تو اُسنے سال بہر روزے رکہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام من کل شہر ثلثۃ ایام فذلک صیام الدھر فانزل اللہ تبارک وتعالی تصدیق ذلک فی کتابہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا الیوم بعشرۃ ایام **ترجمہ** روایت ہے ابوذر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکہے ہر مہینے مین تین دن تو یہی سال بہر کے روزے ہین سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے اُسکی تصدیق اپنی مبارک کتاب مین من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا یعنے جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیونکا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہی دس دن کے

یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے اُن دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنْ** يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ **ترجمہ** روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا
میں نے حضرت عائشہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا اُنہوں نے ہاں کہا میں نے کونسی تاریخوں میں فرمایا اُنہوں نے کچھ پرواہ کرتے نہ تھے جب
چاہتے رکھ لیتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں **باب**
مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ باب روزے کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ
اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ
عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنی سے لیکر
ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ خاص میرے واسطے ہے اور میں خود اسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کی مونہہ کی
مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جو نادان ہے جہالت کرے کسی روزہ دار پر تو کہدے میں روزہ سے ہوں **ف** اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد
اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام بشیر کا زحم ہے بیٹے معبد کے اور خصاصیہ انکی ماں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن
غریب ہے اس سند سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعٰى الرَّيَّانَ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ
الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہے اُسکو ریان کہتے ہیں بلائے
جاوینگے اُسمیں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اُسی سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کی اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملیگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ
صَوْمِ الدَّهْرِ باب ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ
وَلَمْ يُفْطِرْ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا آپ نے نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور
افطار کا مزہ نہ اُٹھایا راوی کو شک ہے لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ معنے دونوں کے ایک ہیں **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین
اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم اہل علم نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر یہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی
روزہ رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں اور اُسکو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک ابن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق بھی ایسا ہی
کچھ کہتے ہیں اور وہ دونوں کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ
سَرْدِ الصَّوْمِ باب پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ
حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق
سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا اُنہوں نے آپ روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے خوب روزہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پھر روزہ موقوف کرتے یہانتک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزہ نہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی آپنے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے **ف** اس باب میں انس
اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نُرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نُرٰى اَنَّهٗ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ
مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ نَائِمًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ پوچھا لوگوں نے اُن سے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہا اُنہوں نے روزے

رہتی تھے حضرت نبیﷺ کسی مہینے میں ایسی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کرینگے اور افطار کرتی تھی ایسا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی آپ روزہ نہ رکھینگے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا انکو کہ دیکھے انکو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے ہوے اور جب چاہتا کہ دیکھے انکو سوتے ہوے تو دیکھ لیتا سوتے ہوے یعنے ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے اور رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزی میرے بھائی داؤد علیہ السلام کی ہیں کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی مونہہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی ہیں اور نام انکا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علما نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایکدن روزہ رہے اور ایکدن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل ہے

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحی کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید اضحی اور دوسرے عید فطر کے دن **ف** اسباب میں عمر اور عائشہ اور علی اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علما کی **کہا** ابو عیسےٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی کے اور وہ ثقہ ہیں انسے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے

عن اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبید سے جو مولی ہیں عبد الرحمن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عید اضحی کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلی پھر فرمانے لگے یعنے بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے ان دو دن کے روزوں کو روز فطر کو اسلیئے منع کرتے تھے کہ وہ تمہارے روزوں کے کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عید اضحی میں اسلیئے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبید جو مولی ہیں عبد الرحمن بن عوف کے انکا نام سعد ہے اور انکو مولی عبد الرحمن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبد الرحمن بن ازہر وہ عبد الرحمن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے **ف** اسباب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا انکی رخصت دی ہے متمتع کی لیئے جب قربانی نہ پاوے اور ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **کہا** ابو عیسےٰ نے اس روایت میں جو موسی مذکور ہیں انکو اہل عراق موسی بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسی بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسی بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کرونگا اسکو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنے موسی بن علی بضم عین و بفتح لام کہے

باب مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّآئِمِ باب اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

عن رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانیوالیکا اور جسنے پچھنے لگوائے **ف** اسباب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل ابن یسار کہ جنکو معقل ابن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسی اور بلال سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد ابن حنبل نے کہا صحیح زیادہ اسباب میں رافع ابن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اسلیئے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونو حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانی روزہ دار کو یہانتک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائی ہیں انہی میں ہیں ابو موسی اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک **کہا** ابو عیسےٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے

کہا عبدالرحمن بن مہدی نے جسنے پچھنے لگائی روزی مین اسپر قضا واجب ہے کہا اسحق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم کہا ابو عیسے نے خبر دی مجھکو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے پچھنے لگائی روزی مین اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بہی کہ آپنے فرمایا اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ یعنے روزہ کہول ڈالی پچھنے لگانیوالی نے اور جسنے لگوائی انتہی سو مین نہین جانتا ان دونو حدیثون مین سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کری آدمی پچھنے لگانے سے روزی مین تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائی تو اُسکا روزہ بہی نہین جاتا کہا ابو عیسے نے یہی تہا قول شافعی کا بغداد مین مگر مصر مین رجوع کیا اُنہون نے پچھنون کے جواز کیطرف کہا اُنہین کچہہ مضائقہ نہین اور سند لائے اِسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی حجۃ الوداع مین روزی مین اور حالت احرام مین

باب مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ باب روزی مین پچھنے لگانیکی اجازت مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام مین اور وہ روزی سے تہے **کہا** ابو عیسے نے یہہ حدیث صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا وہیب نے عبد الوارث کی حدیث کے مانند اور روایت کی اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہون نے عکرمہ سے مرسلا اور ذکر نکیا اُسمین ابن عباس کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اور وہ روزی سے تہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پچھنے لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین اور وہ احرام باندہے ہوئے روزی سے تہے **ف** اس باب مین ابی سعید اور جابر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہین بعض علمای صحابہ وغیرہم اس حدیث کیطرف کہ پچھنے لگانے مین روزہ دار کو کچہہ مضائقہ نہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا

باب مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّيَامِ باب کراہیت وصال صوم کی بیان مین

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّیْ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِیْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ اسطرح نرکہو کہ بیچ مین کچہہ نکہاؤ عرض کیا اُنہونے آپ تو ایسا ہی کرتی ہین ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے مین تمہاری مانند نہین میرا رب تو مجہی کہلاتا ہی اور پلاتا ہی **ف** اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہین کہ مکروہ ہے وصال روزی مین اور مروی ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تہے اور کئی دن افطار نہین کرتے تہی

باب مَا جَآءَ فِی الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ باب اس بیان مین کہ جنب کو صبح ہوجاوی اور وہ روزی سے ہو

عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے جو بیبیان ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہوجایا کرتی تہی اور اُنکو حاجت غسل کی ہوتی تہی اپنی بیبیون کے صحبت کرنے سے پہر نہاتی تہی اور روزہ رکہتی تہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عائشہ اور ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علمای صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضی لوگ تابعین سے کہتی ہین اگر حالت جنابت مین صبح ہوجاوی تو روزہ قضا کری اور پہلا قول صحیح ہی

باب مَا جَآءَ فِیْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنیکی بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِی الدُّعَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلاوی کسیکو کوئی کہانے کیلئے تو قبول کرلے پہر اگر روزہ سے ہو تو دعا کری حضرت نے فَلْيُصَلِّ کہا معنے اسکے دعا کری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت ہو کسیکی اور وہ روزی سے ہو تو بولدے کہ میں روزی سے ہون **کہا** ابو عیسے نے دونو حدیثین اس باب مین جو ابی ہریرہ سے مروی ہین حسن ہین صحیح ہین

باب مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا باب اس بیان مین کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکہنا مکروہ ہی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہی کوئی عورت کہ خاوند اُسکا حاضر ہو یعنے گہر مین ہو کسی دن سوای رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنے سوای رمضان کے اور روزون مین اجازت شوہر کی ضروری ہی **ف** اس باب مین ابن عباس اور ابی سعید سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتی ہین موسی بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب مَا جَآءَ فِیْ تَاْخِيْرِ**

قَضَاءِ رَمَضَانَ باب اس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے جو رمضان کے مجھ پر رہتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حضرت کی خدمت کے سبب سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرت بھی اس میں بہت روزے رکھتے تو حضرت عائشہ بھی اپنی قضائے رمضان ادا کر لیتی تھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی حدیث کی مانند

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ باب روزے دار کے ثواب میں جب لوگ اسکے سامنے کھانا کھاویں عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ ترجمہ روایت ہے ابی لیلی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اسکے پاس افطار کی چیزیں یعنے کھانا وغیرہ کھایا جاوے تو مغفرت مانگتی ہیں اسکے لئے فرشتے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا ترجمہ روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپ کے آگے سو فرمایا آپ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لئے مغفرت مانگتی ہیں فرشتے جب لوگ کھاویں اسکے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جاویں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جنکو لیلی کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حتی یفرغوا او یشبعوا کا کہا ابو عیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی

باب مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُونَ الصَّلَاةِ باب اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہئے نہ نماز کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت حکم کرتے تھے ہمکو روزے کی قضا کا نہ نماز کی قضا کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاذہ سے بھی کہ وہ روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے علما کا نہیں پاتے ہم اس میں انکا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفی کے ہیں اور کنیت انکی ابو عبد الکریم ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الِاسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ باب اس بیان میں کہ صایم کو مبالغہ استنشاق میں مکروہ ہے عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا ترجمہ روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو وضو کی فرمایا آپ نے پورا وضو کرو یعنی فرایض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرو ناک میں پانی دینے میں مگر جب تو روزے سے ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنی کو روزے دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ باب اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اترے تو بے پوچھے انکی روزہ نہ رکھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہووے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے انکی اجازت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسی بن داود نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اسکی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابو بکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے انکا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں

باب مَا جَاءَ فِي الِاعْتِكَافِ باب اعتکاف کے بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ

رمضان حتی قبضہ اللہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہانتک کہ قبض کر لیا انکو اللہ تعالی نے ف اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلی اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ اور عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے اپنے اعتکاف گاہ میں کہا ابو عیسی نے اور مروی ہے یہ حدیث یحیی بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحیی بن سعید سے مرسلا اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھکر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اسکو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلا جمعے کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا

باب ما جاء فی لیلۃ القدر باب شب قدر کی بیان میں

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان و یقول تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈھو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں ف اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا انکا یجاور یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں ڈھونڈھو ہر طاق راتیں اور مروی ہے انسے کہ فرمایا آپنے شب قدر کی باب میں کہ وہ اکیسویں رات اور تئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اسی جواب دیتے تھے جیسے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈھیں تو آپنے فرمایا اچھا اسی رات میں ڈھونڈھو اور جسنے کہا اس راتیں تو آپنے فرمایا اسی راتمیں ڈھونڈھو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہے کہا ابو عیسی نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے بتا دی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی اسکی سو گن رکھا ہمنے اور یاد رکھا اسکو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہمکو اسکی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے وہی قول ابو قلابہ کا

عن زر قال قلت لابی بن کعب انی علمت ابا المنذر انہا لیلۃ سبع و عشرین قال بلی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیلۃ صبیحتہا تطلع الشمس لیس لہا شعاع فعددنا و حفظنا واللہ لقد علم ابن مسعود انہا فی رمضان و انہا لیلۃ سبع و عشرین و لکن کرہ ان یخبرکم فتتکلوا ترجمہ روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر بتلایا تمنے ابو المنذر کو کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بیشک ہمکو خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اسکی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اسمیں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہمنے گنا اور یاد رکھا یعنے ہمنے ستائیسویں شب کی صبحکو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نجانا انہوں نے تمکو بتلانا کہ تم تکیہ کر لو گے یعنے اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عیینۃ بن عبد الرحمن قال حدثنی ابی قال ذکرت لیلۃ القدر عند ابی بکرۃ فقال ما انا بملتمسہا لشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی العشر الاواخر فانی سمعتہ یقول التمسوہا فی تسع یبقین او سبع یبقین او خمس یبقین او ثلث اواخر لیلۃ قال و کان ابو بکرۃ یصلی فی العشرین من رمضان کصلوتہ فی سائر السنۃ فاذا دخل العشر اجتہد ترجمہ روایت ہے عیینہ بن عبد الرحمن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپنے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اسکی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرہ میں یعنے رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈھو اسے جب نو راتیں باقی رہجاویں یعنے اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہجاویں یعنی تئیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہجاویں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہجاویں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں کہا راوی نے اور ابو بکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دنیں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہیں پھر جب اخیر دہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے **باب** منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** روایت ہے
حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ
اخیر میں یعنے رمضان کے ایسی کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اسکے سوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء باب جاڑے میں روزے کے
بیان میں **عن** عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **ترجمہ** روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
وہ والد ہیں ابراہیم بن عامر قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے **باب** ما جاء علی الذین یطیقونہ باب ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی
عن سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی
بعدھا فنسختھا **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ یعنے جسکو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلاوے ایک مسکین کو پس جو
ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دیدیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی **کہا** ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے **باب** ما جاء فیمن اکل ثم خرج یرید سفرا باب اسکے بیان میں جو رمضان میں کھانا
کھا کر سفر کو نکلے **عن** محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعا
بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب **ترجمہ** روایت ہے محمد بن کعب سے کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری انکی
کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنے قبل نکلنے کے افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے **روایت** کی
ہم سے محمد بن اسمعیل نے انہوں نے سعید ابن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس
بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر بیٹے ہیں ابی کثیر مدنی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسمعیل بن جعفر
کے اور عبد اللہ بن جعفر بیٹے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین انکو ضعیف کہتے تھے اور گئے ہیں بعض علما اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز
ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک کہ آبادی یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحق بن ابراہیم کا **باب** ما جاء فی تحفۃ
الصائم باب روزہ دار کے تحفے کے بیان میں **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر **ترجمہ** روایت ہے
امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دو تیل دو یا خوشبو یعنے عود وغیرہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی کچھ ایسی
نہیں اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور انکو عمیر بن ماموم بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء فی الفطر والاضحی متی یکون باب اس بیان
میں کہ عید فطر اور اضحے کب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے تمام کریں سب لوگ اور عید اضحی اسدن ہے کہ جس دن لوگ
قربانی وغیرہ کریں **کہا** ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اسلیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے
حضرت عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ باب ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں
عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل
اعتکف عشرین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں
بیس دن اعتکاف کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انس کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جسکی نیت اسنے
کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اسپر قضا جتنے دن باقی رہے اسکی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر

اعتکاف کیا عشرہ شوال مین اور یہی قول ہی مالک کا اور بعضون نی کہا اگر اعتکاف نذر نہو یا اپنی اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بہی نہو اور فقط نفل کی نیت سی اعتکاف مین تہا اور پہر نکل آیا
تو اُسپر کچہہ قضا واجب نہین مگر اپنی خوشی سے چاہی تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہین جو عمل کرنا تجہپر واجب نہین کہ بجا لاوے اور تو نی اُسکو شروع کیا اور پہر توڑ دیا
تو واجب نہین تجہپر قضا اُسکی مگر حج اور عمرہ اور اس باب مین ابی ہریرہ سی ہی روایت ہے **بَابُ** الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ اَمْ لَا باب اس بیان مین کہ معتکف اپنی حاجت ضروری
کو نکلے یا نہین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ
الْاِنْسَانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتی جہکا دیتے میری طرف اپنا سر تو مین کنگہی کر دیتی اور گہر مین نہ آتی مگر حاجت انسانی یعنے
پیشاب پاخانے وغیرہ کو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کئی لوگون نے مالک ابن انس سی انہون نے ابن شہاب سے انہون نے عروہ سی انہون نے عمرہ سی انہون نے
عائشہ رضی سی اور صحیح یہ ہے کہ عُروہ اور عمرہ دونون روایت کرتی ہین حضرت عائشہ رضی سی ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہون نے عروہ اور عمرہ سی اُن دونون نے حضرت
عائشہ سی **روایت** کی ہمسے یہہ حدیث قتیبہ نی انہون نے لیث سی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کری آدمی تو نہ نکلی اعتکاف کی جگہہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہی اسپر کہ
نکلے قضائی حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانی کو مگر اختلاف ہے علما کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کی لئے نکلنے مین تو بعض علمانی کہا صحابہ وغیرہم سی کہ عیادت کری مریض کی اور
جنازہ کی ساتہ جاوے اور جمعے مین حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتونکی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضون نے کہا کہ اسمین کچہہ جایز نہین
معتکف کو اور کہا ہی کہ جب اعتکاف کری ایسی شہر مین کہ جہان جمعہ ہوتا ہی تو جامع مسجد مین یا جہان جمعہ ہوتا ہی وہین اعتکاف کری اسلئی کہ مکروہ ہی اُسکو جمعہ کی لئے جانا اور جمعہ کا ترک
بہی بیجا ہی اسلئی ایسی جگہہ اعتکاف کری کہ ضرورت نکلنی کے سوا حاجت بشری کی نہو اسلئے کہ اُن علما کی نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے
مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نی عیادت مریض کی نکری اور جنازہ کے ساتہ نجاوے حضرت عائشہ کی حدیث کی رو سے جو ابہی گذری اور کہا اسحق نے اگر شرط کر لی ہو یعنے نیت کے وقت تو
جائز ہے عیادت مریض او جنازی کے ساتہ جانا ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب رمضان کی نماز شب کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي
الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَقَالَ اِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ
لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا اَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سی کہ روزہ رکہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو نماز شب نہ پڑہی ہمارے ساتہ یعنی سوای عشاء کی یہانتک کہ باقی رہین سات تاریخین مہینی مین یعنی تیئیسوین شب کو لیکر کہڑے
ہوے ہمکو یعنے نماز تراویح پر یہانتک کہ تہائی رات گذر گئی پہر نہ پڑہی جب چہہ تین باقی رہین یعنی چوبیسوین شب کو پہر کہڑے ہوے ہمکو لیکر نماز مین پچیسوین شب کو یہانتک کہ آدہی رات
گذر گئی اور عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ آرزو ہی کہ آپ اور نفل پڑہتی ہمارے ساتہ اس باقی رات مین سو فرمایا آپنے جو نماز پڑہے امام کے ساتہ یہانتک کہ امام فارغ ہو تو لکہا جاتا ہی اسکے لئی ساری
رات نماز پڑہنے کا ثواب پہر نماز نہ پڑہی یہانتک کہ باقی رہین تین راتین مہینے سی پہر نماز پڑہی ستائیسوین کو ہمارے ساتہ اور بلایا اپنے گہر والونکو اور عورتونکو اور کہڑے رہے ہمکو لیکر نماز مین یہانتک کہ
خوف ہوا ہمکو فلاح فوت ہونیکا کہا راوی نے پوچہا مین نے ابو ذر سی فلاح کیا ہی کہا انہون نے سحر کا کہانا یعنے خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور
اختلاف ہی علما کا قیام رمضان مین سو بعضون نے کہا چالیس رکعتین پڑہی وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینی کا اور اسی پر عمل ہی مدینے والونکا اور اکثر اہل علم اسپر ہین کہ مروی ہے علی اور
عمر وغیرہما صحابہ سے کہ بیس رکعتین پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہمنے اپنی شہر مکے مین کہ پڑہتے ہین بیس رکعت اور کہا
احمد نے مروی ہین اسمین کئی قسم کے روایتین اور کچہہ حکم نکیا اسمین اور کہا اسحق نے ہم اختیار کرتی ہین اکتالیس رکعتین جیسا مروی ہے اُبی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحق اور ابن
مبارک نے پڑہنا جماعت سے رمضان کے مہینے مین اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا باب اسکے بیان مین جو کسیکا روزہ
کہلوادے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ
شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہلوادے کسیکا روزہ ہوگا اُسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گہٹے ثواب اُس روزہ رکہنی والی کا
کچہہ یعنے دونونکو ثواب کامل ملیگا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَآءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ باب بیان مین رغبت لانیکے

حسن ہے صحیح ہی **باب** منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** علیؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** روایت ہے
حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ
اخیر میں یعنے رمضان کے ایسی کوشش نہ کرتے تھے اور دنوں میں اسکے سوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء باب جاڑے کے روزے کے
بیان میں **عن** عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **ترجمہ** روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
وہ والد ہیں ابراہیم بن عامر قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے **باب** ما جاء علی الذین یطیقونہ باب اُن لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی
عن سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی
بعدھا فنسختھا **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اُتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ یعنے جسکو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلادے ایک مسکین کو پس جو
ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دیدیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلادیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اُسکے بعد کی آیت اُتری اور یہ منسوخ ہوگئی **کہا** ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے **باب** ما جاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا باب اسکے بیان میں جو رمضان میں کھانا
کھا کر سفر کو نکلے **عن** محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعا
بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب **ترجمہ** روایت ہے محمد بن کعب سے کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری اُنکی
کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنے قبل نکلنے کے افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے **روایت کی**
ہم سے محمد بن اسمعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس
بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر بیٹے ہیں ابی کثیر مدنی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسمعیل بن جعفر
کے اور عبداللہ بن جعفر بیٹے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین انکو ضعیف کہتے تھے اور گئے ہیں بعض علما اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز
ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جبتک کہ گانو یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا **باب** ما جاء فی تحفۃ
الصائم باب روزہ دار کے تحفہ کے بیان میں **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر **ترجمہ** روایت ہے
امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دو تو تیل دو یا خوشبو یعنے عود وغیرہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی کچھ ایسی
نہیں اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور انکو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء فی الفطر والاضحی متی یکون باب اس بیان
میں کہ عید فطر اور اضحیٰ کب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اُسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے تمام کریں سب لوگ اور عید اضحیٰ اُس دن ہے کہ جس دن لوگ
قربانی وغیرہ کریں **کہا** ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اسلیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے
حضرت عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ باب ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں
عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل
اعتکف عشرین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں
بیس دن اعتکاف کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی انس کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دیوے قبل پورا کرنے کے جسکی نیت کی
تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اُسپر قضا جتنے دن باقی رہے اُسکی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر

اعتکاف کیا عشرۂ شوال مین اور یہی قول ہی مالک کا اور بعضون نی کہا اگر اعتکاف نذر نہو یا اپنی اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بہی نہو اور فقط نفل کی نیت سی اعتکاف مین تہا اور پہر نکل آیا
تو اُسپر کچہہ قضا واجب نہین مگر اپنی خوشی سے چاہی تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہین جو عمل کرنا تجہپر واجب نہین کہ بجالاوے اور تو نی اُسکو شروع کیا اور پہر پورا نکیا
تو واجب نہین تجہپر قضا اُسکی مگر حج اور عمرہ اور اس باب مین ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **باب المُعتكِفِ يَخرُجُ لِحَاجَتِهِ اَم لا** باب اس بیان مین کہ معتکف اپنی حاجت ضروری
کو نکلے یا نہین **عن** عائشةَ انّها قالت كانَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ اذا اعتكفَ ادنى اِلَيَّ رأسَهُ فارجِّلُهُ وكانَ لا يدخُلُ البيتَ الَّا لحاجةِ
الانسانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف مین ہوتی جہکا دیتی میری طرف اپنا سر تو مین کنگہی کر دیتی اور گہر مین نہ آتی مگر حاجت انسانی یعنے
پیشاب پاخانے وغیرہ کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کئی لوگون نے مالک ابن انس سی اُنہون نے ابن شہاب سے اُنہون نے عروہ سی اُنہون نے عمرہ سی اُنہون نے
عائشہ رضی سی اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونون روایت کرتی ہین حضرت عائشہ رضی سی ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے اُنہون نے عروہ اور عمرہ سی اُن دونون نے حضرت
عائشہ سی **روایت** کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نے اُنہون نے لیث سی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کری آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہی اسپر کہ
نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علما کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کی لئے نکلنے مین تو بعض علمانی کہا اصحابہ وغیرہم سی کہ عیادت کری مریض کی اور
جنازہ کی ساتہ جاوے اور جمعے مین حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتونکی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضون نے کہا کہ اسمین کچہہ جایز نہین
معتکف کو اور کہا ہی کہ جب اعتکاف کری ایسی شہر مین کہ جہان جمعہ ہوتا ہی تو جامع مسجد مین یا جہان جمعہ ہوتا ہی وہین اعتکاف کری اسلئی کہ مکروہ ہی اُسکو جمعہ کی لئے جانا اور جمعہ کا ترک
بہی بجا ہی اسلئی ایسی جگہہ اعتکاف کری کہ ضرورت نکلنی کی سوا حاجت بشری کی نہو اسلئے کہ اُن علما کی نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے
مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نی عیادت مریض کی نکری اور جنازہ کے ساتہ نجاوے حضرت عائشہ کی حدیث کی رو سے جو ابہی گذری اور کہا اسحق نے اگر شرط کر لی ہو یعنے نیت کے وقت تو
جایز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتہ جانا بہی **باب ما جاءَ في قيامِ شهرِ رمضانَ** باب رمضان کی نماز شب کے بیان مین **عن** ابي ذرٍّ قال صُمنا مع
رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فلم يُصلِّ بنا حتَّى بقيَ سبعٌ من الشهرِ فقامَ بنا حتَّى ذهبَ ثُلُثُ الليلِ ثمَّ لم يقُم بنا في السادسةِ وقامَ بنا في
الخامسةِ حتَّى ذهبَ شطرُ الليلِ فقلنا يا رسولَ اللهِ لو نفّلتنا بقيّةَ ليلتِنا هذهِ فقالَ انّهُ من قامَ مع الامامِ حتَّى ينصرفَ كُتِبَ لهُ قيامُ ليلةٍ ثمَّ
لم يصلِّ بنا حتَّى بقيَ ثلثٌ من الشهرِ وصلَّى بنا في الثالثةِ ودعا اهلَهُ ونساءَهُ فقامَ بنا حتَّى تخوَّفنا الفلاحَ قلتُ لهُ وما الفلاحُ قالَ السحورُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سی کہ روزہ رکہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو نماز شب نہ پڑہی ہمارے ساتہ یعنی سوائی عشا کی یہانتک کہ باقی رہین سات تاریخین مہینے مین یعنی تیئیسوین شب کو لیکر کہڑے
ہوے ہمکو یعنے نماز تراویح پر یہانتک کہ تہائی رات گذر گئی پہر نہ پڑہی جب چہہ باقی رہین یعنی چوبیسوین شب کو پہر کہڑے ہوے ہمکو لیکر نماز مین پچیسوین شب کو یہانتک کہ آدہی رات
گذر گئی اور عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ کیا خوب ہی کہ آپ اور نفل پڑہتی ہمارے ساتہ اس باقی رات مین سو فرمایا آپنے جو نماز پڑہ چکا امام کے ساتہ یہانتک کہ امام فارغ ہو تو لکہا جاتا ہی اسکے لئی ساری
رات نماز پڑہنے کا ثواب پہر نماز نہ پڑہی یہانتک کہ باقی رہین تین مہینے سی پہر نماز پڑہی ستائیسوین کو ہمارے ساتہ اور بلایا اپنے گہر والونکو اور عورتونکو اور کہڑے رہے ہمکو لیکر نماز مین یہانتک کہ
خوف ہوا ہمکو فلاح فوت ہونیکا کہا راوی نے پوچہا مینے ابو ذر سی فلاح کیا ہی کہا اُنہون نے سحر کا کہانا یعنے خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور
اختلاف ہی علما کا قیام رمضان مین سو بعضون نے کہا چالیس ۴۱ رکعتین پڑہی وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہی مدینے والونکا اور اکثر اہل علم اسپر ہین کہ مروی ہے علی
و عمر وغیرہما صحابہ سی کہ بیس رکعتین پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہمنے اپنی شہر مکے مین کہ پڑہتے ہین بیس رکعت اور کہا
احمد نے مروی ہین اسمین کئی قسم کے روایتین اور کچہہ حکم نکیا اسمین اور کہا اسحق نے ہم اختیار کرتی ہین اکتالیس ۴۱ رکعتین جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحق اور ابن
مبارک نے پڑہنا جماعت سے رمضان کے مہینے مین اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑہے **باب ما جاءَ في فضلِ من فطّرَ صائمًا** باب اسکے بیان مین جو کسیکا روزہ
کہلوادے **عن** زيدِ بنِ خالدٍ الجُهَنيِّ قال قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ من فطَّرَ صائمًا كانَ لهُ مثلُ اجرِهِ غيرَ انّهُ لا ينقُصُ من اجرِ الصائمِ
شيئًا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہلوادے کسیکا روزہ ہوگا اُسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گہٹے ثواب اُس روزہ رکہنی والی کا
کچہہ یعنے دونونکو ثواب کامل ملیگا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب الترغيبِ في قيامِ شهرِ رمضانَ وما جاءَ فيهِ من الفضلِ** باب بیان مین رغبت دلانے کے

رمضان کی نماز شب پر اور اسکے ثواب مین عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم رغبت دلاتی تھی رمضان مین انکو نماز پڑھنی کی بغیر اسکے کہ حکم کرین اسکا فرض وواجب ٹھیرا کر اور فرماتی تھی جو رات کو نماز پڑہی رمضان مین ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنی کے لئے بخشے جاوینگے اسکے اگلی گناہ پہر وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نی اور طریقہ ایسا ہی تہا یعنے جو چاہتا تہا جتنی دیر تک پڑہ لیتا پہر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کی شروع مین **ف** اس باب مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے زہری سے بہی وہ روایت کرتی ہین عروہ سی وہ عائشہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّوْمِ** یہہ آخر ہی روزہ کی بابون کا **وَاَوَّلُ اَبْوَابِ الْحَجِّ** اور یہہ اول ہے حج کی بابونکا

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بابین حج کی حدیثوں مین جو مروی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ باب بیچ کی حرم ہونے کی بیان مین عَنْ اَبِي شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَّهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَاِنَّمَا اُذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ترجمہ روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہون نے عمرو بن سعید سے جب وہ بہیجتا تہا لشکر مکہ کو یعنی عبداللہ بن زبیر کی قتال کو اجازت دی مجہکو ای امیر کہ بیان کرون تجہ سے ایک حدیث کہ کہڑی کہڑی فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانون نے اور یاد رکہا اسکو میرے دل نے اور دیکہا انکو میری آنکہون نی جب فرمائی حضرت نے وہ حدیث پہلی حمد کی آپنے اللہ تعالی کی اور تعریف کی اسکی پہر فرمایا کہ مکی کو حرمت کی جگہہ اللہ تعالی نی ٹہیرایا ہی آدمیون نے نہین سو جائز نہین کسی آدمی کو کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلی دن پر کہ مکی مین خون بہاوے یعنی قتل ناحق کرے یا وہانکا درخت کاٹی اور اگر جواز کرنیکو کوئی درست جانی اس دلیل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم بہی تو لڑی ہین مکی مین تو اس سے کہو بیشک خدا نی اپنی رسول کو حکم دیا تہا لڑائی کا اور تجہکو حکم نہین دیا اور مجہکو دن کی فقط ایک گہڑی بہر اجازت ہوئی پہر اسکی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تہی اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبون کو یہ حکم سنا دین سو پوچہا ابی شریح سی لوگون نے کہ کیا جواب دیا تمکو عمرو بن سعید نی کہا جواب دیا کہ مین تمسی بہتر جانتا ہون اس حدیث کو ای ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہین دیتا یعنے باغی کو اور نہ اسکو جو خون کرکی بہاگا ہو یا چوری کرکے **کہا** ابو عیسی نی اور مروی ہے لفظ بخزیۃ بہی یعنی بجائی بخربۃ کسا اور معنی اسکے ذلت کی ہین اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربۃ کے معنی جنایت یعنے قصور ہی علما کہتی ہین کہ جسنی قصور کیا یعنے چوری کی یا شراب پیا یا خون کیا پہر آیا حرم مین تو اسکو حد مارینگی **مترجم** کہتا ہی عمرو بن سعید یزید پلید کیطرف سے مدینہ منورہ مین حاکم تہا سنہ اکسٹہہ ہجری مین یزید نی اسکو لکہا کہ عبداللہ بن زبیر جو صحابی مقبول تہے انپر لشکر بہیجے اسلئے کہ انہون نے اس پلید کی بیعت سی کنارہ کرکی مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی تہی اور عمرو بن سعید نے جو انکو خونی اور چور قرار دیا یہ اسکی زیادتی ہی ایسی پاک نژاد لوگون سے ایسی جنایات کہان ہوتی ہین بلکہ استحقاق خلافت مین وہ یزید سی بہتر تہے اور بیعت خلافت انکی یزید سی پیشتر ہو چکی تہی آخر ظلماً انکو شہید کیا رضی اللہ عنہ انا للہ وانا الیہ راجعون

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب ثواب مین حج وعمرہ کی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پی در پی بجالاؤ حج اور عمرہ اسلئے کہ وہ دونون مٹاتی ہین فقر اور گناہونکو جیسے مٹاتی ہے بہٹی لوہی اور سونی اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا

بالکل بہ نہیں ہوا جسکے **ف** اسباب مین روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن حبشی اور اُمّ سلمہ اور جابر سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے **عن** اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور نہ شہوت کی باتین کی عورتون سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاوینگے اُسکے اگلے سب گناہ یعنی گزری ہوے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو حازم کوفی وہ اشجعی ہین اُنکا نام سلمان ہے اور وہ مولی ہین عزہ اشجعیہ کے **باب** مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِیظِ فِی تَرْکِ الْحَجِّ باب حج ترک حج کی مذمت مین **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیهِ اَنْ یَّمُوتَ یَهُودِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ یَقُولُ فِی كِتَابِهٖ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیلًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہوا توشہ اور سواری کہ پہنچا دیوے اُسکو بیت اللہ تک اور پھر حج نکیا تو کچھ فرق نہین اسپر کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی اسلئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہی اپنی کتاب مین کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے اُن لوگون پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہون سامان راہ کی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی اسناد مین گفتگو ہی اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہین یعنے اُنکا حال اور ثقاہت معلوم نہین اور حارث ضعیف ہین حدیث مین **باب** مَاجَآءَ فِی اِیْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ باب اس بیان مین کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج فرض ہے **مترجم** فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہین اسلام آزاد ہونا عقل بلوغ صحت قدرت زاد و راحلہ امن راہ عورت کے لئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارت ہے جسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بہی کہتی ہین اور واجبات اُسکے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جسکو طواف الصدر بہی کہتی ہین اور یہہ آفاقی کیلئے ہی یعنی جو مکی نہو اور حلق یا بال کتروانا اور جس چیز کے کرنے سے جانور ذبح کرنا واجب ہوا اور سوا انکے سب سنتین ہین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا یُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہون نے آیا ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہی تو آپنے فرمایا توشہ اور سواری کے مقدور ہونے سے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اُسپر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہین اور بعضون نے اُنمین گفتگو کی ہے یعنے ضعیف کہا ہی اُنکے حافظے کیطرف سے **باب** مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ باب اس بیان مین کہ کئے حج فرض ہین **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیلًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفِی كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفِی كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَسْـَٔلُوا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ جب اتری یہ آیت وَلِلّٰهِ الخ یعنے اُن مومنین جسکو راہ کی طاقت ہو اسپر حج فرض ہے تو لوگون نے کہا ہر سال مین حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرت چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال مین یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے نہین اور اگر مین ہان کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِینَ الخ یعنے اے ایمان والو نہ پوچہو بہت سی چیزین کہ اگر ظاہر ہون تمپر تو بری لگین تمکو یعنی شاق گذرین تمپر **ف** اس باب مین ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہین **باب** مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان مین کہ آنحضرت نے کتنے حج کئے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَّسِتِّینَ بَدَنَةً وَّجَآءَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بِبَقِیَّتِهَا فِیهَا جَمَلٌ لِّاَبِی جَهْلٍ فِی اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَّرَقِهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو قبل ہجرت کے اور ایک بعد ہجرت کے کہ اُسکے ساتھ عمرہ بہی تہا اور ساتھ لائے ترسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اسمین کے حضرت علی یمن سے لائی یعنے سب پورے سو ہوگئے اُسمین ابو جہل کا بہی اونٹ تہا کہ اُسکی ناک مین حلقہ تہا چاندی کا سو ذبح کیا اُنکو پہر حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سبکو پکایا پہر آپنے اُسکا شوربا پی لیا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکہا مینے عبداللہ بن عبدالرحمن کو کہ روایت کی اُنہون نے یہ حدیث اپنی کتاب مین عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچہا مینے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کو تو اُنہون نے نہ پہچانا اُسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہون جعفر سے وہ اپنی باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکہا مینے اُنکو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نجانتے تہی اور کہا مروی ہے یہہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتی ہین ابی اسحٰق سے وہ مجاہد سے مرسلاً **عن**

یہ جمع والی رقم ... حاشیہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ وَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِکَ
رمضان کی نماز شب یعنی تراویح اور اسکے ثواب میں
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی تھی رمضان مین انکو نماز پڑہنی کی بغیر اسکے کہ حکم کرین اُسکا فرض و واجب ٹھیراکر اور فرماتی تھی جو رات کو نماز پڑہی رمضان مین ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لئے بخشے جاوینگی اُسکے اگلی گناہ پہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور طریقہ ایسا ہی تہا یعنے جو چاہتا تہا جتنی دیر تک پڑہ لیتا پہر ایسا ہی رہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کی شروع مین **ف** اس باب مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے زہری سی بہی وہ روایت کرتی ہین عروہ سی وہ عائشہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّوْمِ یہہ آخر ہی روزے کی بابون کا **وَاَوَّلُ اَبْوَابِ الْحَجِّ** اور یہہ اول ہے حج کی بابونکا

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بابین حج کی حدیثون مین جو مروی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حُرْمَةِ مَکَّةَ باب مکے کی حرمت کی بیان مین **عَنْ** اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِهَا دَمًا اَوْ یَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکَ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ بِذٰلِکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہا انہون نے عمرو بن سعید سے جب وہ بہیجتا تہا لشکر مکے کو یعنی عبد اللہ بن زبیر کی قتال کو اجازت دو مجہکو اے امیر کہ بیان کرون تجہ سے ایک حدیث کہ کہڑی کہڑی فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا ہے کانون نے اور یاد رکہا اُسکو میرے دل نے اور دیکہا اُنکو میرے آنکہون نی جب فرمائی حضرت نے وہ حدیث پہلی حمد کی آپنے اللہ تعالی کی اور تعریف کی اُسکی پہر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہہ اللہ تعالی نی ٹھیرایا ہی آدمیون نے نہین سو جائز نہین کسی آدمی کو کہ ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلی دن پر کہ مکے مین خون بہاوے یعنی قتل ناحق کرے یا وہانکا درخت کاٹے اور اگر جائز کرنیکو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہی تو لڑی ہین مکے مین تو اُس سے کہو بیشک خدا نی اپنی رسول کو حکم دیا تہا لڑائی کا اور تجہکو حکم نہین دیا اور مجہکو دن کی فقط ایک گہڑی بہر اجازت ہوئی پہر اُسکی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تہی اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبون کو یہ حکم سنا دین سو پوچہا ابی شریح سی لوگون نے کہ کیا جواب دیا تمکو عمرو بن سعید نی کہا جواب دیا کہ مین تجہ سی بہتر جانتا ہون اس حدیث کو اے ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہین دیتا یعنے باغی کو اور نہ اُسکو جو خون کرکی بہاگا ہو یا چوری کرکے **کہا** ابو عیسے نی اور مروی ہے لفظ بِخَزْیَةٍ بہی یعنی بجائے بِخَرْبَةٍ کے اور معنی اُسکے ذلت کی ہین اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربة کے معنی جنایت یعنے قصور ہی علما کہتی ہین کہ جسنی قصور کیا یعنے چوری کی یا شراب پیا یا خون کیا پہر آیا حرم مین تو اسکو حد ماری جاویگی **مترجم** کہتا ہی عمرو بن سعید یزید پلید کیطرف سے مدینہ منورہ مین حاکم تہا سنہ اکسٹھ ہجری مین یزید نی اسکو لکہا کہ عبد اللہ بن زبیر جو صحابی مقبول تہے انپر لشکر بہیجے اسلئے کہ انہون نے اُس پلید کی بیعت سی کنارہ کرکی مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی تہی اور عمرو بن سعید نے جو انکو خونی اور چور قرار دیا یہ اسکی زیادتی ہی ایسی پاک نژاد لوگون سے ایسی جنایات کہان سرزد ہوتی ہین بلکہ استحقاق خلافت مین وہ یزید سی بہتر تہے اور بیعت خلافت انکی یزید سی پیشتر ہو چکی تہی آخر ظلما انکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب ثواب مین حج و عمرہ کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پی درپی بجا لاؤ حج اور عمرہ اسلئے کہ وہ دونون مٹاتی ہین فقر اور گناہونکو جیسے مٹاتی ہے بہٹی لوہی اور سونی اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا

بالکل یہ نہیں جانتے ہیں کے ف اسباب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن حبشی اور اُم سلمہ اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کی عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاوینگے اُسکے اگلے سب گناہ یعنی گزرے ہوے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم کوفی وہ اشجعی ہیں انکا نام سلمان ہے اور مولی ہیں عزہ اشجعیہ کے باب مَا جَآءَ مِنَ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ الْحَجِّ باب حج ترک کی مذمت میں عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دیوے اُسکو بیت اللہ تک اور پھر حج نکیا تو کچھ فرق نہیں اسپر کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے اُن لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہیں یعنے اُنکا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں باب مَا جَآءَ فِیْ اِیْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ باب اس بیان میں کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج فرض ہے مترجم فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں اسلام آزاد ہونا عقل بلوغ صحت قدرت زاد و راحلہ امن راہ عورت کے لئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارت ہے جسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اُسکے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جسکو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لئے ہے یعنی جو مکی نہو اور حلق یا بال کتروانی اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا اُنکے سب سنتیں ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے تو آپنے فرمایا توشہ اور سواری کے مقدور ہونے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اُسپر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے اُنمیں گفتگو کی ہے یعنے ضعیف کہا ہے اُنکے حافظے کی طرف سے باب مَا جَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ باب اس بیان میں کہ کے حج فرض ہیں عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ جب اتری یہ آیت وَلِلّٰهِ الخ یعنے آدمیوں میں جسکو راہ کی طاقت ہو اُسپر حج فرض ہے تو لوگوں نے کہا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرت چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے نہیں اور اگر میں ہاں کہدیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ یعنے اے ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تمکو یعنی شاق گذریں تم پر ف اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں باب مَا جَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ آنحضرت نے کتنے حج کئے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَّسِتِّیْنَ بَدَنَةً وَّجَآءَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بِبَقِیَّتِهَا فِیْهَا جَمَلٌ لِّاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو قبل ہجرت کے اور ایک بعد ہجرت کے کہ اُسکے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اسمیں کے حضرت علی یمن سے لائے یعنے سب سو پورے ہو گئے اسمیں ابو جہل کا بھی اونٹ تھا کہ اسکی ناک میں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا اُنکو پھر حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سبکو پکایا پھر آپنے اُسکا شوربا پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا میں نے اُنکو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نجانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ مجاہد سے مرسلاً عَنْ

قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةَ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعد فرض ہونیکے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **بَابُ** مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ کتنے عمرے کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ دوسرا عمرہ سال آئندہ اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ **ف** اس باب میں انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا **روایت** کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبد الرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث پہلے حدیث کی مانند **بَابُ** مَا جَاءَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرت بیدا میں کہ ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا حضرت نے **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ یہ بیدا ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ حضرت نے کب احرام باندھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبد السلام بن حرب کے سوا اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ احرام باندھے آدمی یعنے لبیک پکارے نماز کے بعد **بَابُ** مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ باب افراد حج کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنے فقط حج کا احرام باندھا **مترجم** کہتا ہے کہ حاجی تین قسم میں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے **ف** اس باب میں جابر اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے بھی افراد کیا **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجا لانے کے بیان میں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ **ف** اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اسی طرف اور اسکو اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنے قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ باب تمتع کے بیان میں **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا

قُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ **ترجمہ** روایت ہے محمد ابن عبداللہ سے کہ انہوں نے سُنا سعد ابن ابی وقاص اور ضحاک ابن قیس کو کہ وُہ دونوں ذکر کرتی تھی عُمرہ ملانی کا حج کی ساتھ کہ جسکو تمتع کہتی ہیں سو کہا ضحاک ابن قیس نے یہہ تو وہی کریگا جو اللہ کا حکم نجانی سو سعد نے کہا بُرا کہا تمنی ای بھتیجی میری ضحاک نے کہا عمر ابن خطاب نے منع کیا ہی تمتع سی تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ہمنی بہی آپ کے ساتھ **ف** یہہ حدیث صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اُنسی کہ سُنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر سے عُمرہ حج میں ملانی کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے وہ جایز ہے پہر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے بہلا دیکھو تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کیجاویگی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کیجاویگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابوبکر اور عمر و عثمان نے اور پہلی جسنی منع کیا تمتع سی معاویہ ہیں **ف** اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نی علمای صحابہ وغیرہم سی تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہہ ہے کہ آدمی حج کی مہینوں میں عمرے کا احرام باندہ کر حرم میں داخل ہو پہر بعد عمرے کی احرام کہول ڈالی اور مکے میں ہی پہر حج کری اور اُس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اُسکو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نپاوی تو تین دن روزے رکہی حج میں اور سات دن جب اپنے گہر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزی رکہے تین دن حج میں تو روزی رکہلے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اُسکا عرفی کا دن ہو پہر اگر نرکہی عشرہ میں تو بعض علمای صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکہلے انہی بعض میں ہیں ابن عمر اور عائشہ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے روزہ نرکہی ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفی کا **کہا** ابو عیسی نے اور اہل حدیث اختیار کرتی ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ باب لبیک کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا تہا لبیک پکارنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح یعنی لبیک سے اخیر تک اور معنی اسکے یہہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمتمیں ای خدا حاضر ہوں میں تیری خدمتمیں ای خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت بہی کوئی شریک نہیں تیرا **روایت** کی ہم سی قتیبہ نی اُنہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سی اُنہوں نے ابن عمر سی کہ اُنہوں نے لبیک پکارنی تو اسطرح کہنی لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا اُنہوں نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زیادہ کرتے تہے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کے بعد یہہ الفاظ بہی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں تیری تابعداری میں اور نیکی دونوں ہاتھوں میں تیری ہی ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی **کہا** ابو عیسی نے اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھہ اللہ کی تعظیم کی کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاء اللہ کچھہ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہہ ہے کہ اُس سے کچھہ بڑہاوے نہیں کہا شافعی نے اور ہم نے جو کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑہانا کچھہ مضائقہ نہیں تو یہہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر سی کہ وہ یاد کر چکے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو پہر بڑہایا اسمیں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا حج افضل ہے تو فرمایا جسمیں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ

قتادة قال قلت لانس بن مالك كم حج النبي صلى الله عليه وسلم قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر عمرة في ذي القعدة وعمرة الحديبية وعمرة مع حجته وعمرة الجعرانة اذ قسم غنيمة حنين **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد فرض ہونیکے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **باب** ما جاء كم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم باب اس بیان میں کہ کتنے عمرے کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر عمرة الحديبية وعمرة الثانية من قابل عمرة القصاص في ذي القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التي مع حجته **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ اور دوسرا عمرہ سال آئندہ اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ **ف** اس باب میں انس اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا **روایت** کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبد الرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث مثل حدیث کے اسکے مانند **باب** ما جاء في اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا **عن** جابر بن عبد الله قال لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا حج کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرت بیدا میں کہ ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا حضرت نے **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس ... سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال البيداء التي تكذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ یہ بیدا ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء متى احرم النبي صلى الله عليه وسلم باب اس بیان میں کہ حضرت نے کب احرام باندھا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل في دبر الصلوة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبد السلام بن حرب کے سوا اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد **باب** ما جاء في افراد الحج باب افراد حج کے بیان میں **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا **مترجم** کہتا ہے کہ حاجی تین قسم ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے **ف** اس باب میں جابر اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے بھی افراد کیا۔ **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران **باب** ما جاء في الجمع بين الحج والعمرة باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجا لانیکے بیان میں **عن** انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ **ف** اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اسی طرف اور اسکو اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے **باب** ما جاء في التمتع باب تمتع کے بیان میں **عن** محمد بن عبد الله بن الحارث بن نوفل انه سمع سعد بن ابي وقاص والضحاك بن قيس وهما يذكران التمتع بالعمرة الى الحج فقال الضحاك بن قيس لا يصنع ذلك الا من جهل امر الله تعالى فقال سعد بئس ما

قُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ ترجمہ روایت ہے
محمد ابن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد ابن ابی وقاص اور ضحاک ابن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتی تھی عمرہ ملانی کا حج کی ساتھ کہ جسکو تمتع کہتی ہیں سو کہا ضحاک ابن قیس نے یہہ تو وہی کریگا
جو اللہ کا حکم نجانی سو سعد نے کہا برا کہا تمنی ای بہتیجی میری ضحاک نے کہا عمر ابن خطاب نے منع کیا ہی تمتع سی تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ہمنی بہی آپ کے
ساتھ **ف** یہہ حدیث صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انسے کی سنا سالم نی ایک شامی کو کہ پوچھتا تہا عبداللہ بن عمر سے عمرہ حج میں ملانی کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نی وہ جائز ہے پہر کہا شامی نے
تمہارے باپ تو منع کرتے تہے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نی بہلا دیکہہ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کیجائیگی یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کیجائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہہ حدیث
حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے
کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابوبکر اور عمر و عثمان نے اور پہلی جسنی منع کیا تمتع سی معاویہ ہیں **ف** اسبا میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر
سی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نی علما صحابہ وغیرہم سی تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کی مہینوں میں عمرے کا احرام باندہ کر حرم
مین داخل ہو پہر بعد عمرے کی احرام کہولڈالی اور مکے میں سی پہر حج کری اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اسکو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نپاوی تو تین دن روزے
رکہی حج میں اور سات دن جب اپنے گہر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکہے تین دن حج میں تو روزے رکہلے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اسکا عرفی کا دن ہو پہر اگر نرکہی عشرے
مین تو بعض علما صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکہلے انہی بعض میں ہیں ابن عمر اور عائشہ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے روزہ نرکہی ایام تشریق
مین اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسیٰ نے اور اہل حدیث پسند کیا کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ
باب لبیک کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا تہا لبیک پکارنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح یعنی لَبَّيْكَ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمتمیں ای خدا حاضر
ہوں میں تیری خدمتمیں ای خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریفیں اور نعمت تیری ہی ہی اور سلطنت بہی کوئی شریک نہیں تیرا **روایت کی** ہمسی قتیبہ
نی انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اسطرح کہنی لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور زیادہ کرتے تہے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کے بعد یہہ الفاظ ہی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں تیری تابعداری میں اور خیر دونوں ہاتہوں میں تیرے ہی ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور
عمل تیرے ہی لئے ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اسباب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور
اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے اگر کچہہ اللہ کی تعظیم کی کلمات زیادہ کری لبیک میں تو انشاء اللہ
کچہہ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہہ ہے کہ اس سے کچہہ بڑہاوے نہیں کہا شافعی نے اور یہہ جو
ہمنے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑہانا کچہہ مضائقہ نہیں تو یہہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر سی کہ وہ یاد کر چکے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو پہر بڑہایا اسمیں اپنی طرف
سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا حج افضل ہے
تو فرمایا جسمیں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ

وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتی ہیں اسکے داہنی بائیں جتنے پتھر اور درخت اور کنکریاں یہانتک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہانتک زمین ہے وہانتک سب لبیک پکارتی ہیں روایت کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابو عمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اسباب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو بکر کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اسمیں ضرار نے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے یعنی کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اسنے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں سعید بن عبدالرحمن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنے کو

باب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ باب بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں **عَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِيَةِ ترجمہ روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھکو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں زید بن خالد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کی اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں +

ف اسباب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ باب احرام کے وقت نہانیکے بیان میں **عَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ ترجمہ روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اتارے آپ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سیئے ہوئے اور نہائے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علما نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا

باب مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہے مکے سے یعنی کے بیچ میں شام کیجانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل

ف اسباب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کی پورب کے لوگوں کے لئے عقیق کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے

باب مَا جَاءَ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ باب اسکے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ

وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسے کپڑون کے پہننے کا حکم کرتے ہین آپ ہمکو حالت احرام مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندہ اور موزے نہ پہن مگر جسکے پاس جوتی نہو تو پہنے موزے اور کاٹ دے کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے مین زعفران یا ورس ہو یعنی اسمین رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور موہنہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکادے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھون مین نہ پہنے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ باب محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان مین جب تہمت اور جوتی نہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کوئی محرم تہمت نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیان نہون تو موزے پہن لے **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے حماد سے جو بیٹے ہین زید کے انہون نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند **ف** اس باب مین ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم کو جب تہمت نملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعضون کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نپاوے جوتی تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنون سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اَوْ جُبَّةٌ باب اسکے بیان مین جو کرتا یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے **عن** عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا **ترجمہ** روایت ہے عطا سے وہ روایت کرتے ہین یعلی بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اُسکے بدن پر جبہ تہا تو فرمایا اُتار ڈال اسکو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہون نے سفیان سے انہون نے عمرو بن دینار سے انہون نے عطا سے اُنہون نے صفوان بن یعلی سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسیکی ہم معنی حدیث **کہا** ابو عیسےٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کئی لوگون نے عطا سے اُنہون نے یعلی بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطا سے اُنہون نے صفوان سے اُنہون نے اپنے باپ یعلی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ باب اُن جانورون کے بیان مین جنکا مارنا محرم کو درست ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق مارے جاتے ہین احرام مین ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوا چوتھے چیل پانچوین کٹکھنا کتا **ف** اس باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَارَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہین محرم کو درست ہے کہ کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیون یا جانورون پر تو محرم کو اُسکا مارنا جایز ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کی پچھنے لگانے کے بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام مین **ف** اس باب مین انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے تہوڑے علما نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہین کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچھنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہین پچھنے لگانے مین مگر بال اُکھاڑے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ باب اس بیان مین کہ احرام مین نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِي اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ **ترجمہ** روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کرین اپنے بیٹے کا سو بھیجا مجھکو ابان بن عثمن کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیون کے سو گیا مین اُنکے پاس اور کہا مین نے اُنسے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہین اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہین کہ گواہ کرین تمکو اس بات پر تو فرمایا اُنہون نے مین اُسکو ایک گنوار جاہل

جانتا ہون اسلئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرا دے یعنی وکالتہ یا ولایتہ یا ایسا ہی کچھ کہا پہر حدیث بیان کی عثمان سے اُسکے مثل اور مرفوع کیا اُسکو ف اسباب مین ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ کا انہین مین سے ہین عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق جایز نہین کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہین اگر کرے تو نکاح اُسکا باطل ہے ✦

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا ✦

ترجمہ روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام تھے اور صحبت کی اُن سے بھی بے احرام تھے اور مین پیغام پہنچانیوالا تھا ان دونون کے بیچ مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اُسنے مرفوعاً سوای حماد بن زید کی کہ وہ روایت کرتے ہین مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک ابن انس نے ربیعہ سے انہون نے سلیمان ابن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپکو احرام نہ تھا اور روایت کیا اسکو مالک نے مرسلاً اور سلیمان ابن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسلاً **کہا** ابو عیسیٰ نے مروی ہے یزید ابن اصم سے کہ میمونہ نے کہا نکاح کیا مجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکو احرام نہ تھا اور روایت کی بعضون نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپکو احرام نہ تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یزید ابن اصم میمونہ کے بہانجے ہین

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ باب محرم کو نکاح جایز ہونیکے بیان مین

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام مین **ف** اور اس باب مین حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور اہل کوفہ

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے اُنسے داود بن عبد الرحمن عطار نے انہون نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے سنا مین نے ابا الشعثا سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الشعثا کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح مین اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُنسے مکی کی راہ مین بعض نے کہا نکاح کیا اُنسے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح اُنکا بعد احرام کے اور پہر صحبت کی اُنسے اور وہ احرام کہول چکے تہے سرف مین کہ ایک مقام ہے مکہ سے دس میل اور وفات پائی میمونہ نے سرف مین جہان صحبت ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دفن بہی انکا وہین ہے

عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِیْ بَنٰی بِهَا فِیْهَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بہی کی جب محرم نہ تہے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف مین اور دفن کیا ہمنے اُنکو اُسی دالان مین کہ جہان صحبت کی تہی اُنسے حضرت نے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث یزید ابن اصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام مین نہ تہی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَكْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کو شکار کا گوشت کہانیکے بیان مین

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِیْدُوْهُ اَوْ یُصَدْ لَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تمکو حلال ہے حالت احرام مین جبتک تمنے خود شکار نکیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نکیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اُسکا کہانا حلال نہین **ف** اس باب مین ابی قتادہ اور طلحہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہین جانتے کہ مُطّلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہین کچہہ مضائقہ نہین شکار کے گوشت کہانے مین اگر خود شکار نکیا ہو یا اسکے کہانیکے لئے شکار نکیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب مین یہہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَیْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے پہر کہین راہ مین مکی کی پیچھے رہ گئے اپنی کچہہ یارون کے ساتھ اور وہ یار احرام باندہے ہوئے تہے اور انکو احرام نہ تہا سو دیکہا قتادہ نے ایک وحشی گدہا سو چڑہے اپنی گہوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگون سے کہ کوڑا دیوین سو انکار کیا اُن لوگون نے پہر نیزہ مانگا اُن سے

تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ پھر دوڑے اس گدھے پر اور اسکو مار ڈالا اور کھایا اسمیں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تمکو کھلا دیا یعنی وہ تمکو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید ابن اسلم سے انہوں نے عطا ابن یسار سے انہوں نے ابی قتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابی نضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اسکا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ باب اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَإِنَّا حُرُمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس نے خبر دی انکو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لیگئے اپنے ساتھ ابوا میں یا ودان میں کہ وہ دونوں دو مقام ہیں مکے اور مدینے کے بیچ میں سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار وحشی حضرت کے پاس سو حضرت نے اسکو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال انکے چہرے میں تو کہا یہ ہمنے اسی لئے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے یعنی تحریمی شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھے کا پھیر دینا اسی لئے تھا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپکا تنزیہی تھا اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے زہری سے یہ حدیث اور کہا اسمیں أَهْدَى لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائے آپکے سامنے وحشی گدھے کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اسبابمیں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ باب اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹکڑی ٹیڈی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اسکو تو دریا کا شکار ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اور ابی المہزم کا نام یزید ابن سفیان ہے … کلام کیا ہے انمیں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علما سے محرم کو ٹیڈی کھانیکی اور اسکے شکار کرنیکی اور بعضوں نے کہا اسپر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے … **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ باب گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے شکار کے بیان میں محرم کے لئے **عَنِ** ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کیا بجّو گوہ شکار میں داخل ہے کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اسکو یعنی جب احرام ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر نے کہا ہاں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر ابن حازم نے یہ حدیث تو کہا اسمیں روایت ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم اگر کھاوے یا شکار کرے گوہ کو تو اسپر جزا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ باب مکے میں جانیکے لئے غسل کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُولِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر رض سے کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں جانیکے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جانیکے لئے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانیکے لئے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل نے اور علی ابن مدینی وغیرہما نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کیطرف سے مکے میں آئے اور پستی کیطرف سے باہر گئے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ جب پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچی کی جانب سے **ف** اسبابمیں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم مکۃ نہارا باب اس بیان میں کہ آنحضرت دنکو مکی میں آئے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ نہارا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنکو مکی میں آئے
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی کراہیۃ رفع الید عند رؤیۃ البیت باب اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے **عن** المہاجر المکی قال سئل جابر بن عبد اللہ
ایرفع الرجل یدیہ اذا رای البیت فقال حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکنا نفعلہ ترجمہ روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے
بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کی دیکھنے کے
وقت یعنی اسکی نہیں پہچانتے ہم مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجیر ہے **باب** ما جاء کیف الطواف باب طواف
کی کیفیت کے بیان میں **عن** جابر قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم
اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینہ وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمہ ثم خرج الی
الصفا اظنہ قال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ
دیا پھر چلے اسکی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی معمولی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس اور فرمایا واتخذوا
الی آخرہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑہیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اسکو پھر نکلے صفا کیطرف
کہا راوی نے گمان ہے میرا یوں کہ پڑہی آپ نے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** ما جاء فی الرمل من الحجر الی الحجر باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں
عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا ترجمہ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کود کر شانے اچھال کر چلے
حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئی تین بار اور معمولی چال چلے چار بار **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا
کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور کچھ اسپر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نکیا تو پھر اسکے بعد نکرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں
اور نہ اسپر کہ جسنے مکے سے احرام باندہا ہو **باب** ما جاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ما سواہما باب اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور سوا انکے کسیکو نہیں
عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویۃ لا یمر برکن الا استلمہ فقال لہ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یستلم الا
الحجر الاسود والرکن الیمانی فقال معاویۃ لیس شیء من البیت مہجورا ترجمہ روایت ہے ابو الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف
میں نہیں گذرتے تھے کسی رکن پر مگر اسکو چوم لیتے تھے تو کہا انسے ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز
چھوڑنا نچاہیے **ف** اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو
باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعا باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعا **عن** ابن یعلی عن ابیہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا وعلیہ برد ترجمہ روایت ہے ابن یعلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف
کیا حالت اضطباع میں اور آپکے بدن مبارک پر ایک چادر تھی مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں کنارے اسکے سینے اور پیٹھ کیطرف سے بائیں کندھے پر
ڈالدے اور یہ بانک پن کے واسطے اپنے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اسمیں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں
جانتے ہم اسکو مگر انہیں کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد الحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلی بیٹے ہیں امیہ کے **باب** ما جاء فی تقبیل الحجر باب حجر اسود کے
بوسہ دینے کے بیان میں **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر بن الخطاب یقبل الحجر ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک ترجمہ روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ دیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھکو بوسہ لیتا ہوں
اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ لیتے تھے تجھکو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا **ف** اس باب میں
ابی بکر اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہو اس تلک پہنچنا تو ہاتھ چھو کر ہاتھ کو چوم لے

اور اگر ہاتھ نہیں پہنچ سکی تو اُسکی سامنی ہو کر تکبیر کہی اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** مَا جَاءَ اَنَّهُ يُبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ باب اس بیان مین کہ سعی صفا سی شروع کرنا چاہئی جاننا چاہئی کہ سعی یعنی پہرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہی حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کے نزدیک اور بعض میل یعنی بیچ میں دوڑنا نالی کا وہ ایک جگہ ہی صفا اور مروہ کی درمیان میں اُسمین نشان ہین پہچاننے کے لئے اُس مین بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہی سعی کے وقت **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہی جابر سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین آئی تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہین اور آئی مقام ابراہیم مین اور پڑہی یہ آیت وَاتَّخِذُوْا سے مُصَلًّى تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ پہر نماز پڑہی پیچہے مقام کے یعنی مقام حضرت کی اور قبلے کے بیچ مین تہا پہر حجر اسود پاس آئی لبوں اُسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بہی شروع کرتی ہین اُسچیز سی جہان سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سی اور پڑہی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا سی آخر تک یعنے صفا اور مروہ دونوں نشانیان ہین اللہ کے نشانیوں سے **کہا** ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسپر عمل ہے علما کا کہ سعی شروع کری صفا سی نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کری تو جائز نہین اور پہر صفا سی شروع کرنا چاہئی اور اختلاف ہے علما کا اُسکی حق مین جو طواف کری بیت اللہ کا اور سعی نکری صفا اور مروہ کی یہانتک کے لوٹی تو بعضوں نے کہا کہ اگر مکّے کی قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہین کی ہے تو لوٹ آوی اور سعی کر لی اور اگر اُسکو یاد نہ آیا یہانتک کہ اپنے وطن کو پہونچ گیا تو کافی ہی اُسکو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نکی اور اپنے وطن کو چلا گیا تو اُسکا حج درست نہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بے اسکی حج درست نہین **باب** مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب صفا اور مروہ کی درمیان سعی کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اسلیئے کہ دکہلا دین مشرکون کو اپنا زور اور غلبہ **ف** اسباب مین عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نی کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پہر اگر دوڑ کر نچلا اور اپنی میٹہی چال چلا تو بہی جائز ہی **عَنْ** كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکہا مین نے ابن عمر کو میٹہی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ مین تو کہا مین نے اُنسے تم رسان رسان چلتی ہو یہان پر تو جواب دیا اُنہون نے کہ اگر مین دوڑ کر چلون تو بہی ہو سکتا ہی کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتی ہوئی اور اگر رسان رسان چلون تو بہی جائز ہے کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسان رسان چلتی اور مین بہت بڈہا ہون **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہی سعید بن جبیر نی بہی عبد اللہ بن عمر سے ایسی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتی طرف اُسکی **ف** اسباب مین جابر اور ابی الطفیل اور اُم سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نی مکروہ کہا ہی طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی سوار ہو کر مگر کچہہ عذر سی اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ باب طواف کی فضیلت مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کی نکلا اپنی گناہون سے مانند اُس دن کے کہ جنا اُسے اُسکی ماں نے **ف** اسباب مین انس اور ابن عمر سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے پوچہا مین نے محمد سے تو کہا اُنہون نے مروی ہی ابن عباس سے اُنہی کا قول **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابو ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو اُنکے باپ سے اچہا جانتے تہے اور اُنکے ایک بہائی بہی ہین اُنکو عبد الملک بن سعید بن جبیر کہتے ہین اور اُنسے بہی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ باب صبح اور عصر بعد دو رکعتین طواف کے پڑہنے کی بیان مین **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کری اِس گہر کا اور نماز پڑہے جس گہڑی مین چاہے رات ہو یا دن یعنے اوقات مکروہہ مین بہی منع نکرو **ف** اسباب مین ابن عباس اور ابی ذر سے

سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر ابن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علما کا نماز میں بعد عصر
اور صبح کی مکہ میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لاتے ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لاتے ہیں حضرت عمر
کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکہ سے یہاں تک کہ ذی طُویٰ میں اُترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور مالک بن انس کا **بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ** باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہئے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُورَتَيِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قُلْ يَا اور دوسرے میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ **روایت** کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے
سفیان سے اُنہوں نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی مستحب کہتے تھے انہیں دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز
بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اُس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف
ہیں حدیث میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا** باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ
بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ عَهْدٌ
فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ **ترجمہ** روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی سے کیا حکم دیکر تم بھیجے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تو کہا
بھیجا گیا میں چار حکم دیکر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہوکر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک
جمع نہ ہوں اس سال کے بعد اور چوتھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جسکے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اُسکی صلح اُسی مدت تک رہیگی اور جسکی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اُسکو
چار مہینے تک مہلت ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے
سفیان نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی یثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ بعد اُسکے ثائے مثلثہ اور بعد اُسکی یائے ساکن
ہے صحیح یا پھر ثیع بھی ہے جیسے سفیان نے کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اُثیل **بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكَعْبَةِ** باب کعبے کے اندر جانے کی
بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّي دَخَلْتُ
الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور اُنکی
آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے
کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی اُمت کو اپنے بعد یعنی حضرت جب اندر تشریف لیگئے تو ساری اُمت کو اداے سنت کے لئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو تھوڑی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ** باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي
جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبے کے اندر تو کہا ابن عباس نے حضرت نے نماز نہیں پڑھی
ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا **ف** اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے
اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے
اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ** باب کعبہ
توڑ کر بنانے کے بیان میں **عَنْ** الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا كَانَتْ تُفْضِي اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اُنسے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا

مجھ سے حضرت عائشہ رضی نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کے نئے مسلمان نہوتی تو میں کعبے کو ڈھاتا اور بناتا اُسمیں دو دروازے پھر
جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنے حاکم ہو گئے تو ڈھا کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اُسمیں دو دروازے کر دیے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی الحجر** باب حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں ۔ جاننا چاہیے کہ حجر بکسر حا حطیم کی جگہ ہے کہ گھیری ہوئی ہے کعبے کے سمت شمال کیطرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھ یا سات
ہاتھ اور اُسکو حطیم بھی کہتے ہیں **عن** عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی
الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ہو قطعۃ من البیت ولکن قومک استقصروہ حین بنوا الکعبۃ فاخرجوہ من البیت
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ فرمایا اُنہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اُسمیں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھکو حجر
میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اسلئے کہ وہ بھی ایک ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا کعبے کو بنانے کے وقت اور باہر نکالا اسکو یعنے
حجر کو بیت اللہ سے یعنے خرچ کم ہونیکے سبب سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے **باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن والمقام** باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وہو
اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا
پھر کالا کر دیا اُسکو بنی آدم کے گناہوں نے **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے **حدثنا** قتیبۃ
نا یزید بن زریع عن رجاء ابی یحیی قال سمعت مسافعا الحاجب یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاءتا ما بین المشرق والمغرب **ترجمہ** روایت ہے
ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے یزید بن زریع سے اُنہوں نے رجا سے کہ جنکی کنیت ابی یحیی ہے اُنہوں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے مٹا دیا اللہ نے اُنکا نور اور اگر نہ مٹاتا نور اُنکا تو روشن کر دیتے مشرق و مغرب تک کہا ابو عیسےٰ
نے یہ حدیث مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے موقوفا انہی کا قول اور اس باب میں انس سے بھی ہے اور یہ غریب ہے **باب ماجاء فی الخروج الی منی والمقام بہا**
باب منا میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی الظہر والعصر والمغرب والعشاء والفجر
ثم غدا الی عرفات **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منی میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز کے پھر سویرے گئے عرفات کو
کہا ابو عیسےٰ نے اسمعیل بن مسلم میں کچھ کلام ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بمنی الظہر والفجر ثم غدا الی عرفات **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی منی میں ظہر کی اور فجر کی نماز پھر عرفات کو چلے **ف** اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث مقسم کی ابن
عباس سے ایسی ہے کہ علی ابن مدینی نے کہا کہ کہا یحیی نے کہا شعبہ نے نہیں سنیں حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گن دیں اُنکو شعبہ نے اور یہ حدیث اُن پانچ میں نہیں ہے **باب ماجاء ان منی مناخ من سبق** باب اس بیان میں کہ منا اُسکی اُترنیکی جگہ ہے جو پہلے آوے **عن** عائشۃ قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال
لا منی مناخ من سبق **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا اُنہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہ کیا بنا دیویں ہم ایک مکان آپکے اُترنیکے لئے منا میں تو فرمایا آپنے کچھ ضرور
نہیں منا اُسکا مکان ہے جو پہلے آوے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب ماجاء فی تقصیر الصلوٰۃ بمنی** باب منی میں نماز قصر پڑھنے کے بیان میں **عن** حارثۃ بن وہب
قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی آمن ما کان الناس واکثرہ رکعتین **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
منی میں بہت بہت لوگوں کو بیخوف وخطر دو رکعتیں یعنے چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے ہیں **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث
حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نے کہ پڑھیں اُنہوں نے نبی صلعم کے ساتھ دو رکعتیں اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمان کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علما
کا منی میں قصر کرنے میں مکہ والوں کے لئے سو بعضوں نے کہا اہل مکہ کے لئے منا میں قصر نہیں ہے مگر جو مسافر ہو یعنے مکی نہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحیی بن سعید قطان
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منا میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا **باب**

باب ما جاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیها باب عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں **عن** یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن وقوف
بالموقف مکانا یباعده عمرو فقال انی رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم الیکم یقول کونوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابراهیم
ترجمہ روایت ہے یزید ابن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے ٹھہرنے کی جگہہ میں یعنی عرفات میں ایسی جگہہ میں کہ دور کہتے تھے اسکو عمرو یعنے امام کی جگہہ سے
بہت دور رہتی تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانیوالا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے پاس کہ فرماتے ہیں حضرت کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہہ میں کہ تم پانیوالی ہو وراثت ابراہیم علیہ
السلام کا **ف** اس باب میں علی اور عائشہ اور جبیر ابن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عیینہ
کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو ابن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور انکی یہی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں **عن** عائشة قالت کانت قریش ومن کان علی دینها و
هم الحمس یقفون بالمزدلفة یقولون نحن قطین الله وکان من سواهم یقفون بعرفة فانزل الله عز وجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس **ترجمه**
روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے انکے دین کے انکو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو بچاتے اور کہتے کہ
ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنے راہ تکبر اور فخر عرفات کو بچاتے مزدلفہ سے پرے اور سوا انکے جو لوگ تھے کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عز وجل نے یہ آیت ثم افیضوا کے
آخر تک یعنے پھر تم اے قریش جہاں سے پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ مکے کے لوگ باہر نجاتے حرم
سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفہ میں اور کہتے تم اللہ کی گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ انکے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ جل جلالہ
نے یہ آیت ثم افیضوا اسی آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں **باب** ما جاء ان عرفة کلها موقف باب اس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہہ ہے **عن** علی بن ابی
طالب قال وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفة فقال هذه عرفة وهو الموقف وعرفة کلها موقف ثم افاض حین غربت الشمس
واردف اسامة بن زید وجعل یشیر بیده علی هیئته والناس یضربون یمینا وشمالا لا یلتفت الیهم ویقول یا ایها الناس علیکم السکینة
ثم اتی جمعا فصلی بهم الصلوتین جمیعا فلما اصبح اتی قزح ووقف علیه وقال هذا قزح وهو الموقف وجمع کلها موقف ثم افاض حتی انتهی الی
وادی محسر فقرع ناقته فخبت حتی جاوز الوادی فوقف واردف الفضل ثم اتی الجمرة فرماها ثم اتی المنحر فقال هذا المنحر ومنی کلها منحر واستفتته جارية
شابة من خثعم فقالت ان ابی شیخ کبیر قد ادرکته فریضة الله فی الحج افیجزئ ان احج عنه قال حجی عن ابیك قال ولوی عنق الفضل فقال العباس
یا رسول الله لم لویت عنق ابن عمك قال رایت شابا وشابة فلم امن الشیطان علیهما فاتاه رجل فقال یا رسول الله انی افضت قبل ان احلق
قال احلق او قصر ولا حرج قال وجاء آخر فقال یا رسول الله انی ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال ثم اتی البیت فطاف به
ثم اتی زمزم فقال یا بنی عبد المطلب لولا ان یغلبکم علیه الناس لنزعت **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں
اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہہ ہے اور عرفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ
کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنی حال پر تھی اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنی اور بائیں اور حضرت پھر پھر کے دیکھتے نہ تھی انکی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع
میں جسکو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں دونوں نمازیں ملا کر یعنے مغرب و عشا پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفہ میں اور
کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہی اور کھڑے رہنے کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہہ ہے پھر پھرے یہانتک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منی اور مزدلفہ
کے بیچ میں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوے پھر مارا آپنے اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہانتک کہ نکل گئے اس نالی سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپنے فضل ابن عباس کو یعنے اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے
پر اور تہ مارے اسکو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہہ میں اور فرمایا آپنے یہہ منحر ہی اور منا سب کا سب نحر کی جگہہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپسے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھی کہا
میرا باپ بہت بوڑھا ہی اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اسکو یعنے اسپر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپنے حج کر اپنے باپ کیطرف سے کہا راوی نے اور پھیری حضرت
نے گردن فضل ابن عباس کی یعنے لڑکی کیطرف سے سو عرض کیا عباس نے یا رسول اللہ کیوں پھیری آپنے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ امن
ہوا میں شیطان سے انپر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلے فرمایا آپنے بال منڈا لو کچھ حرج نہیں یا بال کترا لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے

اور دوسرا آیا اور پوچھا یا رسول اللہ مین نے ذبح کیا قبل کنکریان پھینکنے کے فرمایا آپ نے اب کنکریان مارلو کچھ حرج نہین کہا راوی نے پہر آئی بیت اللہ مین اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ

اور افاضہ کہتے ہین لوٹنے کو پہر آئی زمزم پر اور فرمایا اے عبد المطلب کی اولاد اگر مجھے یہہ خیال نہوتا کہ لوگ پہر تمکو بہرنے نہ دینگے تو مین بہی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر مین بہی نکالونگا تو سب

لوگ سنت سمجھکر بہرنے لگینگے اور پہر تمکو بہرنے نہ دینگے **ف** اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حضرت علی

کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبد الرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگون نے روایت کیے ہی اسکی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والونکا کہتے ہین ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات

مین ظہر کے وقت اور بعض علم والون نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنی اُترنے کی جگہہ مین اور حاضر نہو امام کے ساتھ جماعت مین تو بہی جائز ہے تو دونون نمازین ملا کر پڑھ لے جیسے امام

پڑہتا ہی اور زید ابن علی پوتی ہین حسین ابن علی بن ابی طالب کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ باب عرفات سے لوٹنے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا

بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر مین اور اُسکی تحقیق اوپر کی حدیث مین

گذری اور زیادہ کیا اس روایت مین بشر نے کہ لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگون کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا انکو ایسی کنکریاں

مارنیکا جو دو انگلیون مین لیکر پھینکی جاتی ہین یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپنے شاید نہ دیکھون مین تمکو اس سال کے بعد یعنے یہہ اشارہ ہے اپنی وفات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے

مین **ف** اس باب مین اُسامہ بن زید سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ باب نماز

مغرب وعشا ملا کر پڑھنے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ مین اور ملا کر پڑھین دونمازین ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا مینے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس جگہ مین **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے یحییٰ بن سعید نے اُنہون نے اسمٰعیل ابن خالد سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے سعید بن جبیر

سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے **ف** اس باب مین علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن

مسعود اور جابر اور اُسامہ بن زید سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہے اسمٰعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے

کہا یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہہ حدیث ابی اسحٰق سے اُنہون نے عبد اللہ اور خالد سے کہ دونون بیٹے ہین مالک کے اِن دونون نے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کی

ابن عمر سے بہی حسن ہے صحیح ہے روایت کی سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور ابو اسحٰق نے تو عبد اللہ اور خالد سے کہ دونو بیٹے ہین مالک کے اُنہون نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ نماز

مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ مین پہونچے پہر جب مزدلفہ مین پہونچے تو دونو نمازین ایک تکبیر سے پڑھے اور اُنکے بیچ مین کچھہ نفل بہی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علما نے اور یہی

مذہب ہے اُنکا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا سفیان نے اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اُتارے کہانا کہائے پہر تکبیر کہہ کر عشا پڑھ لے اور بعض علما نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ مین مغرب اور

عشا دو تکبیرون اور ایک اذان سے پہلے اذان دے مغرب کے لئے پہر تکبیر کہکے مغرب پڑھے پہر تکبیر کہہ کے عشا پڑھ لیوے اور یہی قول ہے شافعی کا **بَابُ** مَا جَاءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ

فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ باب اس بیان مین کہ جسنے پایا امام کو مزدلفہ مین شب کو اور وقوف عرفہ کر چکا اس سے پہلے اُسکو حج ملگیا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ

اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى

ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيٰى وَاَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر سے کہ کچھہ لوگ

نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات پر تہے سوال کیا آپ سے یعنے حج کے وقت کا اور فوت ہونیکا تو حکم کیا آپنے ایک پکارنیوالے کو کہ پکارے کہ حج عرفات مین رہنے

ہونیکا نام ہے یعنے جو نوین تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسوین تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات مین کہڑا ہو جاوے اُسنے حج پا لیا اور دن منیٰ مین ٹہہرنیکی تین ہین جو کوئی جلد چلا گیا دو دن مین

تو اُسپر بہی کچھہ گناہ نہین اور جو دیر کرے گیا یعنے تیسرے دن تو اُسپر بہی کچھہ گناہ نہین کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت مین کہ حضرت نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا تھا

وہ یہی پکارتا تہا **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے اُنہون نے سفیان ثوری سے اُنہون نے بکیر بن عطا سے اُنہون نے عبد الرحمن بن یعمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے اسی حدیث کی مثل اور ہم معنی کہا یعنے مؤلف نے کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہہ سب حدیثون سے عمدہ ہی جو سفیان ثوری نے روایت کین **کہا** ابو عیسیٰ نے عبد الرحمن

بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ جو نہ ٹھیرا ہو عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنے دسوین تاریخ کی فجر تک تو اُسکا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف
عرفات ہو بلکہ اُسکو ضرور ہی کہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالی اور سال آیندہ اُسپر قضا ضرور ہی اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ہی شعبہ نے بھی بکیر بن عطا سے
حدیث ثوری کی کہا اُسنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کی یہ حدیث اُم المناسک ہے یعنے جڑ ہے سب افعال حج کی **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ
بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ
جَبَلَیْ طَیٍّ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰہِ مَا تَرَکْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْہِ فَھَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ صَلٰوتَنَا
ھٰذِہٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَۃَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلًا اَوْ نَھَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّہٗ وَقَضٰی تَفَثَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام
الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرت نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہون پہاڑون سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب
تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی محنت سے اور کوئی پہاڑ یا ٹیلا ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر ٹھیرا میں وہاں یعنی عرفات کی خیال سے
تو پھر حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آئے ہمارے اس نماز میں یعنے مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں ٹھیر چکا ہو اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا
ہو چکا حج اسکا اور اُتار ڈالا میل اپنا یعنے احرام کھولے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَۃِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ باب عورتوں اور لڑکوں
کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ
بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو **ف** اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسما اور فضل سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی
کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہی مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے
عطا سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے اور خطا کی ہے
مشاش نے اور زیادہ کیا اسمین عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اسمین فضل بن عباس کا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَۃَ اَھْلِہٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آگے روانہ کر دیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنے لڑکے بالوں کو یعنے مزدلفہ سے منا کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جبتک آفتاب نکلے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر
عمل ہے علما کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منا کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علما اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جبتک آفتاب
نہ نکلے اور رخصت دی بعضے علما نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **بَابٌ** اس باب میں مولف رحمۃ اللہ
علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہرا یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِیْ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِکَ فَبَعْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنے دسوین تاریخ ذی الحجہ کو چاشت میں یعنے پہر دن چڑھے اور بعد اسکے اور
دنون میں بعد زوال آفتاب کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَۃَ
مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ باب اس بیان میں کہ مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کے پہلے لوٹنا چاہیے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنے مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے **ف** اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی
حسن ہے صحیح ہی اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے **عَنْ** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو
بْنَ مَیْمُوْنٍ یَقُوْلُ کُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالَفَھُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم ٹھیرے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب
نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جبتک آفتاب نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دہوپ اُسپر چمکتی جب روانہ ہوتے تھے اور البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
انکے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلُ حَصَی الْخَذْفِ باب چھوٹی کنکریاں

نی میں عن جابر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمرونکو مثل حذف کی اور حذف انگلیوں میں لیکر کنکری کے مارنیکو کہتی ہیں مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے ف اسباب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی
ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبد الرحمن بن عثمان تیمی اور عبد الرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسکو
اختیار کیا ہے علما نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل حذف کے باب ما جاء فی الرمی بعد زوال الشمس باب بعد زوال شمس رمی کرنیکے بیان میں عن ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمرونکو بعد زوال شمس کے کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے باب ما جاء فی رمی الجمار راکبا باب سوار ہو کر رمی کرنیکے بیان میں عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ یوم النحر راکبا
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر ف اسباب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت
ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کبھی نبی
آپ سوار ہو کر رمی کی ہوگی تا کہ لوگ آپکو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علما کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو آگے آتی ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا رمی الجمار مشی الیہ ذاہبا و راجعا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتے جمرونکو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی
آتے بھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبید اللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جاوے نحر کی روز اور
پیدل جاوے بعد اسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور شاید جسنے ایسا کہا ہی منظور ہے اسکی فرمانبرداری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اسلئے کہ مروی ہے آپسے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اسدن
فقط جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے باب ما جاء کیف ترمی الجمار باب کیفیت میں رمی کے عن عبد الرحمن بن یزید قال لما اتی عبد اللہ جمرۃ العقبۃ استبطن الوادی
واستقبل الکعبۃ وجعل یرمی الجمرۃ علی حاجبہ الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال واللہ الذی لا الہ غیرہ من ہہنا رمی
الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہ جب آئے عبد اللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنی لگے داہنی
ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماریں تھیں انہوں نے جنپر سورہ بقر اتری تھی
یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورۂ بقر کی شاید اسواسطے فرمائی کہ اسمیں احکام حج بہت مذکور ہیں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مثل اسکے
ف اسباب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں
مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ اگر ممکن نہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مار لے اگرچہ میدان کا بیچ نہو
عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا و مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنیکے لئے مقرر ہوا ہے یعنی تا کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کا ہجرت کرنا اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا یاد
آوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء فی کراہیۃ طرد الناس عند رمی الجمار باب رمی کے وقت لوگونکے ہٹانیکی کراہت میں عن قدامۃ بن
عبد اللہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار علی ناقۃ لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک ترجمہ روایت ہے قدامہ بن عبد اللہ سے کہا دیکھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگونکا اور نہ شور تھا ف اسباب میں عبد اللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قدامہ بن
عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک باب ما جاء فی الاشتراک فی البدنۃ والبقرۃ
باب اونٹ گائی میں شراکت کے بیان میں عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائی اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائی میں سات آدمی شریک
ہوگئے ف اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ
یا ایک گائی سات آدمیونکو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائی

کافی ہے سات آدمیون کو اور اونٹ کافی ہے دس کو اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہین یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے
حدثنا الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی الجزور عشرة ترجمہ روایت کی ہم سے حسین ابن حریث اور کئی لوگون نے کہا سب نے روایت
کی ہمسے فضل [illegible] نے انہون نے حسین ابن واقد سے انہون نے علباء ابن احمر سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین سو آگئی عید اضحی اور
شریک ہوئے ہم گائے مین سات آدمی اور اونٹ مین دس آدمی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین ابن واقد سے **باب ماجاء فی اشعار البدن**
باب بیچ بیان اشعار کے اونٹون کے **مترجم** کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہین کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے کو زخمی کر دیوین اور حضرت نے بھی اپنی قربانی کی اونٹونکو اشعار کیا ہی
اور [illegible] اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اسکو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھولجاوین تو پہنچادیوین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفة واماط عنه الدم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹون
کی گلونمین ہار ڈالا دو جوتیونکا اور زخمی کردیا اونٹنیون کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ مین اور پونچھ دیا خون کو **ف** اس باب مین مسور ابن مخرمہ سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہی اور اسی حدیث پر ہے عمل علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا سنا مین نے یوسف ابن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا مین نے وکیع سے کہ روایت کی انہون نے یہی حدیث پھر فرمایا کبھی نہ دیکھا اہل عقل پر چلنے والونکی بات اسلئے کہ
اشعار سنت ہے اور کہنا انکا بدعت ہے کہا سنا مین نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو جانتا تہا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ وہ مثلہ ہے یعنی ناحق کاٹنے مین داخل ہے اور مثلہ حرام ہی تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہون نے اشعار مثلہ مین داخل ہے کہا راوی نے
سو دیکھا وکیع کو کہ تب غصے مین آگئے اور لال پیلے ہوگئے اور کہا مین کہتا ہون تجھسے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید
کیا جاوے اور پہر نہ چھوٹے جبتک باز نہ آوے اپنی قول سے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ جو وکیع تھے کہ غصہ ہوا فقط قید کی بات پر کفایت کی اگر حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر
اسکو قتل کرتے اور حقیقت مین معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی شقاوت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا انکے غیر معصوم حقیقت مین جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث
کے پاکر پہر اسکو قبول کرتے ہین اور حدیث سے الٹتے ہین اور مذہب کے سند پکڑتے ہین انہی کے حق مین یہ آیت اتری ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی
ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا اور امام اس بات سے کیون راضی ہونگے وہ تو باعلا صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث
کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت نے بھی فرمادیا المجتهد یخطی ویصیب کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب **باب عن**
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اشتری هدیه من قدید **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدے ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہی مکے اور
مدینے کے بیچ مین **مترجم** کہتا ہے کہ [illegible] کی اور سکون دال کے ان چارپایونکو کہتے ہین جو ثواب کے لئے حرم مین ذبح کئے جاوین خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس اونٹ
ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی مین شرط ہی سو اسمین بھی ضروری ہی اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنے نفل ہے واجب کی کئی قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور
ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی [illegible] کہتے ہین کہ وہ ہدیہ ہے بندے کا خدای تعالیٰ کی درگاہ مین **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ ابن یمان
کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ زیادہ صحیح ہے **باب ماجاء فی تقلید الهدی للمقیم** باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان مین
عن عائشة انها قالت فتلت قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم لم یحرم ولم یترک شیئا من الثیاب **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہون نے کہ مین نے بٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیون کے گلے کے ہار پہر نہ احرام باندہا آپنے یا نہ حرام کیا اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو **کہا ابو عیسیٰ** نے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہین جب آدمی نے قربانی کے گلے مین ہار ڈالا اور اسکا ارادہ حج کا ہی تو اسپر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز حرام نہین جبتک
احرام نہ باندہے اور بعض عالمون نے کہا جب ہار ڈالا آدمی قربانی کے گلے مین تو واجب ہو گئی اسپر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر **باب ماجاء فی تقلید الغنم** باب بکریون کے
گلے مین ہار ڈالنے کے بیان مین **عن** عائشة قالت کنت افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلها غنما ثم لا یحرم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ

سے کہا کہ میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ محرم نہیں ہوتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے **باب** مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْىُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ باب اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے **عَنْ** نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْىِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپ نے ذبح کر اسکو اور ڈبو دے اُسکی جوتی یعنے جو گلے میں تھی اُسکی خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کہا لیویں اُسکو **ف** اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنے نفل کے قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اُسکا اور رفیق اُسکے کوئی نکہاویں اُسمیں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لئے کہ کہا لیویں اور یہی کفایت ہے اُسکو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں اگر کہالی اسمیں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کہایا ہو اور کہا بعض علمانے جسنے کہالی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنے اتنی قیمت کا **باب** مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ باب قربانی کی اونٹ پر سوار ہونیکے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپنے سوار ہولے اُسپہ کہا اُسنے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا آپنے تیسری بار یا چوتھی بار یعنے راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونیکو فرمایا یا چار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری راوی کو شک ہے کہ وَیْحَکَ فرمایا یا وَیْلَکَ **ف** اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکی اگر ضرورت ہو اُسپر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بیقرار نہو **باب** مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَاُ فِي الْحَلْقِ باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَى اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهٗ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک کہا اُنہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی سو مونڈ دی اُسنے سو دی آپنے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈ دی اُسنے سو فرمایا آپنے تقسیم کر دو ان بالوں کو سب آدمیوں میں **مترجم** یہاں سے کوئی مُو پرست مُو پرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہ فرمایا کہ اُسکو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھکر اُسکے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کسلیئے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپکا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موے مبارک کو کیونکر جائز ہونگے جب کوئی شئی کل کو جائز نہو تو جز کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موے مبارک کو تبرک سمجھکے رکہنا یہ خاصہ حضرت ہی کی ذات مبارک کا تہا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اُسکے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اسمیں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے انتقال فرمانے پر بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیوۃ ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہو اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَا قُطِعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنے جو چیز جدا ہو یا کاٹی جاوے زندہ سے وہ مردہ ہی ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **روایت** کی ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے اُنہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند اور یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ باب سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا اُنہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سر منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانیوالوں پر ایکبار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی **ف** اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابی سعید اور ابو مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مختار یہی ہے کہ منڈاوے سر مرد اور اگر بال کتروا دے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَآءِ باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا اُنہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے ابو داؤد سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے خلاس سے مانند اسکے لیکن اسمیں ذکر نہیں کیا حضرت علی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت علی کی اسمیں اضطراب ہے روایت کی یہ حدیث

حماد بن سلمہ نے قتادہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اُسکو بال کتروانا واجب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ باب اُسکے بیان میں جو سر منڈاوے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ نے فرمایا اب ذبح کرلو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا آپ نے اب کنکر مار لو کچھ مضائقہ نہیں **ف** اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ جب کسی نسک کو مقدم کرے یا ذبح وغیرہ میں کسیکو کسی پر مقدم کردے تو اُسپر قربانی واجب ہے **مترجم** کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منا میں پہنچکر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ ساتھ ہو اُسکا اوپر گذرا ذبح کرے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر مکہ میں آکر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے کہ امام شافعی اور امام احمد بھی اُنہیں میں ہیں یعنی اگر اُنمیں کچھ آگے پیچھے ہو جاوے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد حرج نہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا بھول چوک معاف ہو جاتی ہے یہ مراد نہیں کہ قربانی واجب نہو چنانچہ امام اعظم اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنے قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اُسکے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا اذ فی شرح مشکوۃ باختلاف لفظی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ باب اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اُسمیں مشک بھی تھا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کے نحر کے دن اور ذبح کر چکے اور سر منڈایا یا بال کتروالے تو حلال ہو گئیں اُسکو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ حلال ہو گئیں اسکو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ باب اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حج میں کب بند کرے **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا پیچھے بٹھالیا مجھکو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منی تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو **ف** اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جبتک رمی جمرہ نکرلے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ باب اس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنے کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نکرے جبتک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہونچ جاوے تو لبیک موقوف کردے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ باب رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی ہے بعض علما نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت کے رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرے نحر کے دن یعنے رات ہونے نہ دے اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منی تک تاخیر کرے

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ باب ابطح میں اترنے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک جگہ ہے مکہ اور منا کے درمیان میں اور محصب بھی اسکو کہتے ہیں **ف** اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ہم نہیں جانتے اُسکو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علما نے اُترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اُترے کہا شافعی نے اُترنا ابطح کا کچھ مناسکِ حج میں داخل نہیں وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اُترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے تھے کہا ابو عیسی نے تحصیب کے معنے محصّب میں اُترنا ہی اور محصّب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینہ کو آسان تھا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں حدیث مذکور کے مانند

باب مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ باب لڑکے کی حج کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر عبداللہ سے کہا اُنہوں نے اُٹھایا ایک عورت نے اپنی لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اِسکا بھی حج صحیح ہوگا آپنے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ملیگا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اُنہوں نے مجھکو لیکر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اجماع ہی علما کا کہ لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اُسکا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک کہ جوانی میں حج نکرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اُسنے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نکرے حالت آزادی میں یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا جب ہمنے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کیطرف سے اور کنکر پھینکتے تھے لڑکوں کیطرف سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اجماع ہی علما کا کہ عورت کیطرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے بلکہ وہ خود لبیک پکارے مگر وہ ہی اسکو آواز بلند کرنا لبیک میں

باب مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ باب میت اور بوڑھے کیطرف سے حج کرنیکے بیان میں **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ حُجِّي عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم کے کہا یا رسول اللہ البتہ میرے باپ کو پایا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہی کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپنے تو حج کر اُسکی طرف سے **ف** اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی وہ مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی پھوپی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے تو فرمایا اُنہوں نے کہ سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سُنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسلاً روایت کی اسکو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اسکا جس سے سُنی تھی **کہا** ابو عیسی نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اُسکی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ حج کرے زندہ کیطرف سے جب ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا

باب مِنْهُ باب دوسرا اسی بیان میں **عَنْ** أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ **ترجمہ** روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپنے تو حج کر اپنی باپ کیطرف سے اور عمرہ بجالا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ

بدعت ہے اور ابن عباس کا یہی قول ہے اور جو نہیں کیا کیا مین حج کا اون کی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في العمرة أواجبة هي أم لا باب اس بیان
مین کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں **عن** جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن العمرة أواجبة هي قال لا وأن تعتمروا هو أفضل **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک حج اکبر
کہ دن نحر کے ہوتا ہے دوسرا حج اصغر وہ عمرہ ہے اور کہتے ہیں شافعی کہ عمرہ سنت ہے اور کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ بسند ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے کی اور ایسا نہیں کوئی
روایت ثابت نہیں کہ عمرہ نفل ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہمکو پہونچا ہے حضرت ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** منہ
باب دوسرا اسی بیان مین **عن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
داخل ہو گیا عمرہ حج مین قیامت کے دن تک **ف** اس باب مین روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا
یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں مین جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں مین عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حج کے مہینوں مین عمرہ کی اور فرمایا داخل ہوا عمرہ حج مین قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں مین عمرہ کرنے مین کچھ مضائقہ نہین اور مہینے حج کے شوال اور ذو القعدہ اور دس دن ذی الحجہ
کے ہین کہ لائق نہیں لبیک کہنا حج کی سوا ان کے مگر اسی مہینوں مین اور مہینے حرام کے رجب اور ذو القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہے اسیطرح روایت کی کتنے اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے **باب** ماجاء
في ذكر فضل العمرة باب عمرہ کی فضیلت مین **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرة إلى العمرة تكفر ما بينهما والحج المبرور
ليس له جزاء إلا الجنة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلا نہین سوا جنت کے کہا ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في العمرة من التنعيم باب تنعیم سے عمرہ لانیکے بیان مین **عن** عبد الرحمن بن أبي بكر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر
(مکے سے تین کوس ہے)
عبد الرحمن بن أبي بكر أن يعمر عائشة من التنعيم **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا عبد الرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا وین حضرت عائشہ
کو تنعیم سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في العمرة من الجعرانة باب جعرانہ سے عمرہ لانیکے بیان مین **عن** محرش الكعبي أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا معتمرا فدخل مكة ليلا فقضى عمرته ثم خرج من ليلته فأصبح بالجعرانة كبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج
في بطن سرف حتى جاء مع الطريق طريق جمع ببطن سرف فمن أجل ذلك خفيت عمرته على الناس **ترجمہ** روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے
رات کو عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ مین رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر آپ اسی رات کو نکل گئے مکے سے اور صبح کی جعرانہ مین جیسے کوئی رات رہنے والا ہو یعنے دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوا کہ
حضرت رات کو یہین رہے پھر جب آفتاب ڈھلا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان مین یہانتک کہ آئے اس راہ مین جہان دو راستے جمع ہوے ہین بطن سرف مین اسی سبب سے پوشیدہ رہا انکا
عمرہ لوگوں پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتے سوا اسی حدیث کے **باب** ماجاء في عمرة رجب باب رجب مین عمرہ کرنیکے
بیان مین **عن** عروة قال سئل ابن عمر في أي شهر اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال في رجب فقالت عائشة ما اعتمر رسول الله صلى الله
عليه وسلم إلا وهو معه تعني ابن عمر وما اعتمر في شهر رجب قط **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے مین عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہون
نے عمرہ کیا حضرت نے رجب مین تو فرمایا حضرت عائشہ نے کوئی عمرہ نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن عمر انکے ساتھ نہ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت نے رجب مین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے سنا مین نے محمد بخاری رحمۃ اللہ سے کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہین سنا عروہ بن زبیر سے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہون نے حسن بن موسی سے انہون نے شیبان سے انہون
نے منصور سے انہون نے مجاہد سے انہون نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک انمین سے رجب مین تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في
عمرة ذي القعدة باب ذی قعدہ مین عمرہ کرنیکے بیان مین **عن** البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في ذي القعدة **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کیا ذی القعدہ کی مہینے مین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء في عمرة رمضان باب رمضان مین عمرہ کرنیکے بیان مین **عن** أم معقل
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرة في رمضان تعدل حجة **ترجمہ** روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان مین برابر ہے ایک حج کے **ف** اس باب مین ابن عباس
اور جابر اور ابوہریرہ اور انس سے اور وہب بن خنبش سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور انکو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہین کہا بیان اور جابر نے روایت کی شعبی سے وہ روایت کرتے ہین وہب بن

خنیش سے اور کہا داود نی حدیث ہے اور یہی وہ روایت کرتی ہین شعبی سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ رمضان مین برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب مین کہا اسحق نے معنی اس حدیث کی ایسی ہین جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ پڑہے ایکبار اُسنے ثلث قرآن پڑہا یعنی ثواب مین دونون برابر ہین **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الَّذِی یُہِلُّ بِالْحَجِّ فَیُکْسَرُ اَوْ یَعْرَجُ باب اُسکی بیان مین کہ لبیک پکاری حج کی پہر زخمی یا لنگڑا ہو جاوے **عَنْ** عِکْرِمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْہِ حَجَّۃٌ اُخْرٰی فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھسے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندہ چکا تہا تو اُسکا احرام کہل گیا اور اُسپر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی مین نے یہ حدیث ابو ہریرہ اور ابن عباس سے تو کہا اُن دونون نے اُسنے سچ کہا روایت کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہون نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے اُنہون نے حجاج سے مثل اسکی کہا اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے سلام کے ہین یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن رافع سے اُنہون نے حجاج بن عمرو سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہین ذکر کیا اپنی روایت مین عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہین حافظ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور سنا مین نے محمد سے کہتے تہے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے **روایت** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن رافع سے اُنہون نے حجاج بن عمرو سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْاِشْتِرَاطِ فِی الْحَجِّ باب حج مین شرط کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَۃَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ مَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ مین ارادہ رکہتی ہون حج کا کیا شرط لگاؤن اپنی نیت مین یعنی کسی عذر سے شاید رکنا ہو تو اسکی شرط اول ہی سے لگاؤن تو فرمایا آپنے ہان شرط لگاؤ کہا اُنہون نے کیونکر کہون فرمایا آپنے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنے حاضر ہون مین اے اللہ حاضر ہون جگہہ میرے احرام کہولنے کی وہی ہے زمین سے جہان تو مجھے روک دے **ف** اس باب مین جابر اور عائشہ اور اسماء سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جایز رکہتے ہین شرط لگانا حج مین اور کہتے ہین کہ اگر شرط لگاوے اور پہر بیمار ہو جاوے یا معذور ہو تو جایز ہے اسکو احرام کہولڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج مین جایز نہین کہتے اور کہتے ہین کہ اگر شرط بہی لگاوے تو بہی اُسکو احرام کہولنا نہین پہنچتا اور اُنکے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونون برابر ہے **بَابُ** مِنْہُ باب دوسرا اسی بیان مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یُنْکِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَیَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃُ نَبِیِّکُمْ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے کہ وہ انکار کرتے تہے شرط لگانے سے حج مین اور فرماتے تہے کافی نہین تمکو سنت اپنے نبی کی یعنی آپنے شرط نہین لگائی اور حدیبیہ مین جب رک گئے احرام کہول ڈالا پہر سال آیندہ قضا کیا عمرہ کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْمَرْاَۃِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَۃِ باب اُس عورت کے بیان مین جسے بعد طواف افاضہ کے حیض آجاوے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ حَاضَتْ فِیْ اَیَّامِ مِنًی فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا ھِیَ قَالُوْا اِنَّھَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہین ایام منیٰ مین سو فرمایا آپنے کیا ہمکو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگون نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہین تب فرمایا آپنے اب رکنے کی ضرورت نہین **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پہر حائضہ ہو جاوے تو اُسپر واجب نہین کہ طواف وداع کیلئے ٹہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلْیَکُنْ اٰخِرُ عَھْدِہٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا الْحُیَّضُ وَرَخَّصَ لَھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر مین بیت اللہ سے ہو کر جاوے یعنے طواف وداع کر لے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **بَابُ** مَا جَآءَ مَا تَقْضِی الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِکِ باب اس بیان مین کہ حائضہ کون کونسے مناسک حج کے ادا کرے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِیَ الْمَنَاسِکَ کُلَّھَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَیْتِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا

میں حائضہ ہوئی یعنی جب مکے کو پہونچی تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرو تم تمام مناسک حج کی سوا طواف خانہ کعبہ کے کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علما کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی **عن** ابن عباس رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضي المناسك كلها غير ان لا تطوف بالبيت حتى تطهر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ نفاس والی اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اسکے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء من حج او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت باب اس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہوکر روانہ ہوں

عن الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج هذا البيت او اعتمر فليكن آخر عهده بالبيت فقال له عمر خررت من يديك سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تخبرنا به **ترجمہ** روایت ہے حارث بن عبد اللہ سے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو حج یا عمرہ کرے اس گھر کا تو چاہیے کہ آخر میں اسکا یہی گھر ہو یعنی طواف وداع کر لے تو فرمایا اُسنے حضرت عمر نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا سنی تو نے یہ حدیث رسول خدا سے اور ہم سے نہ بیان کی **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی گئی لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے [illegible]

باب ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا باب طواف قارن کے بیان میں

عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملایا حج و عمرہ کو یعنی قران کیا پس ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں کہ قارن ایک طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم بالحج والعمرة اجزاه طواف واحد وسعي واحد منهما حتى يحل منهما جميعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اسکو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہو دونوں سے [illegible] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے فقط [illegible] اسکو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں بیان کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے

باب ما جاء ان يمكث المهاجر بمكة بعد الصدر ثلثا باب اس بیان میں کہ مہاجر مدینہ منی سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

عن العلاء بن الحضرمي يعني مرفوعا قال يمكث المهاجر بعد قضاء نسكه بمكة ثلثا **ترجمہ** روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً

باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة باب ان دعاؤں کی بیان میں جو حج و عمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں

عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قفل من غزوة او حج او عمرة فعلا فدفدا من الارض او شرفا كبر ثلثا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون سائحون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اونچی پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار پھر کہتے لا الہ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اکیلا ہے نہیں کوئی اسکا شریک نہیں اسکو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنیوالے عبادت کرنیوالے سیر کرنیوالے اپنے ہی رب کی تعریف کرنیوالے پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دیدی لشکروں کو اکیلے **ف** اس باب میں براء اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء في المحرم يموت في احرامه باب محرم کے بیان میں جو احرام میں مرجاوے

عن ابن عباس قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى رجلا سقط عن بعيره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا راسه فانه يبعث يوم القيمة يهل او يلبي **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو ٹوٹ گئی اسکی گردن اور مر گیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلاؤ اسکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسکے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اسکا سر اسلئے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جاویگا لبیک پکارتا ہوا یا دعا کرتا

شک ہے کہ حضرت نے یُہِلُّ فرمایا یا یُلَبِّی معنے دونوں کے ایک ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے علما نے کہا کہ جب محرم مرگیا تو اُسکا احرام ٹوٹ گیا اور اُسکے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں **بَاب** مَا جَآءَ اَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ باب اس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دُکھتی ہو تو ایلوے کا ضماد کرے **عَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ **ترجمہ** روایت ہے نُبَیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اُس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیپ کر دو دُکھتی آنکھ پر ایلوے کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگا دے مگر اُسمیں خوشبو نہ ہو **بَاب** مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِيْ اِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ احرام میں سر منڈا دے تو اُسپر کیا چیز واجب ہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر سے گذرے حدیبیہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں اُنکے مونہہ پر چلی آتی تھیں سو فرمایا آپنے کیا اذیت دیتی ہیں تجھکو یہ جوئیں تیری عرض کیا انہوں نے ہاں سو فرمایا آپنے سر منڈا ڈال اور کھلا ایک فرق چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اَنْسُکْ نَسِیْکَۃً کے عوض اِذْبَحْ شَاۃً یعنے ذبح کر ایک بکری کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اُسکو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگاوے تو اُسپر کفارہ واجب ہے جیسا اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **بَاب** مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا باب بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایکدن رمی کریں اور ایکدن چھوڑ دیں **عَنْ** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا **ترجمہ** روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایکدن اور چھوڑ دیویں ایکدن کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علما نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایکدن اور چھوڑ دیویں ایکدن اور یہی قول ہے شافعی کا **عَنْ** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو منیٰ کی بیتوتت میں اسطرح کہ رمی کرلیں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کرلیں ایکدن میں اُن دو دنوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا اُسنے کہ پہلے دن رمی کرلے پھر رمی کرلے دن کوچ کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے **مترجم** کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان لوگوں نے جو رات منیٰ میں رہنا تشریق کی راتوں میں ہوا اجازت دی کہ کنکریاں ماریں دن عید کے جمرہ عقبہ پر فقط پھر اسکے بعد دو دن کی رمی ایکدن میں کرلیں یعنی گیارھویں بارھویں کی رمی گیارھویں کو کرلیں یا اور امام مالک کا گمان ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارھویں بارھویں کی رمی بارھویں کو کرلے باقی رہی چھوٹی رمی سو وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کرلیں یا چھوڑ دیں کہ اُسکا چھوڑنا بھی جائز ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپنے تُنے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی نے لبیک پکاری میں نے ویسی جیسی لبیک پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپنے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھولڈالتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **بَاب** **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دن حج

ہوا ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا مترجم یہان سے بیوقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہی ہے جسکا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اسکو مرفوع نہیں کیا ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابو عیسی نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے موقوفاً

عن أَبِي عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر ہجوم کرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے انسے ای ابا عبد الرحمن تم ٹہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ٹہرتا ہو دونوں رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نکروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اسکو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا ہے آدمی کوئی قدم یعنے طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالی اسکی سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی کہا ابو عیسی نے اور روایت کی حماد ابن زید نے عطا ابن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمین کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے

باب عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کی ہے مگر یہ کہ اسمین کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نبولے مگر اچھی بات کہا ابو عیسی نے اور روایت ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنے انہیں کا قول اور ہم مرفوع نہیں جانتے اسکو مگر عطا ابن سائب کے روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نکرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدا تعالی ہو یا علم کی بات

باب عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالی کی اللہ تعالی اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن اور اسکی دو آنکھیں ہونگی کہ دیکھیگا انسے اور ایک زبان ہوگی کہ بولیگا اس سے گواہی دیگا کہ ایمان کی جسنے بوسہ دیا ہے اسکو اللہ کے واسطے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے

عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا کہا ابو عیسی نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر فرقد سبخی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید ابن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید نے فرقد سبخی میں اور روایت کی ہے انسے لوگوں نے

باب عن عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ وہ اٹھاتی تہیں آب زمزم کو یعنے اپنے ساتھ لیجاتی تہیں تبرکاً اور خبر دیتی تہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

باب عن عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو کہ ظہر کہاں پڑہی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منی میں پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑہی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اسکی اوپر گذری پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑہو جہاں پڑہیں تمہارے امیر الحاج یعنے یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں پر پڑہنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحق ازرق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے

آخر ابواب الحج یہہ آخر ہے حج کے بابوں کا

ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں جنازہ کی جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی ثواب المرض باب بیماری کے ثواب کے بیان میں **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصیب المؤمن من شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطیئة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہونچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ **ف** اس باب میں سعد ابن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابی امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری ؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من شیء یصیب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتی الهم یهمه الا یکفر الله به عنه سیئاته **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہونچتا مومن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اسکو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی سبب گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطا ابن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی عیادة المریض باب بیمار پرسی کے بیان میں **عن** ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جبتک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی **ف** اس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے تو وہ زیادہ صحیح ہے اور کہا محمد نے حدیثیں ابی قلابہ کی مروی ہیں ابی اسماء سے مگر یہ حدیث کہ وہ مروی ہے ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے **روایت** کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ قیل ما خرفة الجنة قال جناها یعنی پوچھا صحابہ نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اسکا میوہ چننا **روایت** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد ابن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد ابن زید سے اور مرفوع نہ کی **عن** ثویر عن ابیه قال اخذ علی بیدی فقال انطلق بنا الی الحسین نعوده فوجدنا عنده ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا ابا موسی ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یمسی وان عاده عشیة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح وكان له خریف فی الجنة **ترجمہ** روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کریں سو پایا ہمنے انکے پاس ابو موسیٰ کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہو گا اسکے لئے ایک باغ جنت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اسکو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید ابن علاقہ ہے

باب ما جاء فی النهی عن التمنی للموت باب اس بیان کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اكتوی فی بطنه فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لقی من البلاء ما لقیت لقد كنت وما اجد درهما علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ناحیة بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهانا او نهی ان یتمنی الموت لتمنیت **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ لی تھی اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہ اسپر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھپر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نکیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کی ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ انکا کمال زہد تھا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

خباب کے سن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اسپر آیا ہو بلکہ چاہئے یہی ایسا کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ یعنے یا اللہ جیتا رکھ مجھکو جبتک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھکو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل ابن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ باب مریض کے تعویذ کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَّعَيْنٍ حَاسِدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہوگئے تو فرمایا آپنے ہاں اور پڑہی جبرئیل نے یہہ دعا بسم اللہ آخر تک اور معنے اسکے یہ ہین اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں مین تجھے ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہون فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنے نظر کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجھکو اور اللہ شفا دے تجھکو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** روایت ہے عبدالعزیز ابن صہیب سے کہا داخل ہوا مین اور ثابت بنانی انس ابن مالک کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ مین بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ جھاڑ دون مین تجھے وہ دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور جھاڑ دیجئے تو پڑھا انس نے اللّٰهم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماری کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی شفا دینے والا نہین مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری **ف** اس باب مین انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** ابی سعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور پوچھی مین نے ابو زرعہ سے یہہ حدیث اور کہا مین نے انکی روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہین ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابو زرعہ نے دونون صحیح ہین کہ خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب وصیت کی ترغیب مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضروری ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزرین اسپر دو راتین اور اسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی ہے اسکے پاس ٭ **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ باب تہائی یا چوتھائی مال مین وصیت کرنیکے بیان مین **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیمار تہا سو فرمایا آپنے کیا تم نے وصیت کی مینے کہا ہاں پوچھا آپنے کتنے مال کی وصیت کی کہا مینے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین پوچھا آپنے کیا چھوڑا تمنے اپنی اولاد کے لئے مینے کہا وہ بہتر ہین مالدار ہین تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسوین حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لئے چھوڑ دو کہا انہوں نے مین حضرت سے کمی فرمانی کو تہوڑا سمجہتا رہا یعنے کہتا رہا کہ اللہ کی راہ مین اور مال بھی دیا چاہئے اتنے مین کیا ہوگا یہانتک کہ آپنے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنے دو حصے اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبدالرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہین کہ تہائی مال مین سے بھی کچہہ کم مین وصیت کرین اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچہہ کم ہی وصیت مین دیا چاہئے **ف** اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے اور مروی ہے انسے کئی سندون سے لفظ کَبِیْر کا اور روایت مین کَثِیْر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہین وصیت نکرے آدمی ثلث سے زیادہ مال مین بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نکرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہین وصیت مین پانچوان حصہ کو چوتہے حصے سے کم ہے اور جسنے تہائی حصے کی وصیت کی اسنے کچہہ نہ چھوڑا اور اسکو جائز نہین ثلث سے زیادہ **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ باب جو حالت نزع مین ہو اسکی تلقین اور اسکے لئے دعا کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکہاؤ اپنے لوگون کو جو نزع مین ہون لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنے کوئی معبود نہین سوا خدای تعالیٰ کے **ف** اس باب مین ابو ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور

جابر اور سعدی کی بیٹی سے بھی روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **عن** أم سلمة قالت قال لنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمة اتيت النبي صلى
الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان ابا سلمة مات قال فقولي اللهم اغفر لي وله واعقبني منه عقبى حسنة قالت فقلت فاعقبني الله
منه من هو خير منه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے
اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال کیا تو
فرمایا آپنے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنة تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھکو اور اسکو یعنے شوہر کو اور اسکے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ
تعالے نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سا شوہر ملا کیا اللہ تعالے نے دعا قبول کی **کہا** ابو عیسی نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل انکی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے
ہیں **کہا** ابو عیسے نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الہ الا اللہ سکھا دیں اور بعضوں نے کہا کہ جب ایکبار اسنے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اسکے سامنے نہ پڑھیں جب تک وہ کچھ کلام نکرے
کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب انکی وفات ہونے لگی تو ایک شخص انکو بار بار تلقین کرنے لگا تو کہا اسے ابن مبارک نے جب میں نے ایکبار یہ کلمہ پڑھ لیا اور بعد
اسکے کچھ کلام نکیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنے غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایکبار کلمہ پڑھ لے پھر اسکو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر پھر کچھ دنیا کی بات چیت اسے کرے تو تلقین ضرور ہے تاکہ کلمہ آخر کلام
ہو میت کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ویسا ہی ہے جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة یعنی جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا
وہ داخل ہوا جنت میں

باب ما جاء في التشديد عند الموت باب سکرات موت کے بیان میں **عن** عائشة انها قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه و
سلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول اللهم اعني على غمرات الموت وسكرات الموت **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ انکے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور وہ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالے میں اور ملتے تھے اپنے
منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کے اور تکلیفوں پر موت کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے **عن** عائشة قالت ما اغبط احدا
بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسیکی آسانی سے جان نکلنے کو
دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جب سے دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت **کہا** یعنے ابو عیسے نے پوچھی میں نے ابا زرعہ سے یہ حدیث کہ عبد الرحمن بن علاء کون ہیں کہا انہوں نے
وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں جانتا ہوں اس حدیث کو اسی سند سے

باب **عن** عبد الله بن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن
يموت بعرق الجبين **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ ابن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ یعنی جب تا
ہے تو شدت سکرات سے پسینا آتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سکرات سے خواہ پسینا آوے یا نہ آوے **ف** اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے
اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو

باب **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على شاب وهو بالموت فقال
كيف تجدك قال والله يا رسول الله اني ارجو الله واني اخاف ذنوبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمعان في قلب عبد في مثل هذا الموطن
الا اعطاه الله ما يرجو وامنه مما يخاف **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ حالت موت میں تھا تو فرمایا آپنے کیا حال ہے تیرا
اسنے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنے رحمت و مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے
دل میں یہ دونوں چیزیں یعنے امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اسکو جسکی امید رکھتا ہے یعنے رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنے
عذاب سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا یعنے انس کا ذکر نہیں کیا

باب ما جاء في كراهية النعي
باب اس بیان میں کہ کسیکی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے **عن** حذيفة قال اذا مت فلا تؤذنوا بي احدا فاني اخاف ان يكون نعيا واني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم ينهى عن النعي **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے جب میں مروں تو نہ خبر کیجیو کسیکو اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسیکے موت کے پکار نیکو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد الله عن النبي صلى

اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والنعی فان النعی من عمل الجاهلیة قال عبد الله والنعی اذان بالمیت ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم نعی سے اسلئے کہ نعی کفر کے کام میں سے ہے کہا عبد اللہ نے نعی پکارنا ہی میت کی موت کا یعنی فلانا شخص مر گیا اسکو آواز بلند پکارنا **ف** اسباب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے عبد اللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور نہیں ذکر کیا اسمیں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علما نے نعی کو اور نعی انکے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مر گیا تاکہ لوگ اسکی جنازے میں حاضر ہوں اور کہا بعض علما نے کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنی قرابت والونکو

باب ما جاء ان الصبر فی الصدمة الاولی باب بیچ بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر فی الصدمة الاولی ترجمہ روایت ہے انس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کی شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے آخر تو سبکو صبر آجاتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر عند صدمة الاولی ترجمہ اسکا ابھی گزر چکا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی تقبیل المیت باب بیچ میت کو بوسہ دینے کے بیان میں **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو میت وهو یبکی او قال عیناه تذرفان ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ فوت ہو چکے تھے اور حضرت روتے تھے یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں **ف** اسباب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابو بکر نے بوسہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت وفات پا چکے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی غسل المیت باب بیچ میت کے غسل کے بیان میں **عن** ام عطیة قالت توفیت احدی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن واغسلنها بماء وسدر واجعلن فی الآخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا آذناه فالقی الینا حقوه فقال اشعرنها به قال هشیم وفی حدیث غیر هؤلاء ولا ادری ولعل هشاما منهم قالت وضفرنا شعرها ثلاثة قرون قال هشیم اظنه قال فالقیناه خلفها قال هشیم فحدثنا خالد من بین القوم عن حفصة ومحمد عن ام عطیة قالت وقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدأن بمیامنها ومواضع الوضوء ترجمہ روایت ہے ام عطیہ سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب نے سو فرمایا آپ نے غسل دو انکو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو انکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور راوی کو شک ہے کہ کافوراً فرمایا یا شیئا من کافور فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھکو خبر دو کہا ام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے انکو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنی تہمت کو اور فرمایا اسکے بدن سے لگا دو اسکو کہا ہشیم نے اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید ہشام بھی انہیں میں ہوں یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ نے اور گوندھ دیں ہم نے انکے بالونکو تین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے انکے بالونکو انکے پیچھے کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ سے اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہا ام عطیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے انکے داہنے عضو اور وضو کے اعضاء دھوؤ **ف** اسباب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت کا ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک ابن انس نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی مقرر نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جاوے اور صاف کیا جاوے پھر جب پاک صاف ہو میت نری پانی سے یا کسی اور کے پانی سے یعنی جسمیں بیری وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اسکو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلاویں اور تین بار سے کم نہ کریں اسلئے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہا نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جاوے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو

باب ما جاء فی المسک للمیت باب بیچ میت کے مشک لگانے کے بیان میں **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم سئل عن المسک فقال هو اطیب طیبکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے مشک لگانا اسکو اور اسکے استعمال کو فرمایا آپنے وہ بہتر سب خوشبوؤں سے بہتر ہے **روایت** کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہوں نے

ابو داؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خُلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق
کا اور مکروہ کہا ہے بعض علما نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مُستمِر بن ریّان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید
نے مُستمِر بن ریّان ثقہ ہیں اور خُلید بن جعفر ثقہ ہیں **باب** ما جاء فی الغسل من غسل المیت باب میت کو نہلانے والے کے نہانے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من غسلہ الغسل ومن حملہ الوضوء یعنی المیت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہانا چاہئے اسکو جو غسل دیوے اور وضو کرنا
چاہئے جو اٹھاوے اسکو یعنی میت کو **ف** اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور اختلاف ہے
عالموں کا اس میں جو میت کو نہلاوے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلاوے میت کو اسکو بھی نہانا چاہئے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہئے اور مالک بن انس نے کہا مستحب ہے نہانا غسل
میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جسنے میت کو نہلایا امید ہے کہ غسل اسپر واجب نہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحق نے وضو ضروری ہے اور مروی
ہے عبد اللہ ابن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد **باب** ما جاء ما یستحب من الاکفان باب اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لئے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں اپنے مُردوں کو **ف** اس باب میں سمرہ اور ابن عمر
اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علمانے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز
پڑھتا تھا اور کہا احمد اور اسحق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا **باب** **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا ولی احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب والی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن
دے اسکو **ف** اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن ابی مطیع نے حضرت کے اس قول میں ولیحسن احدکم کفن اخیہ
یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو **باب** ما جاء فی کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ آنحضرت کے کفن میں کتنے کپڑے تھے
عن عائشۃ قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب یمانیۃ لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ قال فذکروا لعائشۃ قولہم فی ثوبین و
برد حبرۃ فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کفن دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کہ
سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رض سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرت کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھنچے ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رض نے چادر لائے
تھے ولیکن پھیر دیا اور کفن نہ دیا حضرت کو اس میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن حمزۃ بن عبد
المطلب فی نمرۃ فی ثوب واحد **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبد المطلب کے بیٹے کو ایک کملی دھاری دار چادر میں ایک کپڑے میں **ف** اس باب میں
علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایتیں مختلف ہیں اور حدیث عائشہ کی روایت
سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہئے تین کپڑے یعنی کفن دی ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دی اور کافی ہے ایک کپڑا
بھی اگر دو نملیں اور دو بھی اگر تین نملیں اور تین جسے ہیں کہ میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورتوں کو پانچ کپڑے میں **باب** ما جاء فی الطعام یصنع
لاہل المیت باب اہل میت کے گھر کھانا بھیجنے کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لاہل جعفر
طعاما فانہ قد جاءہم ما یشغلہم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا اس لئے کہ انکو
ایسی چیز آئی ہے کہ جسمیں وہ مشغول ہیں یعنی رنج و ملال **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علما نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ انکی مصیبت میں مدد ہو یہی قول ہے شافعی
اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے **مترجم** کہتا ہے یہ جو سوم اور شش ماہی اور برسی وغیرہ کی رسم ہے کہ اہل میت کے ہاں کسی شے میں کچھ پکا کر [illegible] اور کہیں بالعکس اہل میت
اور کباب مولی وغیرہ بھیجتے ہیں اور اسکا حاضری نام رکھتے ہیں یہ اس میں تعیین طعام بدعت ہے انما مقصود کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں [illegible] **باب** ما جاء فی النہی عن ضرب الخدود
وشق الجیوب عند المصیبۃ باب اس بیان میں کہ منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا

مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری اُمت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال
اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنے ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ باب اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام
ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قُرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيْحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى
عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے
کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ اُسکو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اسپر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام
میں آگاہ ہو بیشک میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسپر نوحہ ہو اُسپر عذاب ہوتا رہتا ہے جبتک نوحہ ہوتا ہے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسےٰ اور قیس بن عاصم اور ابی
ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور اُم عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهُنَّ النَّاسُ اَلنِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى أَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ
مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْأَوَّلَ وَالْأَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں میری اُمت میں کفار کی رسموں سے ہیں نہ چھوڑینگے
اُنکو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہی ہو کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوی یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگجاتی ہے جیسا اور بیلوں کا کھجلی ہوئی ایک
اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو پہلا پہلا اونٹ کو کسکی کھجلی لگی یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جسکو کھجلی ہوئی وہ کس سے لگی تھی اور چوتھے رکھنا
نچھتروں کا کہ کہتے ہیں کہ ہمپر مینہ برسا فلانے نچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہہ آیا جب مینہ برسا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ
عَلَى الْمَيِّتِ باب ہوتی آواز سے رونیکے بیان میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ
يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اسکے
گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے **ف** اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علما سے رونا میت پر اور
کہا ہے کہ جب اُسکے گھر والے روتے ہیں تو اُنکے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر اُنکا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا مجھے اُمید ہے کہ اگر اُسنے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے
سے اپنی حیوۃ میں تو شاید اُسپہ کچھہ عذاب نہو **عَنْ** مُوْسَى بْنِ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ
يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ ترجمہ روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر
دی اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو اُسکا رونیوالا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اسکے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا کماؤ
مر گیا اور ایسے کلمات واہیات کے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اُسکے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ
فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ باب اس بیان میں کہ میت پر بے چیخے چلائے رونا جائز ہے **عَنْ** عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ
الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا ترجمہ روایت ہے عمرہ سے کہ اُنہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہ سے کہ اُنکے آگے ذکر کیا کسی نے
کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندوں کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے اللہ بخشے ابی عبد الرحمن کو اور یہ کنیت ہے عبد اللہ کی بیشک اُنہوں نے کچھہ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں
بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اُسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک یہودیہ پر کہ اُسپر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپنے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اُسپر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنے
یہ فرمانا حضرت کا اُسکے لئے تھا نہ یہ کہ جو زندہ روئے اُسکی میت پر عذاب ہو ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر چیخنا اور رونا اور بیان ملانا اور چیخنا چلانا تو اُسپر بالاتفاق عذاب ہوگا
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ
لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پر عذاب ہوتا ہے اُسکے گھر والوں کے رونے سے کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبد اللہ پر اُنہوں نے

جھوٹ نہیں بنائی یہ بات و لیکن وہم ہو گیا انکو یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اسکے رو رہے ہیں ؂
ف اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے
اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنے کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنے زندہ کے رونے سے مردہ پر عذاب کیوں ہونے لگا اسکا
کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهُ
يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ
اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا پکڑا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ سو لیگئے انکو اپنے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو پایا انکو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنے نزع روح میں ہیں سو لے لیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور
رونے لگے سو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا نہیں میں منع نہیں کرتا تھا و لیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت
کے وقت اور نوچنا پیٹنا مونہہ کا اور پھاڑنا گریبانوں کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ
اَمَامَ الْجَنَازَةِ باب جنازے کے آگے چلنے کی بابت میں **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم
سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں
نے ہمام سے انہوں نے منصور اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابو بکر و عمر کو کہ آگے چلتے تھے جنازہ کی **روایت** کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر چلتے
تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ انکے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کو اسی طرح روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد
اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے
جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اسمیں زیادہ صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبد الرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی
جو مرسل ہے اسمیں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھکو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث
زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور بکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی اُنسے ہمام نے اور اختلاف کیا علما نے جنازے کے آگے
چلنے میں سو بعضوں نے علماے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے ہی چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بھی **ف** پوچھی میں نے
یعنے مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سب چلتے
تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ باپ انکے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ باب جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ
شَرًّا فَلَا يُبْعَدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ نے دوڑنے سے ذرا کم چلیں پس اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اسکو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے
نہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اسکے ساتھ والوں میں جو آگے چلے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن
اسمعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ تم نے روایت کی اس سے یعنے
ایک مرد ہے مجہول الحال اسکا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علماے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں
اور انکی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت انکی ابو الحارث ہے اور انکو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی اُنسے شعبہ نے اور سفیان ثوری نے

مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری اُمت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال
اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنے ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ باب اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام
ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے علی ابن ربیعہ اسدی
سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ اُسکو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اُسپر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں
آگاہ ہو بیشک میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس پر نوحہ ہو اُسپر عذاب ہوتا رہتا ہے جبتک نوحہ ہوتا ہے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی
ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوَى أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ
مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْأَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں میری اُمت میں کفار کی رسموں سے ہیں نہ چھوڑینگے
اُنکو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہی موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدویٰ یعنے یہ اعتقاد کہنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگجاتی ہے اور پہلے ایک کو کھجلی ہوئی ایک
اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو پہلا پہلے اونٹ کو کس کی کھجلی لگی یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جسکو کھجلی ہوئی وہ کس سے لگی تھی اور عقیدہ رکھنا
نچھتروں کا کہ کہتے ہیں کہ برسایا ہم پر مینہ فلانے نچھتر نے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ
عَلَى الْمَيِّتِ باب ہوتی آواز سے رونے کی بیان میں **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ
يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اُسکے
گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے **ف** اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علما سے رونا میت پر اور
کہا ہے کہ جب اُسکے گھر والے روتے ہیں تو اُنکے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر اُنکا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا مجھے اُمید ہے کہ اگر اُسنے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے
سے اپنی حیات میں تو شاید اُسپر کچھ عذاب نہو **عن** مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ
يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ ترجمہ روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر
دی اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو اُسکا رونیوالا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اسکے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میر کماں کے کہہ
مر گیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اُسکے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ
فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ باب اس بیان میں کہ میت پر بے چیخے چلائے رونا جائز ہے **عن** عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ
الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا ترجمہ روایت ہے عمرہ سے کہ اُنہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہ سے کہ اُنکے آگے ذکر کیا کسی نے
کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندوں کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بیشک اُنہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں
بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اُسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودیہ پر کہ اُسپر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپنے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اُسپر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنے
یہ فرمانا حضرت کا اُسکے لئے تھا نہ یہ کہ جو زندہ روئے اُسکی میت پر عذاب ہو ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر رونا اور رنڈوایاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اُسپر بالاتفاق عذاب ہوگا
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ
لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ
بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پر عذاب ہوتا ہے اُسکے گھر والوں کے رونے سے کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبداللہ پر اُنہوں نے

جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہوگیا انکو یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اسکے رو رہے ہیں ۔

ف اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى یعنی کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اسکا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ پکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے انکو اپنے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو پایا انکو کہ وہ اپنی جان دے رہے تھے یعنی نزع روح میں تھے سو لے لیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے سو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ نے نہیں میں تو نہیں منع کرتا تھا ولیکن دو احمق فاجر کی آواز سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا منہ کا اور پھاڑنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ باب جنازے کے آگے چلنے کی بابت میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کو کہ آگے چلتے تھے جنازہ کی **روایت** کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو سالم نے کہ انکے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کو ایسا ہی مسند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبد الرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے کہا ابن مبارک نے اور گمان ہے مجھکو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابو بکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی انسے ہمام نے اور اختلاف کیا علما نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے ہی چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بھی **ف** پوچھا میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سب چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ باپ انکے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ باب جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْخَبَبِ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہئے اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اسکو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے نہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہئے اور نہیں ہے اسکے ساتھ وہ جو آگے چلے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اسکا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور انکی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت انکی ابو الحارث ہے اور انکو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی انسے شعبہ نے اور سفیان ثوری نے

اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** ما جاء فی کراھیۃ الرکوب خلف الجنازۃ باب اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ نے کچھ لوگوں کو سوار فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو **ف** اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن
سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ثوبان کی وہی ہے انس سے موقوفا بھی **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے **عن**
سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرۃ یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ ابن الدحداح وھو علی فرس لہ یسعی ونحن حولہ وھو
یتوقص بہ **ترجمہ** روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ
کودتا تھا اور ہم گرد تھے اور آپ اسکو چھوٹی چھوٹی قدموں سے لئے جاتے تھے **عن** جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبع جنازۃ ابن الدحداح ماشیا ورجع علی
فرس **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ما جاء فی
الاسراع بالجنازۃ باب جنازہ جلد لیجانے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک خیرا تقدموھا الیہ
وان تک شرا تضعوہ عن رقابکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا جلد لیجاؤ جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھا کر چلو
اسلئے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلد ہی پہنچاؤ اسکو نیکی کیطرف اور اگر بری شخص کا ہے تو اتارو اسکو اپنی گردنوں سے **ف** اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث
ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی ذکر میں **عن** انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی حمزۃ یوم احد فوقف علیہ فراہ قد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسھا لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر یوم القیمۃ من
بطونھا قال ثم دعا بنمرۃ فکفنہ فیھا فکانت اذا مدت علی راسہ بدت رجلاہ واذا مدت علی رجلیہ بدا راسہ قال فکثر القتلی وقلت الثیاب قال
فکفن الرجل والرجلان والثلثۃ فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عنھم ایھم اکثر
قرانا فیقدمہ الی القبلۃ قال فدفنھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصل علیھم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سیدنا حمزہ
رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنے انکی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے انکے پاس سو دیکھا انہیں کہ انکے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنی
دل میں تو میں انکو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے انکو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ نے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے
تھے سر پر کھل جاتے انکے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھل جاتا انکا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑے کم کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین
کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اسکو آگے رکھتے قبلے کیطرف یعنی قبر میں
کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ نہ پڑھی کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند
سے **باب** آخر دوسرا باب **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب
دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف لیف **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے
تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھے پر
اسکی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور زین بھی اسی چھال کا تھا کہا ابو عیسی نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور
ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے **باب** **عن** عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابو بکر سمعت
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ ادفنوہ فی موضع فراشہ **ترجمہ** روایت
ہے حضرت عائشہ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا
میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرتا ہے اللہ تعالی کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے بستر مبارک کی جگہ کہا

ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہین حافظے کیطرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب اخر دوسرا باب **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنی مُردونکی بھلائیان اور باز رہو انکی برائیون سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا مین نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران ابن انس مکی منکر الحدیث ہین اور روایت کی بعضون نے عطا سے انہوں نے عائشہ سے اور عمران ابن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہین عمران ابن انس مکی سے

باب ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع باب کندہون سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان مین **عن** عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبع الجنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر فقال هكذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوهم **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتے کسی جنازہ کے تو نہ بیٹھتے جبتک جنازہ قبر مین نہ رکہا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اُسنے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہین اے محمد سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر ابن رافع کچھہ قوی نہین حدیث مین

باب فضل المصيبة اذا احتسب باب مصیبت کے ثواب مین جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے **عن** ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحة الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرك یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاك بن عبد الرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائكته قبضتم ولد عبدی فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدی فيقولون حمدك واسترجع فيقول اللہ ابنوا لعبدی بيتا فی الجنة وسموه بيت الحمد **ترجمہ** روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا مین نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر جب چاہا مین نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دون تجھکو اے ابا سنان کہا مین نے کیون نہین کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک ابن عبد الرحمن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتون سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہین ہان پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ لیا تم نے میوہ اسکے دل کا سو کہتے ہین فرشتے ہان پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو وہ کہتے ہین تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت مین اور اُسکا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما جاء فی التكبير على الجنازة باب نماز جنازہ مین تکبیر کہنی کا بیان **عن** ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی على النجاشی فكبر اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے نماز جنازہ پڑھی او اُسمین اللہ اکبر کہا چار بار **ف** اس باب مین ابن عباس او ابن ابی اوفی او جابر او انس او یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یزید ابن ثابت زید ابن ثابت کے بھائی ہین او وہ بڑے ہین زید بن ثابت سے حاضر ہوئے ہین جنگ بدر مین اور زید نہین حاضر ہوئے بدر مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری او مالک ابن انس او ابن مبارک او شافعی او احمد او اسحاق کا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسألناه عن ذلك فقال كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم يكبرها **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا زید ابن ارقم تھے کہا کرتے تھے ہمارے جنازونکی نماز مین چار بار او ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اسکی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید ابن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعضے علمائے صحابہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ مین پانچ تکبیرین کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیرین کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے

باب ما يقول فی الصلوة على الميت باب نماز جنازہ کی دعاؤنکے بیان مین **عن** یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراهيم الاشهلی عن ابيه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا قال يحيى وحدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلك وزاد فيه اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان **ترجمہ** روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو دعا پڑھتے اللهم سے انثانا تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مُردے اور حاضر او غائب او چھوٹے او بڑے اور مرد او عورت کو کہا یحیی نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اسمین یعنی بعد انثانا کے ان لفظون کو اللهم من احييته سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ جسکو تو زندہ رکھے

اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنازة باب اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبي
صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپنے کچھ لوگوں کو سوار فرمایا تمکو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں سے چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو **ف** اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن
سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے انسے موقوفا بھی **باب** ما جاء في الرخصة في ذلك باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے **عن**
سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو
يتوقص به **ترجمہ** روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے جو
کودتا تھا اور ہم گرد تھے اور آپ اسکو چھوٹی چھوٹی قدموں سے لیے جاتے تھے **عن** جابر بن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم اتبع جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على
فرس **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في
الإسراع بالجنازة باب جنازہ جلد لیجانے کے بیان میں **عن** أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك خيرا تقدموها إليه
وإن تك شرا تضعوه عن رقابكم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک آپنے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھکر چلو
اسلیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اسکو نیکی کی طرف اور اگر برے شخص کا ہے تو اتار دو اسکو اپنی گردنوں سے **ف** اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في قتلى أحد وذكر حمزة باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں **عن** أنس بن مالك قال أتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم على حمزة يوم أحد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا أن تجد صفية في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيامة من
بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت إذا مدت على رأسه بدت رجلاه وإذا مدت على رجليه بدا رأسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال
فكفن الرجل والرجلان والثلاثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم أيهم أكثر
قرآنا فيقدمه إلى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سید نا حمزہ
رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنے انکی شہادت کے بعد اور ٹہرے ہوئے انکے پاس سو دیکھا انہیں کہ انکے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپنے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے
دلمیں تو میں انکو چھوڑ دیتا کہ کہا جاتے انکو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپنے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے
تھے سر پر کھلجاتے انکے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھلجاتا انکا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین
کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑہا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑہا تھا اسکو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں
کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ نہ پڑہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند
سے **باب** آخر دوسرا باب **عن** أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب
دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه إكاف من ليف **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے
تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھے پر
اسکی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اسپر زین بھی اسی چھال کا تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور
ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے **باب** **عن** عائشة قالت لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ما نسيته قال ما قبض الله نبيا إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه فدفنوه في موضع فراشه **ترجمہ** روایت
ہے حضرت عائشہ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا
میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی بستر مبارک کی جگہ کہا

اور عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب آخر دوسرا باب **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنے مُردوں کی بھلائیاں اور باز رہو اُنکی برائیوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطا سے انہوں نے عائشہ سے اور عمران ابن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران ابن انس مکی سے

باب ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع بابت کندھوں سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں **عن** عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبع الجنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اُسنے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر ابن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں

باب فضل المصیبة اذا احتسب باب مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے **عن** ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحة الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة وسموہ بیت الحمد **ترجمہ** روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھکو اے ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک ابن عبد الرحمن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہی کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہی پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اُسکے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہی کیا کہا میرے بندے نے سو کہتے ہیں کہتے ہیں تیری ہی تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت میں اور اُسکا نام رکھو بیت الحمد یعنے تعریف کا گھر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما جاء فی التکبیر علی الجنازة تو باب نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان **عن** ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر جو بادشاہ حبش کے تھے نماز جنازہ پڑھی اور اُسمیں چار تکبیریں کہیں **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یزید ابن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں زید سے حاضر ہوئے ہیں جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازة خمسا فسألناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا زید ابن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھا ہم نے اسکی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید ابن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علما صحابہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے

باب ما یقول فی الصلوة علی المیت باب نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں **عن** یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراھیم الاشھلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازة قال اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک وزاد فیہ اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان **ترجمہ** روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم سے انثانا تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضر اور غائب اور چھوٹوں اور بڑوں اور مرد اور عورت کو کہا یحیی نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اسمیں یعنے شامل کئے ان لفظوں کو اللھم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ جسکو تو زندہ رکھے

تو زندہ رکھ اسکو اسلام پر یعنی نیک عملوں پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے تو مار اسکو ایمان یعنی توحید پر **ف** اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عائشہ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ابراہیم کی باپ کے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی ابن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے **عن** عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على ميت ففهمت من صلوته عليه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما يغسل الثوب **ترجمہ** روایت ہے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے انکی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر اور دھو دے اسکے گناہونکو جیسے کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد ابن اسمعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے

باب ما جاء في القراءة على الجنازة بفاتحة الكتاب باب نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی **ف** اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا **عن** طلحة بن عبد الله بن عوف ان ابن عباس صلى على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبداللہ ابن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور اسمیں سورہ فاتحہ پڑھی سو میں نے انسے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے، راوی کو شک ہے کہ من السنة کہا یا من تمام السنة مطلب دونوں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورہ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولی کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علماء نے نہ پڑھے سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا میت کے لئے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے

باب كيف الصلوة على الميت والشفاعة له باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کیلئے شفاعت کرنیکے بیان میں

عن مرثد بن عبد الله اليزني قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب **ترجمہ** روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک ابن ہبیرہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو انکی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اسکے لئے واجب ہو گئی **ف** اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک ابن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم ابن سعد نے محمد ابن اسحق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک ابن ہبیرہ کی بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان لوگوں کی یعنی جو اس سے پہلے ذکر ہوئے زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک **عن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت احد من المسلمين فيصلي عليه امة من المسلمين يبلغوا ان يكونوا مائة فيشفعوا له الا شفعوا فيه وقال علي في حديثه مائة فما فوقها **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اسپر نماز جنازہ پڑھیں ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اسکے لئے مگر شفاعت قبول کیجاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لئے اور علی ابن حجر نے اپنی روایت میں کہا مائة فما فوقها یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اسکو بعضوں نے اور مرفوع نہ کیا

باب ما جاء في كراهية الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها باب اس بیان میں کہ طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے

عن عقبة بن عامر الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر

جبتک کہ زوال ہو جاوے اور جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جبتک غروب نہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہین نماز جنازہ کو ان گھڑیون مین اور
کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث مین وارد ہوا ہے اَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا مراد اُس سے نماز جنازہ ہی کہ نماز کے بغیر میت دفن نہین ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب
اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جبتک کہ آفتاب ڈھل نجاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ مین جو مذکور ہوے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہین **بَابُ** فِي الصَّلٰوةِ
عَلَى الْاَطْفَالِ باب لڑکون پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان مین **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَ
الطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدہر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگون نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہین نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگرچہ وہ بعد پیدا ہونیکے رویا بھی
نہو فقط صورت اُسکی بنگئی ہو اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ باب اس بیان مین کہ لڑکا جبتک پیدا ہونیکے بعد رویا نہو اُسکی
نماز نہ پڑھین **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھین اور نہ لڑکا کسیکا وارث ہوتا ہے اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے جبتک وہ بعد پیدا ہونیکے رو کے چلاوے نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث مین اضطراب ہے سو
بعضون نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگون نے ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر سے موقوفاً یعنے انہین کا قول
اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جاوے جبتک وہ رو دے نہین اور یہی قول ہے ثوری و شافعی کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ
عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ باب نماز جنازہ مسجد مین پڑھنے کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ **ترجمہ** روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضا پر مسجد مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے کہا
امام مالک نے نماز جنازہ نہ پڑھے مسجد مین اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اسی حدیث کو **بَابُ** مَا جَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ باب اس بیان مین کہ نماز جنازہ مین
امام کہان کھڑا ہو **عَنْ** اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ
عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ
مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا **ترجمہ** روایت ہے ابی غالب سے کہا انہون نے نماز پڑھی مین نے انس بن مالک کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوے انس بن مالک اُس جنازہ کی
برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش مین سے تھی اور کہا لوگون نے یا ابا حمزہ اسکی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوے انس اُس جنازہ کے بیچون بیچ یعنے عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علا بن زیاد نے
ایسا ہی دیکھا ہے تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے عورت کے جنازہ پر جہان تم کھڑے ہوے اور مرد کی جنازہ پر بھی جہان تم کھڑے ہوے تو انس نے کہا ہان پھر جب نماز سے فارغ ہوے تو انہون نے کہا اس بات کو یاد رکھو
ف اس باب مین سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگون نے ہمام سے اسی کے مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اسمین وہم کیا سو
کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہین انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبد الوارث بن سعد اور کئی لوگون نے ابی غالب سے روایت ہمام کی
مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام مین سو بعضون نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہین اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوے جنازہ کی بیچ
مین یعنے کمر کے مقابل **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ باب شہید پر نماز جنازہ نہ
پڑھنے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى
اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ
بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی انکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیون
کو جو شہید ہوے تھے احد مین ایک ایک کپڑے مین یعنے کفن کے پھر فرماتے تھے کون اسمین سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب لوگ اشارہ سے بتاتے کہ اسکو قرآن زیادہ یاد تھا تو اسکو آپ قبر مین
آگے رکھتے یعنے قبلے کی طرف اور فرماتے مین گواہ ہون انکا قیامت کے دن یعنی انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے اُنکے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہین پڑھی انپر اور نہ

نحسن بیان **ف** اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی راوی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علما کا شہید کے نماز جنازہ میں سو بعضوں
نے کہا اسکی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز پڑھے شہیدوں پر اور دلیل لائی ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق **باب** ما جاء في الصلوة على القبر باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے
بیان میں **عن** الشعبي قال اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم ورأى قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلى عليه فقيل له من اخبرك فقال ابن
عباس **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھکو اس نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپکے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر کے
جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تمکو کہا ابن عباس نے **ف** اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول
ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت کی نماز پڑھے بغیر دفن ہو گئی ہو اسکی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کی اندر تک
نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہمنے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد **عن** سعيد بن المسيب
ان ام سعد ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها وقد مضى لذلك شهر **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد وفات کر گئی تھیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لیگئے تھے جب آئے تو انپر نماز پڑھی انکے مرنے کو مہینا بھر ہو چکا تھا **باب** ما جاء في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي
قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہمسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو اور نماز پڑھو انکی کہا راوی نے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہمنے جیسی صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور
نماز پڑھی ہمنے انکی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن
عمرو بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء في فضل الصلوة على الجنازة باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن
عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اسکے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہانتک کہ اسکے دفن سے فراغت ہو جاوے تو اسکے لیے
دو قیراط ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا انمیں کا راوی کو شک ہے کہ احدہما فرمایا یا اصغرہما یہ راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر سے تو انہوں نے
پوچھوا بھیجا حضرت عائشہ سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ابو ہریرہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر نے ہمنے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا **ف** اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ
بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے **باب** آخر
دوسرا باب **عن** ابي المهزم يقول صحبت ابا هريرة عشر سنين فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تبع جنازة وحملها ثلث
مرات فقد قضى ما عليه من حقها **ترجمہ** روایت ہے ابو المہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے انسے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار یعنی تین بار کندھا دے تو ادا کر چکا اسکا حق جو اسپر تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے
اسی سند سے اور مرفوع نکی اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے انکو شعبہ نے **باب** ما جاء في القيام للجنازة باب جنازہ دیکھکر اٹھ کھڑے ہونیکے بیان
عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم او توضع **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ

کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہوجاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جاوے وہ تم کو یا اتار دیا جاوے کندھوں سے **ف** اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوضَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہوجاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جاوے کندھوں سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ اتارا جاوے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علما اصحابہ وغیرہ سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھ رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا

باب فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا باب جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کا بیان میں **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تُوضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں کے پاس کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھکر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے تو فرمایا حضرت علی نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے **ف** اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس میں چار راوی ہیں تابعی ہیں کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح روایت ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑا ہو چاہے نہیں اور سند لائے اسی حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحق ابن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جو اوپر مذکور ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اول اول آنحضرت جنازہ دیکھکر کھڑے ہوجایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے

باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا باب اس بیان میں کہ حضرت نے فرمایا کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق اوروں کے لئے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لئے ہے یعنی ظاہر یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کے لئے ہے اور شق اوروں کے واسطے **ف** اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اس سند سے

باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ باب اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي لَحْدِهِ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ یعنے قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور مغفرت کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سند سے بھی ابن عمر سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابی بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفا بھی

باب مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپ کی قبر میں وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں اور یہ شاید اسلئے بچھا دی ہو کہ آپکے بعد کوئی دوسرا نہ بچھاوے اور وہ آپکا بستر خاص تھا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی ابن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہی حدیث **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھا دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمزہ قصاب سے جنکا نام عمران ابن ابی عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام انکا نصر ابن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور روایت ابن عباس

سی کہ کپڑا وہی تیت کے نیچے قبر مین کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور اور مقام مین محمد ابن بشار کہتی ہین کہ **روایت** کی ہم سے محمد ابن جعفر اور یحیی نی شعبہ سی اُنہون نی ابی حمزہ سی اُنہون
نی ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** ما جاء فی تسویة القبر باب قبرونکو زمین کے برابر کردینے کی بیان مین **عن** ابی وائل ان علیا قال لابی الهیاج الاسدی ابعثک
علی ما بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سویته ولا تمثالا الا طمسته **ترجمہ** روایت ہے ابی وایل سے کہ حضرت علی رضی الله تعالی عنہ نی ابی الهیاج
اسدی سے فرمایا مین تمکو بھیجتا ہون اس کام کے لئے جسکے واسطے نبی صلی الله علیه وسلم نی مجھکو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑی تو کوئی قبر بلند مگر اُسکو برابر کردے یعنے زمین کے اور نہ چھوڑی کسی تصویر کو بے
مٹائی **ف** اس باب مین جابر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ حرام کہتے مین قبر کے بلند کرنیکو زمین سی شافعی نے کہا مین حرام کہتا ہون
قبر کے بلند کرنیکو مگر زمین سی اسیقدر کہ پہچانی جاتی تا کہ اُسپر کوئی چلے اور بیٹھی نہین **باب** ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور والجلوس علیها باب اس بیان مین کہ قبرون
پر چلنا اور بیٹھنا منع ہی **عن** ابی مرثد الغنوی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیها **ترجمہ** روایت ہے ابی مرثد غنوی سے
کہا فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نی قبرون پر نہ بیٹھو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھو **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور عمرو ابن حزم اور بشیر ابن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہم سے محمد ابن
بشار نی اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سی اُنہون نی عبد الله بن مبارک سے اسی اسناد سی مانند حدیث مذکور کی **روایت** کی ہم سے علی ابن حجر اور ابو عمار نی ان دونون نے ولید ابن مسلم سی
اُنہون نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سی اُنہون نے بسر ابن عبید الله سی اُنہون نے واثلہ بن اسقع سی اُنہون نے ابی مرثد سی اُنہون نی نبی صلی الله علیه وسلم سی اسی کی مانند اور اسمین ابی ادریس کا
نام نہین اور یہی صحیح ہی **کہا** ابو عیسی نے کہا محمد نی ابن مبارک کی حدیث مین خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمین ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت مین روایت بسر ابن عبید الله
سی ہے وہ روایت کرتی ہین واثلہ بن اسقع سی ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے عبد الرحمن بن یزید جابر سی کہ ابی ادریس خولانی کا نام اسمین نہین اور بسر ابن عبید الله نی سنا ہی واثلہ
بن اسقع سی **باب** ما جاء فی کراهیة تجصیص القبور والکتابة علیها باب اس بیان مین کہ قبرونکو پختہ کرنا اور اُنکے آس پاس اور اُنکے اوپر لکھنا حرام ہی **عن** جابر
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیها وان یبنی علیها وان توطأ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول الله صلی الله
علیه وسلم نی قبرونکے پختہ بنانے سی اور اُسکے اوپر آس پاس لکھنے سے اور اُسکے اوپر مکان یا گنبد بنانے سی اور اُسپر چلنے سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی
سندونسی جابر سے اور بعض علما نی کہ انہین مین حسن بصری ہین قبر کے لیپنے کو جائز کہا ہی اور شافعی نے کہا اگر لیپین تو کچھ مضائقہ نہین **باب** ما یقول الرجل اذا دخل المقابر
باب مقبرین جانیکی دعا کی بیان مین **عن** ابن عباس قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقبور المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم
یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے گزری رسول الله صلی الله علیه وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اُنکے سامنے کیا اپنا
مونہ اور کہا السلام سی آخر تک اور معنی اُسکے یہ ہین سلام ہی تمپر اے قبر والون الله بخشے ہمکو اور تمکو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھی ہین **ف** اس باب مین بریدہ اور عائشہ
سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور
باب زیارت قبور کے جائز ہونیکے بیان مین **عن** سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کنت نهیتکم عن زیارة القبور
فقد اذن لمحمد فی زیارة قبر امه فزوروها فانها تذکر الاخرة **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول الله
صلی الله علیه وسلم نی مین تمکو منع کرچکا تھا قبرونکی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد کو اُسکے ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبرونکی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **مترجم** یہان
کئی باتین سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائی اسلام مین زیارت قبور حرام تھی اور وجہ اسکی یہ تھی کہ لوگ شرک مین گرفتار تھے یہود و نصاری تو قبرونکو مسجدین بنا کر نماز
پڑھتے تھی سجدہ کرتے تھے دعائین مانگتے تھی ناک رگڑتے تھی اوندھے پڑے رہتے تھے چادرین دیتی تھے اعتکاف بیٹھتی تھے اُنکی شان مین حضرت نے فرمایا لعن الله الیهود و
النصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد یعنے لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے الله تعالی یہود اور نصاری کو کہ جنہون نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیا کی قبرونکو مسجود بنایا
اور مسجدین قرار دیا تو جب کتابی اونکا یہ حال تھا تو اُمی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اُسوقت مین حضرت نے نئے نئے مسلمانون کو بالکل قبرستان مین جانا حرام کردیا تھا
کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانے کہیں خرابی گور پرستی نکرنے لگین یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے مین یہ حالت ہو پیدا ہو اور ایسی قوم پیدا اور ظاہر ہو کہ عوام
گور پرستی کرنے لگین تو اُسوقت مین خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب پنجاب و بساہی زمانہ ہے کہ ہر قبر پر ہزارون ساجد جمع ہین کہ مساجد مین بھی اتنے نہین تو حکم حرمت کا

اس علت کے ساتھ ہی جیسی شراب کی حرمت بعلت نشہ ہی پھر جسمین نشہ پایا جاویگا وہ حرام ہی اگرچہ نام اسکا شربت مفرح فرح افزا یا لذت دل ربا رکھین اسی طرح گور پرستی حرام ہی اگرچہ اسکا نام زیارت قبور رکھین دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونیکی زیارت قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث میں ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہی تو ٹوٹی قبرین شکستہ بے مرمت ویرانہ مین جو واقع ہین وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہین حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہین اور جن قبرون پر عمدہ عمدہ غلاف ہزارون روپے کی پڑے ہین لاکھون روپے کے جواہرات جڑے ہین گنبد فیروزی بنا ہی لباس زرد وزی پڑا ہی جب ایسا سامان شاہانہ ہی وہان کیسکو دنیا سی بیزاری ہوتو عجب دیوانہ ہی اسکو دیکھنی سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص زیادہ چند ہوتی ہی تو وہان علت حلت مفقود ہی بلکہ سامان حرمت سب موجود ہی کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہی کوئی کہتا ہی پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ کوئی صبح کو بیل گانٹ باسلی چلی آتی ہے ہاتہ مین لیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤن تو دروازہ رزق کہلی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایسی زیارت کو حضرت ملاحظہ فرماتی تو کفر کا حکم دیتی حلال و حرام کدہر کا اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اٰمِیْنَ انتہیٰ **ف** اس باب مین ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ زیارت قبور مین کچھ مضائقہ نہین لیکن اگر وہ مضائقہ نہ پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ باب عورتونکو زیارت قبور حرام ہونیکے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی عورتونکو جو قبرونکی زیارت کو جاوین **ف** اس باب مین ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نی کہا ہی کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کی تہا جب حضرت نے رخصت دی تو عورتونکو بھی رخصت ہوگئی مردونکی ساتہ اور بعضون نے کہا نہین بلکہ عورتونکو زیارت قبور مطلق حرام ہی کہ انکو صبر کم ہوتا ہی اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الزِّیَارَۃِ لِلْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ باب عورتونکے زیارت قبور کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ فَدُفِنَ فِیْھَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَۃُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ ؎ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَۃَ حِقْبَۃً ؎ مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا ؎ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا ؎ لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَۃً مَعًا ؎ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَھِدْتُکَ مَا زُرْتُکَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہا انہون نی جب وفات پائی عبد الرحمن نی جو بیٹے ہین ابو بکر کے بہائی ہین حضرت عائشہ کے موضع حُبشی مین کہ مکہ کے قریب ہے کہا راوی نے پہر اٹہالائے انکو مکے مین اور دفن کیا اسی مین پہر جب آئین حضرت عائشہ تو گئین عبد الرحمن کی قبر پر اور پڑہین یہ دو بیتین اور معنی انکے یہ ہین کہ ہم دونون ایسی تہے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جذیمہ کے کہ ایک ساتہ رہی برسون ؎ زمانے مین یہانتک کہ لوگ کہتے تہے کبھی جدا نہونگی ؎ پہر جب ہم جدا جدا ہوگئی تو گویا کہ مین اور مالک ؎ باوصف مدتون ساتہ رہنے کی ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتہ نہین رہے ؎ پہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مین تیرے پاس ہوتی تو تجہکو وہین دفن کرواتی جہان تم مرے تہی اور اگر وقت موت مین تمہین دیکہ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الدَّفْنِ بِاللَّیْلِ باب رات کو دفن کرنیکے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَہٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر مین رات کو اور چراغ جلایا آپکے لیے سو لیا اس میت کو قبلے کیطرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجہپر تو بہت نرم دل رونیوالا تہا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنیوالا اور چار تکبیرین کہکر نماز جنازہ پڑہی **ف** اس باب مین جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے اور وہ بڑے بہائی ہین زید بن ثابت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور کہا کہ میت کو قبلے کیطرف سے قبر مین رکہین اور بعضون نے کہا سرہانے کیطرف سے کہینچکر قبر مین رکہ لین اور رخصت دی بعض عالمون نی رات کو دفن کرنیکی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الثَّنَآءِ الْحَسَنِ عَلَی الْمَیِّتِ باب مردے کو اچھی طرح یاد کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اسکی بہلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے جنت واجب ہوگئی یعنے میت کے لیے پہر فرمایا صحابہ سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین یعنی جسے تم سب ملکر اچھا کہو وہ اچہا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہی **ف** اس باب مین عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ مَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّشْھَدُ لَہٗ ثَلٰثَۃٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قَالَ قُلْنَا

وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس سو گذرے لوگ ایک جنازہ لیکر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر نے واجب ہو گئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمر سے کیا چیز واجب ہوئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسکے لئے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اسکے لئے جنت یہ کہا ہم نے یا رسول اللہ اگر اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے پوچھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے

باب مَا جَاءَ فِیْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا باب اسکی ثواب کے بیان میں جسکا ایک لڑکا مر چکا ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اسکو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جسمیں قسم اتر جاوے **ف** اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہیں یعنی اور شخص ہیں **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ کَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰکِنْ اِنَّمَا ذٰلِکَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسی کہ جوانی کو نہ پہونچی تھے تو ہونگے واسطے اسکے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابو ذر نے کہا میں تو دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں آپنے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونیکو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپنے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہونگے کہ بیٹے مرنیکے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلاوے کپڑے نہ پھاڑے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰہُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ فَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ لِّاُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسکی دو لڑکے آگے مر گئے ہوں اور اسکے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کریگا اللہ تعالی اسکو بسبب انکے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہ نے اور جسکا ایک میر منزل ہو آپکی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا اسکو ایک بھی کافی ہے اے نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جسکا کوئی میر منزل نہ ہو آپکی امت سے تو فرمایا آپنے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسیکی جدائی کی تکلیف انکو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی ان سے کئی اماموں نے حدیث کی **روایت کی** ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن بارق سے سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے

باب مَا جَاءَ فِی الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ باب اس بیان میں کہ شہید کون کون ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے دوسرے جو پیٹ چلکر دستوں سے مری تیسرے جو ڈوب کر مرے چوتھی جو دب کر دیوار یا مکان کے نیچے مری پانچویں جو اللہ کی راہ یعنی جہاد میں مرے **ف** اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسی اور عائشہ سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِّخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِّسُلَیْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکو مارا اسکے پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اسپر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے ہاں بیشک سنا ہے میں نے حضرت سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی

باب مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ باب اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِیَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاِذَا وَقَعَ

بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک
ٹکڑا بچا ہوا ہے اُس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہووے اور تم بھی اُسمیں ہو تو اُسمیں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اُسمیں نہ ہو تو اُس
زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے رجز فرمایا یا عذاب اور معنی دونوں کے ایک ہیں ف اس باب میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ سے
بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ باب اس بیان میں جو اللہ کا ملنا چاہے تو اللہ بھی
اُسکا ملنا چاہتا ہے عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ
لِقَاءَهُ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اُسکا ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اُسکی ملنی کو برا جانے ف اس باب میں
ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے عن عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ
وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے انہوں
نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اُسکا ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اُسکے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ
ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسیکا دل موت کا رغب نہیں آپ نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا
ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اُسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کی عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اُسکے ملنے
کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ جو اپنے آپکو مار ڈالے اُسپر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے عن جابر بن
سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپکو تو اُسپر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جاوے ہر شخص پر کہ جسنے نماز پڑھی ہو قبلہ کی طرف اگرچہ اُسنے اپنے آپکو بھی مار ڈالا ہو اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور احمد نے کہا امام نماز نہ پڑھے اُسکی جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَدْيُونِ باب قرضدار کے نماز جنازہ کے
بیان میں عن عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے
کہا سنا میں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اُسپر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا
تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اسلئے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھونگا کہا ابو قتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کرونگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیکے تمنے پھر
پر انہوں نے عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی اُسپر ف اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسما بنت یزید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ
وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ
قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے تھے کہ اُسپر قرض ہو تو آپ فرماتے تھے
کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنی قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جاویگا تو اُسپر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار
پر پھر جب اللہ نے بہت فتحیں عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا میں بہتر ہوں مومنوں کے حق میں انکی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مر جاوے اور قرض
چھوڑ جاوے تو میرے ذمہ پر ہے اسکا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال متاع تو وہ اُسکے وارث لے لیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے
لیث ابن سعد سے باب مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ باب عذاب قبر کے بیان میں عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ
أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ

هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو اُنمیں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر خدا کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور اُسکے رسول گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا کہیگا پھر کشادہ کیجاتی ہے اُسکی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اُسمیں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور اُنکو بھی خبر دوں یعنے ایسے عملوں کی جو میں نے کئے تھے تو کہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں سو فرشتے کہتے ہیں سو تا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا اُسکو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اُسکا یہانتک کہ اُٹھاوے تجھکو اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہمکو معلوم تھا تو ایسا ہی کہیگا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اسکو اور وہ دبوچ لیتی ہے اُسکو سو اِدھر کی پسلیاں اُدھر جاتی ہیں اُسکی اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جبتک اُٹھاوے اُسکو اللہ اُسکی پڑے رہنے کی جگہ سے **ف** اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کو **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اُسکو اُسکے رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھتا ہے پھر اُس سے کہتے ہیں یہ جگہ تیری ہے جب اُٹھاویگا تجھکو اللہ قیامت کے دن **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا باب مصیبت زدہ کی تسلی کرنے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی و تسکین اور دلاسا دیوے کسی مصیبت زدہ کو یا جسکا کوئی مر گیا ہو تو اُسکو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اُس مصیبت زدہ کو ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد ابن سوقہ سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل موقوفا اور مرفوع نہ کیا اسکو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی ابن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے اُنپر +

باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اُس شخص کی فضیلت میں جو جمعہ کے دن مرے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ اُسکو قبر کے عذاب و رنج اور امتحان سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی ساتھ مگر مروی ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے

باب مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ باب میت کے جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بیان میں **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آجاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنے موت اور سوم بیوہ کے نکاح میں جب کوئی اُسکی ذات پات والا ملے اُسکو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں متصل نہیں جانتا

باب اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ باب ماتم پرسی کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اُس عورت کی جسکا لڑکا مر گیا ہو اُڑھائی جاویگی اُسکو چادر جنت کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں

باب مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى **ترجمہ** روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اللہ اکبر کہنے میں اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہتے ہیں اکثر علما اصحاب وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھاوے مگر پہلی بار اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور ذکر ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے **باب** ما جاء ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه باب اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا کر دے **عن** ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل جان مومن کا لگا ہوا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا نہ کر دے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے +

ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یہ باب نکاح کی ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے +

عن ابی ایوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع من سنن المرسلين الحياء والتعطر والسواك والنكاح **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں سب پیغمبروں کی سنت میں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح **ف** اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر اور عکاف سے روایت ہے + حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہم سے محمود بن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر کیا اسمیں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے **عن** عبدالله بن مسعود قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن شباب لا نقدر على شيء فقال يا معشر الشباب عليكم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم يستطع منكم الباءة فعليه بالصوم فان الصوم له وجاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اسلئے کہ وہ آنکھوں کو نیچا کرتا ہے یعنی جہاں تک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اسکے حق میں گویا خصی کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسکی اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند **باب** ما جاء في النهي عن التبتل باب عورتوں سے انکار کرنے کے بیان میں **عن** سعد بن ابی وقاص قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصينا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے نہ اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنے کو اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية یعنی اللہ جل جلالہ و جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہمنے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں انکے لئے بیبیاں اور اولاد **ف** اس باب میں سعد اور انس بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** ما جاء في من ترضون دينه فزوجوه باب اس بیان میں کہ جسکی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو **عن** ابی ہریرة

ف جاننا [illegible] دینداری پسند [illegible]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جسکی دینداری تم پسند کرتی ہو اور خلق بھی اسکے تو نکاح کر دو اسکو اور اگر ایسا نہ کروگی تو بڑا فتنہ زمین میں
ہوگی اور بہت بڑا فساد پڑیگا یعنے دینداری کم ہو جائیگی اور بددینی پہیل جائیگی **ف** اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث عبد الحمید بن سلیمان
کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبد الحمید کی حدیث
کو محفوظ نہ جانا **عَنْ** اَبِیْ حَاتِمِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ
وَفَسَادٌ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ**
روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اسکے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کروگی تو بڑا
فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد اگر نہ کروگی ایسا تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ اسمیں کچھہ ہو یعنی مفلسی و تنگدستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے
تو فرمایا آپ نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اسکا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يُّنْكَحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھکر
نکاح کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** روایت ہے
جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کیلئے سو دین کیلئے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہو پہر فرمایا خاک آلودہ ہوں
تیرے ہاتھ **ف** اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے روایت ہے ٭ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ باب جس
عورت سے پیغام نکاح کرے اسکو دیکھہ لینے کی بیان میں **عَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ
بَيْنَكُمَا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھہ لے اسکو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں **ف**
اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے ٭ یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھہ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت
پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اسکا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جسکا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ جو حضرت نے فرمایا اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اسکے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
بیچ میں محبت ہمیشہ رکھیگا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اِعْلَانِ النِّكَاحِ باب نکاح کے مشہور کرنیکے بیان میں **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانی اور آواز نکاح کا
یعنے حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے **ف** اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے
اور انکو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنی لڑکپن میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا
هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد
نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ بعد نکاح ہو جانیکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن
ابی نجیح سے تفسیر کرتی ہیں وہ ثقہ ہیں **عَنْ** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ
عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ ٭ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ ٭
فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ
زفاف کیا گیا تہا میرے ساتھ اور بیٹھہ گئے میرے بچھونے پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تہیں اور مرثیہ گاتی تہیں ان لوگونکا جو شہید ہوئے تہے ہمارے باپ دادوں میں
سے جنگ بدر کی دن یہاں تک کہ ایک انمیں سے یہ مصرع گانے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنے ہمارے درمیان میں ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہ اسکو نہ بول
اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ باب اس بیان میں کہ جسنے نکاح کیا ہو اسکو کیا دعا دینا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو مبارکباد دیتے اور اُسنے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین برکت دے اللہ تجھکو اور برکت دے تیری تئین اور جمع کرے تم دونونکو خیر وخوبی کیساتھ **ف** اس باب مین عقیل بن ابی طالب سے بہی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قُضِيَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی تم مین سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے انکی درمیان مین کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اُسکو شیطان کچہہ ضرر نہ پہونچا ویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ باب ان وقتون کے بیان مین کہ نکاح اُنمین مستحب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے نکاح کیا مجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال مین اور صحبت کی مجہہ سے شوال مین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکہتی تہین کہ زفاف کیا جاوے انکی قرابت کی عورتون سے شوال مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسمعیل سے روایت کرتی ہین

باب مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ باب ولیمہ کے بیان مین **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر اثر زردی کا تو پوچہا یہ کیا ہے تو کہا انہون نے مینے نکاح کیا ہی ایک عورت سے ہم وزن ایک ایک گٹہلی بہر سونیکی مہر پر سو فرمایا اللہ نے برکت دی تجہکو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے روایت ہے + حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹہلی بہر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہین حیی کی ستو اور کہجور پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے انہون نے حمیدی سے انہون نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہون نے زہری سے انہون نے انس سے اور نہین ذکر کیا اُنمین کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتی ہین اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تہے اس حدیث مین کہ کبہی ذکر کرتے تہے اور نوف کا اور کبہی ذکر نہ کرتے **عن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگون کی سُنانے کے لئے کوئی کام کرے اللہ اُسکے کام سُنا دیگا یعنے آخرت مین کچہہ ثواب نہوگا **ف** ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر روایتین کرنیوالی ہین سنا مین نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو ذکر کرتے تہے کہ محمد بن عقبہ کہتے تہے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جہوٹ کہدیتے تہے اپنی حدیث مین

باب مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي باب دعوت قبول کرنیکے بیان مین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت مین جاؤ جب بلائی جاؤ **ف** اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے روایت ہے + حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ باب بن بلایا مین جو بغیر بلائی آوے اُسکے بیان مین **عن** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہا انہون نے آیا ایک شخص کہ نام اوسکا ابو شعیب تہا اپنے غلام کے پاس کہ اُسے لحام کہتے تہے اور کہا اُس سے پکا ہمارے لئے اتنا کہانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو اسلئے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین اثر بہوک کا سو پکایا اُس غلام نے کہانا

پہر بلا بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینوں سمیت جو انکے ساتہہ تہے سو جب کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانیکو تو ساتہہ ہو لیا آپکے ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نتہا پہر جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سی کہا کہ ہمارے ساتہ ایک اور آدمی بہی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نتہا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بہی آوے تو صاحب خانہ نی کہا ہمنے اجازت دی وہ بہی آوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عمر سی بہی روایت ہے **باب ماجاء فی تزویج الابکار** باب باکرہ سی نکاح کرنیکے بیان مین **عن** جابر بن عبد اللہ قال تزوجت امرأة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر فقلت نعم قال بكرا ام ثيبا فقلت لا بل ثيبا فقال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك فقلت يا رسول الله ان عبد الله مات وترك سبع بنات او تسعا فجئت بمن تقوم عليهن قال فدعا لي **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہون نے نکاح کیا مین نے ایک عورت سی اور آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچہا آپنے کیا نکاح کیا تمنے اے جابر سو کہا مین نے ہان فرمایا آپنے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا مین نے بیوہ سی آپنے فرمایا کسی کنواری سی کیون نہ نکاح کیا کہ وہ تجہسے کہیلتی اور تو اوس سے سو عرض کیا مین نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبد اللہ نے وفات پائی یعنے جابر کے والد نے اور چہوڑ گئے سات لڑکیان یا نو راوی کو شک ہے تو مین ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے انکی اور پرورش کرے اور لڑکونکا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہی ویسا باکرہ سی کہان ہوتا ہی تو حضرت نے دعا کی میرے لیے **ف** اس باب مین ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سی بہی روایت ہے ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ماجاء لا نکاح الا بولي باب اس بیان مین کہ نکاح درست نہین ہوتا بغیر ولی کے **حدثنا** علي بن حجر نا شريك بن عبد الله عن ابي اسحق ح وثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابي اسحق ح وثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن اسرائيل عن ابي اسحق ح وثنا عبد الله بن ابي زياد نا زيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحق عن ابي اسحق عن ابي بردة عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي **ترجمہ** روایت کی ہمسے علی بن حجر نی انہون نے شریک بن عبد اللہ سے انہون نے ابی اسحق سی + اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے ابو عوانہ سی انہون نے ابی اسحق سے + پہر کہا مؤلف نی روایت کی ہمسے بندار نی انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے اسرائیل سے انہون نے ابی اسحق سی + یہ کہا مؤلف نی روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نی انہون نے زید بن حباب سے انہون نے یونس بن ابی اسحق سے انہون نے ابی اسحق سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہین ہوتا بغیر ولی کے **ف** اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بہی روایت ہے **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة نكحت بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے اپنا ولی کے بغیر اجازت کے تو نکاح اسکا باطل ہے نکاح اسکا باطل ہے نکاح اسکا باطل ہے پہر اگر خاوند نی اوس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو مہر کامل ہے عوض میں اسکے جو حلال کیا اسنے اسکی فرج کو یعنی اسنے صحبت کی عوض میں پہر اگر تنازع اور اختلاف کریں تو بادشاہ اسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید انصاری نے اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگون نے جو حافظ ہین حدیث کی ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسی کی حدیث یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اسمین اختلاف ہے روایت کیا اسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا اسکو اسباط بن محمد اور زید بن حباب نے یونس ابن ابی اسحق سی انہون نے ابی اسحق سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نی یونس بن ابی اسحق سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہین ذکر کیا اسمین ابی اسحق کا اور مروی ہے یونس ابن ابی اسحق سے وہ روایت کرتی ہین ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحق سے انہون نے ابی موسی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا **لا نكاح الا بولي** یعنے نکاح درست نہین بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نی سفیان سے روایت کی انہون نے ابی اسحق سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسے سے اور یہ صحیح نہین یعنے ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند مین اور روایت ان لوگون کی کہ روایت کرتی ہین ابی اسحق سے وہ ابی بردہ سی وہ ابی موسی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکاح درست نہین بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہی اسلئے کہ سننا ان لوگونکا ابی اسحق سے اوقات مختلفہ مین ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکہنے والے اور بہت ثابت ہین حدیث مین ان لوگون سے زیادہ جو روایت کرتی ہین ابی اسحق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگونکی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہی یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگونکی روایت جو ابو اسحق سے روایت کرتی ہین بہتر ہی اسلئے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا ہی اس حدیث کو ابی اسحق سی ایک مجلس مین اور ان لوگون نے سنا ہی ابی اسحق سے کئی مجلسون مین اور اسکی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس مین سنا ہی یہ ہے کہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے انہون نے ابو داؤد سی کہا خبر دی

ہمکو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحق سے کہا سنی ہے تمنے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ** سو کہا ابو اسحق نے ہاں پس
معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہی اور اسرائیل بہت ثابت یعنی خوب روایت کرنیوالے ہیں ابی اسحق کی روایتوں کو سنا میں نے محمد ابن مثنیٰ سے کہتے
تھے سنا میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے کہتے تھے مجھسے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی ہیں ابی اسحق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحق کی روایتوں کو
خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے
انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج ابن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیثیں جو مروی ہیں عروہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تمنے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلیمان نے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا اسی
سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوا اسمعیل بن ابراہیم کے کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا
اسمعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اسلئے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتب میں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف
کہا یحییٰ نے اسمعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے علماء صحابہ کا جیسے عمر ابن خطاب
اور علی بن ابی طالب و عبد اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہم میں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے کہ انہوں نے کہا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید ابن مسیب
اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب ما جاء لا نكاح
الا ببينة** باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے **عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة قال
يوسف بن حماد رفع عبد الاعلى هذا الحديث في التفسير واوقفه في كتاب الطلاق ولم يرفعه ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا
کرنیوالی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبد الاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا
کتاب الطلاق میں اور مرفوع نکیا **روایت کی** ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ
اُسنے مرفوع کیا ہو اور وہی جو روایت کی عبد الاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعًا اور مروی ہے عبد الاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفًا اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن
عباس سے انہی کا قول کہ **لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ** یعنے نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید ابن ابی عروبہ سے اسی کے مانند موقوفًا اور اس باب میں عمران ابن
حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے تابعین وغیرہم سے کہ کہتے ہیں نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اسمیں
اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اسمیں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اسمیں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنے دونوں ملکر گواہی ایک وقت واحد
میں نہوا اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ ہوں تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جایز نہیں جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہوں اور بعض اہل مدینہ نے
کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کی بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنے اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحق ابن ابراہیم نے
اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب ما جاء في خطبة النكاح** باب خطبہ نکاح میں **عن
عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات والطيبات
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل
فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال ويقرأ ثلاث آيات قال عبثر ففسره سفيان الثوري اتقوا الله حق
تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۝ اتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا ۝ اتقوا الله وقولوا قولا سديدا الاية ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکھایا
ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت یعنے نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ نستعینہ

پہر پیچھا ہو لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم تینوں سمیت جو اُنکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانیکو تو ساتھ ہو لیا آپکے ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا یہ جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے تو صاحب خانہ نے کہا ہمنے اجازت دی وہ بھی آوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

باب مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ باب باکرہ سے نکاح کرنیکے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا اُنہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپنے کنواری عورت ہے یا بیٹہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپنے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھسے کہیلتی اور تو اُس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ لئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے انکی اور پرورش کرے اور لڑکوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے نیا باکرہ سے کہاں ہوتا ہے تو حضرت نے دعا کی میرے لئے **ف** اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ **ترجمہ** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابی اسحق سے + اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے ابو عوانہ سے اُنہوں نے ابی اسحق سے + یہ کہا مؤلف نے روایت کی ہمسے بندار نے اُنہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابی اسحق سے + یہ کہا مؤلف نے روایت کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے اُنہوں نے زید بن حباب سے اُنہوں نے یونس بن ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے **ف** اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے اپنا ولی کے بغیر اجازت کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اُس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اُسپر کامل مہر ہے عوض میں اُسکے جو حلال کیا اُسنے اسکی فرج کو یعنی اُس سے صحبت کے عوض میں پھر اگر تنازع اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اُسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید انصاری نے اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کی ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسی کی حدیث یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اُسمیں اختلاف ہے روایت کیا اسکو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط بن محمد اور زید بن حباب نے یونس بن ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی اسحق کا اور مروی ہے یونس ابن ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ یعنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی اُنہوں نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اور یہ صحیح نہیں یعنے ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت اُن لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اسلئے کہ سننا اُن لوگوں کا ابی اسحق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں اُن لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اسلئے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا ہے اس حدیث کو ابی اسحق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحق سے کئی مجلسوں میں اور اسکی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے اُنہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دی

ہمکو شعبہ نے کہا سنا مین نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحق سے کہا سُنی ہے تمنے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ سو کہا ابو اسحق نے ہان
معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت مین ہی اور اسرائیل بہت ثابت یعنی خوب روایت کرنیوالے ہین ابی اسحق کی روایتو نکو سنا مین نے محمد ابن مثنّی سے کہتے
تھے سنا مین نے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتے تھے مجہسے جو فوت ہوگئین ثوری کی حدیثین جو مروی ہین ابی اسحق سے تو یہی سبب تہا کہ مین نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحق کی روایتونکو
خوب بیان کرتے تہے اور عائشہ کی حدیث اس بابمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہین بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسی سے اُنہون نے زہری سے
اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج ابن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیثمین جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت
کرتے ہین عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی مین نے زہری سے اور پوچھا مین نے کہ تمنے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلیمان نے بیان کی ہے تو اُنہون نے انکار کیا اسی
سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحیی بن معین سے کہ اُنہون نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہین بیان کیا سوا اسمٰعیل بن ابراہیم کے کہا یحیی بن معین نے اور سننا
اسمٰعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہین اسلئے کہ صحیح کی اُنہون نے اپنی کتاب مین عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کی کتابون سے مقابلہ کرکے جو سنی تہی ابن جریج سے اور ضعیف
کہا یحیی نے اسمٰعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہین بغیر ولی کے علما صحابہ کا جیسے عمر ابن خطاب
اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہم ہین اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے کہ اُنہون نے کہا نکاح درست نہین بغیر ولی کے انہین مین ہین سعید ابن مسیّب
اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق **بَابُ مَا جَاءَ لَا نِکَاحَ**
اِلَّا بِبَیِّنَةٍ باب اس بیان مین کہ نکاح درست نہین بغیر گواہون کے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ قَالَ
یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فِی التَّفْسِیْرِ وَاَوْقَفَهٗ فِیْ کِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ یَرْفَعْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا
کرنیوالی وہی عورتین ہین جو اپنے نکاح کرتی ہین بغیر گواہون کے کہا یوسف بن حماد نے یعنے جو راوی اس حدیث کے ہین مرفوع کیا عبدالاعلی نے اس حدیث کو تفسیر مین اور موقوف روایت کیا
کتاب الطلاق مین اور مرفوع نکیا **روایت کی** ہے قتیبہ نے اُنہون نے غندر سے اُنہون نے سعید سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہین جانتے کسیکو کہ
اُسنے مرفوع کیا ہوگا مگر وہی جو روایت ہے عبدالاعلی سے سعید سے اُنہون نے قتادہ سے مرفوعًا اور مروی ہے عبدالاعلی سے اُنہون نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفًا اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن
عباس سے انہی کا قول کہ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ یعنے نکاح درست نہین بغیر گواہون کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگون نے سعید ابن ابی عروبہ سے اسی کے مانند موقوفًا اور اس بابمین عمران ابن
حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ کا اور جو بعد اُنکے تھے تابعین وغیرہم سے کہ کہتے ہین نکاح درست نہین ہوتا بغیر گواہون کے ہمارے نزدیک اسمین
اختلاف نہین سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علما سے اسمین اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمین کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنے دونون گواہی وقت واحد
مین نہو اور دونو ایک وقت مین نکاح مین حاضر نرہے ہون تو اکثر علما کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جایز نہین جبتلک دونون گواہ ایک ساتھ عقد نکاح مین حاضر نہون اور بعض اہل مدینہ نے
کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کی بعد تو نکاح جایز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنے اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہوگیا اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحق ابن ابراہیم نے
اہل مدینہ سے اور کہا بعض علما نے ایک مرد اور دو عورتونکی گواہی جایز ہے نکاح مین اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُطْبَةِ النِّکَاحِ** باب خطبہ نکاح مین **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ
فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَیَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ قَالَ عَبْثَرُ فَفَسَّرَهٗ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ
تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا الاٰیة **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ سکہلایا
ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہون نے تشہد نماز کا یہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ سے وَرَسُوْلُهٗ تک اور تشہد حاجت یعنے نکاح وغیرہ کا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُهٗ

اور معنی اسکی یہ ہین کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے مدد مانگتی ہین اُس سے اور مغفرت چاہتی اور پناہ مانگتی ہین اللہ کے ساتھ اپنی نفسونکی شرارت سے اور بُری عملون سے جسکو راہ بتاوی اللہ اُسکا بہکانے والا کوئی نہین اور جسکو وہ بہکاوے اُسکا راہ دکہلانیوالا کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اُسکے اور بہیجے ہوے ہین اُسکی اور تشہد اول کے معنے کتاب الصلوۃ مین گذری کہا راوی نے اور پڑہین تین آیتین یعنے اس تشہد نکاح کی بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اسکی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتین یہ ہین اِتَّقُوا اللّٰہَ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اُسکی یہ ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنیکا اوسکے مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جسکا نام لیکر تم سوال کرتی ہو اور اسکے نام سے ناتی جوڑتی ہو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ بعد یُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَالَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَمَن يُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَهُ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ۔ یعنے کہو تم بات پکی کہ بناوی اللہ تمہارے کام اور بخشدے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ پہونچا بڑی مُراد کو **ف** اسباب مین عدی ابن حاتم سے بھی روایت ہے ۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ہے حدیث اعمش نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی الاحوص سے اُنہون نے عبداللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی عُبیدہ سے اُنہون نے عبداللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حدیثین صحیح ہین اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کردیا ان دونون کو اور یون کہا کہ روایت ہے ابی اسحق سے اُنہون نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علما نے کہ نکاح جایز ہے بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالمونکا **عَنْ** أَبِي هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطۡبَةٍ لَيۡسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالۡيَدِ الۡجَذۡمَاءِ ۔ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبے مین تشہد نہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑہی کا ہاتہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اسۡتِيمَارِ الۡبِكۡرِ وَالثَّيِّبِ ۔ باب کنواری اور بیوہ عورت سے نکاح کا اذن لینے کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لَا تُنۡكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسۡتَأۡمَرَ وَلَا تُنۡكَحُ الۡبِكۡرُ حَتّٰى تُسۡتَأۡذَنَ وَإِذۡنُهَا الصُّمُوتُ ۔ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اُس سے اجازت نہ لیجاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نکیا جاوے جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اُس سے پوچہیں تو وہ چپ رہے **ف** اسباب مین عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عُرس ابن عمیرہ سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالمونکا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نکریں جبتک اُس سے حکم نہ لیں اگرچہ اُسکا باپ ہی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اُسکے حکم کے نکاح کردیا اور اُسنے پسند نکیا تو نکاح درست نہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علما کا کنواری لڑکی مین کہ اُسکا باپ نکاح کرے تو اکثر علما کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کردیا اُسکے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اُسکے حکم کے اور وہ راضی نہین اُس نکاح سے تو نکاح درست نہین اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کردینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جایز ہے اگرچہ لڑکی اُس سے راضی نہو اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** ابۡنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ الۡأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفۡسِهَا مِنۡ وَلِيِّهَا وَالۡبِكۡرُ تُسۡتَأۡذَنُ فِي نَفۡسِهَا وَإِذۡنُهَا صُمَاتُهَا ۔ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے یعنے ولی کا اُسپر جبر نہین ہو سکتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چُپ رہنا اُسکی یہی اجازت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہین مالک ابن انس سے اور بعضے لوگون نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جایز ہے اور اس حدیث سے اُنکا دعوی ثابت نہین ہوتا اسلئے کہ مروی ہے کئی سندونسے بواسطہ ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جایز نہین بغیر ولی کے اور اسی پر فتوی دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نکاح جایز نہین بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنے ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے اُسکے معنی اکثر علما کی نزدیک یہی ہین کہ ولی بغیر اُسکے حکم اور خوشی کے نکاح نکرے اور اگر کیا بھی تو باطل ہے نہ کیا نکاح بغیر ولی کے جایز ہوا اور یہی ثابت ہوتا ہی خنساء بنت خذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تہا اُنکا اُنکی باپ نے اور وہ بیوہ تہین اور ناخوش تہین اُس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح توڑ دیا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي إِكۡرَاهِ الۡيَتِيمَةِ عَلَى التَّزۡوِيجِ ۔ باب اس بیان مین کہ یتیم لڑکی پر نکاح کی لئے جبر درست نہین **عَنْ** أَبِي هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ الۡيَتِيمَةُ تُسۡتَأۡمَرُ فِي نَفۡسِهَا فَإِنۡ صَمَتَتۡ فَهُوَ إِذۡنُهَا وَإِنۡ أَبَتۡ فَلَا جَوَازَ عَلَيۡهَا ۔ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اُسکے نکاح کے لئے حکم لیا جاوے پہر اگر وہ چُپ رہی تو یہی اُسکا حکم ہے اور اگر انکار کیا اُسنے تو اُسپر زبردستی نہین پہنچتی **ف** اسباب مین ابی موسی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے یتیم لڑکی کے نکاح مین بعض علما نے کہا کہ اگر اُسکا نکاح کر دیا بے اُسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جبتک وہ بالغہ نہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اُسکو اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول کرے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضون نے کہا نکاح جایز نہین یتیمہ کا جبتک بالغہ نہو اور خیار نکاح مین جایز نہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالمونکا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگئی

لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اُسکا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جایز ہے اور اُسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائی اسپر حضرت عائشہ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زفاف کیا اُنسے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہو گئی تو وہ گویا عورت ہے یعنی جوان ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ** باب اُس لڑکی کے بیان میں جسکی دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہو گئی اور جسنے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اُسکی ہے جسنے پہلے خریدی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اسمیں کسیکا اختلاف کہ جب ایک نے دو ولی میں سے ایک نے اُسکا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو خبر نہ تھی اُسنے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایکہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد اور اسحق کا **بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ** باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُوْرِ النِّسَاءِ** باب عورتوں کے مہر کے بیان میں **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَجَازَهُ **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن عبید اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان اور مال سے دو جوتیوں پر اُسنے کہا ہاں تو آپنے اُس نکاح کو جایز رکھا **ف** اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جسپر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارُكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپکو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھسے نکاح کر دیجیے اسکا اگر آپکو اُسکی حاجت نہیں ہے آپنے فرمایا کچھ تیری پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اُسنے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہہ بند سو فرمایا آپنے اگر تو اپنا تہہ بند اُسے دیدیگا تو تو بے تہہ بند بیٹھا رہیگا سو فرمایا آپنے ڈھونڈھ کوئی چیز کہا اُسنے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپنے کچھ تو ڈھونڈھ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈھ آیا وہ اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپنے تجھے کچھ قرآن یاد ہے اُسنے کہا ہاں فلانی فلانی سورت کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپنے میں نے تیرا نکاح کر دیا اُسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اُس عورت کو پڑھا دیجیو یہی اُسکا مہر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کی موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اُسکے پاس نہو تو نکاح جایز ہے اور اُسکو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دیگا اور بعضوں نے کہا نکاح تو جایز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا ++ **عَنْ** اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلٰكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے

ابن الخ... فرمایا عمر بن خطاب نے بہت بڑا مہر عورتوں کا اسلئے کہ اگر مہر بڑا نا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقوی کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولی اور بہتر اسکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہیں معلوم ہے ہمکو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علما کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتی ہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا
باب اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا
ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا اُنکا مہر ٹھہرایا **ف** اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی
پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اُسکو کہ عتق کو مہر ٹھہراوے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اُسکا سوا عتق کے مقرر کرے اور قول اول
زیادہ صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ باب اسکی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ
تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ
ترجمہ روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اُنکی نیکیوں کا ثواب دونا ملیگا ایک وہ بندہ کہ جسنے حق
ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقا وں کا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا دوسرے وہ شخص جسکے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اُسکو دینداری سکھاوے اور خوب دینداری سکھاوے پھر آزاد کر کر
نکاح کر لے اُس سے اور یہ سب اللہ تعالی کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے سنانے نیکنامی کے خیال سے نکرے تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی
کتاب یعنی توراۃ و انجیل پر یا ایک پر اِن دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا توریت کے بعد انجیل تو اُس پر بھی ایمان لایا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ہی **حکایت** کی ہمسے
ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے ہیں حی کے ہیں روایت کی اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مانند اسی حدیث کے معنے میں **ف** حدیث ابی موسی کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسی کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن
صالح بن حی سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا باب اُس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کرے اور قبل صحبت کے
طلاق دیدے تو اُسکی بیٹی سے اُسکا نکاح جایز ہے یا نہیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ
بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا **ترجمہ** روایت ہے
عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت بھی کی اُس سے تو اُسکو حلال نہیں
اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اُس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دیدیا اُسکو تو جایز ہے اسکی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اُس سے یا نکی درست
نہیں اُسکو اُس عورت کی ماں سے نکاح کرنا کہا ابو عیسی نے اِس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن
لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی نے کسی عورت سے اور طلاق دیدیا اسکو قبل صحبت کے حلال ہے اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے
کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دیدی اُسکو قبل صحبت کے بھی تو بھی اُسکی ماں سے نکاح درست نہیں یعنے بعد صحبت کے تو بدرجہ اولی درست نہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ تعالی
جل شانہ نے وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ یعنے حرام ہیں تمپر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا
آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا باب اُسکے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کر لے اور یہ شخص اُسکو صحبت سے پہلے طلاق دیدے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے
کہا آئی زوجہ رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دیا اُنہوں نے مجھکو اور تین طلاق دیے سو نکاح کر لیا میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے
اور اُنکے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے کپڑا لٹکا یعنے رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپنے تو کیا چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرے نکاح اُنکو یہ کبھی نہیں ہو سکتا جبتک تو اُسکی یعنے

عبدالرحمن کی لذت جماع نہ چکہی اور وہ تیری لذت نہ چکہی **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصا اور ابو ہریرہ سے روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا صحابہ وغیرہم کا کہ جب
عورت کو اُسکے شوہر نے تین طلاق دی اور اُسنے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اُسنے طلاق دیدیا قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جبتک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو **باب** ماجاء فی المحل
والمحلل لہ باب محل اور محلل لہ کے بیان میں **عن** جابر وعلی قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المحل والمحلل لہ ترجمہ روایت ہے جابر اور حضرت علی سے کہا
اُن دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محل اور محلل لہ پر **مترجم** کہتا ہے جسنے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ہوں اور ایک مرد اُس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اسکو
طلاق دیدونگا تاکہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جاوے تو اس مرد کو محلل کہتے ہیں یعنی حلال کرنیوالا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جسنے طلاق دی تھی اسکو محلل لہ
کہتے ہیں یعنے حلال کی گئی اُسکے لئے عورت مگر یہ ہونا باعتبار اُنکی نیت کے ہے ورنہ عورت کی حلال نہ ہوگی خاوند اول پر اسلئے کہ آگے مولانا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک میں آتا ہے
یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں محلل والمحلل لہ اور ایک میں محل والمحل لہ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اسمیں بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور شوہر اول میں
تو ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں وجہ لعن یہ ہے کہ گویا اُسنے اپنے جماع کو وجہ حل اور سبب اجرت لینے کا ٹھیرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لئے مقرر کیا گیا ہے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ
اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے
علی سے اور عامر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قایم نہیں اسلئے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علما نے انہیں میں ہیں احمد
بن حنبل بھی اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اور روایت
کی ہے مغیرہ اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے **روایت** کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے
ہذیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمن بن
ثروان ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور
سوای اُنکے اور یہی قول ہے فقہا تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ وکیع بھی اسکے قایل تھے اور کہتے
تھے کہ پھینک دینا چاہئے بات اُن لوگوں کی جو رائے پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اُسے حلال کر دے شوہر
اول کے لئے اور پھر اُسکو جی چاہے کہ اُس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں **باب** ماجاء فی نکاح المتعۃ باب متعہ کے
نکاح کے بیان میں **عن** علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء وعن لحوم الحمر الاھلیۃ زمن خیبر ترجمہ روایت ہے علی بن
ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدہوں کے گوشت کہانے سے جس سال فتح خیبر ہوا **ف** اس باب میں سبرہ جہنی اور ابو ہریرہ
سے روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسیقدر رخصت متعہ کی اور پھر اُنہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی اُنکو
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علما نے متعہ کے حرام ہونیکا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **روایت** کی ہم سے محمود بن غیلان
نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے
کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اُسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اسکی
خدمت کرتی اور مال و اسباب کی حفاظت کرتی رہتی اور اسکا کہانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ یعنے مومن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے
ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کہولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جنکی مالک ہیں ہاتھ اُنکے یعنے لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس نے جو فرج ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے **باب** ماجاء
من النہی عن نکاح الشغار باب اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے **عن** عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار
فی الاسلام ومن انتھب نھبۃ فلیس منا ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب ہے اور نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہئے مسلمانوں کو اور جو اچک
لیوے کسی مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں **مترجم** کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کرے کہ سب اپنے اپنے
جانور اُسکے پاس لاویں تو کہ اسمیں سے زکوٰۃ لیلوے اسکو حضرت نے منع فرمایا کہ اسمیں مال والوں اور مواشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں اُنکی چراگاہ اور پانی

چار چھوڑ دینی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو **ف** ایسا ہی روایت کی معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت ہے مجھ کو محمد بن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور انکے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی یہی ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اُس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر انسے نہیں تو میں پتھر مارونگا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق

باب ما جاء فی الرجل یسلم و عندہ اختان باب اُسکے بیان میں جو مسلمان ہوا اور اُسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں **عن** ابی وہب الجیشانی انہ سمع ابن فیروز الدیلمی یحدث عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختر ایتھما شئت **ترجمہ** روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو انمیں سے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام ہوشع ہے

باب الرجل یشتری الجاریۃ وھی حامل باب اُسکے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے **عن** رویفع ابن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یسق ماءہ ولد غیرہ **ترجمہ** روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان لاتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی اپنا نہ سینچے دوسرے کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اسکو اگر خرید لے تو اُس سے صحبت نہ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اُس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے

باب ما جاء فی الرجل یسبی الامۃ ولھا زوج ھل یحل لہ وطؤھا باب اسکے بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو کہ اسکا شوہر بھی ہو تو قید کرنیوالے کو اُس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں **عن** ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس ولھن ازواج فی قومھن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کئی ہمنے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں تقسیم کی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور اُن عورتوں کے خاوند بھی تھے انکی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی وقت اُتری یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنے حرام ہی تمہ کو اور صحبت کرنا خاوند والی عورتوں سے مگر جنکے مالک ہوجاویں تمہارے ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی الخلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے

باب ما جاء فی کراھیۃ مھر البغی باب زنا کی اُجرت حرام ہونیکے بیان میں **عن** ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتّے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے **ف** اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے حدیث ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ باب اس بیان میں کہ ایک شخص کے پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے **عن** ابی ھریرۃ قال قتیبۃ یبلغ بہ وقال احمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنے مثلاً ایک شخص دس روپیہ کو کوئی چیز بیچ گیا ہی کسی کے ہاتھ تو دوسرا بیچے چیز آٹھ روپیہ کو اُسکے ہاتھ بیچکر پہلے شخص کی چیز کو پھیر دلادے اور نہ پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جسکو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہو چکی ہے **ف** اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انس نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جو منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اُس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اُسکے کسیکو جائز نہیں ہے کہ اسکو پیغام دیوے اور کہا شافعی نے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنے ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اُس سے تو پھر کسیکو نہیں پہونچتا کہ اسکو پیغام دیوے ہاں البتہ اسکی رضامندی اور رغبت معلوم ہونیکے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اسکی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام

قَالَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى اِمْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى
اِمْرَأَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے اگر چاہے تو میں بھی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی
باکرہ عورت کا اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اُسکے پاس تین دن یعنے بعد سات دن یا تین دن کے باری مقرر کرے **ف** اس باب
میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اسکو محمد بن اسحق نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے انس سے اور بعضوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر
عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اُس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب دونوں کے پاس رہنا شروع
کرے اور اگر اُس نے کسی بیوہ عورت سے نکاح کیا تو تین دن برابر روز و شب اسکے پاس رہے پھر ایک ایک شب سب بیویوں کے پاس رہنا شروع کرے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ یعنی
سوتوں کو برابر رکھنے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا
تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور کہتے یا اللہ یہ ہے
تقسیم میری اُس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت نہ کر مجھکو اُس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنے محبت وغیرہ میں **ف** حضرت عائشہ کی حدیث ایسی ہی روایت
کی کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں
میں آخر حدیث تک اور روایت کی سوا حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے
فرمایا کہ ملامت نہ کر مجھکو اُس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اُس سے محبت قلبی اور مودت دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علما نے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے اُنمیں یعنی شب باشی وغیرہ میں جسمیں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آویگا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اُسکا جھولا مارا ہوا
ہوگا **ف** مرفوع کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے اُنہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنے یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ
حضرت کی فرمائی ہوئی تھی یا کیا اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا یعنے جب زوجین مشرکین میں سے ایک کوئی مسلمان
ہو تو کیا حکم ہے اسکے بیان میں **عَنْ** ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ
جَدِيْدٍ **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے **ف** یہ حدیث ایسی ہے کہ
اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب اسلام لاوے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اسکے شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اسکی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ
مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے پھیر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو
ابی العاص بن ربیع کی پاس چھہ برس کے بعد پہلی نکاح سے اور دوبارہ نکاح نہ کیا **ف** اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن نہیں جانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ وہم ہے
داود بن حصین سے اُنکی یاد سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا
كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مسلمان ہو کر حضرت کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اُسکی عورت مسلمان ہو کر
پھر کہا اس مرد نے یارسول اللہ وہ میرے ساتھ اسلام لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ نے اسکو اسکے شوہر پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے
کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع
پر ساتھ نئے مہر اور نئے نکاح کی سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہے ازروئے اسناد کے اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوْتُ
عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا یعنے اُس ناکح کا بیان جو قبل تقرر مہر مر جاوے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ
بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا جس نے نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مہر نہ مقرر کیا تھا اسکے لئے کچھ پھر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مرگیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اسکی مثل کی عورتوں کے برابر کمی ہے نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے اور اسکو میراث ہے پھر کھڑے ہوگئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بھی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہوگئے اس بشارت کی سننے سے عبداللہ بن مسعود **ف** اسباب میں جراح سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسکی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہی کی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علمائے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت نہ کی اور مہر مقرر کے قبل مرگیا تو اسکو میراث ہے اور مہر نہیں اور اسپر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں اور مروی ہے شافعی سے کہ وہ مصر میں جو تھے پھر گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ یہ باب میں دودھ پلانیکے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ باب اس بیان میں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے **ف** اسباب میں عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنے نسب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کچھ انمیں اختلاف ہو **مترجم** کہتا ہے کہ جیسے نسب سے سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی ہیں اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ انسے نکاح بھی حرام کبھی صحبت بھی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پرپوتی نواسی اور بہنیں تین طرح ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہوں اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور نانا کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علی ہذا القیاس **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ باب اس بیان میں کہ دودھ مرد کیطرف منسوب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے سو اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنیکی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دونگی جبتک پوچھ نہ لونگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہو تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا کہا حضرت عائشہ نے مجھکو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر فرمایا آپنے وہ چچا ہے تیرا چاہئے کہ آوے تیرے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرام کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنے مرد کی دودھ کو اور اصل اسباب میں حدیث ہے حضرت عائشہ کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کی دودھ کی اور پہلا قول صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰىهُمَا جَارِيَةً وَالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اسکے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اسکی موطوء ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہیں درست ہے اسلئے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کی جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں **ف** اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ باب اس بیان میں کہ ایک دو بار اگر لڑکا مونہہ میں دودھ لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی ہے حرمت رضاعت کی ایکبار یا دو بار دودھ چوسنے سے **ف** اسباب میں ام فضل اور ابی ہریرہ اور زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ

جو بیٹی ہیں زبیر کی اُنہوں نے زبیر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور روایت کیا اُسمیں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کی نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ نے اُتری تھی قرآن میں یہ آیت عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اُسمیں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا روایت کیا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا اسحاق بن موسی انصاری نے اُنہوں نے معن سے اُنہوں نے مالک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اور حضرت عائشہ یہی فتوی دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور یہی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اسی حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایکبار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کی قول کی طرف جاوے تو وہ بھی مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا اُنہوں نے اسمیں حکم دینے سے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ باب اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے اُنہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبد اللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت فلانے کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا اُسنے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے حضرت نے کہا پھر آیا میں اُنکے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہو اب تو اُسنے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو **ف** حدیث عقبہ بن حارث کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اُسمیں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دَعْهَا عَنْكَ اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لئے اور ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اُس سے قسم لیجاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاع میں کافی نہیں جب تک زیادہ نہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت انکی ابو محمد ہے اور عبد اللہ بن زبیر نے انکو قاضی کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی جورو کو چھوڑ دے تو میں پرہیزگاری ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ باب اس بیان میں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پئے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ دودھ انتڑیوں میں نہ پہنچے پستان سے اور قبل دودھ چھڑانے کے ہو یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اُسکے اندر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پئے اور جو دو برس کامل کے بعد پئے تو اُسکا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹی ہیں زبیر کی اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہیں ہشام بن عروہ کی

بَابُ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ باب اس چیز کے ادائے حق کے بیان میں

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اُنہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیا چیز ادا کرے مجھ سے یعنی میری طرف سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دیا تو اُسکا حق ادا ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحیی بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسمٰعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو بیٹے

روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی ان لوگوں نے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی ان لوگوں نے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے

انہوں نے پوچھا مَا یُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ اسکے معنی یہ ہیں جو حضرت سے پوچھا اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے ملاقات کی ہے اور وہ ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر ہے

اس کا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہ ... یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابی الطفیل سے ... مذمۃ رضاع یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا

سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے اسکے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ بیٹھیں اسپر پھر جب چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہوں نے

... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ** باب اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ

عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو اختیار دیا

اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اختیار کیا اُسنے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے الگ ہو گئی اور اگر اسکا شوہر آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے

اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا سو اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح

ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے

دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اسکو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علما کے کہتے ہیں اگر ہو لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر وہ

آزاد ہو تو اسکو اختیار نہیں اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے

اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہا حضرت عائشہ نے شوہر بریرہ کا حُر تھا سو اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے

انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بریرہ کے قصے کی کہا اسود نے اور زوج اسکا حُر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم تابعین کا اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور

اہل کوفہ کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ بَرِيرَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا وَإِنَّ

دُمُوعَهُ لَتَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا وہ

دیکھ رہا ہوں میں اسکو مدینہ کے رستوں اور کناروں میں پھرتا تھا اور آنسو اسکے بہتے تھے اسکی ڈاڑھی پر منّا تا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اسکو سو نہ مانا بریرہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی

عروبہ کا یہ نیہ میں نام ہے اور کنیت انکی ابوالنضر ہے **مترجم** کہتا ہے بریرہ لونڈی ایک یہود کی لونڈی تھی انکو حضرت عائشہ نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت

نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اسکی نکاح میں رہے یا نکاح فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو تو اسکو اختیار ہے کہ خاوند

پاس رہے یا نہ رہے اور اسمیں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسکو اختیار ہے خواہ خاوند اسکا حُر ہو یا غلام اور تینوں اماموں کے نزدیک اسکو اختیار جبھی ہے کہ خاوند اسکا غلام ہو اور اگر دونوں ساتھ

آزاد ہوں تو کسیکے نزدیک اختیار نہیں اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حُرّہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصرا **بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ** باب اس

بیان میں کہ اولاد عورت کے مالک یا شوہر کی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا عورت کے بستر کا ہے یعنی شوہر یا مالک اسکا اور زانی کو پتھر ہیں **ف** اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ

اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید ابن ارقم سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید ابن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے

اور اسی پر عمل ہے عالموں کا **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ** باب اس بیان میں کہ جو کسی عورت کو دیکھے اور اسکو خوش آوے **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ

فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی

یعنی صحبت کی اور باہر نکلکر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے صحبت کرے اپنی

بی بی سے کہ اسکی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس تھی یعنی فرج **ف** اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ ...

دستہ ڈالی گئے اور مٹی میں تنبر کی **باب** ماجاء في حق الزوج على المرأة باب شوہر کے حق کے بیان میں عورت پر **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت
آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسیکو کسیکے سجدہ کرنیکا تو حکم کرتا عورت کو
کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے **ف** اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ ابن ابی اوفی اور طلق ابن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت
ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے محمد ابن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے **عن** طلق بن علي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتأته وان كانت على التنور **ترجمہ** روایت ہے طلق ابن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بلاوے
کوئی آدمی اپنی بیوی کو واسطے جماع کی تو فورا حاضر ہو اور اگرچہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ايما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم اس کو
راضی رہا اور اسیطرح وہ رات کاٹی تو داخل ہوگی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء في حق المرأة على زوجها باب عورت کے حق کی بیان میں جو مرد پر ہے
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مومنوں سے کامل تر ایمان میں وہ ہیں جنکی اخلاق اچھی ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں **ف** اس
باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** سليمان بن عمرو بن الاحوص قال حدثني ابي انه شهد حجة الوداع مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ وذكر في الحديث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خيرا فانما هن عوان
عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان
اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فاما حقكم على نسائكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون و
لا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن عمرو ابن احوص سے کہا انہوں نے
روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اسکی اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس
حدیث میں ایک قصہ اسمیں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو اچھی طرح خیرخواہی کرو عورتوں کی اسلئے کہ وہ قید میں تمہارے نزدیک تم انپر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اسکی یعنی صحبت وغیرہ
مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنے شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کرو انکا بستر اور ایسا مارو انکو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنے بہت مار نہ مارو سو اگر کہا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو انپر تکلیف
دینے کی راہ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر بات چیت کرنے کو نہ بٹھا دیں ایسے کو کہ تم راضی
نہیں اُس سے اور گھر میں نہ آنے دیویں انکو جس سے تم راضی نہیں ہو آگاہ ہو اور انکا حق تم پر یہ ہے کہ خوبی سے پہناؤ انکو اور کھلاؤ انکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا عوان
عندکم یعنے وہ قید میں تمہارے ہاتھ میں **باب** ماجاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے **عن**
علي بن طلق قال اتى اعرابي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل منا يكون في الفلاة فتكون منه الرويحة وتكون في الماء
قلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن فان الله لا يستحيي من الحق **ترجمہ** روایت ہے علی بن
طلق سے کہ ایک عرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بعضا آدمی ہم میں کا جنگل میں رہتا ہے اور اس سے ایک پُسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پاد کرے کوئی تم میں کا تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دُبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات سے کچھ شرماتا نہیں **ف** اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت
اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوائے
اسکی اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے اسکے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث **عن**
علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فليتوضأ ولا تأتوا النساء في اعجازهن **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاد کرے کوئی تم میں سے تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے **ف** یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں علی بن طلق ہی ہیں **عن** ابن عباس

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اُس مرد کو جو جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے پیچھے سے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الزِّيْنَةِ باب اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگار کر کے نکلنا منع ہے **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اترانے والی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اُسمیں روشنی بالکل نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ازدی حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی اُن سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اسکو

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ باب غیرت کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت کرتا ہے اور مومن بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اُسپر **ف** اس باب میں عائشہ اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ اور حجاج کی کنیت ابو الصلت ہے ثقہ کہا ہے انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **روایت** کی ہم سے ابو عیسیٰ نے انہوں نے ابو بکر عطار سے انہوں نے علی بن عبد اللہ مدینی سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اُسکے ساتھ اسکا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات دن کا مگر اُسکے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو بغیر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اُن عورتوں میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اسکا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اُسپر حج واجب نہیں اسلئے کہ محرم بھی سبیل کے ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عز وجل نے فرمایا ہے کہ حج اُسی پر واجب ہے کہ جسکو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے سو علماء کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اسکو راہ کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے کہ اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نہ کرے ایک رات دن کی راہ مگر اُسکے ساتھ محرم ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس جانے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں فرمایا آپ نے حمو تو موت ہے **مترجم** کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب ہیں کہ اُن سے پردہ ضروری ہے اور جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہئے ویسی ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضروری ہے **ف** اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اُسمیں شیطان ہوتا ہے یعنے جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو اُنکے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ نے حرام کہا اسکو کہ شوہر کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرض کہ اُن سے پردہ ضروری ہے

بَابٌ **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتوں کے گھر جنکے شوہر نہیں ہیں گھر میں اسلئے کہ شیطان رواں ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدن میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہمنے اور آپکے بدن میں بھی فرمایا آپنے ہاں میرے بدن میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اُسپر کہ وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجالد بن سعید میں اُنکے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی ابن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ سو مطلب یہ ہے کہ اللہ نے میری مدد کی اسپر کہ میں اُسکی شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اسلئے کہ شیطان اسلام نہیں لاتا ہے یعنے غرض یہ ہے کہ فَأَسْلَمُ جسنے بفتح میم روایت کیا ہے اُسنے تو یہ معنی لئے کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نرہا مگر سفیان نے فَأَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اسکے معنی یہی ہیں کہ میں شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مُغِيبَة اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اگھر میں نہو اور مغیبات اسکی جمع ہے

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہی ہے جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اسکو شیطان یعنی لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی اسکے سبب سے لوگونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اسکی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنے جو جنت میں اُسکی ہے نہ تکلیف دے تو اسکو تجھے اللہ کی مار ہو اسلئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دنوں میں تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسمعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ بیان میں موافق طلاق سنت کے بیان عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے مسئلہ اُس شخص کا طلاق دیا اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اُسنے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجعت کرے اُس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے کہ گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ رہ بھلا دیکھ تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیوں نہ گنا جاویگا اگرچہ دیوانہ ہو جاوے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جاویگی مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ سُنّی ہے کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے وے اُس طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور چھوڑ دے اُسکو کہ عدت گذر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہر میں کہ جماع نکیا ہو اُسمیں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنے اُس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ اور جسکو حیض نہ آتا ہو اُسکی طلاق سُنّی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے یا کہ رجعت نہ ہو سکے بعدہ اگر موطوءہ کو یعنی مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں یا اسی طرح طلاق دینی اسکو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اُسپر رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہوا کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت نے عمر سے فرمایا کہ چپ رہو یعنے اسباب کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاویگا

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے حکم کر اُسکو کہ رجعت کرے اُس سے پھر طلاق دیوے اُسکو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو **ف** حدیث یونس بن جبیر کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی حدیث سالم کی ابن عمر سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے بیوی کو ایسے طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر حیض

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھیگا اللہ تعالی رحمت کی نگاہ سے اُس مرد کو جو جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے پیچھے سے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الزِّیْنَۃِ** باب اس بیان میں کہ عورتونکو سنگار کر کے نکلنا منع ہے **عَنْ** مَیْمُوْنَۃَ ابْنَۃِ سَعْدٍ وَّکَانَتْ خَادِمَۃً لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَۃِ فِی الزِّیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ اَھْلِھَا کَمَثَلِ ظُلْمَۃِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ لَا نُوْرَ لَھَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہین سعد کی اور خدمت کرنیوالی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اترانیوالی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگون کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اُسمین روشنی بالکل نہین **ف** اس حدیث کو ہم نہین جانتے مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ ازدی ضعیف ہین حافظہ کی طرف سے اور وہ سچے ہین اور روایت کی اُنسے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضون نے موسی بن عبیدہ سے اور مرفوع نکیا اُسکو **بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغَیْرَۃِ** باب غیرت کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ غیرت رکھتا ہی اور مومن بھی غیرت رکھتا ہی اور اللہ کو غیرت آتی ہی کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہی اُسپر **ف** اس باب مین عائشہ اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن غریب ہے اور مروی ہی یحیی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتی ہین ابی سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونون روایتین صحیح ہین اور حجاج صواف بیٹے ہین ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ اور حجاج کی کنیت ابو الصلت ہے ثقہ کہا ہی انکو یحیی بن سعید قطان نے **روایت** کی ہم سے ابو موسی نے انہون نے ابو بکر عطار سے انہون نے علی بن عبد اللہ سے کہا پوچھا مین نے یحیی بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحیی نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہین **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَۃُ وَحْدَھَا** باب اس بیان مین کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَّکُوْنُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ زَوْجُھَا اَوِ ابْنُھَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر مین جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اُسکے ساتھ اُسکا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ سفر نکرے کوئی عورت ایک رات دن کا مگر اُسکے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہین عورت کے سفر کرنیکو بے محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علما کا اُس عورت مین جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور کوئی محرم نہو تو آیا وہ حج کرے یا نہین تو کہا ہی بعض علماء نے اُسپر حج واجب نہین اسلئے کہ محرم ہی ستی کے ضروری چیز ہے نہین دیکھتا ہے اور اللہ عز و جل نے فرمایا ہی کہ حج اُسی پر واجب ہی کہ جسکو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کا مضمون یہی ہے سو علما کہتے ہین کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہو تو اُسکو راہ کی طاقت نہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علما نے کہ اگر راہ مین امن ہو تو وہ نکلی حج کے قافلے کی ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نکرے ایک رات اور دن کی راہ کا مگر اُسکے ساتھ محرم ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ** باب اس بیان مین کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہی **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتون کے پاس گھسنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہین آپ حمو مین فرمایا آپنے حمو تو موت ہے **مترجم** کہتا ہی حمو شوہر کے عزیزونکو بولتی ہین اور مراد اس جگہ مین شوہر کے باپ اور بیٹون کے سوا اور عزیز و اقارب ہین کہ اُنسے پردہ ضروری ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہی یہ تشبیہ ہے یعنے جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہئے ویسی ہی عورت کو شوہر کے بے محرم عزیزون سے پردہ اور پرہیز کرنا ضروری ہی **ف** اس باب مین عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتون کے پاس آنی سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا خلوت مین نہین رہتا ہی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اُسمین شیطان ہوتا ہی یعنے جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان مین ہوتے ہین تو اُنکے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنیکو موجود رہتا ہی اور حمو زوج کے بھائیونکو بولتی ہین گویا آپنے حرام کہا اُسکو کہ دیور کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان مین ہون غرض کہ انسے پردہ ضروری ہی **بَابٌ** **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتوں کے گھر میں جنکی شوہر نہیں ہیں گھر میں اسلئے کہ شیطان دوڑتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدن میں جیسا خون دوڑتا ہے کہا ہمنے اور آپکے بدن
میں بھی فرمایا آپنے ہاں میرے بدن میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی ہے میری اُسپر کہ وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجالد ابن سعید میں اُنکے ضعف حافظہ کے
سبب سے اور سنا میں نے علی ابن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ یعنے اللہ نے میری مدد کی اُسپر کہ میں اُسکی شر سے بچا رہتا ہوں
کہا سفیان نے اسلئے کہ شیطان اسلام نہیں لاتا ہے غرض یہ ہے کہ فَأَسْلَمَ جسنے بفتح میم روایت کیا ہے اُسنے تو یہ معنی لئے کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا فرمان بردار ہو گیا اور
سفیان نے فَأَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے سکے معنی یہی ہیں کہ میں شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب
ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو یا گھر میں نہو اور مغیبات اسکی جمع ہے **بَابُ** **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ
ترجمہ روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اسکو شیطان یعنی لوگ فتنے میں ڈالی اُسکی سبب سے لوگوں کو **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ** **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا
تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند
دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنے جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اُسکو تجھے اللہ کی مار ہو اسلئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں
تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسمعیل شامیوں سے
روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ باب سنت کی موافق طلاق دینے کے بیان میں **عَنْ** يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا
قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ **ترجمہ** روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے مسئلہ اُس شخص کا کہ طلاق دیا اُسنے اپنی بیوی کو
حالت حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اُسنے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجعت کرے اُس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے کہ گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ رہ بھلا دیکھ تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے
وہ طلاق کیوں نہ گنا جاویگا اگر دیوانہ ہو جاوے تو اُس طلاق سے بھی جدائی ہو جاویگی **مترجم** کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جسکو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے
کہ ایک طلاق دیوے اُس طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور چھوڑ دے اُسکو کہ عدت گذر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہر میں کہ جماع نکیا ہو اُسمیں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنے
اُس سے صحبت کر چکا ہو وے اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ اور جسکو حیض نہ آتا ہو اُسکی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق
دیجاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاق ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت ہو سکے جسمیں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اُس
طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں یا اسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اُس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہوا کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت
نے عمر سے فرمایا کہ چپ رہو یعنے اسبات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاویگا **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ طلاق دیا اُنہوں نے اپنی بیوی
کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے حکم کر اُسکو کہ رجعت کرے اُس سے پھر طلاق دیوے اُسکو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو **ف** حدیث
یونس بن جبیر کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہے حدیث سالم کی ابن عمر سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے
ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوے آدمی طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر

طلاق دیا اس نے ایک بار میں تو وہ بھی ہو جائے گی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جب ہی ہو گا کہ جب ایک طلاق دیوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے
طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے
بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ
بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید کانے سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہ ہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس
حدیث کو نہیں جانتے ہم اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جس میں لفظ البتہ کہا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور
مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علمانے کہا یہ نیت پر مرد کی موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی
دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا
اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت
سے امرک بیدک کہنے کے بیان میں **ترجمہ** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ
مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ
إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ** روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اُس نے
کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا الٰہی بخشش کر مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ سے
کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولا ہیں بنی سمرہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں
کثیر سے جو بیٹے ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانا انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنی پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان
کی تھی اب انکو یاد نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں
نے روایت کی ہم سے سلیمان ابن حرب نے انہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابو ہریرہ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ حضرت کا قول نہیں
ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے أَمْرُكِ بِيَدِكِ میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود
ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد انکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم
کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اُس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئے پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین اور کہا
ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اسنے تین طلاق دے لی اپنے تئیں اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا
تو قسم لیجاویگی زوج سے اور اُسیکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور سفیان اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبد اللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے
اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ
باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ہوا نہیں ہوا یعنی حضرت نے
جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ
سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی جورو سے کہا کہ تجھی کو اختیار ہی اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنی تئین دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بہی اُنسی کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی جورو سے کہا کہ تو جسکو پسند کرتی ہے یا اپنی نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتوں کا اور اُسنے اختیار کیا اپنی زوج کو تو بہی بائن ایک طلاق پڑا اور اگر اُسنے اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علما اور فقہا صحابہ اور جو اُنکے بعد تھے عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے ہیں

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ باب اس بیان میں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِيْ أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پہر ذکر کیا میں نے اسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکہا حضرت کے فرمودے کو یا بہول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنے عدت تک **مترجم** کہتا ہی کتاب اللہ حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہی أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مکان دو انکو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا اُنہوں نے طلاق دیا مجھکو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو دہ جہگڑی مکان اور روٹی کپڑے کی لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بہی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے بعض علما کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اُسکا اختیار رجعت کا نرکہتا ہو تو نفقہ اور سکنی بہی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بہی دیا جاوے اور نفقہ بہی انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علما نے کہا اُسکو سکنی چاہیے اور نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہی اللہ عز و جل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتوں کو اور وہ آپ بہی نہ نکلیں مگر جب کریں کوئی کہلی بیحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئے کہ وہ سخت کلامی کرتی تہیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے

بَابُ مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتا یعنے عورت اجنبیہ پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اسمیں کہ جسکا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** اسبا میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے ۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہی اور وہ سب سے اچہی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنی فقہائی تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کرکے کہی تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اُسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوگا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کرکے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلے کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

طلاق بھی دیا چاہے مہینہ میں تو دو ہی مہینے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جب ہی ہوگی کہ جب ایک طلاق دیوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید کا نبیرہ رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو البتہ کہا یعنے یوں کہا اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنے تجھ پر طلاق ہے بالتحقیق سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے یعنی کہا اس لفظ سے میں نے کیا ارادہ کیا ہیں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہ ہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جسمیں لفظ البتہ کہی اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علمائے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کے بیان میں **ترجمہ** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ روایت** کی ہمسے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اُسنے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اللہ اُنہیں بخشے مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولا ہیں بنی سمرۃ کی وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولے ہیں ابن سمرہ کی سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی اُنکو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنے پہلے اُنہوں نے یہ روایت مجھسے بیان کی تھی اب اُنکو یاد نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا اُنہوں نے روایت کی ہمسے سلیمان ابن حرب نے اُنہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابو ہریرہ کی حدیث کو مرفوع نجانا اُنہوں نے یعنے یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانے اَمْرُكِ بِيَدِكِ میں سو کہا ہے بعض علمای صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء تابعین سے اور جو بعد اُنکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اُس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اسکی جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئے پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہی تو دو اور تین کہی تو تین اور کہا ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اُسنے تین طلاق دی لی اپنے تئیں اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تہا تو قسم لیجاویگی زوج سے اور اُسیکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتہ اور سفیان اور اہل کوفی کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہمنے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ٹہوا یعنے حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنی تئین دے سکتی ہے اور موجب ہے یہی اُنکی کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی
سے کہا کہ تو جسے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتوں کا اور اُسنے اختیار کیا اپنی زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اُسنے اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر
علما اور فقہا صحابہ اور جو اُنکے بعد تھے عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابھی قریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفی کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے
ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ** باب اس بیان میں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عَنِ** الشَّعْبِيِّ
قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ
مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ
يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی
کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنے عدت تک
مترجم کہتا ہے کتاب اللہ حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہے أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے مکان دو انکو جہاں ہے تم رہتے ہو
اپنے مقدور کے موافق **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا
الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي
بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا اُنہوں نے طلاق
دیا مجھکو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کے لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ
نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا بن ابی
رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اُسکا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنی بھی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی
انہیں میں ہیں عمر بن خطاب و عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علما نے کہا اسکو سکنی چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور
شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عز و جل لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتوں کو اور وہ آپ بھی نہ نکلیں مگر جب کریں کوئی کھلی بےحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت
قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ
بنت قیس کا مذکور ہے **بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ** باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتی یعنے عورت اجنبیہ پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے
عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اسمیں کہ جسکا وہ مالک
نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے ۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی
ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن
حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہائے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کر کے کہے تو طلاق
واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت ہے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے
کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں
تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

طلاق جب دے یا ماہ میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جب ہی ہوگا کہ جب ایک طلاق دیوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو مہینے میں ایک طلاق دیوے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللهِ قُلْتُ وَاللهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید کانسی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو البتہ کہا یعنے یوں کہا أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنے تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہی البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے یعنی کیا مراد لیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہ ہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جسمیں لفظ البتہ کہی اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علمانے کہا نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کے بیان میں **مترجم** امرک بیدک کے معنے ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن نصر بن علی سے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اللہ انہیں بخشے مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولا ہیں بنی سمرہ کے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولے ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھا میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانا انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی انکو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب انکو یاد نہ رہی **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھا میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہے سلیمان ابن حرب نے انہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابو ہریرہ کی حدیث کو مرفوع نجانا انہوں نے یعنے یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانے أَمْرُكِ بِيَدِكِ میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد انکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اسکی جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئے پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین اور کہا ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لی اپنے تئیں اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لیجاویگی زوج سے اور اسیکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور سفیان اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہمنے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ہوا ہی ہوا یعنے حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنی تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی اُنسی کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو جسے پسند کرتی ہے یا اپنی نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتوں کا اور اُسنے اختیار کیا اپنی زوج کو تو بھی بائن ایک طلاق پڑا اور اگر اُسنے اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑیے اور اکثر علما اور فقہا صحابہ اور جو اُنکے بعد ہیں عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابھی قریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا لاَ سُكْنَى لَهَا وَلاَ نَفَقَةَ** باب اس بیان میں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عَنْ** الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلاَثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ سُكْنَى لَكِ وَلاَ نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لاَ نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لاَ نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اِسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنے عدت تک **مترجم** کہتا ہے کتاب اللہ حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہے اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مکان دو اُنکو جہاں سے تم رہتی ہو اپنے مقدور کے موافق **عَنْ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا اُنہوں نے طلاق دیا مجھکو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کی لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے بعض علما کا اُنہیں میں ہیں حسن بصری اور عطار بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اُسکا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنی بھی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی اُنہیں میں ہیں عمر بن خطاب و عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علما نے کہا اُسکو سکنی چاہئے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل لاَ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلاَ يَخْرُجْنَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتوں کو اور وہ آپ بھی نہ نکلیں مگر جب کریں کوئی کھلی بیحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے **بَابُ مَا جَاءَ لاَ طَلاَقَ قَبْلَ النِّكَاحِ** باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتا یعنے عورت اجنبیہ پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَذْرَ لاِبْنِ آدَمَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ وَلاَ عِتْقَ لَهُ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ وَلاَ طَلاَقَ لَهُ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اسمیں کہ جسکا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** اسباب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے + حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہی اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنی فقہائے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کرکے کہی تو طلاق واقع ہوجاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوگا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کرکے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

اطلاقی شبہ کی وجہ سے تو جب نکاح کریگا ان عورتوں سے اُس پر طلاق پڑ جاویگا اور ابن مبارک نے اسمیں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اُس پر حرام ہو جاتی ہے اور وسعت دی کسی نے عبداللہ بن مبارک سے یہ پوچھا حکم اُس شخص کا کہ قسم کھائی اُسنے طلاق کے ساتھ یعنے کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اُس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اُسکو نکاح کی تو آیا اُسکو نکاح کرنا جایز ہے یعنی نکاح جس عورت سے اُسکا اُس پر طلاق واقع ہوگا یا نہیں اور جایز ہے اُسکو عمل کرنا اُن فقہا کے قول پر جنھوں نے اجازت دی ہے اُسی نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بات کے اُنکے قول کو حق جانتا تھا جنھوں نے رخصت دی ہے اُسکو نکاح کی تو جایز ہے اب بھی اُسکو عمل کرنا اُنکے قول پر اور جو شخص پہلے سے اُنکے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اُسکو اس مسئلہ میں مبتلا ہو کر پھر بعد بھی اُس پر عمل کرنا جایز نہیں اور احمد نے کہا اگر اُسنے نکاح کیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل حدیث ابن مسعود کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گزرا یعنی کتب میں کہ حرام کی اُس پر عورت اُسکی اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ ہو تسمیں **باب** ما جاء اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ باب اس بیان میں کہ لونڈی کے طلاق دو ہی ہیں **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَنَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اُسکی دو ہی حیض ہیں یعنے دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد ابن یحییٰ نے اور خبر دی ہمکو ابو عاصم نے روایت کی ابو عاصم نے مظاہر سے **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث عائشہ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اسی کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظم کہتے ہیں کہ طلاق و عدت کا اعتبار عورت سے ہے یعنی اگر عورت حرہ ہی تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں [illegible] اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے **باب** ما جاء فِيْمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ باب اس بیان میں کہ طلاق کا خیال کر لینے سے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درگزر کیا اللہ نے میری امت سے جو لوگ دل میں خیال آوے جب تک کہ زبان سے نہ نکالیں اُسکو یا عمل نہ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ آدمی جب اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک کہ زبان سے نہ کہے **باب** ما جاء فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ باب اس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتا ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ اُسمیں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہے ایک نکاح دوسرے طلاق تیسرے رجعت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اردک کے وہ بیٹی میں ماہک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں **باب** ما جاء فِي الْخُلْعِ باب خلع کے بیان میں **عن** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انھوں نے خلع کیا اپنی شوہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھیں ایک حیض تک **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح ہے کہ اُنکو حکم کیا گیا ایک حیض تک عدت بیٹھنے کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ثابت ابن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھیں ایک حیض تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علما کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنے ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے **باب** ما جاء فِي الْمُخْتَلِعَاتِ باب خلع کرنیوالیوں کے بیان میں **عن** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع کرنیوالی عورتیں تو منافق ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی سند کچھ قوی نہیں

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنی شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھی گی جنت کی روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے
عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی داوی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگی اپنے زوج سے طلاق بغیر
عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اُسپر بو جنت کی ۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کی اسکو
بعضوں نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نکیا ۔ **بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاتِ النِّسَاءِ** باب عورتوں کی خاطرداری کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت
پسلے کی طرح ہے کج اگر تو سیدھا کرنے چلے اسکو تو توڑ دیگا اور اگر رہنے دے اسکو ویسا ہی تو فائدہ اٹھا دیگا تو اسکے ٹیڑھے پن پر یعنے اسکی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں
تو جدائی کی نوبت آوے ۔ **ف** اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ۔ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ
أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ** باب اُس شخص کے بیان میں جسکو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ
أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے تھی میرے
پاس ایک بی بی کہ میں اُسے چاہتا تھا اور میرے باپ اُسے برا جانتے تھے سو حکم کیا مجھکو کہ طلاق دوں اُسے سو نمانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے
اے عبد اللہ بیٹے عمر کے طلاق دے بی بی کو ۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اسکو مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے ۔ **بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا** باب بیان میں
کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتی ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک آپنے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنی سوت کی تا کہ انڈیل لیوے جو اسکے برتن میں ہے ۔ **ف** اس باب میں ام سلمہ
سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے ۔ **بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ** باب مسلوب العقل کے طلاق کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق
معتوہ کا یعنی جسکی عقل جاتی رہی ہو ۔ **ف** اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطا ابن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے
اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ اسکی عقل جاتی رہی ہو نہیں پڑتا ہے مگر ایسا دیوانہ کہ کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دیوے ہوش کی حالت میں
تو البتہ طلاق پڑتی ہے ۔ **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ
طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ
رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ
طَلَّقَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسکی بیوی رہتی تھی جب رجعت
لیتا تھا عدت میں اگرچہ سو طلاق دی ہو کہ مارُ اسکو بار بار یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی جورو سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دونگا تجھکو کہ تو جدا ہو جاوے مجھسے اور نہ ملونگا تجھسے کبھی
نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دونگا تجھکو پھر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کرونگا تجھسے یعنی اسیطرح بعد رجعت کے پھر طلاق دونگا پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت
کرونگا اسیطرح ہمیشہ کرتا رہونگا سو گئی وہ عورت یہانتک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ کے پاس خبر دی انکو سو آپ چپ رہیں حضرت عائشہ یہانتک کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی
انکو سو چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ اُتری یہ آیت قرآن مجید کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق دو بار ہی ہے اور
اسکے رکھ لینا ہے عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اسکو یعنے تیسرا طلاق دیکر یا اسطرح کہ رجعت نکرے یہانتک کہ عدت تمام ہو جاوے کہا عائشہ نے پھر لوگوں نے سرے سے حساب رکھا
طلاق کا آیندہ کیلئے جسنے طلاق دیا تھا اُسنے بھی اور جسنے نہیں دیا تھا اُسنے بھی ۔ **روایت** کی ہمسے ابو کریب محمد ابن علاء نے کہا روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے انہوں نے
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کی معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے ۔ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى**

فلانی شہر کی عورت ہے تو جب نکاح کریگا اس عورت سے تو اسپر طلاق پڑ جاویگا اور ابن مبارک نے اسمیں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اسپر حرام ہو جاتی ہے اور وہی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے کہ قسم کہائی اسنے طلاق کے ساتھ یعنے کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اسپر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اسکو نکاح کی تو آیا اسکو نکاح کر لینا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کریگا اسپر طلاق واقع ہوگا یا نہیں اور جائز ہے اسکو عمل کرنا ان فقہا کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اسکو نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے انکے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اسکو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اسکو عمل کرنا انکے قول پر اور جو شخص پہلے سے انکے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اسکو اس بلا میں مبتلا ہو جانے کے بعد بھی اسپر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اسنے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کی بدلیل حدیث ابن مسعود کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گذرا اور یہی کتب میں کہ حرام ہی اسپر عورت اسکی اور وسعت دی اسکو نے غیر منسوبہ عورتوں میں

باب ما جاء ان طلاق الامة تطليقتان باب اس بیان میں کہ لونڈی کے طلاق دو ہی ہیں **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طلاق الامة تطليقتان وعدتها حيضتان قال محمد بن يحيى وانا ابو عاصم انا مظاهر بهذا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اسکی دو ہی حیض ہیں یعنے دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد ابن یحیی نے اور خبر دی ہمکو ابو عاصم نے ابو عاصم نے روایت کی انہوں نے مظاہر سے **ف** اس بابمیں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث عائشہ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث سوا اسکے نہیں ہوتی ہے اسپر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا مترجم کہتا ہے اسی حدیث کی موافق امام اعظم کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے یعنی اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اسکی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں اور دو ہی حیض میں اسکی عدت پوری ہو جاتی ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق کی اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے

باب ما جاء في من يحدث نفسه بطلاق امرأته باب اس بیان میں کہ طلاق کا خیال کرنا **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجاوز الله لامتي ما حدثت به انفسها ما لم تكلم به او تعمل به **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درگذر کیا اللہ نے میری امت سے جو انکے جی میں خیال آوے جب تک کہ نہ کہیں اسکو یا عمل نہ کریں اسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ آدمی جب اپنے دلمیں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں ہوتا جب تک منہ سے نہ کہے

باب ما جاء في الجد والهزل في الطلاق باب اس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتی ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ انمیں سچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہیں ایک نکاح دوسرے طلاق تیسرے رجعت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اردک کے وہ مدنی ہیں اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں

باب ما جاء في الخلع باب خلع کے بیان میں **عن** الربيع بنت معوذ بن عفراء انها اختلعت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها النبي صلى الله عليه وسلم او امرت ان تعتد بحيضة **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنی شوہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھیں ایک حیض تک **ف** اس بابمیں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح ہے کہ انکو حکم کیا گیا ایک حیض تک عدت بیٹھنے کا **عن** ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اختلعت من زوجها على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فامرها النبي صلى الله عليه وسلم ان تعتد بحيضة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ثابت ابن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھیں ایک حیض تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علما کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنے ایک حیض کی عدت ہونیکو تو یہ مذہب قوی ہے

باب ما جاء في المختلعات باب خلع کرنیوالیوں کے بیان میں **عن** ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المختلعات هن المنافقات **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع کرنیوالی عورتیں تو منافق ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی سند کچھ قوی نہیں

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنی شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھی کی جنت کی روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نی انہون نی
عبد الوہاب ثقفی سے انہون نے ایوب سے انہون نے ابی قلابہ سی انہون نے اپنی دادی سے انہون نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مانگی اپنے زوج سی طلاق بغیر
عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اُسپر بو جنت کی ، یہ حدیث حسن ہے ، اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابی قلابہ سی وہ ابی اسماء سی وہ ثوبان سے اور روایت کی اسکو
بعضون نے ایوب سے اسی اسناد سی اور مرفوع نکیا ۔ **باب** ما جاء فی مداراۃ النساء باب عورتونکی خاطرداری کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
ان المرأۃ کالضلع ان ذہبت تقیمہا کسرتہا وان ترکتہا استمتعت بہا علی عوج **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت
پسلی کی طرح ہی ٹیڑی ہے اگر تو سیدہا کرنے چلے اسکو تو توڑ دیگا اور اگر رہنے دی اسکو ویسا ہی تو فائدہ اٹہاوی تو اُسکے ٹیڑہے پن پر یعنے اسکی بدمزاجی پر صبر کرے تو بہتر ہے نہین
تو جدائی کی نوبت آوی **ف** اس باب مین ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے روایت ہے ، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سی ۔ **باب** ما جاء فی الرجل یسئلہ ابوہ
ان یطلق امرأتہ باب اس شخص کے بیان مین جسکو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے **عن** ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان ابی یکرہہا فامرنی ان
اطلقہا فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امرأتک **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہا انہون نے تہی میرے
پاس ایک بی بی کہ مین اُسے چاہتا تہا اور میرے باپ اُسی برا جانتے تہے سو حکم کیا مجھکو کہ طلاق دو مین اسے سو نمانا مین نے پہر ذکر کیا مین نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سو فرمایا آپنی
ای عبد اللہ بن عمر طلاق دی اپنی بی بی کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہم نہین جانتی اُسکو مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے **باب** ما جاء لا تسئل المرأۃ طلاق اختہا باب اس بیان مین
کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے **عن** ابی ہریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسئل المرأۃ طلاق اختہا لتکفئ ما فی انائہا **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ وہ پہنچاتی ہین اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپنے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تا کہ انڈیل لیوی جو اُسکے برتن مین ہے ، **ف** اس باب مین ام سلمہ
سی روایت ہے ، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی طلاق المعتوہ باب مسلوب العقل کے طلاق کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سب طلاق پڑ جاتی ہین مگر طلاق
معتوہ کا یعنی جسکی عقل جاتی رہی ہو **ف** اس حدیث کو مرفوع نہین جانتی ہم مگر عطاء ابن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہین ذاہب الحدیث یعنی حدیثون کو بہولجایا کرتے ہیں
اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانی کا کہ اسکی عقل جاتی رہی ہو نہین پڑتا ہی مگر ایسا دیوانہ کہ کبہی کبہی ہوش مین آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت مین
تو البتہ طلاق پڑتی ہے **باب عن** عائشۃ قالت کان الناس والرجل یطلق امرأتہ ما شاء ان یطلقہا وہی امرأتہ اذا ارتجعہا وہی فی العدۃ وان
طلقہا مائۃ مرۃ او اکثر حتی قال رجل لامرأتہ واللہ لا اطلقک فتبینین منی ولا آویک ابدا قالت وکیف ذاک قال اطلقک فکلما ہمت عدتک ان تنقضی
راجعتک فذہبت المرأۃ حتی دخلت علی عائشۃ فاخبرتہا فسکتت عائشۃ حتی جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان قالت عائشۃ فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من کان طلق ومن لم یکن
طلق **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رض سی کہا انہون نے لوگ زمانہ جاہلیت مین ایسے تہی کہ شوہر طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تہا اور پہر وہ اُسکی بیوی رہتی تہی جب رجعت
کر لیتا تہا عدت مین اگرچہ سو طلاق دے چکا ہو اُسکو یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نی اپنی جورو سی کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو مین ایسا طلاق دونگا تجھکو کہ تو جدا ہو جاوے مجھ سے اور نہ ملونگا تجھ سے کبہی
اُسنی کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نی کہا مین طلاق دونگا تجھکو پہر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کر لونگا تجھ سے یعنی اسیطرح بعد رجعت کے پہر طلاق دونگا پہر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت
کرونگا اسیطرح ہمیشہ کیا کرونگا سو گئی وہ عورت یہانتک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ کے پاس خبر دی انکو سو آپ چپکی ہو رہین حضرت عائشہ یہانتک کہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی
انکو پس چپکی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ اُتری یہ آیت قرآن مجید کی الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان یعنی طلاق دو مرتبہ ہی اور
بعد اسکے رکہ لینا ہی عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اسکو یعنے تیسرا طلاق دیکر یا اسطرح کہ رجعت نکری یہانتک کہ عدت تمام ہو جاوے کہا عائشہ نی پہر نئے سرے سے حساب رکہا
لوگون نے طلاق کا آیندہ کی لیے جسنی طلاق دیا تہا اُسنی بہی اور جسنی نہین دیا تہا اُسنی بہی ، روایت کی ہم سے ابو کریب محمد ابن علاء نی کہا روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے انہون نے
ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے اسی حدیث کی معنی کے مانند اور نہین ذکر کیا اسمین عائشہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے **باب** ما جاء فی الحامل المتوفی

باب جو عورت حاملہ ہو اور خاوند مرگیا ہو عن ابی السنابل بن بعکک قال وضعت سبیعۃ بعد وفاۃ زوجھا بثلاثۃ وعشرین یوما او خمسۃ وعشرین یوما فلما تعلت تشوفت للنکاح فانکر علیھا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلھا۔ ترجمہ روایت ہے ابو السنابل بن بعکک سے کہا جنا سبیعہ نے بعد وفات اپنے خاوند کے تیئیس دن یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہوچکیں تو زینت کی نکاح کی لئے سو اعتراض کیا انپر لوگوں نے اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو گیا ہوا اسکی عدت تو پوری ہوچکی۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے مثل اسکے اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی السنابل کی مشہور غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا محمد سے کہتے تھے نہیں جانتا ہم کہ ابو السنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مرگیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے اسکو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اسکی نہ گذرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ پوری کرے دونوں مدتوں سے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت بھی اور اگر چار مہینے دس روز سے قبل وضع حمل ہوجاوے تو چار مہینے دس دن پورے کرلے اور پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہوجاتی ہے۔

عن سلیمان بن یسار ان ابا ھریرۃ وابن عباس وابا سلمۃ بن عبد الرحمن تذاکروا المتوفی عنھا زوجھا الحامل تضع عند وفاۃ زوجھا فقال ابن عباس تعتد اخر الاجلین وقال ابو سلمۃ بل تحل حین تضع وقال ابو ھریرۃ انا مع ابن اخی یعنی ابا سلمۃ فارسلوا الی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قد وضعت سبیعۃ الاسلمیۃ بعد وفاۃ زوجھا بیسیر فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان تتزوج۔ ترجمہ روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اسکا خاوند مرگیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں سے اخیر کی مدت کو اور اسکی تفصیل اسی گذری اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہوجاتی ہے اسکو نکاح کرنا اسیوقت جبکہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا ام سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں کے بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم کیا آپ نے انہیں نکاح کا۔ ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ماجاء فی عدۃ المتوفی عنھا زوجھا باب جس عورت کا خاوند مرگیا ہو اسکی عدت کے بیان میں

عن حمید بن نافع عن زینب بنت ابی سلمۃ انھا اخبرتہ بھذہ الاحادیث الثلاثۃ قال قالت زینب دخلت علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابوھا ابو سفیان بن حرب فدعت بطیب فیہ صفرۃ خلوق او غیرہ فدھنت بہ جاریۃ ثم مست بعارضیھا ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا قالت زینب فدخلت علی زینب بنت جحش حین توفی اخوھا فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ ما لی فی الطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا قالت زینب وسمعت امی ام سلمۃ تقول جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنھا زوجھا وقد اشتکت عینیھا افنکحلھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاث مرات کل ذلک یقول لا ثم قال انما ھی اربعۃ اشھر وعشرا وقد کانت احداکن فی الجاھلیۃ ترمی بالبعرۃ علی رأس الحول۔ ترجمہ روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی انکو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی انکے باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اسمیں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی تھی کسی چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر بات یہ ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی انکے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر

سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی پر زیادہ تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن
تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سُنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تہیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی اور اُسکی
آنکھیں دُکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اُنکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو بار یا تین بار وہ حضرت سے پوچھتی تہی اور حضرت منع کرتے تہے پہر فرمایا اب تو مدت چار مہینے
دس ہی دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تہی جاہلیت میں کہ پھینکتی تہی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد **ف** اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت
ہے جو بہن ہیں ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مرجاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور
یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہی عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اسطرح مروج تہی کہ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تہا وہ ایک مکان تنگ
و تاریک میں اکیلی رہتی تہی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تہی جب ایک سال اسی حال سے گذر جاتا تہا وہ اُس گھر سے نکلتی تہی اور ایک گدہا یا بکری یا کوئی طایر اُسکے پاس لاتی تہی اور وہ عورت
اپنی فرج رگڑتی تہی اور عدت اپنی تمام کرتی تہی پہر اونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تہے کہ وہ اُسے پھینکتی تہی انتہےٰ **باب ماجاء فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر** باب اُس مظاہر
کے بیان میں جو قبل ادائی کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے **عن** سلمۃ بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر قال
کفارۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو ظہار کرنیوالا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپنے اُسپر ایک ہی کفارہ ہی **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اُسپر دو کفارے ہیں اور یہ
قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا **عن** ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاہر من امراتہ فوقع علیہا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت
من امراتی فوقعت علیہا قبل ان اکفر فقال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رأیت خلخالہا فی ضوء القمر قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک
اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اُسنے ظہار کیا تہا اپنی عورت سے اور پہر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا
اپنی عورت سے پہر صحبت کر بیٹھا میں اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپنے کس نے مستعد کیا تجھکو اسپر رحمت کرے اللہ تجھپر عرض کیا اُسنے دیکھے میں نے پازیب اُسکی چاند کی روشنی میں فرمایا
اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلے جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جب تک کفارہ نہ دیلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب ماجاء فی کفارۃ الظہار** باب کفارہ ظہار کے
بیان میں **عن** ابی سلمۃ و محمد بن عبدالرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضۃ جعل امراتہ علیہ کظہر امہ حتی یمضی رمضان
فلما مضی نصف من رمضان وقع علیہا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق
رقبۃ قال لا اجدہا قال فصم شہرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لفروۃ بن عمرو اعطہ ذلک العرق وہو مکتل یاخذ خمسۃ عشر صاعا او ستۃ عشر صاعا اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ
اور محمد بن عبدالرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے اُنہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹہ رمضان گذرنے تک پہر جب بیچ کا گیا آدہا رمضان
صحبت کر بیٹھے اُس سے رات کو سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپنے روزہ رکھ
دو مہینے تک پے درپے کہا مجھ سے نہیں ہوسکتے فرمایا کہلا ساٹہ مسکینوں کو کہا اُسنے میں نہیں پاتا کہ کہلاؤں اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے دیدو اُنکو
یہ ٹوکرا اسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اسمیں پندرہ صاع یا سولہ صاع آتے ہیں کہ ساٹہ آدمیوں کا کہانا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں
اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی **باب ماجاء فی الایلاء** باب ایلاء کے بیان میں
عن عائشۃ قالت آلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل فی الیمین کفارۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا
اُنہوں نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت وغیرہ اُنکی پہر حلال کیا آپنے جسکو حرام کرلیا تہا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا **ف** اس
باب میں ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُنہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا
کیا آخر حدیث تک مرسلا اور اُسمیں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مسلمہ کے اور **ایلا** اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کہاوے کہ صحبت نہ کریگا

پہلے تشہد تک ... بیٹھے تو اُس کا وضو ٹوٹ گیا۔ جبکہ خاوند مر گیا ہو۔ **عَنْ** أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا
أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَأُنْكِرَ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا **ترجمہ** روایت ہے
ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کی لئے سو اعتراض کیا اُن پر لوگوں نے
سو ذکر کیا یہ امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو کر لے پوری ہو چکی اُس کی عدت **روایت** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان
سے انہوں نے منصور سے ... اس باب میں اُم سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی السنابل کی مشہور غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سُنا
میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں جانتا میں کہ ابو السنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو
وضع حمل ہوا اُس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اُس کی یعنی عدت ... نہ ہوئی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے صحابہ
وغیرہم میں سے کہ پوری کرے دونوں عدتوں کی اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت یہی ہے اور اگر چار مہینے دس دن سے
قبل وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس دن پورے کرے گی اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حاملہ کی مدت وضع حمل ہے یہی ہو جاتی ہے **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ
زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن
ان سب نے ذکر کیا اُس عورت کا جو حاملہ ہو اور اُس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں سے اخیر کی مدت کو اور اسکی تفصیل ابھی مذکور ہوئی
اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اُسکو نکاح کرنا اُسی وقت جبکہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا اُم سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں کے بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم کیا آپ نے انہیں نکاح کا۔
ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا باب جس عورت کا خاوند مر جاوے اُس کی عدت کے بیان میں **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي فِي الطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ
غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى
زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ
لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ **ترجمہ** روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں
زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی اُنکو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں اُم حبیبہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی اُنکے
باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی اُم حبیبہ نے خوشبو کہ اُس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی تھی کسی اور
چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا اُم حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اس لئے کہ میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے حلال نہیں اُس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے
پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی اُنکے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے

سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تہیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی اور اُسکی آنکھیں دُکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اُنکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو مدت چار مہینے دس ہی دن میں ہی اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد **ف** اس باب میں فُرَیعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے . حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مر جاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہی عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اسطرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ ایک مکان تنگ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گذر جاتا تھا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طایر اُسکے پاس لاتی تھی اور وہ اُس سے اپنی فرج رگڑتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اُونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی انتہے

باب مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ باب اُس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائی کفارہ کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے

عن سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جو ظہار کرے اور قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپنے اُسپر ایک ہی کفارہ ہی **ف** حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اُسپر دو کفارے ہیں اور یہ قول ہے عبد الرحمن بن مہدی کا

عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اُسنے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپنے کس نے مستعد کیا تجھکو اسپر رحمت کرے اللہ تجھپر عرض کیا اُسنے دیکھے میں نے پازیب اُسکے چاند کی روشنی میں فرمایا اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلے جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جب تک کفارہ نہ دے **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ باب کفارہ ظہار کے بیان میں

عن أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن سے کہ کہا سلمان بن صخر انصاری نے جو ایک تھے بنی بیاضہ میں سے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گذرنے تک پھر جب گذر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اُس سے رات کو پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپنے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتی فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اُسنے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اُنکو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اسمیں پندرہ صاع یا سولہ سماتے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کے

باب مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ باب ایلاء کے بیان میں

عن عَائِشَةَ قَالَتْ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا اُنہوں نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت وغیرہ انکی پھر حلال کیا آپنے جسکو حرام کرلیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا **ف** اس باب میں ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے . حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اسمیں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مسلمہ کے اور **ایلا** اُسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھاوے کہ صحبت نہ کریگا

عن أبي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بثلاثة وعشرين يوما [illegible] جس کا خاوند مر گیا ہو
أو خمسة وعشرين يوما فلما تعلت تشوفت للنكاح فأنكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن تفعل فقد حل أجلها ترجمہ روایت ہے
ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کی لئے سو اعتراض کیا اُنپر لوگوں نے
سو ذکر کیا گیا یہ مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اسکی عدت تو پوری ہو چکی روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان
سے انہوں نے منصور سے پہلی مانند روایت اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا
میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں کہ ابو السنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو
وہ جب وضع حمل کر چکے اسکو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اسکی نہ گزری ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ
وغیرہم میں سے کہ پوری کرے دونوں عدتوں سے آخر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاویں اور وضع حمل نہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن سے
پہلے وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس دن پورے کرے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے عن سليمان بن يسار أن أبا هريرة
وابن عباس وأبا سلمة بن عبد الرحمن تذاكروا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الأجلين وقال أبو سلمة بل تحل حين تضع
وقال أبو هريرة أنا مع ابن أخي يعني أبا سلمة فأرسلوا إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الأسلمية بعد وفاة
زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تتزوج ترجمہ روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن
ان سب نے ذکر کیا اُس عورت کا جو حاملہ ہو اور اسکا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں سے اخیر کی مدت کو یعنی اسکی تفصیل اوپر گذری
اور ابو سلمہ نے کہا بلکہ حلال ہو جاتا ہے اُسکو نکاح کرنا اُسیوقت جبکہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس بھیجا ام سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم کیا آپ نے انہیں نکاح کا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها
باب جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اُسکی عدت کے بیان میں

عن حميد بن نافع عن زينب بنت
أبي سلمة أنها أخبرته بهذه الأحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي أبوها أبو سفيان
بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاثة أيام إلا على زوج أربعة أشهر
وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي في الطيب من حاجة
غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال إلا على
زوج أربعة أشهر وعشرا قالت زينب وسمعت أمي أم سلمة تقول جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله
إن ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينيها أفنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مرتين أو ثلاث مرات كل ذلك يقول
لا ثم قال إنما هي أربعة أشهر وعشرا وقد كانت إحداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على رأس الحول ترجمہ روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں
زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی انکو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی انکے
باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اسمیں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی تھی کسی اور
چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے
پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی انکے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے

سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہین کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن
تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سُنا مین نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھین آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی اور اُسکی
آنکھین دُکھتی ہین سو کیا اُسکے سرمہ لگاؤن مین اُنکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مرتبہ یا تین مرتبہ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے
دس ہی دن ہین اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم مین تھی جاہلیت مین کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد **ف** اسباب مین فُریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت
ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مرجاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کری اور
یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہی عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت مین اسطرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تھا وہ ایک مکان تنگ
و تاریک مین اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گذر جاتا تھا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طایر اُسکے پاس لاتی تھی اور وہ عورت
اپنی فرج رگڑتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تھے کہ وہ اُسی پھینکتی تھی انتہی **باب ما جاء في المظاهر يواقع قبل ان يكفر** باب اُس مظاہر
بیان مین جو قبل ادائی کفارہ کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے **عن** سلمة بن صخر البياضي عن النبي صلى الله عليه وسلم في المظاهر يواقع قبل ان يكفر قال
كفارة واحدة **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو ظہار کرنیوالا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینی کے تو فرمایا آپنے اُسپر ایک ہی کفارہ ہی **ف** حدیث
حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ تو اُسپر دو کفارے ہین اور یہ
قول ہے عبد الرحمن بن مہدی کا **عن** ابن عباس ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم قد ظاهر من امرأته فوقع عليها فقال يا رسول الله اني ظاهرت
من امرأتي فوقعت عليها قبل ان اكفر فقال وما حملك على ذلك يرحمك الله قال رأيت خلخالها في ضوء القمر قال فلا تقربها حتى تفعل ما امرك
الله **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسنے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے ظہار کیا
اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا مین اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپنے کسنے مستعد کیا تجھکو اسپر رحمت کرے اللہ تجھپر عرض کیا اُسنے دیکھے مین نے پازیب اُسکی چاندنی روشنی مین فرمایا
اب اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلے جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جب تک کفارہ نہ دیلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب ما جاء في كفارة الظهار** باب کفارہ ظہار کے
بیان مین **عن** ابي سلمة ومحمد بن عبد الرحمن ان سلمان بن صخر الانصاري احد بني بياضة جعل امرأته عليه كظهر امه حتى يمضي رمضان
فلما مضى نصف من رمضان وقع عليها ليلا فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتق
رقبة قال لا اجدها قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لفروة بن عمرو اعطه ذلك العرق وهو مكتل يأخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا اطعام ستين مسكينا **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ
اور محمد بن عبد الرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو ایک آدمی ہین بنی بیاضہ کے انہون نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گذرنے تک پھر جب آدھا رمضان گذر گیا
صحبت کر بیٹھے اُس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہین ملتا فرمایا آپنے روزے رکھ
دو مہینے تک پے درپے کہا مجھ سے نہین ہوسکتا فرمایا کھلا ساٹھ مسکینون کو کہا اُسنے مین نہین پاتا کہ کھلاؤن اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے دیدے اسکو وہ
ٹوکرا جسے عرب مین عرق کہتی ہین اور اسمین پندرہ صاع یا سولہ صاع ہین کہ ساٹھ آدمیون کا کھانا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہین
اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باب مین اور اس باب مین خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہین اوس بن صامت کی **باب ما جاء في الايلاء** باب ایلاء کے بیان مین
عن عائشة قالت آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل في اليمين كفارة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا
انہون نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت وغیرہ انکی پھر حلال کیا آپنے جسکو حرام کرلیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا **ف** اس
باب مین ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُنہون نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا
کیا آخر حدیث تک مرسلا اور اسمین یہ نہین ہی کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہین اور یہ زیادہ صحیح ہی حدیث مسلمہ کی اور **ایلا** اسے کہتے ہین کہ آدمی قسم کھا لے کہ صحبت نہ کریگا

ہو جاتی ہے اگر چہ شہر نہ ہو یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور بعضے صحابہ وغیرہم نے کہا ہی جب گذر جاویں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جاوے اور جبر کیا
جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دیدے یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گذر جاویں تو ایک طلاق باین خود بخود پڑ جاتی
ہے اور یہی قول ہے ثوری کا اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے ایلا لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گذرے اور ایلا کرنیوالے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلا آزاد کے لئے چار مہینے اور لونڈی
کے واسطے دو مہینے ہیں پھر اگر اس نے بیچ ہی میں صحبت کی تو کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق باین پڑ جاتی ہی اور الفاظ ایلا کے
یہ ہیں قسم ہی اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کرونگا یا نہ کرونگا تجھ سی یا مثل جنابت نہ کرونگا سوا اس کے بعد بھی کفارہ قسم کا اور اگر یوں کہا میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر
ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہی یا میری لونڈی تو پھر بھی اوپر صحبت کی تو وہ قسم اسپر لازم ہی یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا کذا فی الدر المختار **بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ**

باب لعان کے بیان میں **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي
إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ ابْنَ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ
مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ
الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ
عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ
عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنیوالی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت
تھی اور پوچھا کیا جدائی کردی جاوے لعان کرنیوالے جورو خصم میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنیکی سو
لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی جو
اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کیا لعان کرنیوالے جورو خصم جدا کر دئیے جاویں انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دئیے جاویں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلانا
فلانے شخص کا بیٹا تھا وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے
تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اسکو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اسکی بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے
پوچھا تھا اسی میں میں مبتلا ہوں سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس
آدمی کو اور اسکے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اسکو اور عذاب آخرت یاد دلایا اسکو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس نے قسم ہے اسکی جس نے آپکو بھیجا حق کے
ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر پھر دہرائیں وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اسکو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہی آخرت
کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اسکی جس نے بھیجا آپکو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اسکے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے
اور گواہی دی اسنے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہی یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہی اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اسکے اگر ہووے وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع
کیا عورت سے سو گواہی دی اسنے چار گواہیں کہ خصم اسکا جھوٹا ہے اور پانچویں یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اسپر یعنی عورت پر اگر ہووے وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا حضرت نے ان دونوں کو **ف** اس باب میں سہل بن سعد اور ابن مسعود اور
ابن حذیفہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ
الْوَلَدَ بِالْأُمِّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم نے اپنی جورو سے اور جدائی کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **ترجمہ** کہتا ہے محمد نے موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہہ دے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دیجیو اور تین اور میلا جو لڑکا ان کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور سارے تمام فقہا کا **باب** ما جاء اين تعتد المتوفى عنها زوجها باب بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے **عن** سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن عمته زينب بنت كعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة وان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يترك لي مسكنا يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فانصرفت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد ناداني رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بي فنوديت له فقال كيف قلت قالت فرددت عليه القصة التي ذكرت له من شان زوجي قال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے روایت کرتی ہیں اپنی پھوپھی سے جن کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنی اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند انکے نکلے تھے اپنی غلاموں کے ڈھونڈھنے کو پھر جب پہونچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام انکو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی انکے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ انکا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنی اقربا میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کیا کسی کو پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تو نے میں نے دوبارہ عرض کیا اپنا قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ نے تو رہ اپنی گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے انکو تو پیروی کی انہوں نے اسی کی اور فتوی دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ جس گھر میں ہو اسی گھر میں عدت پوری کرے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اسکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ انکے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں خرید و فروخت کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء في ترك الشبهات باب شبہات ترک کرنے کے بیان میں **عن** النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبين ذلك امور مشتبهات لا يدري كثير من الناس امن الحلال هي ام من الحرام فمن تركها استبراء لدينه وعرضه فقد سلم ومن واقع شيئا منها يوشك ان يواقع الحرام كما انه من يرعى حول الحمى يوشك ان يواقعه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے انکو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جسنے چھوڑ دیا شبہے کی چیز کو انکو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیز میں تو قریب ہے کہ پڑے حرام میں جیسا کہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنے کے گرد تو خوف ہوتا ہے کہ اسکی بکریاں رمنے میں آ پڑیں آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ رہو کہ رمنہ اللہ کا اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے معنوں کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے

باب ما جاء في اكل الربوا باب سود کھانے کی برائی کے بیان میں **عن** ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والوں کو یعنے جو دستاویز کاغذ سود کے متعلق لکھے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور جابر سے روایت ہے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب**

ماجاء في التغليظ في الكذب والزور ونحوه ۔ باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله و
عقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی اللہ کی صفات خاصہ کو
مخلوق کے لیے ثابت کرنا اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات **ف** اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے اور حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے **باب** ماجاء في التجار وتسمية النبي صلى الله عليه وسلم اياهم باب تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** قيس بن ابي غرزة قال خرج
علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نسمى السماسرة فقال يا معشر التجار ان الشيطان والاثم يحضران البيع فشوبوا بيعكم بالصدقة ترجمہ روایت ہے
قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر
فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں حاضر ہوتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسے خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سو تم ملایا
کرو اپنی خرید و فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے **ف** اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے اور حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور
نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اس کے **روایت**
کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی ہم معنی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن **روایت** کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ
سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں
بصرے کے رہنے والے **عن** اسمعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده انه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى المصلى فراى الناس يتبايعون فقال
يا معشر التجار فاستجابوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورفعوا اعناقهم وابصارهم اليه فقال ان التجار يبعثون يوم القيمة فجارا الا من اتقى الله
وبر وصدق ترجمہ روایت ہے اسمعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو خرید و فروخت
کرتے ہیں سو فرمایا آپ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپ نے تاجر لوگ اٹھائے جاویں گے قیامت
کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
یوں بھی کہتے ہیں اسمعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ **باب** ماجاء فيمن حلف على سلعته كاذبا باب اس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھائے **عن** ابي ذر
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا
قال المنان والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں
کریگا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کریگا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپ نے ایک تو احسان
جتانے والا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچی لٹکانے والا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین
اور معقل بن یسار سے روایت ہے اور حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء في التبكير بالتجارة باب سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں **عن** صخر الغامدي قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لامتي في بكورها قال وكان اذا بعث سرية او جيشا بعثهم اول النهار وكان صخر رجلا تاجرا
وكان اذا بعث تجارة بعثهم اول النهار فاثرى وكثر ماله ترجمہ روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے
سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں اور صخر جو راوی ہیں اس حدیث کے ہیں وہ ایک مرد تاجر تھے تو جب
بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال **ف** اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور
جابر سے روایت ہے اور حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے

انہوں نے بعیہ بن عطا سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ** باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے اور قطر ایک قریہ ہے اور وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے حضرت اور پسینا آتا تھا تو گران ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا میں نے کاش کہ آپ کسی کو اسکے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خرید لیں اس وعدے پر کہ جب ہمکو میسر ہوگا تو قیمت دینگے سو حضرت نے کہلا بھیجا اسکے یہاں سو اس نے کہا میں سمجھ گیا وہ جو ارادہ کرتی ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں اُن سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنیوالا ہوں امانت کا **ف** اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کرونگا یہ حدیث جبتک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نلو کہا راوی نے اور حرمی اُسوقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ آپکی گرو تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپنے اپنے گھر والوں کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی اُنکی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپنے گھر والوں کے لئے اور بیشک میں نے سنا ایکدن انس سے کہ فرماتے تھے شام تک نرہا آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ اُنکے نزدیک اُسدن نو بیبیاں تھیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ** باب بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِيِّ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ **ترجمہ** روایت ہے ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبد المجید ابن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا مجھسے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں میں تیرے آگے ایک کتاب کہ لکھدی تھی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عبد المجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اسمیں لکھا تھا هذا آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یہ بیعنامہ ہے اُس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط سے کہ وہ بیمار بھی نہو اور چوری کی نہو اور حرام کی نہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جاوے اور مشتری کو اختیار ہو اسکے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہو کہ جب چوری کی ظاہر ہوگی تو مالک اسکو لیلیگا اور خریدنیوالے کا روپیہ قیمت کا ضائع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو کہتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں کا نہو کہ جنکا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لیکر دار الاسلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہی یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہو یا خود چور لیا نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عباد ابن لیث کی روایت سے اور روایت کی اُنسے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ** باب ماپنے اور تولنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِ الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اسی میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں **ف** اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین ابن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس سے

باب ما جاء في بيع من يزيد . باب نیلام اور بولی کے بیان میں **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من يشتري
هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم من يزيد على درهم فاعطاه رجل
درهمين فباعهما منه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچا ایک چادر اور ایک پیالہ اور فرمایا کون خریدتا ہے اس چادر پیالے کو سو کہا ایک شخص نے
میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو ایک آدمی نے دو درہم دیے تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو
حضرت نے اسکے ہاتھ **مترجم** کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالی جاتی ہے کہ اسکو نمدہ کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے
اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید
یعنے نیلام کرنے میں غنیمت کے مال اور میراث کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے **باب** ما جاء في بيع المدبر . باب مدبر کی
بیع کے بیان میں **عن** جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه نعيم بن النحام قال
جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنے اس سے کہا کہ تو بعد میرے موت کے آزاد ہے سو وہ مالک
مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی سال میں
ابن زبیر کی سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں
اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علما صحابہ وغیرہم نے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** ما جاء في كراهية
تلقي البيوع . باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے اُن سے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب
السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر کے
باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز پھیر لے اور چاہے مشتری کے پاس رہنے دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث
ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور یہ ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب
کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اُس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر بہت سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آ کر بیچتا ہے گراں میں اگر تو زیادہ نفع
کماتا ہے اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضی لوگ قافلہ والوں سے
شہر کے باہر جا کے سستی خرید لیتے ہیں اور وہی چیز پھر شہر میں لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود لا کر بیچتا تو اُس سے ارزان بکتا اس سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان
ہے اور نفع علم میں خلاف اسکا ہے اور اسی طرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر بہت سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص اُن سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور
مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ دونگا کہ اسمیں شہریوں کا نقصان ہے جیسا آگے حدیث میں آتا ہے **باب** ما جاء لا يبيع حاضر لباد . باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں
والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا
يبيع حاضر لباد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور دلالی اسکی اور یہی بازی **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ
سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی
چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچے سو چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دیگا اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی بھی اس باب میں بھی حدیث حسن

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء اصحاب وغیرہم کا کہتے ہین حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والیکی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضون نے اسکی کہ خرید لیوے شہر والا باہر والیکی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہین کہ بیچے شہر والا باہر والیکے چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جایز ہے **باب** مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونیکی بیانمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہون نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے ۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شخص کھیت کو گیہون کے عوض مین بیچ ڈالے یعنی ایک شخص کہے کہ سو من گیہون یا کم و بیش اُس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہین اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کھیت مین کتنا غلہ نکلیگا تو اسمین دھوکا ہے اور درختون کے پھل کو بیچنا درست نہین اور اسیطرح سے بیع اُن کھجورونکی جو درخت مین لگی ہین اُسکے عوض مین جو زمین پر ہین جایز نہین کہ اسمین بھی دھوکا ہی اور اسکو مزابنہ کہتے ہین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین مزابنہ اور محاقلہ کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَآءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَآءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہون کے خریدنیکا جَو کے عوض مین سو پوچھا انہون نے کونسی اُسمین سے افضل ہے تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت مین زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُن سے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے کیا رطب جب سوکھی تو وزن مین کم ہو جاتا لوگون نے کہا ہان کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگونکا روایت کی ہے یہ حدیث ہناد نے انہون نے وکیع سے انہون نے مالک سے انہون نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہین انہون نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پہر ذکر کی حدیث اسی کے مثل **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا باب اس بیانمین کہ پھلونکا بیچنا درست نہین جبتک گدر نہو جاوین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جبتک کہ خوشہ رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالونکے بیچنے سے یعنی گیہون کے ہون یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہو جاوین اور سفید جب ہوتی ہین کہ دانہ اُنکے اندر پکجاتا ہی اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے بیخوف نہو لے یعنی اُسکے بچنے کا یقین نہو اور یقین ہی بچنے کا پکنے کی قریب ہی تا ہی منع کیا بایع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہین پھلونکے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانون اور غلون کے بیچنے سے جبتک سخت نہو جاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی حدیث سے **باب** مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ باب اس بیانمین کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچہ کے حمل بیچنے سے **مترجم** کہتا ہی ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت مین لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینی کی مدت یہ ٹھیراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوسرا بچہ جنے جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہی ہین امام مالک اور شافعی نے اور جو اُنکے تابع مین کہ ابن عمر جو راوی اسحدیث کے ہین انہون نے بھی یہی معنی بیان کئی اور بعضون نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہین ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنیگی وہ بچہ جو جنیگا اسکو بیچا اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شئی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے از روی لغت کے بھی **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہی اور اسکا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہی اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ باب جس بیع مین دھوکا ہو اسکی حرام ہونیکی بیانمین

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ باب نیلام وغیرہ کے بیان میں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّقَدَحًا وَّقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ
هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ
دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اور کہا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے
میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دیے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو
حضرت نے اسکے ہاتھ مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالی جاتی ہے کہ اسکو نمدہ بھی کہتے ہیں ف یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے
اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابو بکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید میں
یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال اور ترکے کے مال اور وصیت کی اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ باب مدبر کی
بیع کے بیان میں عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَّهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ
جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِيْ إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک
مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام پہلے سال امیر
ابن زبیر کے مر گیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں
اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علما صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ
تَلَقِّي الْبُيُوْعِ باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لاویں ان سے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں ف اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ
السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوْقَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلے سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے
باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز کو لے اور چاہے مشتری کو بیچ رہنے دے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث
ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اسمیں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا اور لوگوں کا مترجم کہتا ہے جب
کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آکر بیچتا ہے گراں بیچتا ہے تو زیادہ نفع
کماتا ہے اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے
شہر کے باہر جا کے سب خرید لیتے ہیں اور وہی چیزیں شہر میں لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان
ہے اور نفع عام میں خلل پڑتا ہے اور ایسے ہی منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص انسے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور
مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ دونگا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے جیسا اگلی حدیثوں میں آتا ہے بَابُ مَا جَآءَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں
والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وہ چلا سکے اور بیچے آپ ہی ف اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ
سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی
چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے چھوڑ دو آدمیوں کو کہ روزی دے اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے ف حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی بھی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علمای صحابہ وغیرہم کا کہتے ہین حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضون نے اسکی کہ خرید دیوے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا
اچھا نہین کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچے تو بیع جایز ہے **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونیکی بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف**
اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور محاقلہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شخص کہیت کو
گیہون کے عوض مین بیچ دے یعنے ایک شخص کہے کہ سو من گیہون یا کم و بیش اُس سے لیلو اور اس کہیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہین اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کہیت مین کتنا غلہ نکلیگا تو
اسمین دہوکا ہے اور دہوکے کی بیع درست نہین اور اسیطرح سے ہے اُن کہجورونکے جو درخت مین لگی ہین اُسکے عوض مین جو زمین پر ہین جایز نہین کہ اسمین بہی دہوکا ہی اور اسکو مزابنہ
کہتے ہین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین مزابنہ اور محاقلہ کو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ أَيُّهُمَا
أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ
إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچہا سعد سے مسئلہ گیہون کے خریدنی کا جَو کے عوض مین سو پوچہا انہون نے کہ کونسی اسمین سے افضل ہے
تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت مین زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنسے پوچہا تہا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے
کا رطب کے بدلے سو پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والے لوگون سے کیا رطب جب سوکہی تو وزن مین کم ہو جاتا ہے لوگون نے کہا ہان کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے
روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے وکیع سے انہون نے مالک سے انہون نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہین انہون نے زید ابی عیاش سے کہا پوچہا ہمنے سعد سے پہر ذکر کی حدیث اسی کے مثل **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگونکا **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا باب اس بیان مین کہ پہلونکا بیچنا درست
نہین جبتک گدر نہو جاوین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہجور کے بیچنے سے جبتک
کہ خوش رنگ نہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالونکے بیچنے سے یعنی گیہون کے ہون یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہو جاوین اور
سفید جب ہوتی ہین کہ دانہ اُنکے اندر پکجاتا ہی اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے بچنے کا یقین نہو اور یقین یہی بچنے کا پکنے کی قریب ہے تا ہی منع کیا بایع کو بیچنے سے
اور مشتری کو مول لینے سے **ف** اور اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل
ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہین پہلونکے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکی اور وہ قریب پکنے
کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانون اور غلون کے بیچنے سے جبتک سخت نہو جاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **باب**
مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ باب اس بیان مین کہ اس بچہ کا کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پہر جنے کوئی جو بیچنا منع ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل بیچنے سی **ف مترجم** کہتا ہی ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت مین لوگ
بیع کرتے تہے اور قیمت دینی کی مدت یہ ٹہراتے تہی کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پہر دوسرا بچہ جنی جب قیمت دینگی اور یہی معنی کہی ہین امام مالک اور شافعی نے اور جو انکے تابع ہین کہ ابن عمر جو راوی
اس حدیث کے ہین انہون نے بہی یہی معنی بیان کئی اور بعضون نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہین ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تہی تو عرب کہتے تہی یہ اونٹنی جو بچہ جنیگی وہ بچہ جو جنیگا اسکو
ابہی سے بیچ ڈالا یہ بہی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قوی ہے ازروی لغت کے بہی **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عباس اور
ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہی کہ اسکا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک وہ بیع
غرر ہے یعنی دہوکے کی بیع ہی اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہون نے سعید
بن جبیر سے اور نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ باب جس بیع مین دہوکا ہو اُسکی حرام ہونیکی بیان مین

باب ما جاء في بيع من يزيد باب نیلام اور ہراج کے بیان میں **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من يشتري
هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم من يزيد على درهم فاعطاه رجل
درهمين فباعهما منه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچا ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اور فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے
میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دی ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو
حضرت نے اسکے ہاتھ **مترجم** کہتا ہے حلس اُس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالدی جاتی ہے کہ اسکو نمدہ کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے
اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید
یعنے نیلام میں غنیمت کے مال اور میراث کے مال اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے **باب** ما جاء في بيع المدبر باب مدبر کو
بیع کرنے کے بیان میں **عن** جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم يترك مالا غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه نعيم بن النحام قال
جابر عبدا قبطيا مات عام الاول في امارة ابن الزبير **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنے اس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک
مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اُس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی سال میں
ابن زبیر کی سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں
اور یہی قول ہے شافعی اور احمد و اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علما صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** ما جاء في كراهية
تلقي البيوع باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن تلقي البيوع **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جاکر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائیں اُنسے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتلقى الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب
السلعة فيها بالخيار اذا ورد السوق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جاکر شہر سے
باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز پھیر لے اور چاہے مشتری کے پاس رہنے دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث
ابن مسعود کی حسن صحیح ہے اور حرام کہا ہے بعض اہل علم نے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اُس سے ملنے کو اور اسمیں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب
کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جاکر اُس سے بلکہ شہر کا بھاؤ غلط بتا کر سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں گراں بیچتے ہیں اگر میں نے پایا تو زیادہ نفع
کماتا اُسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے
شہر کے باہر جاکر سستی خرید لیتے ہیں اور وہی چیز پھر شہر میں لاکر بہت گران کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اُس سے ارزانی ہوتی اس سبب سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان
ہے اور نفع صرف ایک شخص کا اتنا ہی ہے اور اسیطرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر سستا بیچ جاتے ہیں اور کوئی شخص انسے یہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور
مناسب خوب گران کر کے چند روز میں بیچ دونگا کہ اسمیں بھی شہریوں کا نقصان ہے جیسا کہ حدیثیں آتی ہیں **باب** ما جاء لا يبيع حاضر لباد باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں
والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا
يبيع حاضر لباد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا بدوی مسافر کی کوئی چیز اور جابر سے اور ایسا ہی باندی **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ
سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبداللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی
چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچے سو چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دے اللہ تعالی بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی بھی اس باب میں بھی حدیث حسن

صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمای صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والیکی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اسکی کہ خرید دیوے شہر والا باہر والیکی چیز کو اور شافعی نے کہا
اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والیکی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جایز ہے **باب ما جاء في النهي عن المحاقلة والمزابنة** باب محاقلہ ومزابنہ کے حرام ہونیکے بیان میں **عن** ابي هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف**
اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے * حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو
گیہوں کے عوض میں بیچے یعنے ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم و بیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہیں اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلیگا تو
اسمیں دھوکا ہے اور درخت کے پھلوں کا تخمینہ کر کے بیچنا درست نہیں اور اسیطرح سے بیع ان کھجوروں کے جو درخت میں لگی ہیں انکے عوض میں جو زمین پر ہیں جایز نہیں کہ اسمیں بھی دھوکا ہے اور اسکو مزابنہ
کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو **عن** عبد الله بن يزيد ان زيدا ابا عياش سأل سعدا عن البيضاء بالسلت فقال ايهما
افضل قال البيضاء فنهى عن ذلك وقال سعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله اينقص الرطب
اذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کونسی اسمیں سے افضل ہے
تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انسے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے
کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے کیا رطب جب سوکھ جاتی ہے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا ہاں کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے
روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے ہیں یزید کے انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہمنے سعد سے پھر ذکر کی حدیث اسی کی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا **باب ما جاء في كراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها** باب اس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست
نہیں جبتک گدرا نہ جاویں **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه
وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشتري **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جبتک
کہ خوش رنگ نہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہو جاویں اور
سفید جب ہوتی ہیں کہ دانہ انکے اندر پکا ہوتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے بیخوف نہ ہو لے یعنے بچنے کا یقین نہو اور یقین بھی بچنے کا پکنے کی قریب ہوتا ہے منع کیا بایع کو بیچنے
اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے * حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل
ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدرا جانے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکے اور وہ قریب پکنے
کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جبتک سخت نہو جاویں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **باب**
ما جاء في النهي عن بيع حبل الحبلة باب اس بیان میں کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پیٹ سے ہے جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع حبل الحبلة **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل بیچنے سے **مترجم** کہتا ہے ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ
بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پیٹ سے ہو دوسرا بچہ جنے جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو انکے تابع ہیں کہ ابن عمر جو راوی
اس حدیث کے ہیں انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب بیچتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنیگی وہ بچہ جو جنیگی اسکو ہم
ابھی بیچا یہ بھی منع ہے اسلئے کہ یہ بیع ہے شئ معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے از روی لغت کے بھی **ف** اس باب میں عبداللہ بن عباس اور
ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل سے مراد اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہے اور اسکا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع
غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید
بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب ما جاء في كراهية بيع الغرر** باب جس بیع میں دھوکا ہو اسکی حرمت ہونیکے بیان میں

باب ما جاء فی بیع من یزید باب نیلام اور مدبر کے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع حلسا و قدحا و قال من یشتری هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درهم من یزید علی درهم فاعطاه رجل درهمین فباعهما منه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اور کہا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دئیے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو اس کے ہاتھ **مترجم** کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالی جاتی ہے کہ اس کو نمدہ و گلیم کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابو بکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید میں یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال اور میراث کے مال اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے

باب ما جاء فی بیع المدبر باب مدبر بیچ کے بیان میں **عن** جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم یترک مالا غیره فباعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتراه نعیم بن النحام قال جابر عبدا قبطیا مات عام الاول فی امارة ابن الزبیر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد انصاری نے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اس کو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی برس مرا جس برس ابن زبیر سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا

باب ما جاء فی کراهیة تلقی البیوع باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہیت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن تلقی البیوع **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لاویں اُن سے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یتلقی الجلب فان تلقاه انسان فابتاعه فصاحب السلعة فیها بالخیار اذا ورد السوق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز کو بیچ ڈالے اور چاہے مشتری سے پھیر لے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور یہ ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر بہت سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں گراں بیچتے ہیں اگر ان کو پتا لگا تو زیادہ نفع کماتا اس کو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر بھی سستی خرید لیتے ہیں اور وہی چیزیں شہر میں لا کر بہت گران کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود لا کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع ملا میں خلاف اُن سا ہی اور ایک طرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر بہت سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص اُن سے یہ نکہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھونگا کہ اسمیں شہریوں کا نقصان ہے جیسا اگلی حدیث میں آتا ہے

باب ما جاء لا یبیع حاضر لباد باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قتیبة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور دلالی اسکی اور یہی ہے نہی **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچے سو چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دیتا ہے اللہ تعالی بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی بھی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ و غیرہم کا کہتے ہین حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضون نے اسکی کہ خریدے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا
اچھا نہین کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچے تو بیع جایز ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ** باب محاقلہ و مزابنہ کے حرام ہونیکا بیان **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہون نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف**
اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے * حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شخص کھیت کو
گیہون کے عوض مین بیچے یعنے ایک شخص کہے کہ سو من گیہون یا کم و بیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہین اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کھیت مین کتنا غلہ نکلیگا تو
اسمین دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع درست نہین اور اسیطرح سے بیع ان کھجورونکی جو درختمین لگی ہین اسکے عوض مین جو زمین پر ہین جایز نہین کہ اسمین بھی دھوکا ہی اور اسکو مزابنہ
کہتے مین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین مزابنہ اور محاقلہ کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا
اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ
اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہون کے خریدنے کا جو کے عوض مین سو پوچھا انہون نے کونسی اسمین سے افضل ہے
تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت مین زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انسے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے
کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن مین کم ہو جاتا ہے لوگون نے کہا ہان کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے
روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے وکیع سے انہون نے مالک سے انہون نے عبد اللہ بن یزید سے انہون نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہمنے سعد سے پھر ذکر کی حدیث اسی طرح **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگونکا **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا** باب اس بیان مین کہ پھلونکا بیچنا درست
نہین جبتک گدرا نہو جاوین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جبتک
کہ خوشرنگ نہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالونکے بیچنے سے یعنی گیہون کے ہون یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہو جاوین اور
سفید جب ہوتی ہین کہ دانہ انکے اندر پکتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے بیخوف نہو جاوے یعنے اولے یا ہی سے بچنے کا یقین نہو اور یقین بھی بچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہی منع کیا بایع کو بیچنے سے
اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے * حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل
ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہین پھلونکے بیچنے کو قبل پکنے اور گدرا ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ **ترجمہ** روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکے اور وہ قریب پکنے
کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانون اور غلون کے بیچنے سے جبتک سخت نہو جاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **بَابُ
مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ** باب اس بیان مین کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل بیچنے سے **مترجم** کہتا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت مین لوگ
بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوسرا بچہ جنے جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہے ہین امام مالک و شافعی نے اور جو انکے تابع ہین اور ابن عمرؓ جو طالب
اس حدیث کے ہین انہون نے بھی یہی معنی بیان کئے اور بعضون نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہین ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب بیچتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اسکو بیچنا
ابھی حاملہ ہی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شئی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد و اسحاق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عباس اور
ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حمل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہی اور اسکا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک وہ بیع
غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہی اور روایت کیا یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہون نے سعید
بن جبیر سے اور نافع سے انہون نے ابن عمرؓ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ** باب جس بیع مین دھوکا ہو اسکی حرمت ہونیکا بیان

باب ما جاء في بيع من يزيد یعنی نیلام اور بولی کے بیان میں **عن** أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم باع حلساً وقدحاً وقال من يشتري هذا الحلس والقدح فقال رجل أخذتهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم من يزيد على درهم فأعطاه رجل درهمين فباعهما منه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اور کہا کہ کون خریدتا ہے یہ ٹاٹ اور پیالہ سو کہا ایک شخص نے لیا میں نے ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دئیے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو اسکے ہاتھ **مترجم** کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں یا بالوں کی جو پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالی جاتی ہے کہ اسکو عرقگیر کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال اور میراث کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے **باب** ما جاء في بيع المدبر یعنی مدبر کی بیع کے بیان میں **عن** جابر أن رجلاً من الأنصار دبّر غلاماً له فمات ولم يترك مالاً غيره فباعه النبي صلى الله عليه وسلم فاشتراه نعيم بن النحام قال جابر عبداً قبطياً مات عام الأول في إمارة ابن الزبير **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال ابن زبیر کے سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** ما جاء في كراهية تلقي البيوع یعنی بیچنے والوں کے استقبال کی کراہیت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تلقي البيوع **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جاکر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائیں انسے خریدنے کو جب تک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عن** أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يتلقى الجلب فإن تلقاه إنسان فابتاعه فصاحب السلعة فيها بالخيار إذا ورد السوق **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جاکر شہر کے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز پھیر لے اور چاہے مشتری کے پاس رہنے دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اسمیں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جاکر اس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر بہت سستا خرید لیتے ہیں پھر شہر میں آکر بیچتے ہیں گراں یا تو زیادہ نفع لیتا ہے اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جاکے سستی خرید لیتے ہیں اور وہی چیزیں شہر میں لاکر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود لاکر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے اور بعض علم میں خلاف آتا ہے اور اسی طرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر چیز سستا بیچ جاتے ہیں یا کوئی شخص انسے یہ کہے کہ تم کیوں جلدی کرتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھونگا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے جیسا آگے حدیثوں میں آتا ہے **باب** ما جاء لا يبيع حاضر لباد یعنی اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لے **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع حاضر لباد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور دلالی اسکی اور یہی ہے بادی **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبداللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے سو چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دیوے اللہ تعالی بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی جو اس باب میں ہے بھی حدیث حسن ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ باب نیلام اور بولی کے بیان میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اور فرمایا کہ کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت نے اسکے ہاتھ **مترجم** کہتا ہے حلس اُس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالدی جاتی ہے کہ اسکو نمدہ کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابو بکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنے نیلام کرنے میں غنیمت کے مال اور میراث کے مال کو روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ باب مدبر کو بیچنے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنے اُس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کچھ مال نہ چھوڑ گیا سوا اُس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی برس مرا ابن زبیر کی سلطنت میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علما صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہیت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جاکر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لاویں اُن سے خریدنیکو جب تک وہ خود شہر میں لاکر نہ بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جاکر شہر کے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز پھیر لے اور چاہے مشتری کے پاس رہنے دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اُس سے ملنے کو اور یہ ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جاکر اُس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کہ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آکر جانتا ہے کہ گراں بک گیا تو زیادہ نفع کمانا اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر لے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جاکر پیشگی خرید لیتے ہیں اور وہی چیز پھر شہر میں لاکر گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود لاکر بیچتا تو اُس سے ارزان بیچتا اس سے اسلئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع مسلم میں خلاف اتنا ہی اور اسیطرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص اُن سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی کرتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ دونگا کہ اسمیں شہریوں کا نقصان ہے جیسا آگے حدیثیں آتی ہیں

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور دلالی اسکی اور اسی کا نام بیع ہے **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے سو چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دیگا اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی بھی اس باب میں بھی حدیث حسن

صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اسکی کہ خرید دے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا
اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچے تو بیع جایز ہے **باب ما جاء فی النهی عن المحاقلة والمزابنة** باب محاقلہ و مزابنہ کے حرام ہونیکے بیان مین **عن** ابی هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **ف**
اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے * حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو
گیہوں کے عوض میں بیچ دے یعنی ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم و بیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہیں اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلیگا تو
اسمین دھوکا ہے اور ... درست نہیں اور اسیطرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت مین لگی ہیں اسکے عوض مین جو زمین پر ہیں جایز نہیں کہ اسمین بھی دھوکا ہے اور اسکو مزابنہ
کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو **عن** عبد الله بن يزيد ان زيدا ابا عياش سأل سعدا عن البيضاء بالسلت فقال ايهما
افضل قال البيضاء فنهى عن ذلك وقال سعد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسئل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حوله اينقص الرطب
اذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جَو کے عوض مین سو پوچھا انہوں نے کونسی اس میں سے افضل ہے
تو کہا زید نے کہ بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت مین زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنسے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے
کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے کیا رطب جب سوکھی تو وزن نہیں کم ہو جاتا لوگوں نے کہا ہاں کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے
روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث اسی طرح **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا **باب ما جاء فی کراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها** باب اس بیان مین کہ پھلوں کا بیچنا درست
نہیں جب تک گدرا نہ جاوین **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبي صلى الله عليه
وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشترى **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک
کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جَو وغیرہ کی جب تک وہ سفید نہ ہو جاوین اور
سفید جب ہوتی ہیں کہ دانے انکے اندر پکجاتے ہیں اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے بچنے اولی یعنی بچنے کا یقین نہ ہو اور یقین جب ہی ہے کہ پکنے کے قریب ہو منع کیا بایع کو بیچنے
اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے * حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل
ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدرانے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع العنب حتى يسود وعن بيع الحب حتى يشتد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکے اور وہ قریب پکنے
کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **باب**
ما جاء فی النهی عن بيع حبل الحبلة باب اس بیان میں کہ اس حمل کا جو اونٹنی کے پیٹ میں ہے اور وہ بچہ جنے پھر جو وہ بچہ جنے اس کا بیچنا منع ہے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع حبل الحبلة **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچہ کے حمل بیچنے سے **مترجم** کہتا ہے ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ
بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوسرا بچہ جنے جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک و شافعی نے اور جو آئندہ تابع ہیں کہ ابن عمر جو راوی
اس حدیث کے ہیں انہوں نے بھی یہی معنی بیان کئے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب بیچتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنیگی وہ بچہ جو جنیگا اسکو بیچ
ابھی ڈالا یہ بھی منع ہے اسلئے کہ یہ بیع ہے شئ معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد و اسحاق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عباس اور
ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہے اور اسکا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک اور وہ بیع
غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے اور روایت کی یہی حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید
بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب ما جاء فی کراهية بيع الغرر** باب جس بیع میں دھوکا ہو اسکی حرمت کا بیان

عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الغرر وبيع الحصاة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے کہ جسمیں دھوکا ہو یعنے ثمن میں یا مبیع میں کہ اُن دونوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنیکی بیع سے ف اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنے جس بیع میں کسیطرح کا دھوکا ہو اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اسکا بیچنا اور قبل گرفتاری کے بیچنا اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اُڑتے ہوں اُنکا بیچنا اور اسی طرح اور بیعیں کہ جنمیں بایع قادر نہو مبیع کے سونپنے پر اور کنکری کی بیع کے معنے یہ ہیں کہ بایع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہی ہے کہ بایع تھان پھینکدے مشتری پاس اور بیع واجب ہوجاوے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیعیں ایام جاہلیت کے تھیں مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور از قبیل جوامع الکلم ہے آنحضرت کا اور اُوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسیکی طرف ہے اور سیکڑوں مسئلے اس حدیث سے نکلتے ہیں بعض بعض فقہا نے لکھا ہے کہ اکثر مسائل اس حدیث سے معلوم ہوتے ہیں کہ تفصیل اُنکی فقہ میں مذکور ہے

باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة یعنے باب اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے

عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اُسکی آگے آتی ہے ف اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن مسعود اور ابن عمر سے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور تفسیر کی ہے اسکی بعض علما نے اسطرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپیہ کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نکرے اور اگر ایک بات پر اُسنے توڑ کرلیا اور دوسری بات کو چھوڑدیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جایز ہے جبکہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہوجاوے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنیکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ بیچ پھر جب تونے غلام کا بیچنا قبول کیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کرلیا اور یہ اسلئے ناجایز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بایع اور مشتری کہ کسپر واقع ہوئی اُسکی بیع یعنے دونوں بیع اس شرط میں ایک مشروط ہے اسکو غلام ملنا اُسے معلوم نہیں اور یہ جہالت محل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے

باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عندك یعنے باب اس بیان میں کہ اسچیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہو

عن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يأتيني الرجل فيسألني من البيع ما ليس عندي أبتاع له من السوق ثم أبيعه قال لا تبع ما ليس عندك ترجمہ روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعضے مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں اُنکے لئے بازار سے اور بیچوں اُنکے ہاتھ آپنے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں عن حكيم بن حزام قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أبيع ما ليس عندي ترجمہ روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا اُنہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھسے میرے باپ نے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہانتک کہ ذکر کیا عبد اللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا يحل سلف وبيع ولا شرطان في بيع ولا ربح ما لم يضمن ولا بيع ما ليس عندك ترجمہ یعنے حلال نہیں سلف اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اُسکا جسکا ضامن نہیں اور نہ بیچنا اُس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسحق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف اور بیع کی اور منع کئے گئے تو اُنہوں نے کہا وہ یہ کہ آدمی کسیکو کوئی چیز قرض دے یعنے کوئی چیز اُسکے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کو بیچڈالے اور وہ اسطرح سے لیلیوے کہ مجھکو روپیہ قرض دے اور احتمال ہے کہ یہ معنے ہوں کہ کوئی شخص کسیکو قرض دیوے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے کہ اگر یہ روپیہ تجھسے ادا نہوسکیگا تو یہ چیز تیری میں لیلونگا کہ میرے ہاتھ بک گئی اسحق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اُس چیز کا جسکا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنے اسکی بیع جایز نہیں جبتک قبضہ نہو یعنے ضمان ہے قبضہ سے کہا اسحاق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ناپ کر بیچی جاتی ہو یعنے اسکی بیع قبل قبضہ کے جایز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ ہے اسکا سلوانا اور دھلوا دینا یا ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جایز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اسکو سی دونگا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جایز ہے یا کہے کہ میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اسکو دھودونگا تو یہ بھی جایز ہے کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ یہ ایک شرط ہی ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحق نے یعنے مؤلف رحمۃ اللہ

کو اسحاق حکیم کے اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت
کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف
بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اور عبد بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث
نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں
جو چیز میرے پاس نہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور
روایت عبدالصمد کی صحیح زیادہ ہے اور روایت کی ہے یحیی بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلی بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں **باب ما جاء فی کراھیۃ بیع الولاء وھبتہ** باب اس بیان میں
کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں وہ ولاء اس حق کو کہتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولی بولتے ہیں جب غلام مرجاوے اور اس کا کوئی عصبہ از روی
نسب کے نہو اس کا ترکہ اسی آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازہ کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے انتہی کلام المترجم **عن** ابن عمر ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم
اسکو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے
ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ وہم کیا ہے اس میں یحیی بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی نے اور
عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحیی بن سلیم کی روایت سے **باب**
ما جاء فی کراھیۃ بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ باب اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا **ف** اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کو جانور
کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے جانور کے تیئں جانور کے عوض قرض بیچنے کی اور
یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیوان اثنین بواحد لا یصلح نسیئا ولا باس بہ یدا بید **ترجمہ** روایت ہے جابر سے
کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جانور کو ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب**
ما جاء فی شراء العبد بالعبدین باب غلام کو دو غلام کے بدلے خریدنے کے بیان میں **عن** جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسألہ اعبد ھو **ترجمہ**
روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اسکو پھیر لیجاوے سو فرمایا آنحضرت نے
بیچ اسکو میرے ہاتھ سو خرید لیا اسکو حضرت نے دو غلام سیاہ دیکر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دیکر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں **باب ما جاء ان الحنطۃ بالحنطۃ مثلا
بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ** باب اس بیان میں کہ گیہوں بدلے گیہوں کے برابر لینے چاہییں کمی بیشی جائز نہیں **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الذھب بالذھب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا
بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذھب بالفضۃ کیف شئتم یدا بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یدا بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یدا بید
ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن میں اور چاندی کو چاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور
کی برابر برابر یعنی کیل میں اور اسیطرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود کا معاملہ

کیا بیچو سونیکو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونیکو عوض میں چاندی کے اگرچہ کمی بیشی ہو یا چاندی کے عوض سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہی کہ ہاتھون ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور بیچو گیہون کو جو کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی اُدھار درست نہیں اگرچہ کیل میں کم بیشی ہو تو مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی اُدھار نہو **ف** اسباب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال اور انس سے روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خالد ہی سے اسی اسناد سے اور اسمین یہی ہی کہ حضرت نے فرمایا بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ یعنی بیچو گیہون کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی قرض درست نہیں اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث خالد سے انہون نے ابی قلابہ سے انہون نے ابی الاشعث سے انہون نے عبادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اسمین یہ کہ خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہون کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہون کا گیہون کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہون قسمین تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہون دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہون ایک سیر تر کے عوض میں لے تو درست ہے مگر ہاتھون ہاتھ لینا چاہیے اُدھار درست نہیں دونون چیزین اُدھار ہون یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے دلیل اسکی یہ ہے کہ قرض لینا اسمین درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپنے بیچو جو کو عوض میں گیہون کے جتنا چاہو ہاتھون ہاتھ یعنی اُدھار درست نہیں اور ایک قوم نے علما سے کہا ہے کہ گیہون جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر برابر ہو یعنی ناپ میں دونون برابر ہون گویا کہ انکے نزدیک گیہون اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا **مترجم** کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزونکے ربا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک اور باقی اور چیزونکو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانونکے انکو علما نے اسی پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اسمین ہے کہ ربا کی علت کیا ہے امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزونمین ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین سو جسمین قوت مدخر ہو یا ثمنیت ہو گی اُسمین ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اُسکے لینے میں جائز نہیں پس انکے نزدیک ترکاری اور میوا اور کہانی کی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوتین اُنمین ربا یعنی کم و زیادہ لینا درست ہے یا ایک لینا دو کے بدلے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہی سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزونمین یعنی ادخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع ہی کیجاتی ہو اور برسون رکھی جاتی ہو سو صرف قوت ہونیسے ربا لازم آتا ہے تو انکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات میں کم و بیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اور دہاتون اور چونا اور انکے مانند اور چیزونمین انکے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانہ چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسیطرح سے لوہا تانبا ایک سیر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ناپنا اور تولنا پس ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہ کے یعنی اسمین کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزونمین ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہ کے یعنی جو چیز کہ ناپ کر بیچی جاتی ہو اور کیلی اور وزنی ہونا جسکا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے سو اسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف میں خلاف اسکی جاری ہو اور گیہون جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہین اگرچہ عرف میں کیلی نہوان سو جب یہ چیزین لین دین میں ہمجنس ہون تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچیں تو وزن برابر چاہیئے اور اسیطرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے گنتی برابر ہونی وزن نہین درست نہین اور باقی چار چیزونمین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف میں رواج ان چیزونکے میں کیل کا نہو اور جسمین کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیئے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہی جب چونے سے چونا بدلین تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں بچاہیئے نہیں ورنہ ربا ہوگا کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ** باب صرافی کے بیان میں **عَنْ نَافِعٍ** قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا انہون نے گیا میں اور ابن عمر ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہون نے ہمسے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانون نے فرماتے تھے نہ بیچو سونیکو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑہاؤ کوئی اسمیں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اُسمین سے کچھ قرض عوض میں نقد کے یعنی لین دین دونون ایک ہی وقت میں ہو جاوے یہ نہو کہ ایک چاندی دیدے دوسرا چاندی لینے کا وعدہ کل پر کرے یا دونون

طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جاوے لین دین کی کچھہ مدت ٹہیرے یہ بہی درست نہیں **ف** اس باب مین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے. حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے تہے کچہہ مضائقہ نہین اسمین کہ بیچا جاوے سونا بدلے سونے کی کمتی بڑہتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑہتی جبکہ ہاتہون ہاتہ ہو اور کہا ابن عباس نے کہ ربو تو جب ہے کہ جب معاملہ قرض ہو اور ایسا ہی کچہہ مروی ہے انکے بعض اصحاب سے بہی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پہر بہی گئے اپنی اس بات سے جب سنی اُنہون نے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابی سعد خدری سے اور پہلا قول صحیح ہی اور عمل اُسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی مین کسیکا اختلاف نہین یعنی سبکا مذہب یہی ہے جاوے بلا کم و بیش **عن** ابن عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہون نے مین اونٹ بیچا کرتا تہا بقیع کے بازار مین سو بیچتا تہا اونٹ کو عوض مین دیناروں یعنی اشرفیون کے یعنے قیمت اُسکی ٹہیراتا تہا اور لیتا تہا دیناروں کے عوض مین چاندی اور کبہی بیچتا تہا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تہا مین اُسکے عوض مین دینار سو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکو نکلتی پایا مین نے حفصہ کے گہر سے سو پوچہا مین نے آپ سے اسکا حکم سو فرمایا آپنے کچہہ مضائقہ نہین قیمت ٹہرانے مین یعنی قیمت دینار سے ٹہیرا کر اُسکے بدلے درہم لینا یا درہم ٹہیرا کر دینار لینا اسمین کچہہ مضائقہ نہین **ف** اس حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہین سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عمر سے موقوفا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہین کچہہ مضائقہ نہین اگر لیوے سونا چاندی دیکر اور چاندی سونا دیکر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماے صحابہ وغیرہم نے اسکو نادرست بہی کہا ہے **عن** مَالِكِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے اُنہون نے کہا آیا مین بیچ بازار مین اور کہا مین نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہی یعنی مین اسی دینار دون مجہے درہم دے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تہے دکہاؤ ہمکو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پہر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جبتک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تمکو تمہاری چاندی یعنی درہم دیوین سو کہا عمر بن خطاب نے کبہی ایسا نہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دیدو اسکی چاندی یعنی درہم ابہی یا نہین تو پہیر دو اسکا سونا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادہر لی اُدہر دی یعنے اُدہار درست نہین اور گیہون گیہون کے بدلے ربا ہے مگر ادہر لے اُدہر دی اور جو بدلے جو کے بیاج ہی مگر ادہر لے اُدہر دی اور کہجور بدلے کہجور کی بیاج ہی مگر جو ادہر دی اُدہر لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل العلم کا اور حضرت نے جو فرمایا هَاءَ وَهَاءَ اسکی معنی ہاتہون ہاتہ یعنے اُدہار درست نہین سود النقد ضروری **مترجم** ایک چیز بیچا اُسکی عوض مین مثلاً چاندی چاندی کے عوض مین تین طرح ہوتا ہی دونون وزنی ہون یا دونو کیلی یا ورد دونو موجود ہون یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونو موجود نہ ہو طرفین سے معاملہ قرض پر ہوتیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونون کیل میں برابر ہون اگر کیلی ہین اور وزن مین اگر وزنی ہین اور دو صورتین اخیر کی جایز نہین اگرچہ برابر ہون دونو جنس کذا فی شرح مشکوٰۃ

باب مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

ابتیاع نخل اور غلام مالدار کے بیچ مین

عن سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جسنے خریدی کہجور کے درخت جو پیوند کیے گئے تو اُسکا پہل اُسیکا ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پہل کی بہی شرط کرے درخت کے ساتہ خریدنے کی وقت اور جسنے خریدا غلام کو اور اسکے پاس مال بہی ہے تو وہ مال اُسیکا ہی جسنے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اُس مالکی بہی شرط کر لے بیع کی وقت **ف** اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے. حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی ایسی ہی مروی ہے کئی سندون سے زہری سے وہ روایت کرتے ہین سالم سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے خریدا کہجور کا درخت بعد پیوند کرنیکے تو اسکا پہل اُسیکا ہی جسنے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پہل کی بہی شرط کر لی اور جسنے بیچا کوئی غلام تو مال اُس غلام کا بایع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بہی شرط کر لے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہین ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے بیچا کوئی غلام اور اُسکے پاس مال ہے تو مال بایع کا ہی مگر جب شرط کر لے مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونو حدیثین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی اور روایت

کی ہے حکیم بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد و اسحق کا معنی کہا حدیث مذکور کی مسلم
سے جو مروی ہے انکے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے۔ **باب** ما جاء ان البیعان بالخیار ما لم یتفرقا باب خیار میں عاقدین کے قبل تفرق کے **عن** ابن عمر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یختارا قال فکان ابن عمر اذا ابتاع بیعا وہو قاعد قام لیجب لہ البیع ترجمہ روایت ہے
عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا اختیار کی شرط کرلیں یعنی اس صورت میں بعد تفرق بھی اختیار
رہیگا کہا راوی نے سو عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کہڑے ہوجاتے کہ بیع واجب ہوجاوے۔ **عن** حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان
بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا و بینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما ترجمہ روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پہر اگر دونوں سچے رہے یعنی غلط بیانی نکی اور کہولدیا بائع نے عیب صاحب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دیجاویگی انکی بیع میں اور اگر جہوٹ
بولے اور چہپایا مٹائی جاویگی برکت انکی بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی برزہ اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا اور سوا انکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں کا مراد ہے نہ کلام کا اور بعض علما نے کہا ہے کہ جدائی کلام
کی مراد ہے یعنی بیع و شرا کے الفاظ جبتک تمام نہوں جبتک خیار ہے بعد اسکے نہیں اور حضرت کی حدیث میں بدن ہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اسلئے کہ ابن عمر جو راوی حدیث ہیں وہ خود جب
چاہتے کہ بیع لازم ہوجاوے اور خیار نرہے چل دیتے تاکہ خیار جاتا رہے اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ دو شخص انکے پاس فیصلہ چاہتے ہوئے آئے ایک گہوڑے کی بیع میں اور وہ
ایک کشتی میں تہے تو فرمایا ابی برزہ نے کہ تمکو اختیار ہے اسلئے کہ بائع و مشتری کشتی میں ہیں اور جدا نہیں ہوسکتے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جبتک جدا نہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق
بالابدان نہیں ہوسکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علما کا مذہب ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس اور ابن مبارک سے کہ
انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد لیا اور یہ جو حضرت
نے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب اسکا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کرلیا تو پہر مشتری کو
اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ و رد کردے اگرچہ جدا بہی نہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اسکی شافعی نے اور اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی تقویت ہے تفرق بالابدان کی جو مروی ہے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل
لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونو
کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ ہووے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چہوڑ دیوے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور
معنے اسکے یہی ہیں کہ جدا ہووے اس خوف سے کہ بیع فسخ ہوجاوے اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اسمیں یہ کہیں نہیں سکتی کہ جدا ہونا چاہے اس خوف سے کہ
بیع کا اقالہ نہو **باب** **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرقن عن بیع الا عن تراض ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ
جدا ہوں بائع اور مشتری بعد بیع کی مگر آپسکی خوشی سے **مترجم** کہتا ہے اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اسلئے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کی اس سے
نہیں مراد ہوسکتی مگر جدائی بدنی کہ اختیار ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہوچکی اس سے منع کرنا نہیں ہوسکتا انتہی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جابر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
باب ما جاء فی من یخدع فی البیع باب اسکی بیان میں جو دہوکا کہا جاوے بیع میں **عن** انس ان رجلا کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اہلہ
اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علیہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع
فقال اذا بایعت فقل ہاء و ہاء لا خلابۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کے خرید و فروخت میں ضعف تہا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دہوکا کہا جاتا تہا اور ہمیشہ خرید و فروخت کرتا
تہا تو گہر والے اسکے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اسکو روک دیجئے یعنی منع کر دیجئے پہر بلایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا
اسنے کہ یا رسول اللہ مجھکو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپنے جب تو کچھ خریدے یا بیچے تو کہدے لینا دینا ہے اور فریب نہیں **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بہی روایت ہے

حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روکدینا اور منع کرنا چاہئے اوس شخص کو خرید و فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ بالغ کو بیع سے روکنا درست نہیں **مترجم** کہتا ہے یہ شخص جنسے حضرت نے فرمایا حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری ہیں اور دوسری ہیں انکے یحیی اور واسع حاضر ہوئے ہیں جنگ اُحد میں اور عمر انکی ایک سو تیس برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں حضرت کے ساتھ تھے سو انکے سر میں ایک پتھر لگا اور اُس سے اُنکی زبان اور عقل میں فتور آگیا مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا خِلَابَةَ سو صحیح کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اُسکے بعد الف ہے الف کے بعد با مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لَا خِیَابَةَ کہتے تھے اور اسمیں بعد خی کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے اور اسکا سبب تھا کہ وہ اَلثَّغ تھے اور اَلثَّغ عرب میں اُسکو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنے خدیعت کی ہیں تقدیر لَا خِلَابَةَ کی یہ ہے لَا تَحِلُّ لَكَ خَدِیْعَتِیْ یعنے تجھکو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لَا یَلْزَمُنِیْ خَدِیْعَتُكَ یعنے تیری خدیعت مجھپر لازم نہیں ہوگی یعنے مجھی اختیار ہے کہ اگر اس بیع میں کسیطرح کا نقصان دیکھونگا تو پھیر دونگا گویا اس لفظ سی خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علما کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اُسکیلئے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا اور جو شخص ایسا ہو کا کہا دو اور غبن میں پڑجاوے تو اُسکو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اور بہت لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد معلوم ہو کہ وہ دس روپیہ کی تھی اور اسنے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی یہی ترروایت تو یہی ہے اور بعد لوگ مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوے تو اُسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو وے یعنے مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدی اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں اور صحیح یہی پہلا مذہب ہے یعنے مغبون کو اختیار نہیں اسلئے کہ حضرت نے بھی اُن صحابی کے لئے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنے یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہیگا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھ یا پھیر دے اور اگر اُس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص اُنہی صحابی کیلئے ہوگا غیر لوگوں کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اوسمیں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے **باب** فِی الْمُصَرَّاةِ باب دودھ جمع کی گائے اور بکری کی خرید کے بیان میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جسکا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اُسکے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینے والیکو اختیار ہے جب دودھ دوہے اُسکے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اُسکے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دیدے یعنی اُس دودھ کے عوض میں جو اُسنے دوہا تھا **ف** اس باب میں انس سے اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ مَعْنٰی لَا سَمْرَاءَ لَا بُرَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اُسکو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیرے اُسکے ساتھ ایک صاع غلہ کا کہ سمرا نہو یعنی گیہوں نہو یعنی کوئی اور غلہ سوا گیہوں کے ہو ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنے اہل حدیث کا اُنہیں میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحق **مترجم** کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اُسمیں مُصَرَّاۃ کی جگہ مُحَفَّلَة آیا ہے اسکے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چہٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق **باب** مَا جَاءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ ، باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنیکے بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلٰی اَهْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور شرط کرلی کہ وہ سوار ہوگا اُسپر اپنے گھر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنے دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح ہی نہیں ہوتی اگر اُسمیں شرط ہو **باب** الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ باب اس بیان میں کہ جسکی پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اُس سے نفع اٹھاوے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ یُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِیْ یَرْكَبُ وَیَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑھے جب سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جاوے جب وہ رہن ہو اور جو سواری کرے یا دودھ پیوے اُسی کے ذمہ پر اُسکا دانہ گھاس ہے یعنے اسمیں جو جانور رہن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفاً یعنی اُنہیں کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علما نے کہ

جائز نہیں لیکن اگر ناشی ہو تو ہی باکل **باب ما جاء في شراء القلادة وفيها ذهب وخرز** باب ہار خریدنے کے بیان میں کہ جسمیں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑی ہوں **عن** فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اسمیں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اسمیں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی چیز جس میں سونے چاندی کے جڑاؤ جو ہیں بغیر توڑے اور جدا کیے **روایت** کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم اصحاب وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمربند کا بیچنا کہ جسمیں چاندی جڑی ہو یا ہو ردیوی کچھ وغیرہ میں جب تک جدا نہ کی جاوے اور الگ کر کے اسکو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے اسکی اجازت دی ہے صحابہ وغیرہم سے **باب ما جاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك** باب لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولا کی شرط کرنے اور اسمیں جو جھڑکی وارد ہوئی اسکے بیان میں **عن** عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فانما الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولي النعمة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی حق ولا اپنے واسطے رکھنے کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اسکو اور شرط ولا تو اسکو سمجھو کہ جو قیمت دیوے یعنی خریدنے والے کو ہے یعنی بیچنے والیکو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کر لے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولا اسیکو ہے جو مالک ہو آزاد کرنیکا **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے **روایت** کی ہمسے ابو بکر عطار نے جو بصرہ کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھ سے حدیث بیان کرے منصور تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسیکو ثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھکو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ ثبت ہیں **باب عن** حكيم بن حزام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث حكيم بن حزام يشتري له اضحية بدينار فاشترى اضحية فاربح فيها دينارا فاشترى اخرى مكانها فجاء بالاضحية والدينار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح بالشاة وتصدق بالدينار **ترجمہ** روایت ہے حکیم ابن حزام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاویں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اسمیں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا پھر حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لیکر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دیدے **ف** حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ نہیں سنا ہے حبیب بن ابی ثابت نے **عن** عروة البارقي قال دفع الي رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا لاشتري له شاة فاشتريت له شاتين فبعت احداهما بدينار وجئت بالشاة والدينار الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ما كان من امره فقال بارك الله في صفقة يمينك فكان بعد ذلك يخرج الى كناسة الكوفة فيربح الربح العظيم فكان من اكثر اهل الكوفة مالا **ترجمہ** روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی میں نے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور ذکر کیا حضرت سے آگے حال اس بکری کا جو گذرا تھا سو فرمایا آپ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کے خرید و فروخت میں پھر بعد اسکے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفی کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب اور نفع کماتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفہ میں سب لوگوں سے زیادہ مالدار تھے **روایت** کی ہمسے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث انکی بالمعنی اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسکے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے **باب ما جاء في المكاتب اذا كان عنده ما يؤدي** باب اس مکاتب کے بیان میں کہ جسکے پاس آ جاوے بقدر زر کتابت ادا کرنے کے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب المكاتب حدا او ميراثا ورث بحساب ما عتق منه وقال النبي صلى الله عليه وسلم يؤدي المكاتب بحصة ما ادى دية حر وما بقي دية عبد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی موافق اس حصے کے کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زر کتابت سے اور دیت غلام کے موافق اسکے کہ باقی ہے اسپر یعنی زر کتابت سے **مترجم** کہتا ہے دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً اگر مثل کتابت کسی مکاتب نے

ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُس غلام کے وارثوں کو اور اُسکے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اُسکی سو درہم تھی پھر
ادا کئے اُسنے پانسو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لئے وہی پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دیوے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے اور دوسرے یہ کہ اگر ادا کر چکا تھا
آدھا روپیہ کتابت کا پھر اُس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اُسکا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اُسکے آدھے مال کا اور مکاتب
اُس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اُسکا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے **ف** اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی
یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی خالد حذائی نے عکرمہ سے اُنہوں نے علی سے اُنہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا
صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علما صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہی ہے جب تک کہ اُسپر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عمرو بن شعیب
عن ابیه عن جده قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب یقول من کاتب عبده علی مائة اوقیة فاداها الا عشرة اواق او قال عشرة
الدراهم ثم عجز فهو رقیق **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ پڑھتے تھے
اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اُسنے ادا کئے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت نے کہ باقی رہے اُسپر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام
ہی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ کا اور جو سوا اُنکے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اُسپر کچھ بھی رقم کتابت باقی ہے اور روایت کی
ہے حجاج بن ارطاة نے عمرو بن شعیب سے اسکی مانند **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان عند مکاتب احداکن ما یؤدی
فلتحتجب منه **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہاری کسی مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کرے تو آزاد ہو جاوے تو اُس سے چھپنا چاہئے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اُس غلام مکاتب سے کہ جسکے پاس رقم کتابت موجود ہو بازراہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہتے ہیں کہ
آزاد نہیں ہوتا ہے غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اسکے پاس رقم کتابت موجود ہو **باب** ما جاء اذا افلس للرجل غریم فیجد عنده متاعه باب اس بیان میں کہ جب
کسیکا قرضدار مفلس ہو جاوے اور وہ اپنی چیز اُسکے پاس بعینہ پاوے **عن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ایما امرئ افلس ووجد رجل سلعته
عنده بعینها فهو اولی بها من غیره **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پاوے کوئی اپنی چیز بعینہ اُسکے پاس تو وہ مالک یا مستحق
ہی اُسکا بہ نسبت اور لوگوں کے **ف** اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا
اور کہا بعض علما نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرضخواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اُسکا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** ما جاء
فی النهی للمسلم ان یدفع الی الذمی الخمر یبیعها له باب اس بیان میں کہ مسلمان کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیوے **عن** ابی سعید قال کان عندنا خمر لیتیم فلما
نزلت المائدة سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنه وقلت انه لیتیم قال اهریقوه **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی
پھر جب اُتری سورۂ مائدہ کہ جسمیں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپنے بہا دو اُسکو **ف** اس باب میں انس بن مالک سے
بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور اسکے قائل ہیں بعض اہل علم کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اسی لئے
کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہی ہو اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانیکی اگر اجازت دیجاوے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کرینگے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جاوے **باب**
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اد الامانة الی من ائتمنک ولا تخن من خانک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ادا کر اُسکی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھیرایا اور نہ خیانت کر اُسکی جس نے تجھ سے خیانت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسیکا کچھ ہو
اور قرضدار چلا گیا تو قرضخواہ کو جائز نہیں کہ اُسکا روپیہ مار رکھے اور جائز کہا ہے اُسکو بعض علمائے تابعین نے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اُسکی روپیہ ہی رہا اور اُس شخص کی اشرفیاں
اُسکے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں ہاں اگر اُسکے روپیہ ہاتھ آئیں تو موافق اپنے قرض کے لے لینا درست ہے **باب** ما جاء ان العاریة مؤداة باب اس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھیر دے
عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبته عام حجة الوداع العاریة مؤداة والزعیم غارم والدین مقضی **ترجمہ**
روایت ہے ابی امامہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبے میں مانگی کی چیز آخر پھیر دینی ہے یعنی اُسکے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے اور قرض

نَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ ترجمہ روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری کی سو منع کیا آپ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ نے اسکی مزدوری اپنی اونٹ کے چارہ میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو **ف** اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا مزدوری تو نہ دونگا اس کو اور دلیل لاتے ہیں اسی حدیث سے **باب مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ** باب پچھنے لگانے والے کی مزدوری جائز ہونے کی بیان میں

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ ترجمہ روایت ہے حمید سے کہ انہوں نے پوچھا انس سے مزدوری پچھنے لگانے والے کی سو فرمایا انس نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لگائے آپکے ابوطیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا انکے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے اپنے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا **باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ** باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے **ف** اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بواسطہ بعض اصحاب انکے کی بروایت جابر کی اور اضطراب کیا اعمش سے اس حدیث کی روایت میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعض نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس سند کی سوا اور سند سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کھانے سے اور اسکی قیمت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو بڑا شخص نہیں جانتے ہم سوا ان کی اس حدیث کے جو عبدالرزاق نے روایت کی ان سے **باب عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنے اسکو منع نہیں کیا **ف** یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا انمیں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی جابر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اور اسکی اسناد بھی صحیح نہیں ہے **باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ** باب اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو انکو اور نہ انکو گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں انکی تجارت میں اور انکی قیمت حرام ہے اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ یعنی اسی آخر آیت تک **ف** اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند کے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے انکو اور وہ شامی ہیں قال **مترجم** کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے کہ صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصا عورتوں کے گانے میں تو اور فتنہ ہے اور یہی آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعضے آدمی ایسے ہیں کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر سمجھے بوجھے اور ٹھیرا دے اسکو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخری وہی لوگ ہیں کہ انکو عذاب ہے ذلیل کرنے والا یعنی دنیا اور آخرت میں لغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتیاں ہوں اور بطور تاویل اسکی یہ ہے کہ یشتری ذا لهو الحديث یعنی خرید لیتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھلانا اور نہ بیچنا انکا اور قیمت انکی حرام ہے اور اسی باب میں اتری یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنے جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر لگے مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ رہے مؤلف کہتا ہے یہاں سے بے شک واضح ہو گیا ہمکو سب حال انکا کہ ملحدان بے دین مل کر جب جاتے ہیں اور ان میں ترانہ ہائے مستانہ کی ساتھ بلند کرتی ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھالتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب الٰہی ہے کہ جسکو اس سے بڑھکر کیا آفت ہوگی کہ کفار بھی اس سے بچتے ہیں اور نصرانی

بڑا کر سائی دیکھنے گئے اور یہی حدیث جسمیں مذکور ہے شیطانوں کی مسلط ہونیکا گانیوالی پر درمختار میں بھی لائی ہیں اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہی حالانکہ
یہ غلط اس تحریر کا تھا مگر اظہار حق کے لئی لکھا گیا **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان یفرق بین الاخوین او بین الوالدۃ وولدھا فی البیع باب اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور
بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہی **عن** ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ
یوم القیامۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی جس نے جدا کر دیا ماں کو اسکے لڑکا لڑکی سی جدا کر دیگا اللہ تعالی اسکو اسکے دوستوں سی
قیامت کے دن یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین فبعت احدھما فقال لی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ ردہ **ترجمہ** روایت ہی حضرت علی سے کہا انہوں نے بخشے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ دونوں بھائی
تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو انمیں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے انکو سو فرمایا پھیر لو اسکو پھیر لو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے
اور مکروہ کہا ہی بعض علمائی صحابہ وغیرہم نے اسطرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جاویں یعنی قرابت والی قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کر دینے
جو دار الاسلام میں پیدا ہوئی ہیں مگر قول اول اصح ہی یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سی کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سی تو لوگوں نے اعتراض کیا انپر کہا انہوں نے
میں نے اسکی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی **مترجم** کہتا ہی کچھ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سی منع فرمایا یہ طور جدا کرنا حدیث کی رو سی اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ
تو بہت بڑا ہی **باب** ما جاء فی من یشتری العبد ویستغلہ ثم یجد بہ عیبا باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خرید ہے اور اسکی کمائی کہ فرد کے ہی لیچکا ہو اور پھر اسمیں کچھ عیب پائے
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخراج بالضمان **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رض سی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شی کا
اسکی لئی ہی جو شخص اس شی کا ضامن ہے یعنی جب غلام کا خریدنیوالا اسکا ضامن ہو تو منفعت بھی اسکی اسی حلال ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سند دوسری بھی سوای اس
سند کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **روایت** کی ہمسی ابو سلمہ یحیی بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسکی لئے ہے جو اسکا ضامن ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اسکو محمد ابن اسمعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت
کی مسلم بن خالد زنجی نی یہ حدیث ہشام بن عروہ سی اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سی اور حدیث جریر میں کہا گیا ہی کہ تدلیس ہے تدلیس کی اسمیں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام
سی اور کہدیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سی اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اسکی یہ کہ فائدہ ہر چیز کا اسکیلئی ہی جو اسکا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسا کمایا
پھر اسمیں کچھ عیب دیکھا اور اسکو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسا کمایا ہوا اسی مشتری کا ہی اسلئے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسیطرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اسکا یہی حکم ہی کہ
نفع اسکو پہونچیگا جو اس چیز کا ضامن ہو **باب** ما جاء من الرخصۃ فی اکل الثمرۃ للمار بہا باب اس بیان میں کہ راستی والے کو راہ کی درختوں کے پھل کھانا درست ہے **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کھاوے یعنی اسکی پھلوں
کو اور نہ جمع کرے گٹھری یا اپنی کپڑے کی کونی میں **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع ابن عمرو اور عمیر مولی آبی اللحم اور ابی ہریرۃ سے روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو اس سند سی مگر یحیی ابن سلیم کی روایت سی اور رخصت دی ہے بعضی علما نے راستے کے پھل کھانے کی مسافر کو اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے اسکے لینا بغیر قیمت دیئے **عن** عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے
وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ شعیب کی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا لٹکتے ہوئی میووں کے کھانیکا یعنی جو درخت میں ہوں سو فرمایا جو اسمیں سے کھاوے اپنی جولیوں میں
سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع کرنا والا نہیں کپڑے میں یعنی جو اتنی ضرورت کے کھالی تو اسپر کچھ الزام نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** رافع بن عمرو قال کنت ارمی نخل الانصار
فاخذونی فذھبوا بی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلھم قال قلت یا رسول اللہ الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعک اللہ وارواک
ترجمہ روایت ہے رافع بن عمرو سی کہا میں ڈھیلی مارا کرتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لیا مجھکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ نے ای رافع کیوں ڈھیلی مارتا ہی تو انکی کھجوروں کے
درختوں پر کہا میں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھوک کے سبب سے فرمایا آپ نے ڈھیلے مت مارا کر جو گر پڑے اسکو کھالو سیر کرے تجھکو اللہ اور سیراب کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے
باب ما جاء فی النھی عن الثنیا باب بیع ثنیا کرنیکی منع میں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والثنیا الا

ان تعلم ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جبکہ اندازہ اور مقدار اُسکا معلوم ہو اور تفصیل اُسکی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطا سے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں **مترجم** محاقلہ حقل سے ہے یعنی اور حقل کہتے ہیں کہ زرع کو جب درخت اُسکی نکلی ہوں اور جڑیں انکی سخت نہوئی ہوں اور
بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جسمیں کھیتی ہو اور اُسکو قراح بھی کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لئے غلہ کے عوض میں کرایہ کو دینا ہے اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور عرب
اور جرب اُسکو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے ... یعنی مثلاً یوں کہے کہ زمین تو لو ... اس شرط پر کہ جو اسمیں پیدا ہو اسمیں ثلث یا ربع
مجھے دینا اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اسمیں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ اُس زمین میں کتنا پیدا ہو اور دینے والی کو ناگوار گذرے اور کم ہو تو زمین
والی کو نقصان ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی بیچنا بالیوں میں اُسکو اُسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہو فرخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اسلئے کہ اُسکا بیچنا مثلاً بمثل چاہیے اور اسمیں
معلوم نہیں ... بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے کے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اسلئے کہ اُسکا اعتبار نہیں کہ سلامت رہے یا مارا جائے اور مزابنہ زبن سے ہے
زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لایقبل صلوة الزبین یعنی قبول نہیں ہوتی نماز اُسکی جو دفع کرنے والا ہو اپنی پاخانہ پیشاب کا اور اسی سے ہے ناقة زبون یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے
والے کو دفع کرتی ہے اور زبانیت ... اور مزابنہ اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک ان میں پیڑ پر ہو اور دوسرا درخت پر مثلاً جو تر ہیں کہے
کہ یہ جو درخت میں ہے اسکے عوض میں ہے تو یہ درخت کی کھجور میں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اسلئے کہ اسمیں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اُسکا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ
اصل میں یہ ہے کہ جب ... اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پیداوار پر دیا اور جب اُسمیں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے مجمع البحار کا اور ثنیا
استثنا ہے یعنی ... اسمیں سے ... کسی کے گو کہنا کہ یہ میں داخل نہیں ہاں اُسکا کیل وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کسی کہ سو من گیہوں تلے ہوئی میں میں تیرے
ہیں مگر اسمیں بیس من جائز نہیں جائز ہیں ... اس سو من میں سے لیلونگا وہ من نفل نہیں یہ درست نہیں **باب** ماجاء في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه باب علام جو اُن
بیع طعام کی قبل استیفا کے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شيء مثله **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اُسکو جب تک کہ اپنے قبضہ میں کرلے کہا ابن عباس نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضہ کے نہ بیچی جائے **ف** اسباب میں جابر اور ابن عمر
سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کرلے اُسپر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز
کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کہا ان میں بیع جائز نہیں ہوتی کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اسباب میں نہی سخت فقہا علما کی نزدیک غلہ میں ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء في النهي
عن البيع على بيع اخيه باب ... اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنے میں **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا يخطب بعضكم على
خطبة بعض **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اُس سے کم قیمت پر بیچا چاہے
کی چیز پھیر دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں کا اُس عورت کو جسکو کوئی پیغام دے چکا ہو اور وہ راضی ہوگئی ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح
ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے قیمت نہ لگاوے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اُسپر کوئی دوسرا آکر
قیمت بڑھاوے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے **باب** ماجاء في بيع الخمر والنهي عن ذلك باب بیع خمر کی نہی میں **عن** ابي طلحة انه
قال يا نبي الله اني اشتريت خمرا لايتام في حجري قال اهرق الخمر واكسر الدنان **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہ انہوں نے کہا اے نبی اللہ کے میں نے خریدی ہے شراب اُن یتیموں کے لئے جو میرے
گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپنے بہا دے شراب کو اور توڑ دے مٹکے کہ اہل دکن اُسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خم **ف** اسباب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس
سے روایت ہے ابو طلحہ کی حدیث روایت کی ہے ثوری نے سدی سے انہوں نے یحیی بن عباد سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق ابا طلحہ انکے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے **عن** انس
بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ايتخذ الخمر خلا قال لا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بنایا جاوے شراب کا
سرکہ فرمایا آپنے نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالك قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها
وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشترى له **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب
میں دس شخصوں پر اُسکے نکالنے والے پر اور جو نکلواوے اور پینے والے پر اور لیجانے والے پر اور جسکے پاس لیجاویں اُسپر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اُسکی قیمت کھانیوالے پر اور اُسکی خرید

اور جبکہ وہ خرید چکا وہ مُیسر ف یہ حدیث غریب ہے انس کے روایت ہے اور مروی ہے اسکی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہ سب روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم **مترجم** کہتا ہے حضرت نے ابتدای اسلام میں جب پہلی پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانی کو بہی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکہی جاتی تہی یعنے جو برتن خاص شراب ہی کے لئے بنائی جاتی تہے اُن سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جاوے اور یہہ بہی خیال تہا کہ اگر سرکہ بنانیکا حکم کریں تو لوگ سرکے کے بہانے کہیں خرابی شراب کی خرید و فروخت کرتے رہینگی اور بعضی چُہپا چُہپا کر شراب پیتے رہینگے پہر جب لوگوں کو دیکہا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئی ہیں تو اُسوقت سرکہ بنانیکی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تہی یا تحریمی تہی تو اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہہ بہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ یعنے تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے جابر سے مرفوعًا اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد وغیرہم کے نزدیک درست نہیں اور اگر بناویں تو پاک نہیں ہوتا اور امام مالک سے بہی صحیح روایت یہی ہے اور اکثر روایات میں مالک سے جائز ہی اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کا مگر جبکہ خودبخود بلا کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جاوے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا +

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ باب بے اجازت مالکوں کے دودہ دوہنے کے بیان میں **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آوے کوئی تم میں کا جانوروں یعنے بکری گایوں پر اگر ہووے اُنہیں مالک اُسکا تو اجازت چاہے اُس سے اگر وہ اجازت دے اسکو تو دودہ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہو اُنمیں تو تین آوازیں دیوے پس اگر کوئی جواب دے اُسکو تو اُس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتہ اُٹہانہ لیجاوے یعنے پیاس اور بہوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں **ف** اسبا میں ابن عمر اور ابی سعید سے بہی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی ابن مدینی نے کہا سُنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہی یعنے ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ وہ روایت کرتے تہی سمرہ کے صحیفہ یعنے کتاب سے **مترجم** کہتا ہی مسافر رستہ چلنی والی کو اسقدر تصرف جیسے دودہ پی لینا یا رستے کی پہلوں کا کہا لینا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف مصلحت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اُسکو برکت عنایت کریگا

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ باب مردار جانوروں کی کہالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی میں تہے فرماتے تہی کہ بیشک اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سور اور بتوں کے بیچنے کو پہر عرض کیا گیا یا رسول اللہ بہلا آپ فرماتے ہیں کیا آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اُس سے کشتیوں کو ملا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کئے جاتے ہیں اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بیچنا درست نہیں وہ چربی حرام ہے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت کہ اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اُنپر چربیوں کو تو انہوں نے اسکو پگہلایا پہر اسکو بیچا اور اُسکی قیمت کہائی **ف** اسباب میں عمر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** کہتا ہی یہود نے چربی کو پگہلا کر بیچنا شروع کیا اور یہ گویا ایک حیلہ تہا کہ اُسسے حلال ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جو چربی کو حرام کیا ہے اور یہ پگہلی ہوئی تو شحم نہیں سمجہا ہے کہ عرب میں جمی ہوئی چربی کو ودک بولتی ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ سو اس حدیث سے حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان بیچ کر حرام کا حیلہ کرکے اُسمیں رہتی ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْهِبَةِ باب ہبہ کرکے پہیر لینے کی بُرائی کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے بُری کہاوت نہیں ہے یعنے ہمکو ایسا کام نہ کرنا چاہیئے کہ جسمیں بُری کہاوت ہو لوٹا لینے والا ہبہ کا ایسا ہے جیسے کتا کہ قے کرکے چاٹ لیتا ہی **ف** اس باب میں ابن عمر سے بہی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا حلال نہیں کسی کو کہ کسیکو کچہہ دیوے پہر اُسے لوٹا لیوے مگر باپ جو کچہہ دیوے اپنے بیٹے کو تو جائز ہے اُسے پہیر لے اس روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ حدیث کرتے تہی ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونوں پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ

اَنْ تُعْلَمَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جبکہ اندازہ اور مقدار اُسکا معلوم ہو اور تفصیل اُسکی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی یونس بن عبید کی روایت سے عطا سے وہ جابر سے ہی روایت کرتے ہیں **مترجم** محاقلہ سے ہی اور مخابرہ کہتے ہیں کہ نرم نرم درخت اُسکی نکلی ہوں اور جڑیں اُنکی سخت نہوئی ہوں اور
بعضوں نے کہا محاقلہ زمین ہے کہ جسمیں کھیتی ہو اور اُسکو قراح بھی کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کہتے ہیں کہ کسی غلہ کے عوض میں کرایہ کو دینا ہی اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں جیسے
اور جریب اُس کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت ہے کسی زمین کی یا سہی یا کسی حصہ زمین پر مثلاً ایک کہیت کی زمین کو زراعت کیواسطے دی اس شرط پر کہ جو اسمیں پیدا ہو اسمیں ثلث یا ربع
مجھے دیا اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اسمیں یہ ہے کہ اس صورت میں اُجرت معین نہیں معلوم [illegible] زمین میں شاید پیدا ہو یا نہ پیدا ہو اور دینے والے کو ناگوار گذرے اور کم ہو تو زمین
والے کو شاق ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ بالیوں میں ہو اُسکو اُسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہو فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اسلئے کہ اُسکا بیچنا مثلاً بمثل چاہیے اور اسمیں
معلوم نہیں کہ اسمیں برابر ہے اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اسلئے کہ اُسکا اعتبار نہیں شاید کہ رہی یا پالا مار جاوے اور مزابنہ زبن سے ہے
زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لا یقبل صلوٰۃ الزبین یعنے قبول نہیں نماز اُسکی جو دفع کرنیوالا ہو پیشاب کا یا پائخانہ کا اور اسی سے ہے ناقۃ زبون یعنے وہ اونٹنی کہ دودہ دوہنے
والیکو دفع کرتی ہو اپنے پاس سے اور مزابنہ اصطلاح حدیث میں اسکو کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہو اور دوسرا درخت پر مثلاً عمرو زید سے کہے
کہ یہ جو کھجوریں زمین پر ہیں اسکے عوض میں یہ جو درخت کی کھجوریں ہیں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اسلئے کہ اسمیں خشک کے پہل مجہول ہیں اور حالانکہ اُسکا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ
ماخوذ ہے خیبر سے کہ دیا تھا اُنکو کھیتوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پیداوار کے اقرار پر دیا اور جب اُسمیں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے مجمع بحار الانوار کا اور ثنیا
[illegible] یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اُسکا کیل وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کسی نے کہا سو من گیہوں کے ہوئی ہیں میں تیرے
پاس بیچتا ہوں مگر اسمیں سے [illegible] یہ درست نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ باب
بیع طعام کی قبل استیفا کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اُسکو جب تک کہ پورا قبضہ نہ کر لے کہا ابن عباس نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنے ہر چیز قبل قبضہ کے نہ بیچی جاوے **ف** اسباب میں جابر اور ابن عمر
سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اُسپر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اُس چیز
کا جو کیلی و وزنی نہیں اور [illegible] نہیں ہوتی کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اس باب میں بہت سختی فقط علما کی نزدیک غلہ میں ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ
عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ اَخِيهِ باب [illegible] **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى
خِطْبَةِ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے کوئی تم میں سے بیع پر بیع یعنے جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اُس سے کم قیمت پر بیچا پہلے بائع
کی چیز پر [illegible] اور پیغام نکاح ندے کوئی تم میں کا اُس عورت کو جسکو کوئی پیغام دے گیا ہی اور وہ راضی ہو گئی ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح
ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی قیمت نہ لگاوے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اُسپر کوئی دوسرا آکر
قیمت بڑہاوے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ باب بیع خمر کی نہی میں **عن** اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ
يَا نَبِيَّ اللهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا انہوں نے اے نبی اللہ کے میں نے خریدی ہے شراب اُن یتیموں کے لئے جو میرے
گود میں ہیں یعنے قبل حرمت کے فرمایا آپ نے بہا دے شراب کو اور توڑ دے [illegible] مشہور کہ اہل دکن اُسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خم **ف** اسباب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس
سے روایت ہے ابو طلحہ کی حدیث روایت کی ثوری نے سدی سے انہوں نے یحیی بن عباد سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق ابا طلحہ اُنکے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے **عن** اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بنایا جاوے شراب کا
سرکہ فرمایا آپ نے نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا
وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب
میں دس شخصوں پر اُسکے نچوڑنے والے پر اور جو نچڑوا وے اور پینے والے پر اور لیجانے والے پر اور جسکے پاس لیجاویں اُسپر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اُسکی قیمت کہانیوالے پر اور اُسکی خریدنے والے

اور جو کچھ لیوے وہ خریدی جاوئی اُسپر **ف** یہ حدیث غریب ہے انس کے روایت سے اور مروی ہے اسکی مانند ابن عباس اور ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** کہتا ہے حضرت نے
ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اُس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنے جو برتن خاص شراب ہی کے لئے بنائی جاتی تھے اُن سب سے منع فرمایا تاکہ اُس سے نفرت کاملہ
مسلمانوں کو حاصل ہو جاوے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانیکا حکم کریں تو لوگ سرکہ کے بہانے کبھی خرابی شراب کی خرید و فروخت کرتے رہینگے اور بعضے چھپا چھپا کر شراب بھی پینگے پھر جب لوگوں کو دیکھا
کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اُسوقت سرکہ بنانیکی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی تھی تو اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ یعنے تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے
جابر سے مرفوعًا اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد وغیرہم کے نزدیک درست نہیں اور اگر بناویں تو پاک نہیں ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہی اور یہی
مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جب خود بخود بلا کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جاوے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا +

باب مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ باب بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ
فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آوے کوئی تم میں کا جانوروں یعنے بکری گایوں پر
اگر ہووے اُنمیں مالک اُنکا تو اجازت چاہے اُس سے اگر وہ اجازت دے اُسکو تو دودھ دوہ لے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اُنمیں تو تین آواز دیوے پس اگر کوئی جواب دے اُسکو تو اُس سے اجازت چاہے اور اگر
کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اُٹھا نہ لیجاوے یعنے پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے ۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے
غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی ابن مدینی نے کہا سُنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہے یعنے ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو
سمرہ سے مروی ہو اور کہتے ہیں وہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنے کتاب سے **مترجم** کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو بقدر ضرورت پیوے وہ پی لینا یا راستے کی پھلوں کا کھا لینا جائز ہے اور حضرت نے
جو وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اسکو بہ باعث اُنکے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالے اس نیک نیتی سے اُسکو برکت عنایت کریگا

باب مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ باب مردار جانوروں کی کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ
إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ
بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ
ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور
اور سؤر اور بتوں کے بیچنے کو پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اُس سے کشتیوں کو ملا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کئے جاتے ہیں اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے
ہیں آپ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اُنپر چربی کو تو اُنہوں نے اُسکو
پگھلایا پھر اسکو بیچا اور اُسکی قیمت کھائی **ف** اس باب میں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** کہتا ہے یہود نے چربی کو
پگھلا کر بیچا اور کھا گیا اور یہ گویا ایک حیلہ تھا اُس سے حلال ہونیکا کہ اللہ تعالیٰ نے تو شحم کو حرام کیا ہے اور پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اسلئے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ
کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ سکان میں سکر خراجی کا حیلہ کرکے اُسمیں ستی ہیں ایسے
حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ باب ہبہ پھیر لینے کی برائی کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے بری کہاوت
نہیں ہے یعنے ہمکو ایسا کام نہ چاہئے کہ جس میں بُری کہاوت ہو لوٹا لینے والا ہبہ دیکر ایسا ہے جیسے کتا کہ چاٹے اپنی قے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا حلال نہیں کسیکو کہ دیوے کسیکو کچھ اور پھر لے لیوے مگر باپ اولاد سے کہ جو چیز دی ہو اپنے بیٹے کو تو جائز ہے پھیر لے اُس سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار
نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے اور یہ حدیث جو ابن عباس سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہتے ہیں جب کوئی چیز ہبہ کردی اپنی کسی قرابتی ذی رحم محرم کو تو اُسکو
درست نہیں ہے اُس سے پھیر لینا اور جسنے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اُسکو جائز ہے اسکا پھیر لینا اگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنے اُسکے بدلی میں کچھ پہنچ چکا ہے تو اُسکا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول
ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی شخص کو چیز دیکر پھیر لینا مگر باپ کو اور استدلال کیا اُنہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو
کوئی چیز دیکر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ باب بیع عرایا اور جو اُسمیں جائز ہے اُسکے بیان میں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ
و مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کے معنے کی اوپر باب اس سے پہلے گذری مگر رخصت دی آپنے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنی پھلونکو اُسکے برابر کے عوض میں کوتسکر یعنے اندازہ سے **ف**
اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا محمد بن اسحٰق نے اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ و مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے
کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی حدیث سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا **ترجمہ** روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ میں حدیث کے یا کچھ فرق ہے **عَنْ** مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ **ترجمہ** روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیع عرایا کے
بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیچنے میں کوتسکر یعنے اندازہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور انہیں
میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہیں اُس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائی ہیں انہیں حدیثونکو زید بن ثابت
اور ابی ہریرہ کی یعنے جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنی پھلونکو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اسکی جائز ہونیکی بعض علما کی تقریر میں یہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے آسانی اور راحت چاہی اسلئے کہ صاحبان عرایا نے شکایت کی کہ ہمکو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کی خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپنے اُنکو اجازت
دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں عوض پرانی کھجوروں کے تازہ پھلونکو اور کھایا کریں تازہ پھل **عَنْ** الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ
سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ
بِالزَّبِيبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ **ترجمہ** روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا اُنہوں نے روایت کی ہمسے بشیر بن یسار نے جو مولی ہیں بنی حارثہ کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنے تمر دیکر عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کے ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو اُنکے لئے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے
عوض بیچنے سے اور ہر پھل کے بیچنے سے کوتسکر یعنے ایک جنس کے پھلونکو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا اگر کیل اور وزن کرکے بیچے تو درست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے +
مترجم کہتا ہے عَرِيَّةٌ بروزن فَعِيلَةٌ عَرَى يَعْرُو سے ہے یعنے قصد کرنیکے یا فَاعِلَةٌ کے وزن پر تھا عَرِيَ يَعْرَى سے اور مصدر اسکا عُرْيَانٌ ہے بمعنی کپڑے اُتارنی اور ننگے ہونیکی گویا یہ بیع نکل
گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکلتا ہی کپڑوں سے اور جمع اسکی عَرَايَا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغمیں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیوے
اور اُس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اُسمیں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اُس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب میوہ
تیار ہوگا تو تجھے اتنے چھوہارے دیدونگا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اسلئے کہ یہ بیع ایک جنس کے بیچنے کی اُسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ
تو ایسے بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہئے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہی متعین ہیں وزن کرکے دی یا کیل سے دیوے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنے
اس محتاج کے وہ گوتے ہوئے ہیں اندازہ کی بچو نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر اُسی درختوں میں جو دیئے کسی محتاج کو پھل کھانیکو لیے ہیں یعنے بیع عرایا میں
اور امام مالک سے مروی ہے کہ اسکو عرایا اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ چند درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہی دوسرے کے واسطے یعنے اسکے پھل دوسرونکو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا
ہوتا ہی اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے هٰذَا مُخْتَصَرٌ مِنْ مَجْمَعِ الْبِحَارِ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ باب نجش کے حرام ہونیکے بیان میں

ترجمہ کہتا ہی نجش کے معنے لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بھگانا ہی اور شرعی معنی اسکی مصنف رحمہ اللہ کی کلام میں آتی ہیں اور مروی ہی کہ نجش کرنیوالا سود خوار ہی **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابوہریرہ پہنچاتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نجش نہ کرو **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہی اور نجش اسی کو کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کی خوب اچھا پرکھا پہچانی کی اور وہ اُس چیز کے بیچنے والی کے پاس آکر اُس سے بہا لگاوے اور اُس چیز کی قیمت اسکی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کی بہا سے زیادہ قیمت دیکر خرید لے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتی ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتی ہیں اور یہ ایک قسم فریب کی ہی شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہ بھی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اسلئے کہ بایع نجش کرنیوالا نہیں

باب ما جاء في الرجحان في الوزن باب جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں **عن** سويد بن قيس قال جلبت أنا ومخرفة العبدي بزا من هجر فجاءنا النبي صلى الله عليه وسلم فساومنا بسراويل وعندي وزان يزن بالأجر فقال النبي صلى الله عليه وسلم للوزان زن وأرجح **ترجمہ** روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے اور وہ کسی مقام کا نام ہے تو تشریف لائی ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہم سے ایک پاجامہ کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول **ف** اس باب میں جابر اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث سوید کی حسن ہے صحیح ہی اور علما نے مستحب کہا ہی جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی قیمت دیتی وقت اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابو صفوان سے اور ذکر کیا یہی حدیث کو

باب ما جاء في إنظار المعسر والرفق به باب تنگدست قرضدار کو مہلت دینی اور تقاضا میں نرمی کرنیکے بیان میں **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أنظر معسرا أو وضع له أظله الله يوم القيامة تحت ظل عرشه يوم لا ظل إلا ظله **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دیوے تنگدست قرضدار کو یا اُسکے قرض میں کچھ چھوڑ دے جگہہ دیگا اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے جس دن کہ کہیں سایہ نہو گا سوا اُسکے **ف** اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور ابن مسعود اور عبادہ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حوسب رجل ممن كان قبلكم فلم يوجد له من الخير شيء إلا أنه كان رجلا موسرا فكان يخالط الناس فكان يأمر غلمانه أن يتجاوزوا عن المعسر فقال الله تعالى نحن أحق بذلك منه تجاوزوا عنه **ترجمہ** روایت ہے ابو مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اُسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے اور حکم دیتا اپنے غلاموں کو معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے ہم زیادہ لائق ہیں اُس سے معاف کرنا چاہئے معاف کر دو اسکو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء في مطل الغني ظلم باب اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کو دیر لگانا ظلم ہی **عن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم وإذا أتبع أحدكم على مليء فليتبع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹالنا غنی کا ادائے قرض میں پیچھے ہوتی ہوئے حیلہ حوالہ ظلم ہے اور جب کسی غنی پر حوالہ کر دیا جاوے تو چاہئے اُسکے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہے کہ روپیہ تمہارا فلانے شخص سے لیلو تو قرضخواہ کو اُسکا قبول کر لینا چاہئے اور اُسکا پیچھا کرنا چاہئے **ف** اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مطلب اسکا یہ ہے کہ جب کسیکو حوالہ کیا جائے کسی غنی کا تو چاہئے اُسکے پیچھے لگ جاوے اور بعض اہل علم نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اُسنے قبول بھی کر لیا پھر بعد میں [illegible] تو قرضخواہ کو نہیں پہنچتا کہ اُس سے طلب کرے **مترجم** کہتا ہے [illegible] قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لیلو اور بکر غنی ہے [illegible] اُسنے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں [illegible] تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول نہوا ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے کہا ہے جب ہلاک ہو جاوے اُسکا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اسکو پہنچتا ہی کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہی کہ مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضایع ہونے لایق نہیں اور اسحق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسیکو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محتال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اُس قرضخواہ کو پہنچتا ہی کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرکے اپنا روپیہ [illegible] یعنی حوالہ کو مفلس شخص سے قبول نکرے اسلئے کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا **مترجم** کہتا ہے ملیٔ غنی کو کہتے جسکو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا [illegible] قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے [illegible] اُسکے سبب سے [illegible] اگرچہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے [illegible]

اور جمع ہوتی ہے خریدو فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب میں حکومت اور قضا وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي باب ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن موہب سے کہ عثمان نے کہا عبداللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کہا عبداللہ نے کیا آپ رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھ کو اے امیر المؤمنین یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اسکو کیوں برا جانتے ہو اور تمہارے باپ تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلہ کرے انصاف کے ساتھ یعنی موافق حکم خدا اور رسول کے تو گمان ہے اسکا کہ شاید وہ برابر سرابر چھوٹ جاوے تو کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اسکے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **مترجم** کہتا ہے پوری روایت رزین کی یوں ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی صرف جائز یا دو میں حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی حضرت عمر خطاب قضا کرتے تھے ابن عمر نے کہا کہ تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ تو تحقیق اس نے پناہ مانگی بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا ہے میں نے حضرت سے فرماتے تھے جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ اسکو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھی قاضی کرو بس معاف کیا حضرت عثمان نے انکو اور کہا کسی کو سنا نہ کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تا اور لوگ بھی قبول نہ کریں اور یہ کار خانہ معطل رہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور میرے نزدیک اسکی سند متصل نہیں اور عبدالملک جنسے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے ابو جمیلہ کے ہیں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے طلب کیے قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اسکی نفس کی طرف یعنی خدا تعالے کی مدد شریک نہیں ہوتی اور جو جبرا قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اسپر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور وہ راست بتاتا ہے **عَنْ** خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ فِيهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ **ترجمہ** روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈتا ہی عہدہ قضا کا اور اٹھاتا ہے اسمیں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اُسکے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبرا قاضی کیا جاوے اُتارتا ہے اللہ اسپر ایک فرشتہ کہ وہ اُسی انصاف کے امور سکھاتا ہی اور راہ حق بتاتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلی سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنی راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم و فساد میں گرفتار ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی اس سند کے سوا ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ باب قاضی کے صواب وخطا کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حاکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے صواب حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اُسکی رائے کا تو اُسکو دو ثواب ہیں یعنی ایک حقدار کے حق پہنچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اسکو ایک ہی ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا **مترجم** اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد لغت میں کوشش ہے اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدان شریعت کا مسائل اجتہاد یہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو انکو دو ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں اُنسے خطا ہوئی اور اُنکے اتباع اُسپر مطلع ہوئے اُنکو ضرور ہے کہ اُسمیں تقلید اُنکی نہ کریں بلکہ آپ بہ بدل سعی جو امر موافق کتاب وسنت ہو اسکو قبول فرماویں مگر اُسکے ساتھ ہی یہ بھی پر ضرور ہی کہ اُن مقتدایان دین اور پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی طرح اُنکی خطا کو مورد طعن نہ ٹھیرائیں واللہ اعلم وعلمہ اتم **ف**

نہین جانتے ہم اسکو مگر سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہون یحییٰ بن سعید سے اور عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہین وہ سفیان ثوری سے **باب** ماجاء فی القاضی
کیف یقضی باب کیفیت قضا مین **عن** معاذ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللّٰہ قال
فان لم یکن فی کتاب اللّٰہ قال فبسنۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فان لم یکن فی سنۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اجتہد رایی قال الحمد
للّٰہ الذی وفق رسول رسول اللّٰہ **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف بیلئے قاضی بناکر سو فرمایا کیونکر فیصلہ کریگا تو عرض کیا انہون نے فیصلہ
کرونگا مین اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہو اللہ کی کتاب مین کہا رسول اللہ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہو سنت رسول اللہ مین کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی راے سے فرمایا سب تعریف ہی اللہ
کو کہ توفیق خیر دی اُسنے رسول رسول اللہ کے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونون نے شعبہ سے انہون نے ابی عون سے انہون نے حارث سے
انہون نے کئی مردون سے اہل حمص کے انہون نے معاذ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد
میرے نزدیک متصل نہین اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے **باب** ماجاء فی الامام العادل باب امام عادل کے بیان مین **عن** ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللّٰہ یوم القیمۃ وادناھم منہ مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللّٰہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگون مین زیادہ پیارا اللہ کے آگے قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اسکے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگون سے زیادہ
دشمن اللہ کا اور اُس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے **ف** اسباب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** ابن ابی
اوفی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰہ مع القاضی ما لم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی امداد قاضی کے ساتھ رہتی ہے جبتک وہ ظلم نکرے پھر جب اُسنے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوجاتی ہے اُس سے اور ساتھ ہوگیا اسکے شیطان **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے
ہم اسکو مگر عمران بن قطان کی روایت سے **باب** ماجاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما باب کہ بے سنے الفصل مقدمات مین **عن** علی قال قال
لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الآخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت
قاضیا بعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہون نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نالش کرین تمہارے پاس دو شخص تو فیصلہ نکر پہلے کیلئے جب تک سن نلے
اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کریگا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علی نے پھر اسکے بعد مین ہمیشہ فیصلے کیا کرتا رہا **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ باب امام
رعیت کے بیان مین **عن** عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما من امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ و
الخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللّٰہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ انہون نے
حضرت معاویہ سے کہا مین نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرلے حاجتمندون اور محتاجون اور مسکینون پر یعنی انکو آنے نہ دے اپنی حاجت کیلئے
بند کریگا اللہ تعالی دروازے آسمان کے اسکی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت مین یا دنیا مین سو مقرر کیا انہون نے ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سنکر اور وجہ قضا
لوگون کے حاجتون کی پاروا کرتا ہی حاجات انکی **ف** اسباب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت
ابو مریم ہے **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے یحییٰ بن حمزہ نے انہون نے یزید بن ابی مریم سے انہون نے قاسم بن مخیمرہ سے انہون نے ابی مریم سے جو صحابی ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنون مین **باب** ماجاء لا یقضی القاضی وھو غضبان باب اس بیان مین کہ قاضی جب غصہ مین ہو فیصلہ نکرے **عن** عبدالرحمن
بن ابی بکرۃ قال کتب ابی الی عبید اللّٰہ بن ابی بکرۃ وھو قاض ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یقول لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نکیا کرو تم دو آدمیون
کے بیچ مین جب کہ تم غصے مین ہو اسلیے کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نکرے حاکم دو شخصون کے بیچ مین یعنی مدعی اور مدعا علیہ مین جب
وہ غصے مین ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہی **باب** ماجاء فی ھدایا الامراء باب تحفون کے بیان مین **عن** معاذ بن جبل قال بعثنی
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول

وَمَنْ یَغْلُلْ یَأْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِھٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ **ترجمہ** روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف یعنی قاضی اور حاکم بنا کر جب چلا مین تو بھیجا کسیکو میرے پیچھے پہر مین پہر آ کر حضرت کیخدمت مین لایا گیا پہر فرمایا آپنے تجہے معلوم ہی کہ کیون بھیجا مین نے تیری بلانیکو پہر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ وہدیا سی رعایا والی بغیر میرے حکم کے اسلئے کہ وہ چوری ہے اور جو چوری کریگا آویگا چوری کی چیز لیکر قیامت کے دن اسی لئے بلایا تہا مین نے تمکو اب جاؤ اپنے کام کو **ف** اسباب مین عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودی سے روایت کرتے ہین

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی الْحُکْمِ باب رشوت دینے والے اور لینے والے کی مذمت مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر اسکے مقدمات مین **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابن حدیدہ اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اور وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر وہ روایت صحیح نہین ہے اور سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے تہے حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت اچہی ہے اسباب مین اور بہت صحیح ہے اور روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہون نے ابو عامر عقدی سے انہون نے خالد حارث سے جو بیٹے ہین عبد الرحمن کے انہون نے عبد الرحمن سے کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہا عبد اللہ نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَبُوْلِ الْھَدِیَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِیْتُ عَلَیْہِ لَاَجَبْتُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جاوے مجھے ایک کہر بکری کا تو بیشک قبول کرلون مین اور اگر دعوت کیا جاؤن مین اسپر تو حاضر ہون **ف** اسباب مین علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ عَلٰی مَنْ یُقْضٰی لَهٗ بِشَیْءٍ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَهٗ باب عدم جواز مین اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَیْتُ لِاَحَدٍ مِّنْکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو یعنی انفصال کیلئے اور مین ایک آدمی ہون یعنی علم غیب نہین رکہتا اور شاید کہ بعضا تم مین سے تیز زبان ہو اپنی حجت بیان کرنے مین دوسرے سے سو اگر مین دلوادون تم مین سے اسکی بہائی کا کچہہ حق تو لو یا مین بیاسون اُسکو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو لیوے اُس سے کچہہ **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور عائشہ سے بہی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے

مترجم قوله سو اگر مین دلوادون الخ یعنی بسبب تیزی لسانی اور خوش بیانی کسیکے مجہے معلوم ہو کہ حق اسیکا ہے اور حقیقت مین اُسکا حق نہو تو اُسکو چاہیے کہ نہ لیوے اور اس حدیث مین تصریح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم غیب نہین جانتے تہے اور قضا کا حکم ظاہر پر ہوا باطن مانند نہین ہوتا

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ باب اس بیان مین کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعی علیہ پر **عَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ کِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِّیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ ھِیَ اَرْضِیْ وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَهٗ فِیْھَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ یَمِیْنُهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا یُبَالِیْ عَلٰی مَا حَلَفَ عَلَیْهِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَیْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِیَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِهٖ لِیَاْکُلَهٗ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ وَھُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضرموت سے اور ایک کندہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ اسنے چہین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے اسکا کچہہ حق اسمین نہین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہین اُسنے کہا نہین فرمایا آپنے پہر تجہکو اُس سے قسم لینا تو پہونچتا ہی یعنے مدعی علیہ سے اُسنے کہا یا رسول اللہ وہ مرد فاجر ہے پروا نہین رکہتا کسی چیز کی قسم کہا نیمین اور پرہیز کرتا نہین فرمایا تجہکو کچہہ نہین پہونچتا اُس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پہر چلا وہ شخص کہ قسم کہاوے اُسکی لئے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹہہ موڑی اُسنے اگر قسم کہائی اُسنے اُسکے مال پر کہ کہاوے اُسکو ظلم سے تو ملیگا وہ اللہ تعالیٰ سے یعنے قیامت کے دن اور وہ اُس سے مونہہ پہیرنے والا ہوگا **ف** اسباب مین عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بہی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ مین کہ گواہ لانا مدعی کو ضروری ہے اور قسم

بیش ابی ذئب سے ہوئی ابی سلمہ سے

کہا مدعی علیہ کو **ف** اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبید اللہ عزرمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا اُنکو ابن مبارک وغیرہ نے **عن** ابنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے کہ گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعا علیہ پر **باب** مَاجَآءَ فِی الْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ باب مدعی کے قسم میں جب
اُسکے پاس ایک گواہ ہو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِیْعَۃُ وَاَخْبَرَنِیْ اِبْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ
وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فیصلہ کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کردیا دعوی مدعی کا
اُسکی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی ہمکو ایک بیٹے نے سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم پر **ف** اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سُرق سے بھی روایت
ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم پر حسن ہے غریب ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ **ترجمہ** روایت ہے
جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ **عن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ
قَالَ وَقَضٰی بِھَا عَلِیٌّ فِیْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اسکی
ساتھ علی نے بیچ تمہارے درمیان **ف** یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی
عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ اگر مدعی کے
پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے یہ جایز ہے حقوق اور اموال میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں جایز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی
قسم پر فیصلہ کردینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علما کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جایز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لیکر اسکا دعوی اثبات کیا جاوے **مترجم** ملتیبی کہا ہی کہ یہ اختلاف
اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعوی کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جایز نہیں اور صورت اسکی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعوی کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو
حاکم اُس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پوری نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اسکے بدلے تو قسم کہا جاوے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دلی ہیں تو تیرا دعوی ثابت ہوجاوے پس اگر مدعی قسم کہالی تو
روپیہ عمر سے دلایا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لئے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں
سے سو اگر نہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جایز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کردیا ایک
گواہ اور قسم پر یعنے مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپنے برابر جانا اور مدعی علیہ سے قسم لیکر فیصلہ کردیا اور ظاہر حدیث کی رو سے یہ بلا سبب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ
ثلثہ بہی اسی طرف ہیں واللہ اعلم **باب** مَاجَآءَ فِی الْعَبْدِ یَکُوْنُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُھُمَا نَصِیْبَہٗ باب غلام مشترک کے عتق کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا اَوْ قَالَ شَقِیْصًا اَوْ قَالَ شِرْکًا لَہٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَہٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَہٗ بِقِیْمَۃِ الْعَدْلِ فَھُوَ عَتِیْقٌ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ
مَا عَتَقَ قَالَ اَیُّوْبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ یَعْنِیْ فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام
مشترک سے راوی کو شک ہے کہ نصیبا فرمایا یا شقیصا یا شرکا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اُس آزاد کرنیوالے کے پاس اتنا مال ہے کہ اُس غلام کی قیمت کی برابر پہونچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ
غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اُس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنے باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبہی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ لفظ جو بعد اِلَّا کے ہے یعنے نافع نے کبہی
یعنے کا لفظ بڑہا دیا **مترجم** اس حدیث کا ظاہر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی صاحب کے غلام ہے اپنا حصہ آزاد کردیا اگر مالدار ہے معتق بالاتفاق اور شریکوں کی قیمت اسکی حصوں کے موافق دیکر اسی کو آزاد
کردلوی اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اُس غلام سے اپنے حصے کے موافق وہ یہ نہیں کر سکتے بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اُس شریک
کے خدمت کرے جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن مختار ہے اگر شراکت با مناصفہ تہی **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث سالم نے اپنے باپ سے
اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَہٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَہٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَہٗ فَھُوَ عَتِیْقٌ
مِنْ مَالِہٖ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اُسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہونچتا ہے غلام
کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہی اُسکے مال سے یعنے اُسکو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کرکے پورا غلام آزاد کردے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ
الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہی خلاص اُسکا اُسکی مال سے ہے اگر وہ مالدار ہے
اور اگر نہیں ہے اُسکا مال تو قیمت کی جاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اُس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی
ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسیکے مانند اور اُسمیں یون ہے کہ حضرت نے شقیصا فرمایا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت
کیا ابان بن یزید نے اُنہوں نے قتادہ سے مثل سعید بن ابی عروبہ کے روایت کے مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اسمین سعی کرانیکا غلام سے اور اختلاف ہے علما کا سعایت مین سو تجویز
کی ہے بعض علمانے سعایت اُس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہین اسحاق اور کہا ہے بعض علمانے اگر ایک غلام ساجھی کا ہو دو مردونمین اور آزاد کر دیا ایک نے
اپنا حصہ پس اگر وہ مالدار ہی تو ضامن ہو گا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اُس غلام سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا اُس سے سعی کرانا نہیں پہونچتا اور کہتے ہین ایسا ہی مروی ہے
ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَى** **مترجم** عمری عمر سے مشتق ہے
اور اصطلاح شرع مین عمری اُسے کہتے ہین کہ آدمی کسیکو کوئی گھر دے کہ تم اسمین ساری عمر رہو باب عمری کے بیان مین **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى
جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرے جائز ہے اور وہ مال اُسیکا ہی جسکو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اُسکی یعنی اُسکے وارثونکو یعنی بعد اُسکے
نہ لیگا یہ وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اُسکے وارث لینگے جسکو دیا ہے **ف** اس باب مین زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ
فِيهِ الْمَوَارِيثُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر دیا ہو ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثون کے لئے سو وہ گھر اُسیکے لئے ہی جسکو دیا گیا
نہیں پلٹیگا اُسکی طرف جسنے دیا تھا اسلئے کہ اُسنے ایسا دیا ہو کہ اُسمین حق وارثونکا ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگون نے زہری سے مالک کی
روایت کی مثل اور بعضون نے زہری سے روایت کی اور نہیں ذکر کیا اُسمین لفظ ولعقبہ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے لیے کہا کہ یہ گھر تیرے لئے ہی تیری زندگی تک اور تیرے
وارثونکے لئے تو وہ اُسیکے لئے ہوگا کہ جسکو دیا گیا اور نہیں پھر آتا دینے والے کی طرف اور اگر یہ نہ کہا کہ تیرے وارثون کے لئے ہے تو وہ پھر آتا ہے دینے والیکی طرف جب وہ شخص مر جاوے جسکو دیا تھا اور یہی قول
ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ عمری ہو جاتا ہے اُسیکا جسکو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہین جب کسی نے گھر کسیکو دیا
عمر بھر کو تو وہ اُسیکے وارثون کو ہوگا کہ جسکو دیا گیا تھا اگرچہ نہ دینے والے نے وارثونکا ذکر کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** عمری اسے کہتے ہین کہ ایک شخص مکان
اپنا کسیکو دے اور کہے یہ کہ مکان مین نے تجھکو تیری عمر تک دیا اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ کہ مکان تیرا ہے جبتک کہ تو زندہ ہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہے اس مین
علما کا اتفاق ہے کہ وہ مکان موہب کی ملک سے نکلجاتا ہے اور موہوب لہ کی ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ اُسکے وارثون کو پہونچتا ہے نہ موہب کے وارثون کو اور اُسکے یعنی موہوب لہ کے
وارث نہون تو داخل بیت المال ہو دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اُسکا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا
بھی ایسا ہی ہے اور بعض علما کے نزدیک اس صورت مین وارثون کو موہوب لہ کے نہین ملتا بلکہ موہب کیطرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہ کہے یہ تیرے لئے ہی تیری عمر تک اور اگر
تو مرے تو پھر میری ملک ہے اور میرے وارثون کی ہی ہے تو یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ مسئلہ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا
بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اسطرح کا عمری فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتونمین مالک کرنا منافع کا ہے یعنے اصل شی موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں شم
شنوہ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى** باب رقبی کے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** روایت
ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمری اُسکا ہو جاتا ہے جسکو دیا ہے اور رقبی اُسیکا ہو جاتا ہے جسکو دیا ہے اور تفصیل رقبی کی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے
بعضون نے ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر ہی سے موقوفا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علما کوفہ وغیرہم
نے عمرے اور رقبی مین سو جائز کہا ہے عمری کو اور ناجائز کہا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جبتک تو جیے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری
ہو جاوے گی اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبی مثل عمری کے ہے اور وہ اُسکا ہو جاتا ہے جسکو دیا اور دینے والیکی طرف نہیں لوٹتا **بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ ۔ باب صلح کے بیان میں عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا ترجمہ سند مذکور روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جائز ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کردے یعنی اُسکے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کردے یعنی اُسکے اجتناب کی واجب کرنیوالی ہو اور مسلمانوں کو اپنی شرطوں پر رہنا چاہئے مگر وہ شرط کہ حرام کردے کسی حلال کو یا حلال کردے کسی حرام کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا ۔ باب دیوار ہمسایہ پر لکڑی رکھنے کے بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَأُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اُسکا کہ ایک لکڑی گاڑے اُسکی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نکرے اُسکو پھر جب بیان کی ابوہریرہ نے یہ حدیث جھکائی لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابوہریرہ نے کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو اعراض کرنیوالا اس سے قسم ہے اللہ کی البتہ پھینکونگا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنی تمسے اُسپر عمل کرواچھوڑونگا ف اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علما سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھروالی کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اُسکا ہمسایہ کوئی لکڑی اُسکی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے باب مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ ۔ باب قسم کھانیوالیکی نیت پر قسم واقع ہونیکے بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسی پر واقع ہوتی ہے جسکی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم دینے والا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ہشیم کے اور وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانیوالیکی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اُسی کی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اُسی پر ہوتی ہے الخ یعنی معتبر قسم میں نیت اُسکی ہے کہ جسکو قسم دی اور قسم کھانیوالیکی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اُسکے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اُسکا بسبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً صاحب ضرورت شرعی کو جیسی خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لئے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بہن ہیں باب مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ ۔ باب اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہ میں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہ میں تو مقرر کرو اُسکو سات ہاتھ ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابوہریرہ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے باب مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا ۔ باب تخییر لڑکے کے بیان میں جب ماں باپ جدا ہوں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو باپ ماں میں جسکے پاس چاہے رہے ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو کہ چاہے ماں کی پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اُس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہی تو ماں اُسکی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جاوے تو اُسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکی پاس چاہے رہے ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور ہلال بن ابی میمونہ وہ ہیں ہلال بن علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے اُنسے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے باب مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ ۔ باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتاہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہی ہے جو کھاتے ہو تم

بیٹا ہو گئے مزدوری ہے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی اُن کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔ **ف** اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت
کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے اُنہوں نے اپنی ماں سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے اُن کی پھوپی سے اُنہوں نے روایت کی حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض
صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں کہ باپ کو بیٹے کے مال کا اختیار ہے لیوے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو **باب** ما جاء في من يكسر له الشيء ما يحكم له من
مال الكاسر باب اُس چیز کے توڑنے والے کے بیان میں **عن** انس قال اهدت بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم
طعاما في قصعة فضربت عائشة القصعة بيدها فالقت ما فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم طعام بطعام واناء باناء **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا اُنہوں نے بھیجا کسی بی بی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اُس میں تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے بدلے کھانا دیا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ
ف یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم استعار قصعة فضاعت فضمنها لهم **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مانگ لیا ایک پیالہ سو وہ [illegible] سو تاوان دیا آپ نے اُس کے یعنی عوض اُس پیالہ کا **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیث مراد
لی جو سفیان ثوری سے [illegible] تو وہی حدیث [illegible] **باب** ما جاء في حد بلوغ الرجل والمرأة باب اس بیان میں کہ مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں **عن**
ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش وانا ابن اربع عشرة فلم يقبلني فعرضت عليه من قابل في جيش وانا ابن خمس عشرة فقبلني
قال نافع فحدثت بهذا الحديث عمر بن عبد العزيز فقال هذا حد ما بين الصغير والكبير ثم كتب ان يفرض لمن بلغ الخمس عشرة **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہا اُنہوں نے میں پیش کیا گیا اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آئندہ ایک لشکر میں
اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو۔ نافع نے کہا بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے آگے تو اُنہوں نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا اُنہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت
سے [illegible] **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی
[illegible] ذکر کیا اُنہوں نے کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور نہ ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ عاملوں
[illegible] عمر بن عبد العزیز نے [illegible] اولاد مجاہدین اور اُن لوگوں کے درمیان یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا وہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک
اور شافعی اور احمد اور اسحق کہ لڑکا [illegible] پندرہ برس کا ہو جائے تو اُس کا حکم مردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس سے آگے تو اُس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحق نے بلوغ کی تین
علامتیں ہیں [illegible] اور اُس کی عمر معلوم نہ ہو تو جب اُس کے زیر ناف کے بال نکل آویں تو وہ بالغ ہے **باب** ما جاء فيمن تزوج امرأة ابيه باب اُس کے
بیان میں جو اپنی باپ کی جورو سے نکاح کرے **عن** البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت اين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل
تزوج امرأة ابيه ان آتيه برأسه **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا اُنہوں نے گذرے مجھ پر میرے ماموں اور اُن کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو اُنہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اُس نے نکاح کیا اپنی باپ کی بیوی سے [illegible] اسلیے کہ میں اُس کا سر لاؤں حضرت کے پاس **ف** اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے اور حدیث
براء کی حسن غریب ہے [illegible] محمد بن اسحق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے اُنہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے اُنہوں نے روایت کی عدی سے اُنہوں نے یزید بن براء سے اُنہوں نے
باپ سے اور مروی ہے اشعث سے اُنہوں نے روایت کی عدی سے اُنہوں نے یزید بن براء سے اُنہوں نے اپنے ماموں سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء في الرجلين يكون احدهما
اسفل من الآخر في الماء باب اُن دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت اُن میں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک **عن** عروة انه حدثه ان عبد الله بن الزبير حدثه
ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه
فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون
وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب نزلت هذه الآية في ذلك
فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما الآية **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ اُنہوں نے حدیث بیان کی اُن
سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا اُن سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں کا جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں

کو سو انصاری نے کہا چہوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاوے سو نمانا زبیر نے سو فریاد لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے لے زبیر اپنے کہیت مین

پہر چہوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لئے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپنے اسلئے دیا کہ وہ آپکے پہوپہی کے بیٹے ہین یعنی آپنے اُنکی رعایت کی سو تغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا

اَے زبیر پانی دے تو اپنے کہیت مین پہر روک رکہہ پانی کو یہانتک کہ منڈیر تک بہر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی مین یقین کرتا ہون کہ یہ آیت اسی مقدمہ مین اُتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيمًا

تک اور معنی اُسکے یہ ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجہکو منصف بنائین جو جہگڑا اُٹہے آپسمین پہر نپاوین اپنے جی مین خلش تیرے حکم سے اور قبول کہین

مانکر **مترجم** کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینے مین تہے انمین یہ بہی تہے اور ماں انکی اسما بنت ابی بکر تہین اور باپ اُنکے زبیر حضرت کی پہوپہی کے بیٹے

تہے جنکا نام صفیہ بنت عبد المطلب تہا اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کے تہی کہ اُنکے چچا نے اُنکو دہوین کا عذاب دیا تو کہا اسلام چہوڑ دین مگر وہ کب چہوڑتے ہین بلکہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے

ہین سب لڑائیوں مین اور عشرہ مبشرہ مین ہین سو وہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی دیا کرتے تہے اپنے کہیتون کو اور زبیر کا کہیت پانی کے قریب تہا سو دونون حضرت کے پاس حاضر ہوئے

فیصلہ کے لئے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کہیت مین پانی دے [illegible] کہیت پر چہوڑ دے کہ اُسکی زمین زبیر کی زمین سے نیچے تہی اُس انصاری نے کہا کہ آپکی پہوپہی کے بیٹے ہین اسلئے

آپنے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی اپنے کہیت مین بہر لے جہانتک تیرا حق ہے اور بعضون نے اُسکو اندازہ کیا ہے ٹخنون تک اور آپنے اول متوسط ایسا فرمایا کہ دونون

کو آسان تہا پہر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپنے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لیلے اور حضرت کا یہ حکم بہی انصاف سے معاذ اللہ کچہہ دور نہین کہ آپ اپنے غصے پر بہت اختیار رکہنے والے تہے

دوسرے کو منع ہی کہ جب غصہ ہو تو کچہہ حکم نہ دیوے کہ اُسوقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقینی ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول

اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری اُمت کے تمام قضیون مین عام ہے کہ جو اختلاف ہو اُسمین حضرت کے حکم مبارک کو تیمناً [illegible] اور اُسپر راضی نہ ہوں تو ایمان [illegible]

اور یہ مضمون شرح مشکوۃ مین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے [illegible] عروہ بن زبیر سے انہون نے [illegible] اور نہین ذکر کیا انمین [illegible]

سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبد اللہ بن وہب نے [illegible] اور یونس نے [illegible] روایت [illegible] انہون نے [illegible] اور [illegible] پہلی حدیث [illegible] **بَابُ** مَا جَاءَ فِي

مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ باب اسکے بیان مین [illegible] اپنے غلام اپنے مرتے وقت [illegible] **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ

فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے [illegible] چہ غلام [illegible] اُسکے پاس [illegible]

اُن غلامون کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے اُسکو کچہہ سخت سست کہا پہر بلایا اُن غلامون کو [illegible]

انمین سے دو کو [illegible] **ف** اس باب مین [illegible] حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے [illegible]

اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ تجویز کرتے ہین قرعہ ڈالنا [illegible]

کچہہ ضرور نہین بلکہ کہتے ہین کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ [illegible] اپنی قیمت [illegible]

مین **مترجم** کہتا ہے یعنے جب آدمی [illegible] اُسکی ملک [illegible]

حصے کئے جاوین اور قرعہ ڈالا جاوے جسکے [illegible]

کی روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ یعنے [illegible] اگر مین ہوتا تو [illegible] مقابر مسلمانان مین [illegible]

[illegible] **بَابُ** مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ [illegible]

[illegible] **عَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو ذی

یعنے ناتی دار محرم کا یعنے خریدنے کے سبب [illegible] تو وہ ملوک آزاد ہے **ف** اس حدیث کو ہم نہین جانتے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضون نے یہی حدیث قتادہ

سے اُنہون نے حسن سے اُنہون نے عمر سے اسی حدیث کا کچہہ مضمون **روایت** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے اور کئی لوگون نے سوا اُنکے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد ابن بکر برسانی نے

اُنہون نے حماد ابن سلمہ سے اُنہون نے قتادہ اور عاصم احول سے اُنہون نے حسن سے اُنہون نے سمرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو مالک ہو ناتی دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے **ف** اور

کیونکہ نہیں جانتے ہم اسے مگر ... اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کے سوا حماد ابن سلمہ سے اور محمد ابن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو مالک ہو ذی رحم محرم کا وہ آزاد ہے روایت کیا اسکو ضمرہ بن ربیعہ نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں متابعت
کرتا کوئی ضمرہ بن ربیعہ کی اس روایت میں یعنی کوئی دوسرا راوی ضمرہ کے روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور یہ حدیث اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے **مترجم** کہتا ہے صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً
باپ نے بیٹے کو مول لیا یا کسی نے اسکے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو مجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو یعنی کہ ولادت رحم سے
ہوتی ہے اور مثال اسکی جیسے بیٹا اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجی کو اور جو ان کے سوا ہیں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہیں جیسے چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتے دار کہ جن سے نکاح درست ہے وہ اس
تعریف سے نکل گئے اور نووی نے کہا کہ اختلاف ہے علما کا اقربا کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آویں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی یعنی ہی مجرد ملک میں آنے سے بلکہ آزاد کرنا ضروری ہے اور
دلیل کرتے ہیں انہوں نے اس روایت کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پاوے اسکو غلام پس خرید کرے اسکو اور آزاد کرے
... آزاد نہیں ہوتا ... اور جمہور کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں یعنی باپ دادے کے درجے کے ہیں اور فروع میں اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے
اور اختلاف ان کے سوا میں سو شافعی اور انکے علما نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا انکے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے
یہی کہ آزاد ہو جاتے ہیں سب ذی الارحام محرم اور تیسری روایت انکی مانند شافعی کے ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذی الارحام محرم کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم و تاخیر قلیل

باب ما جاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم باب اس بیان میں جو بوئے کسی زمین میں بلا اجازت کچھ بو دے **عن** رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت
کے کچھ بو دے تو اسکو ... کھیتی میں ملے گا بسبب زمین کے ... اور جو اس میں پیدا ہوا اور بونی ڈالا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم
اسکو ابی اسحق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبد اللہ کی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا
یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اسکو ابو اسحاق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کی روایت سے کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ
ابن اصم نے انہوں نے عطا سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **مترجم** کہتا ہے ... اسکو کچھ ملیگا قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیدا ہو وہ سب زمین والے کا
ہوگا اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور انہوں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اسکو خرچہ زمین کا دینا ... بعض علما حنفیہ اور ابن مالک نے کہا کہ اسپر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اسکا حسب
سے کہ اسکے قبضہ میں تھی یہاں تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی ہے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ ... کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولی ہے کہ اسمیں
بے اجازت تصرف کرنیوالے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اسکے مالک کے بے اجازت تصرف کرنیکی

باب ما جاء فی النحل والتسویۃ بین الولد باب ہبہ کے اور سب لڑکوں کو
برابر دینے کے بیان میں **عن** النعمان بن بشیر ان اباہ نحل ابنا لہ غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدہ فقال اکل ولدک قد نحلتہ مثل ما نحلت ہذا
قال لا قال فاردُدہ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ انکے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کریں آپکو اسپر سو آپنے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے
ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اسکو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپنے پھیر لو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا
کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا ایسا برابر رکھنا چاہئے کہ بوسہ دینے میں بھی برابری رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ عطیہ میں اولاد ذکور و اناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہ ہے کہ دے مذکر کو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی الشفعۃ باب شفعہ کے بیان میں **عن** سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جار الدار احق بالدار **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے گھر کا کہا ابو عیسیٰ نے
اور باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے **ف** حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علما کے نزدیک حدیث حسن کی
ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک

میں **مترجم** کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفع سے کہ لغت میں معنی ملانی اور جفت کرنے کے ہیں کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں
کے واسطے اسلئے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملینگے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفعہ کو اپنے ملک کے ساتھ ملاتا ہی لہذا اسکا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے
مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری کو زمین میں پڑا ہے اور شفعہ ہی کے قید سے ملک بلا عوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلا عوض یا میراث یا صدقہ ہی کہ اسمیں
شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کیلئے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کیلئے نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے ہمسایہ کیلئے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ
کے بابمیں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ **تمت باب** مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ باب غائب کے شفعہ کے بیانمیں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ
مستحق ہے اپنی قربت کے گھر کا کہ جسمیں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جاوے اسکا یعنے بیچتے وقت بسبب شفعہ کی اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہو راستہ ان دونوں کا ایک **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے
ہم نہیں جانتے کسیکو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوا عبدالملک ابن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث
کے سبب سے اور عبدالملک ثقہ ہیں ماموں ہیں اہل حدیث کی نزدیک نہیں جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو انمیں سوای شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے
یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کی یعنے علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا
نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگرچہ غائب ہو پھر جب وہ آوے تو شفعہ کا دعوے کرے اگرچہ جسمیں وہ دعوی کرتا ہی اسکی بیع کو مدت دراز گذری ہو **باب** اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ
السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ باب بیچ بیان میں کہ جب پڑ جاویں حدیں اور الگ ہو جاویں حصے تو پھر شفعہ نہیں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جاویں حدیں اور پھر جاویں رستے تو پھر شفعہ نہیں **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے اسکو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں عمر بن
خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز وغیرہ کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن عبدالرحمن اور
مالک بن انس اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق وہ نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لئے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ شریک نہو اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ شفعہ
ہمسایہ کو ہے اور دلیل لائے ہیں اس حدیث مرفوع کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ یعنے ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ یعنے ہمسایہ
مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ
شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہی اور شفعہ ہر چیز میں ہے **ف** اس حدیث کی مثل ہم
نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوا ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہی
روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ہم معنی اور مانند اور
نہیں ہے اسمیں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اسکے اور اسمیں بھی ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابو حمزہ ثقہ ہیں
ممکن ہے کہ ابو حمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علما نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمینوں میں ہے یعنے غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض
علما نے کہا ہی شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ باب لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ بکری کے بیانمیں **مترجم** کہتا ہی لقطہ بضم لام و سکون
قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئی مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ مال ہے کہ پاوے اسکو کوئی شخص اور معلوم نہو مالک اسکا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو
اپنے نفس پر اسکی تعریف کرنے کا یعنے پہچنوانے کا ولا ترک اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اسکا اگر خوف ہو اسکے ضایع ہونیکا سوا گر چھوڑ دیگا اسکو اور وہ ضایع ہو گیا تو گنہگار ہوگا **عَنْ** سُوَيْدِ
بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيْثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهُ فَقَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ
لَاٰخُذَنَّهُ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا ترجمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فالتقطت سوطا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اسکو اور دونوں رفیقوں نے میرے کہا چھوڑ دو اسکو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑونگا لیکن میں اسکو لے لونگا اور اپنا کام نکالونگا اس سے پھر آیا میں ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اسکا اور بیان کیا میں نے اسکا سارا قصہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اسمیں سو دینار سرخ تھے کہا ابی نے سو لایا میں اسکو حضرت کے پاس سو فرمایا حضرت نے پہچنواؤ اسکو ایک سال پھر پہچنوایا میں نے اسکو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسیکو کہ پہچانتا ہو اسکو پھر لایا میں اسکو حضرت کے پاس پھر فرمایا آپنے پہچنواؤ اسکو ایک سال پھر پہچنوایا میں نے اسکو ایکسال اور پھر لایا میں اسکو آپکے پاس پھر فرمایا آپنے تیسرے بار پہچنواؤ اسکو ایکسال اور فرمایا بعد ایکسال کے یاد رکھیو اسکی گنتی اور اسکی تھیلی کی صورت اور اسکی بندھن کی شکل پھر جب اسکا طالب یعنی مالک آوے اور خبر دیوے تجھکو اسکی گنتی کی اور اسکی تھیلی کی صورت کی اور اسکے بندھن کے رنگ روپ کی تو دیدے اسکو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا ترجمہ روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپنے پہچنواؤ اسکو ایکسال تک پھر پہچان رکھ بندھن اسکا اور ظرف اور تھیلی اسکی پھر خرچ کر ڈال اسکو پھر اگر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو سو عرض کیا اسنے یا رسول اللہ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپنے لیلے اسکو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنی اسکا اٹھانا ضروری نہیں تو بھیڑیا کھا جائیگا پھر پوچھا اسنے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا کہا راوی نے سو غضبناک ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسارے آپکے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپکا یعنی اس کو شاق ہے کہ اسنے ایسی بات پوچھی پھر فرمایا حضرت نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اسکے ساتھ ہی موزے ہیں اسکے اور مشک اسکی جب تک کہ ملاقات کرے اپنے مالک سے **ف** اس باب میں ابی بن کعب اور عبد اللہ بن عمرو اور جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولی ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سوا انکے اور انکا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کر ڈالنے کی جب پہچنوا لے اسکو ایکسال اور نہ پاوے کسیکو کہ اسکو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہچنواوے اسکو ایکسال پھر اگر اس مدت میں اسکا مالک آگیا تو اسکو دیدے نہیں تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھاوے اسکو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اسلیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہ اسمیں سو دینار سرخ تھے سو حکم فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچنوا دیں پھر نفع اٹھا دیں اس سے چنانچہ روایت انکی اوپر گذر چکی اور ابی بن کعب امیر و غنی تھے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچنواوے اسکو پھر نہ پایا کسیکو انہوں نے کہ اسکو پہچانے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھا دیں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جسکو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی کو اسلیے کہ علی بن ابیطالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو پہچنوایا اسکو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسکے کھا لینے کا اور حضرت علی کو زکوۃ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم میں تھے اور بعض علما نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنی چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور پہچنوانا اسکی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچنوا دے اور یہی قول ہے اسحق ابن ابرہیم کا

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا ترجمہ روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچنوا دے اسکو ایکسال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ دیدے اسکو اور نہیں تو پہچان رکھ اسکے ظرف اور سر بند اور اسکی گنتی کو پھر کھا لے اسکو پھر اگر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایکسال تک خوب پہچنوا دے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اسکو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ما جاء فی الوقف ۔ باب وقف کے بیان مین عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یا رسول الله اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منه فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلها و تصدقت بها فتصدق بها عمر انها لا یباع اصلها و لا یوهب و لا یورث تصدق بها فی الفقراء و القربی و فی الرقاب و فی سبیل الله و ابن السبیل و الضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه قال فذکرته لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عون فحدثنی به رجل اخر انه قرأها فی قطعة ادیم احمر غیر متاثل مالا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ملی حضرت عمر کو کچھہ زمین خیبر مین کہا انہون نے یا رسول اللہ مجھکو ملا ہی ایسا مال خیبر مین کہ نہین ملا مجھکو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہین مجھکو اس مال کیلئے فرمایا آپنے اگر چاہو تم روک رکھو اسکی اصل کو اور صدقہ کر دو اسکو یعنے اسکے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمر نے اسکی منافع کو اسطرح کہ نہ بیچی جاوے اسکی اصل اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ ورثہ مین دیجاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اسمین سے نکلے فقیرونکو اور اقرباؤنکو اور گردنین چھوڑانے مین اور اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین اور مہمانون مین مسافرونکے خرچ مین اور کچھہ حرج نہین اسکو جو متولی ہو اسمین کا کہ کہاوے اسمین سے موافق دستور کے یا کہلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنیوالا نہو اسمین کہا راوی نے یعنے ابن عون نے پھر ذکر کی مینے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہون نے غیر متمول کی جگہہ غیر متاثل مالا کہا یعنے جمع کرنیوالا ہو مال کا ابن عون نے کہا پھر بیان کی مجھسے یہی حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اسنے پڑہا تھا اس وقف نامہ کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اسمین بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا اسمعیل نے اور مینے پڑہا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقفنامہ کو تو اسمین بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا نہین جانتے ہم اسمین اگلونکا کچھہ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جایز ہے عن ابی هریرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جارية و علم ينتفع به و ولد صالح يدعو له **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو منقطع ہوجاتے ہین اسکے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتا رہے اپنے ماں باپ کیلئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہی وقف لغت مین حبس یعنے بند کرنے اور روکنیکو کہتے ہین اور اسیلئے موقف الحساب اس مقام کو کہتی ہین جہان حساب کیلئے لوگ روکی جاوینگے قیامت کیدن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتی ہین کہ قاری وہان روکا جاتا ہے قرات سے اور وقف مصدر ہی بمعنے موقوف کے اسلئے کہ اسکی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع مین وقف کہتی ہین کسی مال متقوم کے روکنی کو وقف کرنیوالیکی ملک پر اور خیرات کرنا اسکی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح انسے یہی ہے کہ انکے نزدیک وقف جایز ہے لازم نہین اور وقف کرنے سی وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہین ہوتی یعنے اسکو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دی یا جاری رکھی جبتک چاہی اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنی سے اللہ تعالی کی ملک پر اور اسکی منفعت کی صرف کرنی سے جسپر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جسپر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہوگیا یعنے واقفکو اختیار اسکے باطل کرنیکا نہین اور اسکے وارث بھی اسکو ورثہ مین نہ باوینگے اور اسی قول پر فتوی ہے اور حقیقت مین یہ قول اس حدیث کا موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کی باب مین مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہی اور رکن اسکا لفظ خاصہ مین جیسے کہی یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دایمی ہے مساکین پر یا اور کچھہ اسکے مانند کہی اور فضایل اسکے بی شمار مین چنانچہ اسی مین ہے وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سات باغ مدینہ کے وقف فرمائی اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف ابتک باقی ہین اور خلفائی راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہین کذا فی ترجمة المختار مع تقدیم و تاخیر و زیادة یسیرة

باب ما جاء فی العجماء ان جرحها جبار ۔ باب اس بیان مین کہ جانور اگر کسیکو زخمی کرے یا مارے تو اسکا قصاص نہین عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار و البير جبار و المعدن جبار و فی الركاز الخمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائی بیل وغیرہ کی مارنیکا کچھہ بدلا نہین اور کنوان کہودنے مین مرجاوے یا دب جاوے کوئی کہودنے والی پر کچھہ بدلا نہین اور کہان کہودنے والی پر بھی کچھہ بدلا نہین یعنی اگر کوئی کہان کہودنے مین چپٹ کہا جاوے یا مر جاوے تو کہدانی والی پر الزام نہین اور دفینہ مین سے اہل جاہلیت کے پانچوان حصہ خیرات دینا ضروری ہی **ف** اسباب مین جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی ۔ ++ روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہونی کہا روایت کی ہمسے لیث نے انہون نے ابن شہاب سے انہون نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند روایت کی ہمسے انصاری نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے معن نے کہا انہون نے کہا مالک بن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحها جبار اسکے معنی یہ ہین کہ جانور اگر کسیکو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہی یعنی اسمین کچھہ قصاص اور دیت واجب نہین ہوتا ہی اور بعض علمائی اسکی تفسیر کی ہی کہ عجماء وہ جانور ہے جسکہ بہاگا ہو اپنی صاحب کے پاس سے اور اسکے بہاگنی کی حالتمین جو چوٹ چپیٹ لگجاوے اسکے صاحب پر کچھہ تاوان نہین اور المعدن جبار کے معنی یہ ہین کہ جب کوئی شخص کہان کہدوائی اور کوئی آدمی اسمین گر پڑے تو اس کہودوانے والی پر تاوان

کہ ہاں اُسی نے مار کر کہا انصار نے یہودی نے بگاڑا گیا، اور اقرار کیا اُسی نے اُسکے مارنیکا سو حکم کیا اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اُسکا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں ہے مگر جب تلوار سی مارے **مترجم** کہتا ہے قتل کے پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا
اور جاری مجرا خطا اور قتل بسبب۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جاوے خواہ ہتیار کی قسم سی ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا آبگینہ یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد
ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالب اُس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں وارث یا راضی ہوجاویں دیت پر اور اس میں کفارہ نہیں اور
اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اسی قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے موافق کہ یقین ہے کہ اُسی نے پتھر سی سر کچلا ہوگا اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا اُن چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور
چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جسکا بیان ابتدا میں گذرا نہ قصاص مگر اسمیں بھی جان کے حکم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا
ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھکر یا حربی کافر گمان کرکر اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا اور دوسری خطا فعل میں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ
تیر مارا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجرے خطا یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا گر پڑا کسی آدمی پر اور اسکو مار ڈالا ان دونوں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا
ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک احتیاط کی اور قتل بسبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھودا یا کوئی پتھر رکھا غیر کی ملک میں بغیر اسکے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی
کنوے میں گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مر گیا اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو قتل کی پہلی مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سی مقتول کے اور پانچویں
قسم کی قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح الوقایہ۔ **باب** ما جاء فی تشدید قتل المؤمن یعنی باب مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ساری دنیا کا مٹ جانا بہتر ہے
اللہ تعالی کے نزدیک ایک مومن کے قتل سے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں
نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابوہریرہ اور عقبہ
بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ایسی ہی روایت کی ہے ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری
نے یعلی بن عطاء سے موقوفا اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔ **باب** الحکم فی الدماء یعنی خونوں کے فیصلے کے بیان میں **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو فیصلہ کریگا اللہ تعالی قیامت میں تو بندوں کی خون کا **ف** عبد اللہ
کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعا اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی اور مرفوع نہیں کیا اسکو **روایت** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں
نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم کریگا اللہ تعالی قیامت
میں تو بندوں کے خون کا **روایت** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیی بن آدم نے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کریگا اللہ تعالی یعنی قیامت میں تو بندوں کی خون کا **عن** یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت ابا سعید الخدری و ابا ہریرۃ یذکران عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء و اھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار **ترجمہ** روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم
سے ابو الحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابوہریرہ سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان اور زمین کے شریک ہوجاویں ایک مومن کے خون میں البتہ سب کو اوندھا
ڈالدے اللہ تعالی دوزخ میں **ف** یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** ما جاء فی الرجل یقتل ابنہ یقاد منہ ام لا یعنی باب اس بیان میں کہ جب باپ بیٹے کو مار ڈالے تو قصاص اس سے لیا جاوے یا نہیں **عن**
سراقۃ ابن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ **ترجمہ** روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے بیٹے کو باپ سے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور
اُسکی اسناد صحیح نہیں روایت کی اسمعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے اور مثنی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی یہ حدیث ابو خالد احمر نے حجاج سے انہوں نے عمرو بن
شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلا بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے
علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اُسکی عوض میں قتل نہ کیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگاوے بیٹی کو تو باپ پر حد قذف بھی نہیں **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جاوے باپ
بیٹے کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ ماری جاوین حدین مسجدون میں اور نہ مارا جاوے باپ بسبب بیٹے کے ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں
کلام کیا ہے بعض علما نے انمین بسبب قلت حافظہ کے باب مَا جَاءَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ باب حرمت میں خون مسلم کے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَ
التَّارِکُ لِدِیْنِہٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور میں
پیغامبر ہوں اُسکا مگر تین سببوں میں ایک تو محصن زنا کرنیوالا کہ اُسکی سزا رجم ہے اور دوسرا قاتل کہ اُسکا عوض مقتول کے ہے تیسرا چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کا اور جدا ہونے والا جماعت سے
اہل اسلام کی ف اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِیْمَنْ یَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاہِدًا باب قاتل ذمی کے بیان میں
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاہِدًا لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَرَحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ
رِیْحَہَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا آدمی کو کہ اسکو پناہ تھی اللہ کی اور اُسکی رسول کی تو اُسنے توڑ ڈالا اللہ
کی پناہ کو اور نہ سونگھیگا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے سیلان قیامت میں ستر برس کی راہ سے ف اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں
سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَی الْعَامِرِیَّیْنِ بِدِیَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ لَہُمَا
عَہْدٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں
ذمی تھے یعنی انکو امان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو سعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے باب مَا جَاءَ فِیْ حُکْمِ
وَلِیِّ الْقَتِیْلِ فِی الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ باب ولی مقتول کے حکم میں عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مَکَّۃَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ
وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَہُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ یَّقْتُلَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنی رسول کو مکہ پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اُسکی پھر فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اُس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے یا عفو کر دے اور یا قاتل کو
قتل کرے یعنی قصاص میں ف اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَلَمْ یُحَرِّمْہَا النَّاسُ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَسْفِکَنَّ فِیْہَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَنَّ فِیْہَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ
اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَحَلَّہَا لِیْ وَلَمْ یُحِلَّہَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ ثُمَّ ہِیَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ اِنَّکُمْ مَعْشَرَ
خُزَاعَۃَ قَتَلْتُمْ ہٰذَا الرَّجُلَ مِنْ ہُذَیْلٍ وَاِنِّیْ عَاقِلُہٗ فَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَاَہْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّقْتُلُوْا اَوْ یَاْخُذُوا الْعَقْلَ ترجمہ روایت ہے ابی شریح
کعبی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی مکہ شہر ایسی کی کہ لوگوں نے نہیں ٹھہرایا اسکو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خداوند تعالی
پر اور پچھلے دن پر یعنی قیامت پر تو نہ بہاوے اسمیں خون یعنی کسیکو قتل نکرے اور نہ کاٹے اسمیں کا کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لئے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اسنے کہ حضرت
لئے تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی پس مجھی بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپنے کہ بیشک مجھی رخصت دی اللہ تعالی نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھکو بھی رخصت دی
اور حلال کیا قتل و قمع وہاں پر ایک گھڑی میں دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اُسکی دیت دلواتا ہوں
سو جسکا کوئی مارا جاوے آج کے بعد اُسکی لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امر کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں ف حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت
کی یہ شیبان نحوی نے حدیث یحیی بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا مَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَلَہٗ
اَنْ یَّقْتُلَ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الدِّیَۃَ یعنی جسکا کوئی شخص مارا جاوے تو اسکو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لیوے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا یعنی کہتے
ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار رہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَدَفَعَ الْقَاتِلَ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّاهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اسکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اگر یہ سچا ہی اور یہ ولی اسکو قصاص میں مارے تو داخل ہوگا دوزخ میں پس چھوڑ دیا اُس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اُس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمہ میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنی تسمی کو اور نام ہوگیا اسکا ذوالنسعۃ یعنی صاحب تسمے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی ممانعت میں

عن سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے تھے کسیکو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اسکی ذات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اُسکے ہیں مسلمانوں سے نیکی کرنیکی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اُس سے جو انکار کرے اللہ کا جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسیکی ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو اور کسی لڑکے بالے کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور بھی ہے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور عمران اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم نے مکروہ رکھا ہے مثلہ کو

عن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ **ترجمہ** روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر سو جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تیز کر لے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کے وقت اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو یعنی جلد ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے

باب مَاجَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ باب حمل گرا دینے کی دیت کے بیان میں

عن الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں جو سوتنیں تھیں سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گرا دیا اُس نے پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا لونڈی دلوانے کا اور عورت کے عصبہ پر [illegible] **ف** [illegible] یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلَى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرا دینے کی دیت میں ایک بردہ دینے کا اُس عورت کو جسکا حمل گرا تھا [illegible] اسکا خون تو ضائع ہے [illegible] **ف** اس باب میں حمل بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے [illegible] حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا نزدیک [illegible] غلام یا لونڈی [illegible]

باب مَاجَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ باب یہ بیان کہ مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا

عن الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو جحیفہ نے [illegible] امیر المومنین [illegible] کچھ لکھا ہوا ہے سفید کاغذ وغیرہ میں سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے خدا کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کیا [illegible] قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفہ میں ہے [illegible] اس میں دیت [illegible] آزاد کرنیکا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے [illegible]

صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علما نے کہا قتل کیا جاوے اور قصاص میں پہلا قول صحیح ہی ہے عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتل مسلم بكافر وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دية عقل الكافر نصف عقل المؤمن **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے

ف اور اختلاف ہے علما کا یہود اور نصاریٰ کی دیت میں سو بعض علما کا مذہب اس حدیث کی موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبد العزیز نے دیت یہودی نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم اور یہی قول ہے امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے دیت یہود اور نصاریٰ کی مسلمان کی دیت کی برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

باب ما جاء في الرجل يقتل عبده باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے **عن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو تو ہم بھی اسکو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کے ہم بھی اسکے ناک کان کاٹیں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علما تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا آزاد اور عبد میں قصاص نہیں نہ جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اسکے عوض میں نہ مارا جاوے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اسکے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا

باب ما جاء في المرأة ترث من دية زوجها باب اس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے **عن** سعيد بن المسيب ان عمر كان يقول الدية على العاقلة ولا ترث المرأة من دية زوجها شيئا حتى اخبره الضحاك بن سفيان الكلابي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب اليه ان ورث امرأة اشيم الضبابي من دية زوجها **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر کہتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت اپنے شوہر کی دیت کی یہاں تک کہ خبر دی انکو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی جورو کو شوہر کی دیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

باب ما جاء في القصاص باب قصاص کے بیان میں **عن** عمران بن حصين ان رجلا عض يد رجل فنزع يده فوقعت ثنيتاه فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يعض احدكم اخاه كما يعض الفحل لا دية لك فانزل الله تعالى والجروح قصاص **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اسنے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آپ نے فرمایا کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت والجروح قصاص یعنی زخموں کا بدلہ دیا جاتا ہے **ف** اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں اور حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء في الحبس في التهمة باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اسکو قید کرنا چاہیے **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ثم خلى عنه **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ قید کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی ثبوت نہ ہونے کے بعد **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے انکے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں انکے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر

باب ما جاء فيمن قتل دون ماله فهو شهيد باب اس بیان میں کہ جو اپنے مال کے لئے مارا جاوے وہ شہید ہے **عن** سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **روایت کی** ہے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد العزیز بن المطلب نے انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** اس باب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے - حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علما نے اسکی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کو اور ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ

وہ دو ہمسے مون عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی انکی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی مال کو کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہے۔ **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی روایت کے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے بچانے کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی دین کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے گھر والوں کے بچانے کے لئے وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے وہ عبدالرحمن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ باب قسامت کے بیان میں **مترجم** کہتا ہے قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کے معنی میں یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ میں یا اسکے متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اسکا معلوم نہو تو پچاس آدمیوں سے اُس محلہ کے قسم لیجاوے کہ ہر ایک اُنمیں سے یوں کہے کہ واللہ میں نے اسکو قتل نہیں کیا اور نہ اسکا قاتل مجھے معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانیوالا مرد عاقل بالغ آزاد ہو اور عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کی اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیحہ اور اجماع سے کذا فی الطحطاوی مختصرا

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں یہانتک کہ جب خیبر پہنچے تو جدا ہوگئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول کہ قتل کیا تھا اسکو کسی نے سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بھی اور عبدالرحمن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنیکا یعنی اپنا حال اور دعوی بیان کرنیکا دونوں ساتھیوں کے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی کرو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا انکے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمن بھی ان دونوں کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل عبداللہ بن سہل کا سو کہا انسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلانے شخص نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کی یا فرمایا قاتل اپنے کی کہا انہوں نے ہم کیونکر قسم کھاویں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپنے پھر بری ہو جاوینگے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جاوینگے کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ حال دی دیت انکی یعنی بیت المال سے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا قسامت میں اور تجویز کی ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت میں اور بعض علما کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الْحُدُودِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں حدوں کے بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ باب انکے بیان میں جن پر حد واجب نہیں ہوتی عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ

بالحجارة فلما وجد مس الحجارة فر يشتد حتى مر برجل معه لحي جمل فضربه به وضربه الناس حتى مات فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه فر حين وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا تركتموه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا انکی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا انہی پھر منہ پھیر لیا انکی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ بیشک اسنے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپ نے چوتھی بار پھر لیگئے انکو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھر سے پھر جب لگنے لگی انکو پتھر تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہانتک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اسکے پاس اونٹ کے ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو اس نے اسے مارا اور مارا اور لوگوں نے بھی یہانتک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو یعنے جب وہ بھاگا تھا تو اسکو چھوڑ دینا لازم تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے جو بیٹے عبد اللہ کے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **عن** جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع شهادات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به فرجم في المصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتى مات فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا ولم يصل عليه **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا سو منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پھر اقرار کیا اسنے پھر منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے یہانتک کہ گواہی دی اسنے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تجھکو جنون ہے اسنے کہا نہیں فرمایا آپ نے کیا تو محصن ہو چکا ہے اسنے کہا ہاں سو حکم کیا اسکو پس پتھر ماری گئی اسی عیدگاہ میں پھر جب لگے اسکو پتھر بھاگا اور پھر پکڑ لیا گیا اور پتھر سے مارا گیا یہانتک کہ مر گیا سو فرمایا اسکے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنیکا چار بار تو قائم کیجائے اسپر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانے کہا جب ایکبار اقرار کرے تو اسپر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل انکی ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو شخص جھگڑا لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نے کہا یا رسول اللہ میرے بیٹے نے زنا کیا ہے ایک عورت سے اور یہ حدیث بہت لانبی ہے فرمایا یعنے اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس سو اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اسکو اور نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مار یعنی اگر چار بار اقرار ضروری ہوتا تو حضرت یہی فرماتے **مترجم** کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جاوے اسپر نماز جنازہ پڑھنے میں خلاف ہے بعض [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضے میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اسپر امام اور اہل فضیلت امام ابو حنیفہ و شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اسپر اور ہر قائل لا الہ الا اللہ میں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور روایت ہے امام احمد سے [illegible]

باب ما جاء في كراهية ان يشفع في الحدود باب اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا منع ہے **عن** عائشة ان قريشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما هلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ قریش کو فکر ہوئی اس مخزومیہ عورت کی جسنے چوری کی تھی سو کہا انہوں نے کون بات کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی سفارش کے لئے سو کہا انہوں نے کون جرأت کر سکتا ہے [illegible] سوا اسامہ بن زید [illegible] سو بات کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کی سو آپنے حضرت نے فرمایا [illegible] شفاعت کرتا ہے تو حدود میں اللہ تعالی کی [illegible] کھڑے ہوئے حضرت اور خطبہ پڑھا اور فرمایا [illegible] لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اسکو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا ان میں کوئی غریب تو حد قائم کرتے اسپر اور قسم ہے اللہ تعالی کی اگر فاطمہ [illegible] چوری کرتی تو میں کاٹ ڈالتا اسکا ہاتھ **ف** اس باب میں مسعود بن عجماء [illegible] اور ابن عمر [illegible] سے روایت ہے [illegible] یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء في تحقيق الرجم باب رجم کے ثبوت میں **عن** عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الكتاب وكان فيما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده واني خائف ان يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله الا وان الرجم حق على من زنى اذا احصن وقامت البينة او كان

أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الِاعْتِرَافُ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا اس میں آیت رجم کی بھی تھی
اور رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے بھی انکے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب لمبا زمانہ گذر جاوے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ
تعالیٰ کی اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اسکو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کہ بیشک رجم فرض ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور کھڑے ہو جاویں اس پر گواہ یا ہووے حمل
یعنی اس عورت کو جسکا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ
وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب
سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکر نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم
کو مصحف میں اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آویں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جاویں اس سے **ف** اس باب میں علی سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے
صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے حضرت عمر سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ** باب بیان میں کہ رجم محصن پر ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ
بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ
فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى
امْرَأَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ
تَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہ
سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے سو کھڑا ہوا حضرت کی پاس ایک انمیں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپکو یا رسول
اللہ یا نہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بولا اسکا مدعی اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ فیصلہ کیجئے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اور حکم
دیجئے مجھکو میں بیان کروں بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اسکے یہاں تو زنا کیا اسکی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھکو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اسکا سو بکریاں
اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اسکی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اسکی
جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں بیشک حکم کرونگا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کی سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے
انیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اسکو پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اسنے زنا کا پس تھیرایا اسکو روایت کی ہم سے اسحق ابن موسی انصاری نے
انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مضمون کے
مانند روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کے حدیث کی ہم معنی **ف** اس باب میں ابی بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید
اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت
کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی
اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ یعنے جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اسکو پھر اگر زنا کرے
چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض ہو بکے اور ضفیر بالونکی رسی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ اور زید بن خالد
اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی روایت کی ابن عیینہ نے دونو حدیثیں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے
انمیں سفیان بن عیینہ نے کہ شریک کر دیا ایک حدیث کی لفظونکو دوسری حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے
انہوں نے ابوہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے انہوں نے شبل بن خالد
سے انہوں نے عبد اللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کی نزدیک

اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے
اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے اور انکو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ **ترجمہ** روایت ہے
عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کردی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور
بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علما صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب
اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنے محصن پہلے کوڑے کھاوے بعد رجم کیا جاوے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علما اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور بعض علما صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں
ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نے حکم
کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب منہ** دوسرا باب اسی
بیان میں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ إِنِّي حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا
فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **ترجمہ**
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ولی کو اور فرمایا اسکو اچھی
طرح رکھو پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھکو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اسکے پھر حکم کیا اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی
حضرت نے اس پر کہا اس نے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ پتھروں سے مارا آپ نے اسکو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر تو فرمایا حضرت نے ایسی قبول ہوئی ہے توبہ اسکی کہ اگر تقسیم کیجیے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے
تو سب کو ہو جاوے یعنے سب اسکی سبب سے بخشے جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دیدی اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ
الْكِتَابِ باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم
کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے
ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو **ف** اس باب میں براء اور جابر اور ابن ابی اوفی اور عبد اللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث
جابر بن سمرہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہیں جب مقدمہ لاویں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکم کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کریں انکا کتاب وسنت اور
احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا ان پر حد نہ ماری جاوے زنا میں اور پہلا قول اصح ہے یعنے حد مارا جاوے کتاب وسنت کے موافق **باب** مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ باب زانی کے جلاوطن کرنے میں
عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارا اور
جلاوطن کیا یعنے وطن سے نکال دیا اور ابوبکر نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن کیا اور عمر نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن کیا **ف** اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے
روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے عبد اللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی بعضوں نے عبد اللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے
اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا **روایت** کی ہے یہ حدیث ابو سعید اشجی نے کہا انہوں نے روایت کی ہے عبد اللہ بن ادریس نے اور یہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کے روایت کے سوا اور
عبید اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کے مانند اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث محمد بن اسحٰق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا
اور نہیں ذکر کیا انہوں نے حضرت کی کوڑے زنی کا اور جلاوطن کرنیکا اور صحیح ہو چکی ہے یہی جلاوطن کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اسکو ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے اور
یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا باب اس بیان میں کہ حد جس پر پڑے اسکے گناہ کا کفارہ ہے **عن**
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى

اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر آیت عورتون کی سے آخر تک پھر فرمایا جسنے پورا کیا اپنی اس اقرار کو اُسکا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جسنے کیا اسمین سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا مین حد ماری گئی وہ اُسکا کفارہ ہے اور جسنے کیا اسمین سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ تعالیٰ کی اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اُسکو اور چاہے بخشدے **ف** اس باب مین علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعی نے فرمایا نہین سُنی مین نے اس باب مین کہ حد کفارہ ہوجاتی ہے اپنے لوگون کے لئے کوئی حدیث اس سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا مین دوست رکھتا ہون جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ ستار چھپا دیوے تو چاہئے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کرلیوے ایسی سوا اپنے اور خدا تعالیٰ کے کسیکو معلوم نہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ اُن دونون نے حکم کیا اپنی عیب چھپانے کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ باب لونڈیونکو حد مارنی کی بابمین **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کہا اے آدمیو حدین جاری کرو اپنی لونڈی غلامون پر جو محصن ہون انمین یا نہون اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زنا کیا اور حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ کوڑے مارون مَین اُسکو سو آیا مین اُسکے پاس اور اُسکو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد تو ڈرا مین کہ اگر کوڑے مارون مَین اُسکو تو قتل کر بیٹھون اُسکو یا یہ مر جاوے یعنے راوی کو شک ہے کہ اَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو مین آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُسکا اُنسے تو فرمایا آپنے خوب کیا تونے یعنے نفاس مین حد نماری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم مین سے تو کوڑے مارے اُسکو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنے چوتھی بار تو بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ ایک بال کی رسی کے عوض بکے **ف** اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن مالک اوسی سے روایت ابی ہریرہ کی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُسی کی سند واسطے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنے لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اسمین کچھ حاجت نہین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا کہ سلطان یا بادشاہ کی طرف رجوع کرے نہ آپ مارے اور پہلا قول صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ باب مست کی حد کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِي الْخَمْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیون سے چالیس بار کہا مسعر نے جو راوی ہے اس حدیث مین گمان کرتا ہون مین کہ یہ حد شراب کی تھی **ف** اس باب مین علی اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اُسنے شراب پی تھی تو مارا اُسکو دو چھڑیون سے کھجور کی جسکے پتے تراش لئے تھے چالیس ضرب کے قریب اور ابو بکر نے بھی ایسا ہی کیا پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگون سے تو کہا عبد الرحمن بن عوف نے سب حدون سے ہلکی اسّی کوڑے مین سو حکم دیا اُسکا عمر نے **ف** حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسّی کوڑے ہین **بَابُ** مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ باب اسکے بیان مین کہ جو شراب پیوے اُسکو کوڑے مارو اور چوتھی بار اُسکو قتل کرین **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے شراب پی تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اُسکو قتل کرو **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل ابن اوس اور جریر اور ابی رمثہ بلوی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسی ہے روایت کی ثوری نے بھی انہون نے عاصم سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے معاویہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے کہ روایت کی ہے سہیل ابن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سنا مین نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہہ حکم

(یہہ قول ترمذی کا ہے)

ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اسکے بعد ایسے ہی مروی ہے محمد ابن اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شراب پیئے اسکو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیئے تو اُسکو قتل کرو کہا جابر نے پھر لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکے بعد ایک آدمی کو کہ جسنے شراب پی تھی چوتھی بار تو مارا اُسکو یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسی ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور کہا راوی نے پھر دور ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسیکا اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور اُن روایت مذہب سے کہ قوی ہوتی ہے اس مذہب کو یعنی قتل کا نہ کرنا یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپنے فرمایا لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ یعنے حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور یقین کرے میں رسول اللہ ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ باب اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جاویں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اُس سے زیادہ **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے مرفوعاً اور روایت کیا اسکو بعضوں نے عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے موقوفاً

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرا لینے سبب سے کہ اُسکی قیمت تین درہم تھی **ف** اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ایمن سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر صدیق کہ ہاتھ کاٹا اُنہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ اُنہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہیں ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا ہاتھ کاٹا نہ جاوے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اُسکو قاسم بن عبدالرحمن نے اُنہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ باب چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن محیریز سے کہا پوچھا میں نے فضالہ بن عبید سے ہاتھ لٹکانے کو گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنے بعد کاٹنے کے تو اُنہوں نے کہا کہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اُسکا پھر حکم کیا آپنے اسکے لٹکانے کا تو لٹکا دیا گیا وہ کٹا ہوا ہاتھ اُسکی گردن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمن ابن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ باب بیان میں خیانت کرنیوالے اور اُچکے اور ڈاکو کے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنیوالے اور ڈاکو اور اُچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنے ان تینوں میں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور مروی ہے یہ حدیث مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث ابن جریج کے اور مغیرہ بن مسلم بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی ابن مدینی نے **مترجم** کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال سپرد کیا جاوے امانت سے اُسمیں سے کچھ لے لیوے اور اسمیں قطع لازم نہیں ہے اسلئے کہ مال محفوظ نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں اُچک لینے کو لوگی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں اور ہندی میں اُچک لینا اور اسمیں بھی قطع نہیں بسبب اسکے کہ نہ چھپکے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو کہتے ہیں اور اسمیں چوری کے معنے یعنی چھپا کر لینا پائے نہیں جاتے اسلئے ان تینوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے سواسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کا یہ آیت ہے السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا یعنے چور اور چورنی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنے چوری پوشیدہ لینے کو کہتے ہیں سب میں پائے نہیں جاتے

بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ باب اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے

وال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہاتھ کو نہ کاٹنا نہیں ہے جو پھل کہ درختوں پر ہو اُسکی چوری میں اور اسیطرح کھجور کے گابھے میں یعنی بسبب نہونے مال محرز کے **ف** ایسا ہی روایت کیا بعضوں
نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُنہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُنہوں نے رافع سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کے مانند اور روایت کی مالک بن
انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُنہوں نے رافع بن خدیج سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسع بن حبان
کا **بَابُ** مَا جَاءَ اَنْ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِی فِی الْغَزْوِ باب اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں **عَنْ** بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ **ترجمہ** روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب ہے
اور روایت کیا اس کو سوا ابن لہیعہ کے اوروں نے بھی اسی اسناد سے مانند اسکی اور بعضوں نے کہا بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ
کیجاوے حد [illegible] میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس مخافہ سے کہ شاید بہکجاوے وہ شخص جسکو حد ماری جاوے اور دشمنوں کے ساتھ ہو رہے جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو
حد [illegible] جب [illegible] ہوا ہے [illegible] کہا اوزاعی نے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰی جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ باب اسکے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے **عَنْ**
حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَی النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰی جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا
لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَّاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ **ترجمہ** روایت ہے حبیب بن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اُس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا اُنہوں نے
میں فیصلہ کرونگا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخشدی ہے یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے مارونگا میں اسکو اور اگر نہ بخشدی ہو وہ عورت اُسکو تو
پتھر مارونگا میں اسکو **روایت** ہمسے [illegible] ابن [illegible] نے کہا روایت کی ہمسے ہشیم نے اُنہوں نے ابی بشر سے اُنہوں نے حبیب بن سالم سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے اسکی مانند اور اس باب
میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے [illegible] اسکے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے
اُنہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی اُنہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بی بی
کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا اسپر حد نہیں ولیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحق
کا مذہب نعمان ابن بشیر کے روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَی الزِّنَا باب اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا
جاوے **عَنْ** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا **ترجمہ** روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دور کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اُسپر جسنے اُس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے
اُس عورت کے لئے کچھ مہر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے
اور نہ ملاقات کی اُنسے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنیکے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسپر زبردستی کیجاوے اُسپر حد نہیں آتی **عَنْ** عَلْقَمَةَ
بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰی حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ
فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا
الرَّجُلَ الَّذِیْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِیْ وَقَعَ عَلَيْهَا
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِیْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً
لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کا ارادہ
رکھتی تھی سو ملا اُس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اُسکو اور پوری کی حاجت اپنی اُس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گذرا اُسکے پاس سے ایک اور مرد سو اُس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا
ویسا کیا اور گذری اُس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اُس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنے زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اُس مرد کو کہ گمان کیا تھا اُس
عورت نے کہ زنا کیا اس نے سو لائے اسکو اُس عورت پاس اور کہا اُس نے یہ وہی ہے یعنے اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی تھا سو پکڑ لائے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم

فرمایا آپ نے کہ رجم کیا جاوے تو لیجاؤ اُس عورت کا زنا کرنیوالا کہ جسنے زنا کیا تھا اُس سے اور کہا اُسنے یہ رسول اللہ میں ہوں زنا کرنیوالا اس عورت سے سو فرمایا آپ نے اُس عورت سے جا تو اللہ نے بخشدیا تجھکو یعنی اسلیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اُس مرد سے کہ جسپر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اُسکی تسلی کی اور فرمایا اُس مرد کو جسنے زنا کیا تھا اُس سے رجم کرو اسکو اور فرمایا آپنے بیشک توبہ کی اُسنے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہروالے تو قبول کیجاوے اُنکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ باب اُسکی بیان میں جو جانور سے وطی کرے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى الْبَهِيمَةِ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم لوگ کہ وطی کی اُسنے چارپایہ سے تو قتل کرو اُسکو اور اُس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپایہ کی قتل کی یعنی وہ تو بیقصور ہے اور غیر مکلف سو کہا انہوں نے سنا نہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ کہا کہ گوشت کھاویں اُسکا یا اُس سے کچھ فائدہ لیویں اور اُسکے ساتھ ایسا بُرا فعل کیا گیا ہو **ف** اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپایہ سے اُسپر حد نہیں روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا

باب مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ باب لواطت کرنیوالے کی سزا کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو **ف** اس باب میں جابر و ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسیطرح پہچانتے ہیں کہ وہ مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اُنمیں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپنے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اُسمیں قتل کا اور ذکر کیا اُسمیں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپایہ سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسیکو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف ہیں روایت میں از روے حافظہ کی اور اختلاف ہے علما کا لوطی کی سزا میں سو بعضوں نے اُسپر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد و اسحاق کا اور بعضوں نے کہا علما تابعین اور فقہا میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی اُمت پر عمل ہے لوطی قوم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسکو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے

باب مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ باب مرتد کے بیان میں **عن** عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہوگئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہونچی ابن عباس کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اُسکو قتل کرو اور میں اُنکو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر پہونچی حضرت علی کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباس نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مرتد کی باب میں یعنی اُسکو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورتیں جو مرتد ہوجاویں اسلام سے سو ایک گروہ نے علما سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کیجاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد و اسحق کا اور ایک گروہ نے کہا ہے اُنمیں سے کہ قید کیجاوے اور قتل نہ کیجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ باب اُسکی بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے **عن** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہاتھ کو کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اُسکی چوری میں اور اسیطرح کھجور کے گابھے میں یعنی بسبب نہونے حرز کے **ف** ایسا ہی روایت کیا بعضوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد ابن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کے مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسع بن حبان کا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنْ لَا تُقْطَعَ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ باب اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں **عَنْ** بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی الْغَزْوِ **ترجمہ** روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاویں جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث اوروں نے ابن لہیعہ سے اسی اسناد سے اسکی مانند اور بعضوں نے کہا ہے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک انہیں میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کیجاوے حد ... میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس مخافت سے کہ شاید ملجاوے وہ شخص جسکو حد ماری جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو حد مارے جب ... ہو ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلٰی جَارِیَۃِ امْرَاَتِہٖ باب اسکے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے **عَنْ** حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَی النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰی جَارِیَۃِ امْرَاَتِہٖ فَقَالَ لَاَقْضِیَنَّ فِیْہَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ کَانَتْ اَحَلَّتْہَا لَہٗ لَاَجْلِدَنَّہٗ مِائَۃً وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اَحَلَّتْہَا لَہٗ رَجَمْتُہٗ **ترجمہ** روایت ہے حبیب بن سالم سے کہا لایا گیا نعمان ابن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اُسنے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا اُنہوں نے میں فیصلہ کرونگا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخشدی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے مارونگا میں اسکو سو اور اگر نہ بخشدی ہو وہ عورت اُسکو تو پتھر مارونگا میں اسکو **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہمسے ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے اسکی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسکے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہی انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب ابن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علما نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا اُسپر حد نہیں ولیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحق کا مذہب نعمان ابن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَرْاَۃِ اِذَا اسْتُکْرِہَتْ عَلَی الزِّنَا باب اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جاوے **عَنْ** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اسْتُکْرِہَتِ امْرَاَۃٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہَا الْحَدَّ وَاَقَامَہٗ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَہَا وَلَمْ یُذْکَرْ اَنَّہٗ جَعَلَ لَہَا مَہْرًا **ترجمہ** روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس دور کردی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اُسپر جسنے اُس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اُس عورت کے لئے کچھ مہر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی اُنسے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنیکے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسپر زبردستی کیجاوے اُسپر حد نہیں آتی **عَنْ** عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ الْکِنْدِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ امْرَاَۃً خَرَجَتْ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَتَلَقَّاہَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَہَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ مِنْہَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِہَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَۃٍ مِّنَ الْمُہَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِیْ کَذَا وَکَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِیْ ظَنَّتْ اَنَّہٗ وَقَعَ عَلَیْہَا فَاَتَوْہَا فَقَالَتْ نَعَمْ ہُوَ ہٰذَا فَاَتَوْا بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِہٖ لِیُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُہَا الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْہَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا صَاحِبُہَا فَقَالَ لَہَا اذْہَبِیْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْہَا ارْجُمُوْہُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَوْ تَابَہَا اَہْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَقُبِلَ مِنْہُمْ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اُس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اُسکو اور پوری کی حاجت اپنی اُس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گذرا اُسکے پاس سے ایک اور مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گذری اُسپر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اُس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنے زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اُس مرد کو کہ گمان کیا تھا اُس عورت نے کہ زنا کیا اُس نے سو لائے اُسکو اُس عورت پاس اور کہا اُسنے یہ وہی ہے یعنے اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا سو پکڑ لائے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم

فرمایا آپ نے کہ رجم کیا جاوے تب اٹھا وہ اُس عورت کا زنا کرنیوالا کہ جسنے زنا کیا تہا اُس سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میں ہون زنا کرنیوالا اس عورت سے سو فرمایا آپ نے اُس عورت سے جا تو اللہ نے بخشدیا تجھکو
بسبب اسکے کہ تو مجبور تہی اور فرمایا اُس مرد کو کہ جسپر گمان کیا تہا کچھ بہتر قول یعنے اُسکی تسلی کی اور فرمایا اُس مرد کو جسنے زنا کیا تہا اُس سے کہ مارو اسکو اور فرمایا آپ نے بیشک توبہ کی اُسنے ایسی
کہ اگر ویسی توبہ کرین تمام شہر والے تو قبول کیجاوے اُنکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبد الجبار بن وائل سے اور عبد الجبار
بن وائل نے نہیں سُنا اپنے باپ سے **باب** ماجاء فی من یقع علی البہیمۃ باب اُسکی بیان میں جو جانور سے وطی کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من وجدتموہ وقع علی البہیمۃ فاقتلوہ واقتلوا البہیمۃ فقیل لابن عباس ما شان البہیمۃ فقال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ذلک شیئا ولکن اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ان یوکل من لحمہا او ینتفع بہا وقد عمل بہا ذلک العمل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم لوگ کہ وطی کی اُسنے چارپایہ سے تو قتل کرو اُسکو اور اُس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپایہ کی قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف
سو کہا اُنہوں نے نہیں سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہون میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کہاوین اُسکا یا اُس سے کچھ فائدہ لیوین اور
اُسکے ساتھ ایسا بُرا فعل کیا گیا ہو **ف** اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے
سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ اُنہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپایہ سے اُسپر حد نہیں روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہوں نے
کہا روایت کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **باب** ماجاء فی حد اللوطی باب لواطت کرنیوالے کی سزا
کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنے لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو **ف** اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ
سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو
اُنہیں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپنے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اُسمیں قتل کا اور ذکر کیا اسمیں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپایہ سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم
بن عمر سے بھی وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اقتلوا الفاعل والمفعول بہ اور اس روایت
میں کچھ کلام ہے یعنے ضعیف ہے اور ہم نہیں جانتے کسیکو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف ہیں روایت میں از روی حافظہ کی اور اختلاف ہے علما کا لوطی کے
سزا میں سو بعضوں نے اُسپر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا علما تابعین اور فقہا میں سے اُنہیں میں ہیں حسن بصری
اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** عبد اللہ بن محمد بن عقیل انہ سمع جابرا یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر سے کہ کہتے تہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی اُمت پر عمل ہے لوطی قوم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسکو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبد اللہ بن محمد
بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے **باب** ماجاء فی المرتد باب مرتد کے بیان میں **عن** عکرمۃ ان علیا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک
ابن عباس فقال لو کنت انا لقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ولم اکن لاحرقہم
لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک
قوم کو کہ مرتد ہو گئی تہی اسلام سے سو یہ خبر ہوئی ابن عباس کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل
ڈالے اپنا دین اسلام تو اُسکو قتل کر دو اور میں اُنکو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر ہوئی حضرت علی کو اور کہا اُنہوں نے سچ کہا ابن
عباس نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مرتد کی باب میں یعنی اُسکو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورتین جو مرتد ہو جاویں اسلام سے سو ایک گروہ نے علما سے کہا ہے کہ وہ
بہی قتل کیجاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحق کا اور ایک گروہ نے کہا ہے اُنہیں میں سے کہ قید کیجاوے اور قتل نکیجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا **باب**
ماجاء فی من شہر السلاح باب اُسکی بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے

الی مرفوع ہے لیکن یہ مدینہ ہے اور یہ جو ہم نے بیان کیا ہے سو یہ بھی نہیں **ف** سیا مین بن جماد اور ابن المبارک ابی الزبیر اور سلمہ بن الاکوع سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے

سیحع ہے **باب** ماجاء فی حد الساحر یعنی جادوگر کی سزا کا بیان **عن** جُندُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے

جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مارنا ہے تلوار سے **ف** اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی ضعیف ہیں حدیث میں

اور وکیع نے کہا اسمٰعیل بن مسلم بصری ثقہ ہیں اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ جندب سے موقوف ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے بعض علما کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وغیرہ سے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر اس سے جادو کفر تک پہنچے ورنہ نہیں **باب** ما جاء فی الغال ما یصنع

بہ یعنی مال غنیمت چرانے والے کا بیان **عن** عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ

عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوُجِدَ فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا

وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ **ترجمہ** روایت ہے عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو تم پاؤ کہ اس نے چرایا ہے مال غنیمت میں تو جلا دو اسکا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث

کے ہیں کہ گیا میں مسلمہ کے پاس اور انکے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب

اسکا اور پایا اسکے اسباب میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اسکو بیچ ڈالو اور خیرات کر دو اسکی قیمت **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور

یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے روایت کی یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زائدہ کے اور کنیت انکی ابو واقد لیثی ہے اور

منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے غنیمت کا مال چرایا سو حکم نہیں کیا اسکے مال اسباب کے جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب ما جاء فیمن یقول للآخر یا مخنث یعنی جو کسی کو مخنث کہے اسکا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ

عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو

یہودی کہے تو اسکو بیس کوڑے مارو اور جب کسی کو مخنث تو مارو اسکو بیس کوڑے اور جو کوئی محرم سے صحبت کرے تو اسکو قتل کرو **ف** اس حدیث کو

نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو براء بن عازب نے اور قرۃ بن ایاس مزنی نے کہ

ایک شخص نے نکاح کیا اپنی باپ کی جورو سے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل کا اور یہی قول ہمارے اصحاب کا کہ جو کوئی جانکر محرم سے صحبت کرے ناتی والی محرم ہے تو اسکو قتل کرنا

واجب ہے اور احمد نے کہا جو نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحٰق نے کہا جو صحبت کرے ناتی والی محرم سے وہ قتل کیا جاوے **باب** ما جاء فی التعزیر یعنی تعزیر کے بیان میں **عن**

أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود الٰہی سے **ف** اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو غلط کی اسمیں اور کہا روایت ہے عبد الرحمٰن بن جابر

بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غلط ہے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے کہ اسمیں یوں ہے کہ روایت ہے عبد الرحمٰن بن جابر سے

جو بیٹے ہیں عبد اللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا تعزیر میں اور سب سے بہتر

جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے **أَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یعنی باب میں صید کی جو

وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء ما یؤکل من صید الکلب وما لا یؤکل یعنی بیان میں کہ کتے کا کون شکار کھایا جاوے اور کون نہ کھایا

جاوے **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ

مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا

انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے تو فرمایا آپنے کھاؤ اس شکار کو کہ جسکو روک رکھا ہو انہوں نے تمہارے لئے

کہا میں نے یا رسول اللہ اگرچہ کتا اس شکار کو مار ڈالے فرمایا آپنے اگرچہ مار ڈالے یعنے جب بھی کھانا درست ہے جبتک کہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے

عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم تیر دیتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپنے جو تیر کے نوک سے شکار پھٹ جاوے وہ کھا لو اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھاؤ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے

انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے اُنہوں نے منصور سے اسی روایت کی سند کر اُسمین یہ لفظ ہی وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا آنحضرت سے معراض کے بابی ہو شکار کا امر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا **ترجمہ** روایت ہے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا اُنہوں نے کہ میں نے یا رسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا آپ نے جب تو چھوڑے اپنے کتے کو اور نام لے اللہ کا تو کھا جو روکے تیرے لیے میں نے کہا اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو فرمایا اگرچہ مار ڈالے پھر کہا میں نے ہم تیر انداز ہیں فرمایا جو پھیر لاوے تیری کمان تیرے لیے تو کھا اُسکو پھر کہا میں نے ہم لوگ مسافر ہیں گذرتے ہیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس پر اور نہیں پاتے ہیں ان کے برتنوں کے سوا فرمایا اگر تم اُنکے سوا اور برتن نہ پاؤ تو اُسکو دھو لو پانی سے پھر اُسمیں کھاؤ اور پیو **ف** اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہ ابو ادریس خولانی ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ** باب کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار کی اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں **بَابٌ** وَصَيْدِ الْبُزَاةِ باب باز کے شکار کے بیان میں **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو فرمایا جو روکے تیرے لیے تو کھا **ف** نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علما کا نہیں دیکھتے ہیں باز کی اور صقور کے شکار میں کچھ مضایقہ مجاہد نے کہا باز وہ پرندے ہیں جنسے شکار کرتے ہیں اور وہ جوارح میں جو اس آیۂ کریمہ میں مذکور ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ اور کہا ... اور کہا بعض اہل علم نے کہ اگر باز کھا بھی جاوے تو بھی درست ہے اور کہا ہے کہ اُسکی تعلیم فقط یہی ہے کہ جو حکم قبول کرے جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے ... **بَابُ** فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ باب اُس شخص کے بیان میں جو شکار کو تیر مارے اور وہ غایب ہو جاوے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور دوسرے دن پاتا ہوں اُسمیں اپنا تیر فرمایا جب تو جانے کہ تیرے تیر نے اُسکو مار ڈالا اور نہ دیکھے اُسمیں کسی درندے کا اثر تو کھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور روایت کی حدیث شعبہ نے ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے ... اور اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **بَابٌ** فِيْمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ باب اُس کے بیان میں جو شکار کو تیر مارے پھر مرا ہوا پانی میں پاوے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا جب تو تیر مارے تو اُسپر نام اللہ کا لے پھر اگر تو اُسکو مرا ہوا پاوے تو کھا لے مگر یہ کہ جب پاوے تو اُسی پانی میں گرا ہوا تو اُسکو نہ کھا اسلیے کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اُسکو قتل کیا یا تیرے تیر نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اُسپر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے پھر اگر اُس کتے نے اُس شکار میں سے کچھ کھا لیا تو نہ کھا اسلیے کہ اُسنے اپنے واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ملا دیجیے تو اگر مل جاویں ہمارے کتوں میں دوسرے کتے یعنی شکار کے مارنے میں دوسرا کتا بھی ایسا شریک ہو جاوے کہ اُسپر نام لیا ہو اللہ تعالیٰ کا فرمایا آپ نے تو نے تو ذکر کیا ہے نام اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کے چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اُس شکار کا کھانا درست نہیں کہا سفیان نے جو راوی حدیث کے ہیں اُسکا کھانا درست نہیں **ف** اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں

قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے سینگ دار کی کہ موٹا تازہ تھا اور منہ اسکا سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی آنکھوں کے
گرد سیاہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے **باب** ما لا یجوز من الاضاحی یعنی باب ان جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی درست
نہیں **عن** البراء بن عازب رفعہ قال لا یضحی بالعرجاء بین ظلعها ولا بالعوراء بین عورها ولا بالمریضة بین مرضها ولا بالعجفاء التی لا تنقی
ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے مرفوعاً کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی نہ کیجیے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگ اسکا اور نہ کانے کی کہ ظاہر ہو کانا
پن اسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اسکی اور نہ ایسے دبلے کی کہ [illegible] **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے
انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے
علماء کا **باب** ما یکرہ من الاضاحی یعنی باب ان جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی مکروہ ہے **عن** علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن و
ان لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی اگر اس میں
عیب ہو [illegible] اور قربانی نہ کریں ہم ایسی کہ جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ ایسی کہ جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا اور نہ خرقا **روایت** کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن
موسی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قال المقابلة ما
قطع طرف اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة یعنی کہا ابو اسحق نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہو اور
مدابرہ وہ ہے کہ [illegible] کٹا ہو اور شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چرا ہو اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھدا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفے کے رہنے والے ہیں اور
[illegible] کوفے کے رہنے والے [illegible] رسول خدا [illegible]
[illegible] حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے **باب** فی الجذع من الضان فی الاضاحی یعنی باب [illegible]
[illegible] **عن** ابی کباش قال جلبت غنما جذعانا الی المدینة فكسدت علی فلقیت ابا هریرة فسالته فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
نعم او نعمت الاضحیة الجذع من الضان قال فانتهبه الناس **ترجمہ** روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا میں دنبی چھ چھ مہینے کی مدینے کو سو کھوٹی ہو گئیں وہ مجھ پر یعنی بکی نہیں سو
ملاقات کی میں نے ابوہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی [illegible] جلدی جلدی خرید لیگئے
انکو لوگ [illegible] **ف** اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے [illegible] روایت
کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کا نزدیک صحابہ وغیرہم
کے [illegible] **عن** عقبة بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمها فی اصحابه ضحایا فبقی عتود او جدی فذكر
ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح به انت **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں انکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اسکو حضرت کے صحابہ میں
قربانی کے لیے سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے اسکی تم قربانی کر دو **ف** عتود اس بکری کے بچے کو کہتے ہیں کہ
[illegible] اور ایک سال اس پر گذر جاوے اور جمع اسکی اعتدہ ہے اور جدی [illegible] **ف** وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کی سو عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اصحاب پر رہ گیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا
آپ نے اسکی تم قربانی کر دو **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیی
بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **باب** فی الاشتراک فی الاضحیة یعنی باب اشتراک
میں شریک ہونے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال كنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشتركنا فی البقرة سبعة وفی البعیر عشرة **ترجمہ**
روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہوئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **ف** اس باب میں ابی ایوب اور

ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا اُنہوں نے ذبح کیا ہمنے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی اُنہوں نے ابن عباس کی حدیث سے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ الْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَھَا مَعَھَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِکَ قُلْتُ فَمَکْسُوْرَۃُ الْقَرْنِ قَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَیْنِ وَالْأُذُنَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپنے گائی کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا صحابی نے کہ میں نے اگر وہ بچہ جنی بعد اسکے کہ قربانی کے لئے اسکو خریدا۔ تو کہا تو فرمایا ذبح کر اُس بچہ کو بھی اُسکے ساتھ کہا میں نے اور جو چار یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہونچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہا آپنے کچھ مضائقہ نہیں ہمیں حکم کیا گیا ہے یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یُّضَحّٰی بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَۃُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہوں نے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کی جاوے ایسے جانور کی کہ سینگ ٹوٹا ہوا اور کان کٹا ہو کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا اُنہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک ہو یا اس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ** مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاۃَ الْوَاحِدَۃَ تُجْزِیْ عَنْ أَھْلِ الْبَیْتِ باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والونکو **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ یَقُوْلُ سَأَلْتُ أَبَا أَیُّوْبَ کَیْفَ کَانَتِ الضَّحَایَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ الرَّجُلُ یُضَحِّیْ بِالشَّاۃِ عَنْہُ وَعَنْ أَھْلِ بَیْتِہٖ فَیَأْکُلُوْنَ وَیُطْعِمُوْنَ حَتّٰی تَبَاھَی النَّاسُ فَصَارَتْ کَمَا تَرٰی **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا اُنہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والونکی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے اُنسے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہ حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کی اور فرمایا اُسکی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری اُمت سے اور بعض علما نے کہا نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا اُنکے اور علما کا **بَابٌ** **عَنْ** جَبَلَۃَ بْنِ سُحَیْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِیَۃِ أَوَاجِبَۃٌ ھِیَ فَقَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَأَعَادَھَا عَلَیْہِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا اُنہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اُسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے عمل اسپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابٌ** فِی الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز کے کرنا چاہیے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا یَذْبَحَنَّ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ فَقَامَ خَالِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا یَوْمٌ اللَّحْمُ فِیْہِ مَکْرُوْہٌ وَإِنِّیْ عَجَّلْتُ نَسِیْکَتِیْ لِأُطْعِمَ أَھْلِیْ وَأَھْلَ دَارِیْ أَوْ جِیْرَانِیْ قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحَکَ بِآخَرَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عِنْدِیْ عَنَاقُ لَبَنٍ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُھَا قَالَ نَعَمْ وَھِیَ خَیْرُ نَسِیْکَتَیْکَ وَلَا تُجْزِیْ جَذَعَۃٌ بَعْدَکَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لی کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دن ایسا ہے کہ گوشت اسدن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لئے جلدی ذبح کی قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگونکو یا اپنے ہمسایوں کو فرمایا حضرت نے پھر دوبارہ ذبح کر اور دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے یکسالہ کم کی دودھ پیتی ہے اور بہتر ہے

ابن الاسد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا
اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس کی حدیث سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ
قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا بچہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اسکے کہ قربانی
کے لئے اسکو خریدا ہے تو کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچہ کو بھی اسکے ساتھ کہا میں نے اور جو لنگڑی ہو فرمایا درست ہے اگر پہونچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کو فرمایا کچھ
مضائقہ نہیں یعنی حکم کئے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنے کانی اور اندھی نہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے
کہ قربانی کی جاوے سینگ ٹوٹی اور کان کٹی کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھی سینگ تک ہو پہنچے یا اس سے زیادہ ہو **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُولُ
سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَ
يُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی
جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت سے نمود قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض
علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے
اور بعض علما کہتے ہیں کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا انکے اور علما کا **باب** عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
مسلمانوں نے پھر پوچھا اسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا
کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے سنتوں میں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مستحب ہے کہ عمل کیا جاوے اسپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس قربانی
کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ
نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذَبْحَكَ بِآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ
وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے
کہا براء نے کہ کھڑے ہوئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو میں نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی کہ کھلادوں اپنے گھر والوں
کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھر ذبح کر دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے پلی ہوئی گھر کی دودہ کی جو کہ بہتر ہے

قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبش أقرن فحيل يأكل في سواد ويمشي في سواد وينظر في سواد **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے سینگ دار نر کی کہ کھاتا تھا سیاہی میں یعنی اسکا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی آنکھوں کے گرد سیاہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے

باب ما لا يجوز من الأضاحي یعنی باب ان جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی درست نہیں

عن البراء بن عازب رفعه قال لا يضحى بالعرجاء بين ظلعها ولا بالعوراء بين عورها ولا بالمريضة بين مرضها ولا بالعجفاء التي لا تنقي **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے وہ مرفوع کرتے تھے اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی نہ کیجائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگ پن اسکا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اسکی اور نہ دبلی کی کہ اسکی ہڈی میں گودا نہ ہو **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا

باب ما يكره من الأضاحي یعنی باب اُس جانور کے بیان میں جسکی قربانی مکروہ ہے

عن علي قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نستشرف العين والأذن وأن لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اُسمیں کچھ نقصان نہ ہو اور نہ قربانی کریں ہم اُس کی جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اُسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا اور نہ خرقا **روایت** کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی روایت کی اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ بھی قال المقابلة ما قطع طرف أذنها والمدابرة ما قطع من جانب الأذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ جسکا کان بیچ سے کٹا ہو اور شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چرا ہو اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھدا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قاضی وہ بھی کوفہ کے رہنے والے ہیں مگر کنیت انکی ابو امیہ ہے اور شریح بن ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت ہے یعنی وہ صحابی ہیں رسول اللہ صلعم کے اور شریح بن ہانی علماء میں سے ہیں جنکی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اور وہ اصحاب سے ہیں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے

باب في الجذع من الضأن في الأضاحي یعنی باب اس بیان میں کہ جذعہ بھیڑ سے قربانی درست ہے

عن أبي كباش قال جلبت غنما جذعا إلى المدينة فكسدت علي فلقيت أبا هريرة فسألته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم أو نعمت الأضحية الجذع من الضأن قال فانتهبه الناس **ترجمہ** روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا میں دنبی جذعہ یعنی چھ مہینہ کی مدینہ کو سو کھوٹی ہو گئی وہ یعنی نہ بکی سو ملاقات کی میں نے ابوہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑ میں سے کہا راوی نے یہ سنکر جلدی جلدی خرید لیگئے انکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنے دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوفا بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کا نزدیک صحابہ نبی وغیرہم رضی اللہ عنہم کے کہ جذعہ بھیڑ سے درست ہے قربانی میں

عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاه غنما يقسمها في أصحابه ضحايا فبقي عتود أو جدي فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به أنت **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں انکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اُسکو حضرت کے صحابہ میں قربانی کے لئے سو باقی رہ گئی اُسمیں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے اسکی تم قربانی کر دو **مترجم** کہتا ہے عتود اُس بکری کے بچے کو کہتے ہیں کہ موٹا ہو گیا ہو اور ایک سال اُسپر گذر جاوے اور جمع اُسکی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو **ف** وکیع نے کہا جذعہ چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کی سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اصحاب میں رہ گیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اسکی تم قربانی کرو **روایت** کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ جہنی سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث

باب في الاشتراك في الأضحية یعنی باب قربانی میں شریک ہونیکے بیان میں

عن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الأضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں سو آ گئی عید قربان تو شریک ہوئے ہم گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **ف** اس باب میں ابی ایوب اور

ابن الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے **عن** جابر قال نحرنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیے ہمنے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس کی حدیث سے **عن** علی قال البقرۃ عن سبعۃ
قلت فإن ولدت قال اذبح ولدها معها قلت فالعرجاء قال اذا بلغت المنسك قلت فمكسورة القرن قال لا بأس أمرنا أو أمرنا رسول الله صلى الله عليه و
سلم ان نستشرف العينين والأذنين **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اسکے کہ قربانی
کے لیے اسکو خریدا ہے تو کہا تو فرمایا ذبح کر اُس بچہ کو بھی اُسکے ساتھ کہا میں نے اور جو ہو لنگڑی فرمایا جب آ پہونچے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہا نہیں کچھ
مضائقہ نہیں یا ہمیں حکم کیا گیا ہے یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عن** علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضحى بأعضب القرن والأذن قال قتادة
فذكرت ذلك لسعيد بن المسيب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کی قربانی سے جو سینگ ٹوٹی اور کان کٹی ہو کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھی سینگ تک پہونچے یا اس سے زیادہ **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ان الشاۃ الواحدۃ تجزی عن اہل البیت باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو **عن** عطاء بن یسار يقول
سألت أبا أيوب كيف كانت الضحايا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان الرجل يضحي بالشاة عنه وعن أهل بيته فيأكلون و
يطعمون حتى تباهى الناس فصارت كما ترى **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابوایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور اوروں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی
جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت بہت قربانی ہونے لگی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض
علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہ حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی اور فرمایا یہ اسکی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے
اور بعض علما نے کہا نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا انکے اور علما کا **باب** **عن** جبلۃ بن سحیم ان رجلا سأل
ابن عمر عن الأضحية أواجبة هي فقال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون فأعادها عليه فقال أتعقل ضحى رسول الله صلى الله
عليه وسلم والمسلمون **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
مسلمانوں نے پھر پوچھا اسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا
کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ عمل کیا جائے اسپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا **عن** ابن
عمر قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی
کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** في الذبح بعد الصلوة باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے کرنا چاہیے **عن** البراء بن عازب قال خطبنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم نحر فقال لا يذبحن أحدكم حتى يصلي قال فقام خالي فقال يا رسول الله هذا يوم اللحم فيه مكروه وإني عجلت
نسيكتي لأطعم أهلي وأهل داري أو جيراني قال فأعد ذبحك بآخر فقال يا رسول الله عندي عناق لبن هي خير من شاتي لحم أفأذبحها قال نعم وهي خير نسيكتيك
ولا تجزي جذعة بعدك **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے
کہا براء نے کہ کھڑے ہوئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اسدن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں
کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے دوبارہ ذبح کر اور دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے پٹیا دودھ پیتی گوشت کی دو بکری سے بہتر ہے

قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبش أقرن فحيل يأكل في سواد ويمشي في سواد وينظر في سواد ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے سینگ دار نر کی کہ کھاتا تھا سیاہی میں یعنی اسکا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی آنکھوں کے گرد سیاہی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے باب ما لا يجوز من الاضاحي باب ان جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی درست نہیں عن البراء بن عازب رفعه قال لا يضحى بالعرجاء بين ظلعها ولا بالعوراء بين عورها ولا بالمريضة بين مرضها ولا بالعجفاء التي لا تنقي ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے مرفوعاً کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی نہ کیجاوے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگ اسکا اور نہ کانے کی کہ ظاہر ہو کاناپن اسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اسکی اور نہ ایسے دبلے کی کہ اسکی ہڈی میں گودا نہو روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے کہ انہوں نے براء سے روایت کی اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا باب ما يكره من الاضاحي باب ان جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی مکروہ ہے عن علي قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اسمیں عیب نقصان نہو اور نہ قربانی کریں ہم اسکی جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا اور نہ خرقا روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ بھی قال المقابلة ما قطع طرف اذنها والمدابرة ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقة والخرقاء المثقوبة یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان اسکا ایک جانب سے کٹا ہو اور شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چرا ہوا ہو اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھدا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قاضی وہ بھی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور [illegible] شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت ہے رسول طاہر شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] یہ تفصیل اور پر کو [illegible] سب میں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے باب في الجذع من الضأن في الاضاحي باب اس بیان میں کہ جذع بھیڑ کی قربانی میں درست ہے عن ابي كباش قال جلبت غنما جذعا الى المدينة فكسدت علي فلقيت ابا هريرة فسألته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نعم او نعمت الاضحية الجذع من الضأن قال فانتهبه الناس ترجمہ روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا میں دنبی جذعہ چھ مہینے کی مدینہ کو سو کھپت نہوئی اور وہیں نہ بکی پھر ملاقات کی میں نے ابو ہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑ میں ہی کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لیگئے انکو لوگ اور [illegible] نعم الاضحية فرمایا یا نعمت الاضحية معنے دونوں کے ایک ہی ہیں ف اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کا نزدیک صحابہ وغیرہم کے کہ جذعہ بھیڑ سے درست ہے قربانی میں عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما يقسمها في اصحابه ضحايا فبقي عتود او جدي فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به انت ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں انکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اسکو حضرت کے صحابہ میں قربانی کرنے کے لئے سو باقی رہ گئی اسمیں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے اسکی تم قربانی کرو مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کے بچے کو کہتے ہیں کہ خوب چرنے لگا ہو اور ایک سال اس پر گذر جاوے اور جمع اسکی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو ف وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کی سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہ گیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اسکی تم قربانی کرو روایت کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبد اللہ جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث باب في الاشتراك في الاضحية باب قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں عن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہوئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی ف اس باب میں ابی ایوب اور

ابن الاسد سلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی سے روایت کرتی ہیں وہ ... اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس کی حدیث سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اسکے کہ قربانی کے لیے اسکو خریدا ہے تب کیا تو فرمایا ذبح کر اسکے بچہ کو بھی اسکے ساتھ کہا میں نے اور جو چار یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہونچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہ اپنی کچھ مضائقہ نہیں اسمیں حکم کئے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی قربانی سے جسکا سینگ ٹوٹا ہو یا کان کٹا ہو کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہونچے یا اس سے زیادہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابوایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور اوروں کو بھی کھلاتے تھے یہانتک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی اور فرمایا یہ اسکی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علما کہتے ہیں کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا انکے اور علما کا

بَابٌ **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ عمل کرے اسپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے

بَابٌ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے کرنا چاہیے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذَبْحًا بِآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے کہا براء نے کہ کھڑے ہوئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دن ایسا ہے کہ گوشت سے اسدن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو میں نے جلدی کی ذبح کرنے میں قربانی اپنی کو کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھر ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے یکسالہ کم سن کی دودھ پیتی جو بہتر ہے

ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالي اجد منك ريح الاصنام ثم اتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالي ارى عليك حلية اهل الجنة قال من اي شيء
اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد حضرت کے پاس اور اوسپر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا اپنی کیا ہے میں
دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پھر آیا وہ اور اوسپر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپنے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی پھر آیا وہ اور اوسپر انگوٹھی تھی سونے کی سو فرمایا آپنے کیا ہی مجھی پاتا ہوں
تجھ پر زیور جنت کا یعنے جنت کا زیور دنیا میں پہنا کیا سو پوچھا اوسنے کسکی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپنے چاندی کی اور مثقال پوری نکر یعنی اوس سے کم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ
بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں **باب عن** علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القسي والميثرة الحمراء وان البس خاتمي في هذه و
في هذه واشار الى السبابة والوسطى **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپنے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اسمین اور اسمین انگوٹھی پہننے سے اور
اشارہ کیا طرف بیچ کی انگلی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسے ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں نام انکا عامر ہے **باب** حبرہ کی بابت میں **عن** انس قال
كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها الحبرة **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسکو آپ پہنتے تھے حبرہ تھا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حبرہ چادر خطدار ہے کہ رنگ برنگ کے خط اوسمیں ہوتے ہیں فقط **خاتمہ** الحمد والمنة کہ بتوفیق غیبی تائید لاریبی نصف اول ترمذی کے
ترجمہ ہندی سے فراغ کلی حاصل ہوا اور چونکہ بیچ ترجمہ مذکور اس فقیر کو اشغال کی کثرت اور فرصت کی قلت بہت تھی لہذا اکثر مقامات پر فقط نفس ترجمہ پر اکتفا منظور ہوا اور نہایت
قلت کے ساتھ کہیں کہیں کچھ مضمون بڑھایا گیا ورنہ قلم کو روک کر تطویل سے احتراز کیا گیا بعون اللہ وقوتہ نصف ثانی میں چونکہ حضرت الہی نے دستگیری فقیر فرمائی اور قدردان علماء اور
قدرشناس فضلا جناب مستطاب معلی القاب نواب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام اقبالہم نے اس حقیر کی امداد پر کمر ہمت باندھی اس لئے
امید ہے کہ جلد ثانی میں اکثر مقامات ضروری میں مذاہب محدثین اور تحقیق محققین اور تطبیق مدققین بھی تحریر میں آویگی کہ مذاق اہل حدیث جس سے شیرین ہو اور مشتاقان اتباع
سنن کو تسکین واللہ معین عبدہ فی کل حین فقط

الحمد لله الذي بحوله وقوته انطبع النصف الاول لترجمة الترمذي المسمى بجائزة الشعوذي ويتلوه النصف الثاني بتائيد الرب القوي انشاء الله تعالى ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واغفر لنا وارحمنا انك
على كل شيء قدير وصلى الله على
النبي